پندرہ روزہ رسالہ
نشرگاہ حیدرآباد

ڈاکٹر مظفر الدین قریشی
۲ - اذر کو "امریکہ کے سائنسی ادارے"
کے عنوان پر تقریر نشر فرمائینگے

پروفیسر عزیز احمد
- اذر کو "جدید اردو تنقید" پر تقریر
نشر فرمائیں گے

ندیم
جو سننے والوں کے خطوں دے جواب سناتے ہیں

مرزا عصمت اللہ بیگ صاحب
ان سے ۱۴ ۔ اذر کو تقریر سنئے

جلد (۹) | یکم تا ۱۵ آذر سنہ ۱۳۵۶ ف مطابق یکم اکتوبر تا ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء | شمارہ ۱

فہرس

نوائیہ

ہمارے سننے والوں کے اصرار پر جن کی خوشنودی حاصل کرنا نشرگاہ حیدرآباد کا پہلا فرض ہے آج ہم سال نو کے آغاز پر بعض منتخب نشر شدہ تقریریں اور نظمیں "نوا" کے سالنامے کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ "نوا" کی زندگی کا دوسرا سال شروع ہو رہا ہے ایک ہی سال میں اُس نے اپنا مقام پیدا کر لیا ہے۔

زیرِ نظر نیم ماہی کی قابلِ ذکر تقریریں یہ ہیں

نیا سال | صبح شام کی گردش کے بعد ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ جب غم کی سیاہی مسرت کی سپیدی پر چھا جاتی ہے۔ زندگی کروٹ بدلتی ہے اور خوشی کے ترانے گائے جاتے ہیں۔ یہ نئے سال کی آمد آمد ہے' یا خوشی کا آغاز کہ کہیں نئی امنگیں جنم لے رہی ہیں تو کہیں نئی تمنائیں انگڑائیاں لیتی ہیں۔ کیا اچھا ہو جو ایسے وقت ہم جائزہ لیں کہ گزرے ہوئے دنوں میں کتنی گھڑیاں ایسی تھیں جو ہم نے انسانی برادری کی خدمت میں گزاری ہوں۔ آیئے یکم آذر کو "نیا سال" کے عنوان پر تقریر سنیں۔

امریکہ کے سائنسی ادارے | جس قوم نے سائنسی تحقیق کیلئے جان و مال کی قربانی دی دنیا نے اُسے ترقی کا تاج پہنایا۔ سیاسی اقتدار اور معاشی برتری کا سہرا سائنس ہی کے سر ہے۔ آج کی دنیا میں حکومت سائنس کی محکوم ہے۔ قومی قیادت سائنس کی مقتدی ہے۔ کیوں نہ ہو سائنس دانوں ہی نے سمندر کھنگالے۔ آسمانی دنیا تک پہنچنے کی کوشش کی اور ذرہ کو توانائی بخشی۔ آج امریکہ کی سیاسی رہنمائی بھی سائنس دانوں ہی کی مرہون منت ہے۔ ۲ آذر کو ڈاکٹر مظفر الدین صاحب قریشی "امریکہ کے سائنسی ادارے" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائینگے۔

مزاحیہ تقریر | مزاحیہ نگار ہنسی ہنسی میں پتہ کی باتیں کہہ جاتا ہے۔ وہ کڑوی باتوں کو میٹھے انداز میں پیش کرتا ہے۔ اپنے تو اپنے وہ تو بیگانوں کو بھی اپنا بناتا ہے۔ مزاحیہ نگار اپنے مخالف کو موافق بناتا اور مخاطب کے دل کو موہ لیتا ہے۔ مزاحیہ نگاری ایک فن ہے اور وہ بھی ایک مشکل فن۔ یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ ہر لکھنے والا مزاحیہ نگار نہیں ہوسکتا۔

مرزا شکور بیگ ایک صاحب طرز مزاحیہ نگار ہیں۔ آپ اُن کی مزاحیہ شاعری تو سُن چکے اب
اُن سے پنجشنبہ ۳ ہر آذر کو مزاحیہ تقریر سنیئے۔

بہترین معاشی نظام | موجودہ عالمی بے چینی کا ایک اہم سبب یہ ہے کہ انسانیت دو طبقوں
میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک طرف امارت کی کوٹھیاں ہیں تو دوسری جانب غربت کی جھونپڑیاں
ہیں۔ کہیں بجلی کے قمقمے ہیں تو کہیں مٹی کے دیئے جل رہے ہیں۔ کہیں دولت کی فراوانی ہے
تو کہیں پیسے کا کال۔ کہیں کتوں کی شادیوں پر دولت لٹائی جاتی ہے تو کہیں پیسے پیسے کو
انسان ترس رہا ہے۔ اسی لئے آج انسانیت کراہ رہی ہے۔ موجودہ معاشی بدنظمی کو دور
کرنے کا واحد علاج یہ ہے کہ امارت و غربت کی خلیج پاٹ دیجائے۔ بہترین معاشی نظام وہی
ہوگا جس میں محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہوں۔ یکشنبہ ۶ ہر آذر کو ڈاکٹر انور اقبال
صاحب قریشی "بہترین معاشی نظام" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے۔

جدید اُردو تنقید | نقاد زندگی کے تاریک اور روشن دونوں پہلوؤں پر نظر رکھتا ہے۔ وہ
اچھائی کا اعتراف کرتا اور بُرائی کی مذمت کرتا ہے وہ ہماری آنکھوں کے شہتیروں کو دکھاتا
ہے جو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ نیکی کے عروج اور بدی کے زوال کیلئے نقاد کا ہونا
ضروری ہے۔ اسی طرح ادب کی بقا اور ارتقاء کیلئے تنقید نگاری ضروری ہے۔ شرط یہ
ہے کہ تنقید کا مقصد تنقیص نہ ہو۔ تعمیری تنقید کی کنگھی سے اُردو کے گیسوؤں کو سنوارا جاسکتا ہے۔
دوشنبہ ۷ ہر آذر کو عزیز احمد صاحب سے "جدید اُردو تنقید" پر تقریر سنیئے۔

مذہب اور سیاست | مادی دنیا میں مذہب اور سیاست دو جداگانہ چیزیں ہیں اور
موجودہ عالمی انتشار اسی غلط تصور کا نتیجہ ہے۔ اسی لئے علامہ اقبال ؒ نے پیشین گوئی کی تھی۔

جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

موجودہ عالمگیر خلفشار سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسانی بہتری کا پودا مذہب ہی کی فضا میں سرسبز ہو سکتا ہے۔ آنے والے زمانے میں وہی قوم ترقی کرے گی جو اپنی سیاست کی بنیاد مذہب پر رکھے۔ سہ شنبہ ۸ آذر کو **مذہب اور سیاست پر تقریر نشر** ہو گی۔

جبری تعلیم | آج ہندوستان کی جہالت ایک ضرب المثل ہو کر رہ گئی ہے اور جہالت اپنے ساتھ معاشی پستی۔ سماجی ابتری اور سیاسی محکومی لاتی ہے۔ اس لئے جہالت کے خلاف جہاد کرنا ایمان کا جزو ہے علم کسی خاص طبقہ کا اجارہ نہیں۔ ہر فرد اس دولت کا حقدار ہے۔ لیکن کتنے ملک ایسے ہیں جو علم کی دولت کو عام کرنا پسند کرتے ہوں۔ کیا بے علم طبقہ سے زیادہ کوئی مظلوم طبقہ ہے۔ اگر مفلسی کے بوجھ نے عملاً جیتوں کو دبا رکھا ہے تو کیا انسان دوستی کا یہ تقاضا نہیں کہ انسان کو بے کسی سے نجات دلائی جائے۔ آج ضرورت ہے کہ تعلیم کو عام کیا جائے۔ علم کی مشعل کو گھر گھر پہنچایا جائے اور عمومی تعلیم ہی کی مشعل سے ہندوستان کے تاریک گھر روشن ہوں گے۔ اسی لئے تعلیم جبری ہونی چاہئے۔ جمعہ ۱۱ آذر کو رات کے ۸ - ۱۰ بجے "جبری تعلیم" کے عنوان پر علی اکبر صاحب کی تقریر ہو گی۔

جنگلات اور گھریلو صنعتیں | کل تک جنگلات کو غیر اہم سمجھا جاتا تھا لیکن اضافی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ جنگلات صنعتی دولت کا مخزن ہیں۔ جہاں جنگلات ہیں وہاں کی زمین سونا اگل رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنگلاتی پیداوار سے صنعتی ترقی کے امکانات پائے جاتے ہیں جنگلات کی ذیلی پیداوار کے ذریعہ بعض گھریلو صنعتیں ترقی پا سکتی ہیں۔ آیئے ۱۲ آذر کو مہندر راج صاحب سکسینہ سے "جنگلات اور گھریلو صنعتیں" کے عنوان پر تقریر سنئے۔

ہندو مسلم اتحاد | ہندو اور مسلمانوں میں زمین آسمان کا فرق ہی لیکن ایک زمانہ

وہ بھی تھا جب کہ وہ شیر و شکر کی طرح گھلے ملے تھے۔ کل تک ہندو مسلم اتحاد ایک زندہ حقیقت تھا لیکن ہماری بدقسمتی سے آج وہ مٹی اور پتھر ہی میں ممکن نظر آتا ہے اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہم میں شکوک وشبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر ان شکوک کو دور کر دیا جائے تو پھر سے ہندو مسلم اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ حیدرآباد تو ہندو مسلم تہذیب کا سنگم رہا ہے۔ ثقافت کے اس گہوارے میں دونوں قومیں پلی ہیں یہی وجہ ہے کہ حیدرآباد کا ہندو مسلم اتحاد ایک ضرب المثل ہے۔ یکشنبہ ۱۳ر آذر کو کرشنا سوامی مدیراج صاحب "ہندو مسلم اتحاد" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔

اُردو کی قسمیں | اُردو زبان ہندوستان کے ہر خطے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ لیکن بول چال اور لب و لہجہ کی حد تک تھوڑا سا فرق ضرور پایا جاتا ہے کیونکہ زبان کی نشو ونما میں روایات و خصوصیات کا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ بول چال کے اسی فرق کو مرزا عصمت اللہ بیگ صاحب ۱۴ر آذر کی تقریر "اردو کی قسمیں" میں پیش فرمائیں گے۔

انگریزی تقریریں | زیر نظر نیم ماہی میں حسب ذیل انگریزی تقریریں نشر ہونگی۔

(۱) چہارشنبہ ۲ر آذر ۹۔۴۵ ساعت شب ہماری غذا اور تغذیہ

تقریر۔ ڈاکٹر ام۔ بی داور صاحب

(۲)

ساعت خواتین | اس نیم ماہی کی ساعت خواتین میں یہ تقریریں نشر ہو رہی ہیں۔

جمعہ ۴ر آذر ۱۰ بجے "گھر کی صفائی" تقریر درافشاں خانم صاحبہ

جمعہ ۴ر آذر ۱۰۔۳۰ بجے "مجبوری" افسانہ بیگم مشتاق احمد صاحبہ

جمعہ ۱۱ر آذر ۱۰ بجے صبح "کام کی باتیں" تقریر ثریا جبیں صاحبہ

" " ۱۰۔۳۰ بجے "دو دہی باتیں اور بچے" تقریر رفیعہ اکبر حسن صاحبہ

بچوں کا پروگرام | بچوں کے پروگرام کے بعض دلچسپ اجزاء یہ ہیں۔

یکم آذر سہ شنبہ۔ نیا سال (خاص پروگرام)

۲ ہر آذر چہارشنبہ۔ فیچر۔ ماضی کی سیر۔ نوشتہ خضر فیروز

۳ ہر آذر پنجشنبہ۔ دیوانی ہانڈی۔ آپا رفیعہ کا پروگرام

۵ ہر " شنبہ۔ کھنگھرو۔ گوبند ناتھ

" " " ۔ بی بی سی کیا ہے (سلسلہ کی تقریر) حمید اقبال

۷ ہر " دوشنبہ۔ ننھوں کا پروگرام

۸ ہر " سہ شنبہ۔ مزے کی باتیں

۹ ہر " چہارشنبہ۔ فیچر "سیر" نوشتہ احمد عارف

۱۰ ہر " پنجشنبہ۔ دیوانی ہانڈی۔ آپا زیبا کا لکھا ہوا پروگرام

۱۴ ہر " دوشنبہ۔ چھوٹے بچوں کا پروگرام

۱۵ ہر " سہ شنبہ۔ حضرت آصف جاہ اول (تاریخی پروگرام)

موسیقی | موسیقی کے چند دلچسپ اجزاء یہ ہیں۔

یکم اور ۳ ہر آذر۔ کانپور والے حفیظ احمد خان سے عام پسند اور استادی گانے سنیئے۔

۵ ہر اور ۷ ہر آذر کو پروفیسر بی۔ آر دیودھر۔ موسیقی پر تقریر کے ساتھ گانے سنیئے۔

۱۰ ہر اور ۱۳ ہر آذر کو مس مانک دادرکر گائیں گی۔

مشاعرہ | یکم آذر مطابق یکم اکتوبر کو رات کے $\frac{9}{15}$ بجے ایک خاص محفل شعر ترتیب دیجا رہی ہے جس میں ممتاز مقامی شعرا کے علاوہ بعض مشہور بیرونی شعرا بھی شریک ہو رہے ہیں۔

سہ شنبہ یکم آذر ۱۳۵۶ ف — م یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ — ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
پنڈت رام نواس شرما

۸ — ۴۰ " صبح کے گانے " (ریکارڈ اور
حفیظ احمد خاں)

۹ — ۱۵ خبریں

۹ — ۲۰ حفیظ احمد خاں ۔ غزل

۹ — ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ " نیا سال آیا " (کورس)

۵ — ۵ حفیظ احمد خاں ۔ ٹھمری اور گیت

۵ — ۲۵ " بتا اے سال نو دنیا میں اب کیا آنے والا ہے "
نورجہاں بیگم نظم سنائیں گی ۔

۵ — ۴۵ " اقبال کا پیام " حفیظ احمد خان
اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر

تلنگی نشریات

۶ — ۰ تلنگی نشریات

وائلن ۔ " مزاح " تقریر پروفیسر رام نرہو
" اصطلاحات " (بات چیت)

۶ — ۳۰ " سوز و ساز " حفیظ احمد خان گائیں گے
اور جاشو استار بجائیں گے ۔

۷ — ۰ نورجہاں بیگم ۔ ڈھولک کے گیت

۷ — ۱۵ بچوں کے لئے
" نیا سال " (خاص پروگرام)

۷ — ۴۵ آرکیسٹرا ۔ " سال نو " ایک خاص گت

۸ — ۰ " ٹپہ " حفیظ احمد خان

۸ — ۱۰ " نیا سال " تقریر

۸ — ۲۵ " ساون کے بادلو " ہارمونیم

۸ — ۳۰ اردو میں خبریں

۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ — ۰ انگریزی میں خبریں

۹ — ۱۵ " مشاعرہ "

۱۰ — ۳۰ ترانہ دکن

ہمارے موسیقی کے پروگرام میں حصہ لینے والے فن کار

حیدر علی

وزیر بائی پونہ والی

خواجہ محمود بیگ

ہارون رشید
،، ننھا ناشر ،، جس نے ریڈیو کلب کے
ممبروں کو رو کر ہنسایا

چہارشنبہ ۲ آذر مطابق ۲ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ "صرف غزلیں" (ریکارڈ)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ "فلمی نگینے" (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ محفل شوق۔ شوقین فنکاروں کا تربیتی پروگرام

۶ - ۰ مرہٹی نشریات
آرکیسٹرا۔ "اصلاحات" (بات چیت) ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ تقریر گھانے کر۔ آرکیسٹرا

۶ - ۳۰ "ہفتہ کشافہ"

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"ماضی کی سیر" فیچر نوشتہ خضر فیروز

۷ - ۴۵ "شام کی باتیں" لکشمن راؤ۔ (۱) مرلی والے شام (۲) کون گلی گیو شام

۸ - ۰ "اس پار" کنہیالال۔ گیت۔ بولتے اس پار

۸ - ۱۰ "امریکہ کے سائنسی ادارے" تقریر ڈاکٹر مظفرالدین قریشی

۸ - ۲۵ شیشہ ترنگ "چاند سے پریت لگا کے"

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی { مس جے گرین / مس زیڈ۔ گرین

۹ - ۴۵ "ہماری غذا اور تغذیہ" انگریزی تقریر ڈاکٹر ایم۔ بی۔ داور

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۳ ر آذر مطابق ۳ ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ حفیظ احمد خاں - "توڑی کا خیال" اور "بھیرویں کی ٹھمری"

۹-۰ "رودادِ غم" شنکرا بائی - غزلیں
(۱) شکوۂ غم تیرے حضور کیا (حسرت)
(۲) دل کی قسمت میں غم تمہارا ہے
(شہزادۂ والا شان حضرت شجیع)

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ ریکارڈ

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ شنکرا بائی سے خیال سنیئے

۵-۱۵ حفیظ احمد خاں - حسرت موہانی کی غزلیں

۵-۲۰ ذاکر علی - فلمی گیت (۱) او باد صبا کچھ تونے سنا (۲) چپکے سے دل میں آبسے

۵-۴۰ حفیظ احمد خاں - ٹھمری - پپیہے دھیرے دھیرے بول

۶-۰ کنڑی نشریات
کرناٹک موسیقی - اڈو یا چار اخباری تبصرہ - موسیقی "آغاز سالِ نو" تقریر گوونداؤ اصلاحات

۶-۳۰ شنکرا بائی - دادرا - لگ گئی چوٹ

۶-۴۵ فلمی گیت مینا دیوی

۶-۵۵ حفیظ احمد خاں - ٹھمری اور گیت

۷-۱۵ بچّوں کے لئے
"دیوانی ہانڈی" (لڑکیوں کے لئے آپا رفیعہ کا لکھا ہوا پروگرام)

۷-۴۵ پہچانیئے کس کا ریکارڈ ہے

۸-۰ آرکیسٹرا "شنکرا"

۸-۱۰ مزاحیہ تقریر - مرزا شکور بیگ

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ "محفل موسیقی" (روشن علی - حفیظ احمد خاں - شنکرا بائی - ذاکر علی)

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۴ر آذر مطابق ۴ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ تلاوت کلام پاک اور ترجمہ۔ قاری محمد عبدالباری

۸-۴۵ "نذرِ رسول" نعت۔ جمال الدین

۸-۵۵ عبدالرحمن شاہ اور نگ آبادی۔ قوالی

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ "بہار و خزاں"، سرسوتی بائی غزل اور گیت

۹-۳۰ عبدالرحمن شاہ۔ قوالی

۹-۴۵ سرسوتی بائی "اللہ اللہ رے عشق" غزلیں

خواتین کے لئے

۱۰-۰ عالم نسواں "کام کی باتیں" تقریر ثریا جبیں

۱۰-۲۰ سرسوتی بائی۔ "سریلی دھن" غزل (سعید)

۱۰-۳۰ "مجبوری" افسانہ بیگم مشتاق احمد

۱۰-۴۰ "صدائے دل" (ریکارڈ)

۱۰-۴۵ "آپ کی مرضی" فیچر نوشتۂ محشر عابدی

۱۱-۱۵ عورتوں کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲-۰ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵-۰ عبدالرحمن شاہ۔ قوالی

۵-۲۵ سرسوتی بائی "غزل" کامود کا خیال

۵-۵۰ عبدالرحمن شاہ۔ قوالی

۶-۰ **عربی نشریات**
"واجبات الشبیبہ نحو الوطن و الانسانیۃ" تقریر قاری سید عبدالکریم الحسینی۔
صالح بن ناصر۔ موسیقی۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

۶-۳۰ محمد علی خسرو کی نعتیہ غزلیں

۶-۴۵ سرسوتی بائی۔ ٹھمری۔ نیر بھرن کیسے جاؤں
غزل۔ آہٹ پہ کان در پہ نظر بار بار ہے (ابیدام)

۷-۰ آرکیسٹرا۔ شام کلیان

۷-۱۵ **بچوں کے لئے**
اپنی پسند کے ریکارڈ سنو

۷-۵۴ محمد علی نعتیہ غزلیں۔(۱) اترائی نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمد (۲) محمد پہ دل کیا مرا آگیا ہے

۷-۵۵ "جھلکیاں"

۸-۰ "ذرا چھیڑ تو دے" (سارنگی)

۸-۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ سرسوتی بائی۔ دادرا۔ رل کے بچھڑ گئیں انکھیاں۔ گیت۔ ساون کے بادلو

۹-۳۵ عبدالرحمن شاہ۔ قوالی

۹-۵۰ محمد علی نعتیہ غزل۔ حضور کی جو نظر ایک بار ہو جائے

۱۰-۰ سرسوتی بائی۔ ٹھمری۔ کاہے پیا ناہی بول بھجن۔ پربھوجی راکھو لاج ہماری

۱۰-۱۵ عبدالرحمن شاہ۔ قوالی

۱۰-۲۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۵ر آذر مطابق ۵ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۲۰ سریندر سہگل ـ خورشید شمشاد بیگم کے گانے (ریکارڈ)

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ چورنگی گانے (ریکارڈ)

۹-۲۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ پروفیسر بی ـ آر ـ دیودھر ـ استادی گانے

۵-۲۰ خواجہ محمود بیگ ـ دادرا ـ چل جمنا بھر کیسے جاؤں ـ غزل ـ پرسش غم کا شکریہ کیا تجھے آگہی نہیں ـ

۵-۳۵ ممتاز بائی "یتیم کا خط" گیت

۵-۴۵ "دسہرہ پواڑا" (مرہٹی) زہرا راؤ

۶-۰ تلنگی نشریات

آرکیسٹرا ـ "دسہرہ" تقریریں، پرتاپ ریڈی ـ موسیقی ـ "دسہرہ" نظم ـ کے زسہواں شاستری اصلاحات بات چیت

۶-۲۰ "دسہرہ" کورس

۶-۴۵ پروفیسر دیودھر ـ استادی گانا

۷-۰ ممتاز بائی ٹھمری ـ موسے نین لاگے انھیں سے غزل ـ کم ہے یا بڑھ گئی حشت تیرے دیوانوں کی (فانی)

۷-۱۵ بچوں کے لئے

"ریڈیو کلب کی خبریں" گھنگرو ـ گوبند ناتھ بی ـ بی ـ سی کیا ہے ـ سلسلہ کی تقریر ـ حمید اقبال گانا ـ موہن لال ـ کہانی ـ بی کشن راؤ یادو بسم سو

۷-۴۵ "بھجنا ولی" گردوارہ بھجن پارٹی

۸-۱۰ "دسہرہ" تقریر ڈاکٹر درگا سنگھ

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ "ملہارین"

"سر ملہار" روشن علی

"میگھ ملہار" پروفیسر دیودھر

۹-۵۰ ممتاز بائی گیت ـ لے چل گنگا پار

۱۰-۰ پروفیسر دیودھر "دو اچوب راگ"

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۶ر آذر مطابق ۶ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ سوشیلا بائی۔ عام پسند گانے

۹-۰۰ مادھو راؤ۔ للت۔ پیا پیا رٹت پپیہا را

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ اختری بائی (ریکارڈ)

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ سوشیلا بائی۔ عام پسند گانے

۵-۱۵ مادھو راؤ۔ ہوری۔ ہوری کھیلو موسے نند لال

۵-۳۰ "شفق کی گلابی" آرکسٹرا

۵-۴۵ غزلیں (ریکارڈ)

۶-۰۰ مرہٹی نشریات

وائلن۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔

تقریر ڈاکٹر شند ملارکر "اصلاحات حیات"

۶-۳۰ سوشیلا بائی۔ عام پسند گانے

۶-۴۵ ہیرا بائی بروڈکر، غلام علیخاں، روشن آرا بیگم۔ عبدالکریم خاں (ریکارڈ)

۷-۱۵ بچوں کے لیے

خطوں کے جواب سنو

۷-۴۵ سوشیلا بائی۔ عام پسند گانے

۸-۰۰ "بیچ بھنور موری ناؤ" کاشٹ ترنگ

۸-۱۰ "بہترین معاشی نظام" تقریر ڈاکٹر انور اقبال قریشی

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ مادھو راؤ۔ کھماج کی ٹھمری

۹-۳۰ سوشیلا بائی۔ عام پسند گانے

۹-۴۵ "دسہرہ" نظمیں۔ کنول پرشاد

۱۰-۰۰ مادھو راؤ۔ درباری۔ سوئے سو ہارو املن گوند گوند سکھ پاوے

۱۰-۱۰ سوشیلا بائی۔ عام پسند گانے

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۶ آذر مطابق ۶ اکتوبر

صبح
پہلی نشر

۸-۳۰ نظم خوانی ـــ تحسین سروری

۸-۳۵ ریکارڈ

۸-۴۰ پروفیسر دیودھر۔ یسی کا خیال

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ "فلمی غزلیں" (ریکارڈ)

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام
دوسری نشر

۵-۰ پروفیسر دیودھر "موسیقی" تقریر عملی صراحت کے ساتھ

۶-۰ فارسی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔

۶-۳۰ بوبائی "غم دل" (۱) غم دل سنانے کو جی چاہتا ہے (شہزادۂ والاشان حضرت شجیع) (۲) انتہائے غم میں مجھ کو مسکرانا آگیا (جذبی)

۶-۵۰ "آرکیسٹرا" "سونول" ایک خاص گت

۷-۰ پروفیسر دیودھر۔ استادی گانا

۷-۱۵ بچوں کے لئے

ننھوں کا پروگرام

۷-۴۵ خواجہ محمود بیگ ٹھمری

۷-۵۵ "جھلکیاں"

۸-۰ بوبائی۔ کلام اقبال

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

۸-۱۰ "جدید اردو تنقید" تقریر پروفیسر عزیز احمد

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ بوبائی۔ دو فلمی گیت (۱) اے باد صبا کچھ تو نے سنا (۲) انکھیاں ملا کے بھاگنا نہ

۹-۳۰ پروفیسر دیودھر۔ استادی اور عام پسند گانے

۱۰-۰ خواجہ محمود بیگ "ٹھمری"

۱۰-۱۰ بوبائی غزل۔ زندگی اب زندگی کی داستانوں میں نہیں۔

بھیرویں کا دادرا

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۸ را آذر مطابق ۸ ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ — ۳۰ بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ۔ پنڈت رام نواس شرما
۸ — ۴۰ وتسلا مدھولکر۔ بھجن ہی بھجن
۹ — ۰ کشن لال۔ انکی اپنی پسند کا گانا
۹ — ۱۵ خبریں
۹ — ۲۰ "سوز و ساز" (ریکارڈ)
۹ — ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ وتسلا مدھولکر۔ خیال
۵ — ۲۰ پرانے استادوں کی غزلیں۔ کشن لال
۵ — ۳۵ آرکیسٹرا "رم جھم برسے بادروا"
۵ — ۴۵ کشن لال۔ غزل۔ آپ اپنے کو پیار کرتے ہیں (دمغی)، گیت۔ بری بلا ہے پریت
۶ — ۰ تلنگی نشریات جاری
ستارہ، "ادب کی نئی قدریں" تقریر ایم۔ تاتا
فلمی گانا "اصلاحات" (بات چیت)
۶ — ۳۰ وتسلا مدھولکر۔ بھجن اور مرہٹی پد
۶ — ۵۰ کشن لال "پروانہ کی سرگذشت"
۷ — ۰ بھجن (ریکارڈ)
۷ — ۱۵ بچوں کے لئے
مزے کی باتیں
۷ — ۴۵ طبلہ سولو
۸ — ۰ وتسلا مدھولکر۔ مرہٹی پد
۸ — ۱۰ "مذہب اور سیاست" تقریر
۸ — ۲۵ ریکارڈ
۸ — ۳۰ اردو میں خبریں
۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ — ۰ انگریزی میں خبریں
۹ — ۱۵ کشن لال "زندگی شادمانی کا نام ہے" نظم (زیبا)
۹ — ۳۰ سارنگی۔ ایک ہی ٹھاٹھ کے دو راگ
۹ — ۴۵ وتسلا مدھولکر۔ عام پسند گانا
۱۰ — ۰ "نظارے" ڈرامہ نوشتۂ غلام ربانی
۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۹ رآذر مطابق ۹ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸۔۳۰ خیال کے ریکارڈ

۹۔۱۵ خبریں

۹۔۲۰ ایم۔ اے روف (ریکارڈ)

۹۔۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵۔۰۰ سازوں پر فلمی گیتیں

۵۔۳۰ راجمنی "نینوں کی کہانی" دو فلمی گیت

۵۔۴۵ کنہیالال۔ بڑی بحر کی غزلیں

(۱) کچھ تجھ کو خبر ہے کیا کیا ہم اے گردش دوران بھول گئے (مجاز لکھنوی)

(۲) مرنے کی دعائیں کیوں مانگوں جینے کی تمنا کون کرے (جذبی)

۶۔۰۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔

ریکارڈ۔ نظم خوانی۔ کاشت کری اصلاحات (بات چیت)

۶۔۳۰ فلمی کہانی

۷۔۱۵ بچوں کے لئے

"سیر" فیچر نوشتہ احمد عارف

۷۔۴۵ "کاغذ کی ناؤ" اور "جیون کی ناؤ" دو فلمی گیت۔ راجمنی

۸۔۰۰ وائلن "پربھوجی تم راکھو لاج ہماری"

۸۔۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر قاضی محمد عبدالغفار

۸۔۲۵ ریکارڈ

۸۔۳۰ اردو میں خبریں

۸۔۵۰ تلنگی میں خبریں

۹۔۰۰ انگریزی میں خبریں

۹۔۱۵ آرگوس آرکیسٹرا

۹۔۴۵ انگریزی تقریر

۱۰۔۰۰ آرگوس آرکیسٹرا

۱۰۔۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۰/ آذر مطابق ۱۰/ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ "بسنت بہار" (ریکارڈ)

۸-۴۵ "جانیئے یہ کون ہے"

۹-۱۵ خبریں

۹-۳۰ محمد یعقوب "راوی کے کنارے" (گیت)

۹-۳۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ مس مانک دادر کر۔ شام کا خیال

۵-۲۰ محمد یعقوب دلی کی غزلیں

(۱) ہوا ہے دل سر مشتاق تجھ چشم شرابی کا

(۲) کدھی میری طرف لائن تم آتے

تیرا سو کیا باعث

۵-۳۰ مس مانک دادر کر۔ ان کی اپنی پسند کے گانے

۶-۰۰ **کنڑی نشریات**

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ کنڑی نال تقریر (انجینیر راؤ پٹواری)۔ ریکارڈ اصلاحات (بات چیت)

۶-۳۰ "کاموڈ" سوز و ساز (مانک دادر کر گائیں گی اور ونت راؤ ٹھکرپیں راج بجائینگے)

۷-۰۰ استاد فیاض خاں (ریکارڈ)

۷-۱۵ **بچوں کے لیئے**

"دیوانی ہانڈی" (لڑکیوں کیلئے آپا زیبا کا لکھا ہوا پروگرام)

۷-۴۵ آرکیسٹرا "سوز دردل" ایک خاص گیت

۸-۰۰ محمد یعقوب۔ منتخب کی غزلیں

۸-۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ "ایک ہی گھرانے کی گائیکی" (مانک دادر کر کا گانا اور ریکارڈ)

۱۰-۳۰ **ترانہ دکن**

جمعہ ۱۱ر آذر مطابق ۱۱ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ قرات کلام اللہ اور ترجمہ قاری محمد عبد الباری

۸-۴۵ "نذر عقیدت" نعت۔ خواجہ محمود بیگ

۸-۵۵ دکن ریڈیو قوالی پارٹی

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ زینت بیگم۔ خیال جو گیا۔ جاگے گوپال غزل۔ کرم کوشیاں ہیں ستم کاریاں ہیں (جلد)

۹-۴۵ دکن ریڈیو قوالی پارٹی

خواتین کے لئے

۱۰-۰۰ عالم نسواں "گھر کی صفائی" دُرافشاں خانم

۱۰-۲۰ زینت بیگم۔ جنگلہ کی ٹھمری۔ من موہ لئے اے ری سکھی

۱۰-۳۰ "روسی مائیں اور بچے" تقریر رضیہ اکبر حسن

۱۰-۴۰ "یہ کس کے ریکارڈ ہیں"

۱۰-۴۵ فیچر

۱۱-۱۵ عورتوں کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲-۰۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ دکن ریڈیو قوالی پارٹی

۵-۲۵ زینت بیگم۔ والاشان حضرت شبیع کی غزلیں

۵-۵۰ آرکیسٹرا۔ پٹ منجری

۶-۰۰ عربی نشریات "ضرر التدخین" تقریر العسیری موسیقی سعید بن محمد۔ اخباری تبصرہ ریکارڈ

۶-۳۰ زینت بیگم "میاں کی ملہار" اسنڈ گھمنڈ گھن گرجے بادروا

۶-۴۵ منر چٹو پادھیا۔ گیت

۷-۰۰ پریمی۔ نظم "مسافر چلے چل"

۷-۱۵ بچوں کے لئے

اپنی پسند کے ریکارڈ سنو

۷-۴۵ سعیدہ منظہر۔ حضرت خواجہ بندہ نواز کی شان میں کلام

۷-۵۵ "جھلکیاں"
۸-۰ زینت بیگم۔ دادرا
۸-۱۰ "جبری تعلیم" تقریر علی اکبر
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۵۰ تلنگی میں خبریں
۹-۰ انگریزی میں خبریں
۹-۱۵ زینت بیگم فارسی کلام
(۱) دو چشمت کہ تیر بلای زند
(۲) کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست
۹-۳۵ دکن ریڈیو قوالی پارٹی
۱۰-۰ زینت بیگم "کچھ انکی پسند"
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۲؍آذر مطابق ۱۲؍اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ مردفن کار (ریکارڈ)

۸-۴۰ مس مانک دادرکر۔ استادی گانا

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ مس مانک دادرکر۔ ٹھمری

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ مس مانک دادرکر۔ خیال

۵-۲۰ "زندگی کی یہ حسین آگ مجھے بھی دے دے" ذاکر علی

۵-۳۰ مس مانک دادرکر۔ ٹھمری اور بھجن

۶-۰ تلنگی نشریات

خواتین کیلئے خاص پروگرام

اصلاحات (بات چیت)

۶-۳۰ "گنگا جمنی" (ایک ہی چیز دو فن کاروں سے)

۷-۰ ذاکر علی۔ عاقل کا کلام

۷-۰ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں۔ ریکارڈ۔ کہانی خالد کمال۔ گانا۔ کہانی۔ بیتین سروش

تقریر۔ شہریار مرزا۔ معمہ سنو

۷-۴۵ مس مانک دادرکر۔ درت لئے میں خیال

۸-۱۰ "جنگلات اور گھریلو صنعتیں" تقریر مہندر راج سکینہ

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ "شنکرا ہی شنکرا" روشن علی اور مس مانک دادرکر (دو مختلف گائگی)

۱۰-۰ "ٹھمری سے گیت تک" مانک دادرکر اور ذاکر علی

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۳ آذر مطابق ۱۳ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ جھنڈے خاں۔ غلام حیدر۔ نوشاد علی اور امرناتھ کی طرزیں (ریکارڈ)

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ "صرف گیت" (ریکارڈ)

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ شاملا دلوی۔ ٹھمری۔ پائل باجے ۔۔۔ غزل۔ ایسے ملنے کی ہے ۔۔۔

۵-۱۵ بالپوراؤ۔ پوربی خیال۔ پیا ۔۔۔ پار کرو رے اب نظامی

۵-۲۵ شاملا دلوی۔ غزل۔ کمال عشق ۔۔۔ کیا ۔۔۔ کار ہوا۔

۵-۵۰ آرکیسٹرا۔ مرہٹی پد۔ من رمنا ۔۔۔

۶-۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔ ۔۔۔ ریکارڈ
تفریحی فلمی کہانی "مالی" ۔۔۔ بات چیت

۶-۳۰ بالپوراؤ۔ ایک مشکل راگ

۶-۵۰ نسیم اختر اور ایم۔ اے۔ رؤف (اسٹوڈیو ریکارڈ)

۷-۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب سنو

۷-۴۵ شاملا دلوی۔ دادرا۔ بالی رے عمر موری بیتی موہنا

۸-۰ "مرلی والے شام" ہارمونیم

۸-۱۰ "ہندو مسلم اتحاد" تقریر کرشنا سوامی مدیراج

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ بالپوراؤ۔ سندھورا کافی۔ صاحب کی چھب نیاری

۹-۳۰ دامن پر فلمی دھن

۹-۴۵ بالپوراؤ۔ پوریا کا ترانہ

۱۰-۰ شاملا دلوی۔ غزلیں۔
(۱) تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو (غالب)
(۲) جب کبھی تیری دید ہوتی ہے (صفی)

۱۰-۲۰ "ناردا شٹھا کا ایک راگ" بالپوراؤ

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۴ آذر مطابق ۱۴ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ سلیمان اریب۔ نظم
۸-۳۵ استادی گانے (ریکارڈ)
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ "عام پسند گانے" (ریکارڈ)
۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ "ہنگامہ حشر" حیدر علی۔ غزلیں (۱) نہ رکھو حشر پہ موقوف داستاں میری (داغ)
(۲) فانی ہے بشر لازم ہے قضا نادان تجھے کل مرنا ہے (فغاں)
۵-۱۵ "ان کو پہچانیئے"
۵-۳۰ سازوں کا خاص پروگرام

فارسی نشریات

۶-۰۰ ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ
۶-۳۰ لکشمن راؤ۔ خیال بسنت
۶-۵۰ آرکیسٹرا۔ "افق کے اس پار"
۷-۰۰ حیدر علی۔ "دل کا درد"
غزل۔ تمنا تھی تو بس یہ تھی بوقت آخر اپنی
گیت۔ کسی کو درد نہ دیتا رام

بچوں کے لیے

۷-۱۵ چھوٹے بچوں کا پروگرام
۷-۴۵ لکشمن راؤ۔ ٹھمری۔ اب کے ساون گھر آجا
۷-۵۵ "جھلکیاں"
۸-۰۰ تاش ترنگ
۸-۱۰ "اردو کی قسمیں" تقریر مرزا عصمت اللہ بیگ
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۵۰ تلنگی میں خبریں
۹-۰۰ انگریزی میں خبریں
۹-۱۵ "سننے والوں کی پسند" (ریکارڈ)
۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۱۵ آذر مطابق ۱۵ اکتوبر

صبح

پہلی نشر

۸-۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ پنڈت۔ رام نواس شرما

۸-۴۰ "سونے سلونے شام" (ریکارڈ)

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ "عورت" "کپال کنڈلا" (ریکارڈ)

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام

دوسری نشر

۵-۰۰ کملا دیوی۔ غزلیں (۱) متاع زیست کو ہم زیست کا حاصل سمجھتے ہیں

(۲) یہ سنگ عاشقی ہیں سود و حاصل دیکھنے والے

۵-۲۰ مانک راؤ۔ خیال

۵-۳۰ شیخ احمد۔ ٹھمری اور غزل

۵-۴۵ کملا دیوی ٹھمری۔ ندیا تم دھیرے بہو

غزل۔ ڈرتے ڈرتے گناہ کرتا ہوں دیکش

۶-۰۰ تلنگی نشریات

فیچر پروگرام

"اصلاحات" (بات چیت)

۶-۳۰ کملا دیوی۔ عام پسند گانا

۶-۵۰ شیخ احمد۔ غزلیں

۷-۰۰ مانک راؤ۔ بھجن

۷-۱۵ بچوں کے لئے

"حضرت آصفجاہ اول" تاریخی پروگرام

۷-۴۵ کملا دیوی۔ احسان دانش کے گیت

(۱) سکھی ری پریت ہے من کا روگ۔

(۲) پپیہا رے بولت ہے اس پار

۸-۰۰ شیخ احمد۔ غزل اور گیت

۸-۱۰ "نئی کتابیں" تقریر ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ کملا دیوی "عثمانیہ کے شاعروں کا کلام"

غزل۔ جبین پر شکن اور عارض گلابی (میر حسن)

گیت۔ وہ راتیں کاش پھر آتیں (عاقل)

۹-۳۵ بھجن (ریکارڈ)

۹-۵۵ شیخ احمد۔ غزلیں

۱۰-۵ کملا دیوی۔ بھیرویں۔ رنگ دیکھے جیا للچائے

"آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ"

(اقبال کے شعر کی سازی تفسیر) آرکیسٹرا

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

ہماری نشرگاہ کے چند مقرر اور شاعر

پروفیسر محمد سعید الدین

پنڈت ونشی دھر ودیا لنکار

رشید قریشی

نظر حیدرآبادی
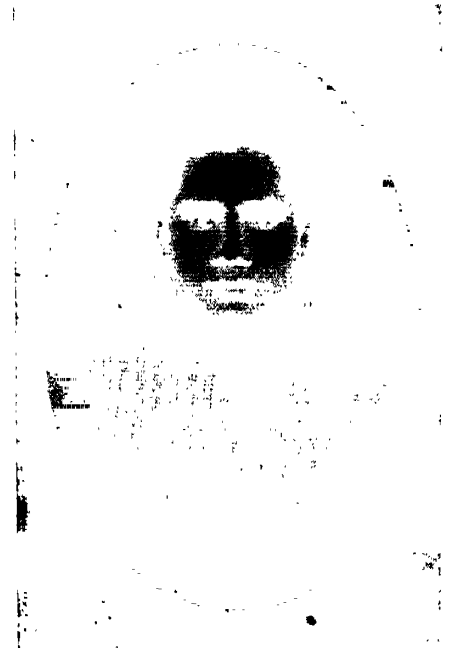
جانکی پرشاد صاحب

سلیمان اریب

صمد رضوی ساز

نشر شدہ تقریریں

اور

نظمیں

دور نمائی

آفتاب حسن صاحب

دور نمائی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے دور کی چیزوں کے دیکھنے اور دکھانے کے فن کو کہتے ہیں۔ اس کو دور بینی کا نام بھی دیا جا سکتا ہے لیکن دور بین سے صرف سامنے کی چیز نظر آ سکتی ہے۔ اس کے برخلاف دور نمائی کے لئے روک یا اوٹ کوئی چیز نہیں ہے۔ ہزار پردوں میں بھی چیز چھپی ہو نظر آ جائے گی۔

جب تار اور لاسلکی کے ذریعے آواز دور دراز مقاموں کو پہنچائی جانے لگی تو لوگوں کو خیال ہوا اور بجا خیال ہوا کہ تصویر ایک مقام سے دوسرے مقام کو کیوں نہ بھیجی جائے۔ تصویر یا منظر کیا ہے؟ روشنی کا ایک کرشمہ ہے۔ روشنی نہ ہو تو منظر بھی نہ ہو۔ ہم جو کسی چیز کو دیکھتے ہیں وہ دراصل اسی روشنی کے سبب دیکھتے ہیں جو اس منظر یا چیز سے منعکس ہو کر ہماری آنکھوں تک پہنچی ہے۔ منظر درحقیقت روشن اور تاریک حصوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ منظر کی سطح کے لحاظ سے منعکس شدہ روشنی کی مقدار کم یا بیش ہوتی ہے۔ اس کمی اور بیشی کے سبب ہمیں منظر کے خط و خال نظر آتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوا کہ جب روشنی، بجلی، حرارت، آواز وغیرہ توانائی یا قوت کی قسمیں ہیں اور ان کو ایک دوسرے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ٹیلیفون وغیرہ میں آواز برقی لہریں میں تبدیل ہوتی ہے، برقی لہر پھر آواز بن جاتی ہے تو

تصویر کو، جو مجموعہ ہے روشنی کی مختلف شعاعوں کا، برقی لہر یا لاسلکی لہریں تبدیل کرکے پھر روشنی، اور اس کے بعد تصویر میں تبدیل کیوں نہیں کیا جا سکتا؟ جواب یہ ہے کہ نظری طور پر اس سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کو کیا جائے کس طرح؟ آواز اور منظر میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ جب ایک آدمی یا متعدد آدمی ایک ساتھ بات کرتے ہیں یا بہت سارے باجے بجتے ہیں تو ان کی آواز الگ الگ نہیں جاتی بلکہ بحیثیت مجموعی ایک خاص قسم کی موج کی شکل میں فضا میں پھیلتی ہے۔ اور اس مجموعی شکل میں وہ یا تو ہمارے کانوں کے پردے پر راست اثر انداز ہوتی ہے یا پھر مائکروفون سے ہوکر لاسلکی موجوں اور ریڈیو سٹ کے آلہ نشر کے ذریعے اسی مجموعی حیثیت سے ہم تک پہنچتی ہے۔ ان مجموعی موجوں کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ہمیں بہت سارے باجے بجتے ہوئے یا لوگ باتیں کرتے سنائی دیتے ہیں۔ لیکن تصویر یا منظر کا معاملہ بالکل الگ ہے۔ اس کے ہر ٹکڑے کی نوعیت بالکل الگ ہوتی ہے۔ اور اس کی اپنی جگہ بھی خاص ہوتی ہے۔

اگر میرا مطلب آپ نہیں سمجھے تو کسی اخبار کو اٹھا لیجئے اور اس کی تصویر کو ملاحظہ فرمائیے۔ آپ دیکھیں گے کہ جو چیز دیکھنے میں تصویر معلوم ہوتی ہے وہ حقیقت میں تصویر نہیں ہے۔ بلکہ موٹے اور باریک، ہزاروں، نقطوں کا مجموعہ ہے۔ ان نقطوں کی مجموعی کیفیت تصویر کی شکل میں آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتی ہے۔ اس تصویر کا ہر نقطہ اپنی خاص جگہ رکھتا ہے۔ آپ اس کو ہٹا نہیں سکتے۔ اگر ہٹائیں گے تو تصویر قایم نہیں رہے گی۔ یہی دور نمائی کا سب سے

مشکل مسئلہ تھا جس کو حل کرنے میں سالہا سال لگ گئے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ کسی آلے سے بھی پوری تصویر دور نما نہیں کی جاسکتی ہاں روشنی کے نقطوں کی ترسیل ہوسکتی ہے۔ اس طرح نہیں کہ نقطے خود ہی چلے جائیں بلکہ نقطے کے اثر سے برقی رو پیدا ہو اور تار یا لاسلکی کے ذریعے دوسری جگہ بھی اسی قسم کی رو پیدا ہو اور اس کے اثرات سے اُس طرف بھی روشنی کا نقطہ پیدا ہو جائے۔ اور یہ نقطہ بالکل پہلے نقطے جیسا ہو۔ تیز ہو تو تیز، دھیما ہو تو دھیما۔ اس لئے دور نمائی کا پہلا کام یہ ہے کہ منظر کو کسی ترکیب سے نہایت چھوٹے رقبوں یا نقطوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور پھر ہر نقطے یا رقبے کو ایک کے بعد ایک ترسیل کیا جائے۔ خیال یہ رہے کہ ان کا سلسلہ اور جگہ درست رہے۔ دوسری طرف ایسا انتظام ہو کہ روشنی کا ہر نقطہ اپنی جگہ پر نظر آئے ورنہ اگر ناک کا حصہ کان کی جگہ اور کان کا حصہ ناک کے قریب آ گیا تو تصویر جیسی بنے گی ظاہر ہے۔

نہایت ہی عام الفاظ میں دور نمائی کے اصول کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ اس میں آلہ نشر کا یہ کام ہوتا ہے کہ تصویر کو متعدد ٹکڑوں میں تقسیم کر کے بھیجتا جائے اور دوسری طرف وصول کرنے والے آلے کا کام یہ ہے کہ ان ٹکڑوں کو سلسلے سے ان کی مخصوص جگہوں پر جماتا جائے۔ بظاہر یہ چیز نہایت آسان معلوم ہوتی ہے لیکن عملی طور پر اس میں انتہا درجے کی دشواریاں ہیں۔ اس کو حل کرنے میں دنیا کے بہترین دماغوں نے حصہ لیا ہے۔ دور نمائی کا عملی خیال ۱۸۸۰ء میں شروع ہو گیا تھا لیکن صحیح کامیابی

۱۹۲۶ء میں ہوئی۔ اس سال جان لوگی بیارڈ نے لاسلکی دورنمائی کا سب سے پہلا اور کامیاب تجربہ رائل سوسائٹی کے ارکان کے سامنے کیا۔ لیکن ۱۹۳۶ء تک دورنمائی کو وہ کامیابی نصیب نہ ہوئی جس کی توقع تھی۔

وجہ یہ تھی کہ اس وقت دورنمائی کا جو طریقہ تھا وہ اچھا نہ تھا۔ جیساکہ عرض کیا جا چکا ہے دورنمائی میں سب سے پہلا مرحلہ یہ ہے کہ تصویر یا منظر کو بے شمار چھوٹے چھوٹے نوری رقبوں یا حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس کا بظاہر سب سے آسان طریقہ یہ تھا کہ روشنی کی ایک نہایت ہی باریک شعاع کسی نقطے کے برابر روشنی ڈالے۔ اس شعاع کو نہایت تیزی کے ساتھ پوری تصویر پر پھرایا جائے۔ اس طرح سے کہ تصویر کا کوئی حصہ ایسا نہ ہو جس پر سے شعاع نہ گذرے۔ اس کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔ شعاع ایک کنارے سے اوپر نیچے چلے اور اسی طرح چلتی ہوئی تصویر کے دوسرے کنارے تک پہنچ جائے۔ یا یہ مرکز سے شروع ہو اور پیچ کی طرح چکر کھاتی ہوئی پوری تصویر پر پھیل جائے۔ چونکہ شعاع تصویر پر ایک نور کی پٹی سی بناتی چلی جاتی ہے۔ جو حقیقت میں پٹی نہیں ہوتی بلکہ روشن نقطوں کی ایک لکیر سی ہوتی ہے۔ اس لئے ان لکیروں کو نوری خطوط کا نام دیا گیا ہے۔ اور تصویر کو متعدد نوری لکیروں میں تقسیم کر دینے کے عمل کو عمل تقطیع کہا جاتا ہے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ اگر تصویر کو کامیاب طریقے پر نشر کرنا ہے تو نوری خطوط صحیح الفاظ میں یوں کہیے کہ جتنے نقطے زیادہ ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر نقطے کم رہے تو تصویر واضح نہ ہوگی۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح معمولی اخباروں کی تصویریں

جن میں نقطے کم ہوتے ہیں اتنی عمدہ نہیں ہوتیں جتنی کہ ایک نہایت ہی عمدہ میگزین یا رسالے کی تصویر جس میں نقطے نہایت باریک اور قریب قریب ہوتے ہیں۔

دورنمائی کی عمدگی کے لئے نوری خطوط کی زیادتی کے ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ روشنی کی شعاع نہایت تیزی سے ایک سکنڈ میں متعدد بار پوری تصویر کی تقطیع کرے یہ تیزی نہایت ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ ہو اور تصویر کا ایک حصہ دوسرے حصے کے بعد نہایت اطمینان سے روشن ہو تو تصویر نظر نہیں آسکتی۔ بات یہ ہے کہ سینما یا دورنمائی دراصل نظر کا دھوکہ ہے۔ جب کوئی چیز نظر کے سامنے آتی ہے تو اس کا عکس آنکھوں کے پردے پر اس چیز کے غائب ہو جانے کے بعد بھی تھوڑی دیر تک قائم رہتا ہے۔ آنکھ کی اس کمزوری سے سینما اور دورنمائی میں فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ سینما میں ایک کے بعد دوسری تصویر نہایت تیزی سے نظر کے سامنے آتی ہے۔ دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرکت کر رہی ہے۔ اگر تصویر آہستہ آہستہ سامنے آئے یا مشین کی خرابی کے سبب سست پڑ جائے تو تصویر تھرتھراتی ہوئی جھٹکا کھاتی ہوئی نظر آئے گی۔ وجہ یہ ہے کہ پہلی تصویر کا عکس نگاہوں کے سامنے سے زائل ہو چکتا ہے اس کے بعد دوسری تصویر ذرا دوسری حالت میں آتی ہے تسلسل ٹوٹ جاتا ہے دیکھنے میں معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کی حالت یک بیک بدل گئی۔ بالکل یہی حالت دورنمائی کی ہے۔ جیسے پردے پر ایک کے بعد دوسرا روشن نقطہ نہایت تیزی سے آتا ہے تو

آنکھوں کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تصویر قائم ہے۔ شرط یہ ہے کہ آخری نقطہ اس قدر جلد آجائے کہ پہلے نقطے کا اثر نگاہ سے زائل ہونے نہ پائے۔ اور یہ نقطے بار بار روشن ہوتے رہیں تاکہ تصویر پردے پر سے غائب نہ ہونے پائے۔

میکانی طریقہ جو ۱۹۳۶ء سے پہلے تقطیع کے لئے استعمال ہوتا تھا بھدا تھا۔ نوری خطوط کی تعداد کل ۳۰ تھی اور تقطیع کی تعداد ایک سکنڈ میں تقریباً ۱۲ تھی۔ ظاہر ہے کہ اس سے اچھے نتائج کی توقع بے کار تھی۔

جب منظر نوری خطوط میں تقسیم ہوجاتا ہے تو دوسرا مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ مختلف نقطے جو روشن ہوں ان کو برقی رو میں تبدیل کیا جائے۔ اور تبدیل کرکے ان کو لاسلکی امواج کے ذریعے فضا میں پھیلایا جائے اور پھر جہاں دورنمائی کے موصولی آلے موجود ہوں اس عمل کو الٹ کر کیا جائے یعنی یہ کہ برقی رو سے نور پیدا ہو اور وہ نقطوں کی شکل میں پردے پر پڑے اور منظر دکھائی دے۔

اس کام کے لئے نشرگاہ میں سلینیم دھات کو استعمال کیا جاتا تھا، جس کی صفت یہ ہے کہ جب اس پر نور کی شعاع پڑتی ہے تو اس سے برقیئے یعنی برق کے ننھے ذرے خارج ہونے لگتے ہیں۔ ان برقیوں کی تعداد روشنی کی تیزی کے راست تناسب ہوتی ہے۔ تیز شعاع ہوتی ہے تو زیادہ برقیے خارج ہوتے ہیں یعنی برقی رو تیز ہوجاتی ہے اور دھیمی روشنی ہوتی ہے تو برقی رو بھی اسی مناسبت سے کم ہوجاتی ہے۔ جب برقی رو جاری ہوجاتی ہے تو اس کا

ترسیل کرنا مشکل نہیں ہے۔ اور گیرندہ آلے میں ان کو تصویر کی شکل میں حاصل بھی کیا جا سکتا تھا۔ لیکن جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں یہ طریقہ تشفی بخش نہیں تھا۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ تقطیع کے لئے کوئی بہتر طریقہ ہو اس کی تیزی میں اضافہ ہو نوری خطوط کی تعداد زیادہ ہو اور کوئی زیادہ بہتر اور حساس چیز ہو جو نور کی شعاع کو برقی رو میں تبدیل کر سکے۔

موجودہ زمانے میں ان تمام دقتوں پر قابو پا لیا گیا ہے۔ دور نمائی کا نیا دور ۱۹۳۶ء سے شروع ہوا ہے۔ اب تقطیع کے لئے روشنی کی شعاع کے عوض برقیوں کے دھارے استعمال کیا جاتا ہے۔ سلینیم کے عوض اب نور برقی خانہ استعمال ہوتا ہے جو انتہائی حساس ہوتا ہے۔ اور گیرندہ آلے میں کتھوڈ نلی استعمال کیجاتی ہے۔

جدید زمانے کے دور نمائی کیمرے میں پلیٹ کی جگہ ایک دھاتی تختی ہوتی ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے نور برقی خانے ہوتے ہیں۔ جب کسی منظر کی تصویر کیمرا لیتا ہے تو اس کا عکس نور برقی تختی پر پڑتا ہے۔ اور اس پوری تختی پر منظر کی تاریکی اور روشنی کے لحاظ سے برقی بھرن پیدا ہو جاتی ہے اور برقیے تیار ہو جاتے ہیں کہ ذرا سا اشارہ ہو اور نکل بھاگیں۔ اسی کیمرے کے اور ایک برقیاتی بندوق بھی ہوتی ہے جو تختی کا نشانہ کئے رہتی ہے۔ اس بندوق کا کام یہ ہے کہ برقیوں کے دھارے سے تختی کے منظر کی تقطیع کرے۔ برقیوں کی دھارا اس قدر مہین ہوتی ہے کہ ۴ انچ مربع تختی پر ۵۰۰ لکیریں پڑ جاتی ہیں۔ اور تیزی اس قدر زیادہ ہے کہ ایک سکنڈ میں ۵۰ بار تقطیع ہو جاتی ہے۔ ذرا ایک سکنڈ کے وقفے کو ملاحظہ فرمائیے اور ۵۰ بار پر غور فرمائیے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس آلے کی

ایجاد کرنے میں کتنی زبردست ذہانت اور ہوشیاری کا استعمال کیا گیا ہوگا۔ نظری طور پر برقیوں کی مدد سے ہزار لکیریں بھی بنائی جا سکتی ہیں۔ اور ان کی رفتار کو جتنا چاہیے بڑھایا جا سکتا ہے۔ لیکن موجودہ رفتار سردست کافی تصور کی جاتی ہے اس سے تصویر بہت واضح آتی ہے۔ اور تھرتھراہٹ قطعاً نہیں ہوتی۔

جب تختیوں پر برقیوں کا دھارا پڑتا ہے تو اس کے اندر پیدا شدہ برقیے آزاد ہو جاتے ہیں۔ اور برقی رو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی ترسیل آسانی سے ہو جاتی ہے دورنمائی کے گیرندہ آلے ہیں آجکل جو سب سے دلچسپ چیز لگی ہوئی ہے وہ کتھوڈ شعاعوں کی نلی ہے۔ کتھوڈ شعاعوں کی نلی اس کام کے لئے نہیں بنی تھی۔ یہ لاشعاعوں اور اس قسم کے دوسرے کام کی چیز تھی۔ لیکن غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ دورنمائی کیلئے بھی یہ ایک موزوں ترین چیز ہے۔ کتھوڈ شعاعوں کی نلی کے سرے پر جب برقی رو آتی ہے تو نلی کے اندر سے برقیے نکل کر دوسرے سرے تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہاں بھی یہی کیفیت ہے کہ جب رو زور کی ہوتی ہے تو زیادہ برقیے نکلتے ہیں اور جب ہلکی ہوتی ہے تو کم۔ دورنمائی کے ماہرین نے خیال کیا کہ اگر نلی کے دوسرے سرے کو چپٹا کر دیا جائے اور اس جگہ فلوری مسالہ لگا دیا جائے تو جب اس پر برقیے گرینگے تو یہ سطح روشن ہو جائے گی کیونکہ یہ فلوری اشیا کی خصوصیت ہے۔ ہر برقیہ گویا نور کا ایک نقطہ پیدا کرے گا اور جب اس پر ہزاروں برقیے مسلسل بمباری کرتے رہیں گے تو انکی کمی اور زیادتی کے لحاظ سے اس سطح پر روشنی ایک خاص شکل میں دکھائی دے گی جس کو ہم تصویر کہتے ہیں۔

گیرندہ آلے میں ایسا انتظام ہوتا ہے کہ کیمرے میں تقطیع جس رفتار اور جس سمت سے ہوتی ہے بالکل اسی کے مطابق کیتھوڈ شناعی نلی میں برقیوں کی دھار کو چلایا جاتا ہے۔ چلایا کیا جاتا ہے خود ہی چلتی ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق لاسلکی موجوں کے ذریعہ راست کیمرے اور آلہ تقطیع سے ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کیمرے کے اندر برقیائی دھارا منظر کے جس حصے کو چھوتا ہے اسی لمحے میں وہ حصہ کتھوڈ نلی پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور جس رفتار اور جس تسلسل سے تقطیع ہوتی جاتی ہے اسی رفتار اور تسلسل سے دورنمائی کے آلے میں تصویر بھی بنتی چلی جاتی ہے اور پورا منظر دیکھنے والوں کے سامنے نمایاں ہو جاتا ہے۔

یہ حالت جنگ سے پہلے کی تھی اور اس دورنمائی میں ۷ میٹر لابنی لاسلکی موجوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد جنگ آئی اور اپنے ساتھ تحقیقات اور انکشافات کا ایک نیا دور لائی۔ اور اسی دوران میں "ریڈار" نامی عجیب و غریب آلہ ایجاد ہو چکی مدد سے اندھے آلات جنگ کو برقی آنکھ مل گئی۔ اس آلے کا عمل انتہائی چھوٹی موجوں پر ہوتا ہے۔ ان موجوں پر جنگ کے دوران میں کافی تحقیقات ہوئیں۔ اور ان تحقیقات کا نتیجہ یہ نکلا کہ انتہائی چھوٹی موجیں دورنمائی کے لئے اور بھی بہتر ثابت ہوئیں۔ جنگ ختم ہوگئی لیکن دورنمائی کی دنیا میں دوسری جنگ شروع ہوگئی۔ دورنمائی کا اب تک جو کام ہوا ہے وہ چھوٹی موجوں یعنی چھ سات میٹر وغیرہ کی موجوں پر ہوا ہے۔ آلات نشر اور آلات حصول اسی لحاظ سے بنائے گئے ہیں۔ سالہا سال محنت ہوئی ہے اور لاکھوں لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ لیکن جنگ نے دوسری طول موج کی طرف اشارہ کیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آئندہ کیا ہو۔ دورنمائی کس طول موج پر ہو۔ امریکہ کے ماہرین دورنمائی پر

زبردست جنگ چھڑی ہوئی ہے۔انتہائی چھوٹی طول موج والا گروہ کہتا ہے کہ آئندہ ان ہی موجوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ان کا کہنا ہے کہ دور نمائی کے لئے آدھے میٹر یا ایک چوتھائی میٹر لانبی موجوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔اس میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جگہ واقعی متعدد اسٹیشن قائم ہوسکتے ہیں ایک دوسرے کے پروگرام کو لڑ جانے کا خطرہ نہیں ہے جس طرح ریڈیو میں آجکل ہو رہا ہے کہ جگہ تنگ اور اسٹیشن بہت۔دوسرے یہ کہ اس میں رنگین دور نمائی سہولت کے ساتھ ہوسکتی ہے۔اس میں کم قوت کی ضرورت ہے۔اخراجات میں کمی ہے۔تصویریں بہت عمدہ آسکتی ہیں۔کیونکہ انتہائی چھوٹی طول کی موجوں پر دور نمائی کی جائے تو منظر پر ۱۰۲۹ لکیریں آسانی سے استعمال کی جاسکتی ہیں اور پھر سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ لاسلکی کی ایک ہی موج پر آواز بھی نشر کی جاسکے گی اور تصویر بھی۔جو ۷ میٹر یا اس سے بڑی طول موج پر ممکن نہیں۔اس کو مجبوراً الگ الگ نشر کرنا پڑتا ہے۔

پرانے لوگ کہتے ہیں کہ ۷ میٹر پر قائم رہنا چاہیئے کیونکہ اس پر کافی تجربہ ہوچکا ہے اور بے انتہا سرمایہ تحقیقات میں صرف ہوا ہے۔اب نئے میدان میں قدم رکھنا اور نئے سرے سے تحقیقات شروع کرنا مناسب نہیں ہے۔اس کے برخلاف دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اگر بہتر چیز ہاتھ آجاتی ہے تو اس کو کیوں چھوڑا جائے۔اگر روپیہ صرف ہوچکا ہے تو اس کو بھول جانا چاہیئے۔صرف سرمائے کو بچانے کی خاطر ترقی کو روکنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

امریکی حکومت نے دونوں گروہوں کو اپنا کام جاری رکھنے کی باضابطہ اجازت دے دی ہے۔اور عوام کو خود فیصلہ کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے کہ دور نمائی کے لئے کونسی طول موج سب سے زیادہ کامیاب رہے گی۔

طول موج کے بعد دوسرا نہایت ہی اہم لیکن دقت طلب مسئلہ ترسیل کا ہے۔ چونکہ دور نمائی کی موجیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اس لئے تیس چالیس میل سے زیادہ دور نہیں جا سکتیں۔ اب اگر اس کا علاج نہ ہو سکا تو ساری محنت بے کار ہے۔ اس پر بہت تحقیقات ہو رہی ہے۔ اور اس کا بہت حد تک علاج بھی دریافت ہو چکا ہے۔ ایک علاج یہ ہے کہ چالیس چالیس میل پر چھوٹے چھوٹے اسٹیشن بنائے جائیں جو بڑے اسٹیشن سے لاسلکی موج کو وصول کر کے توسیع دیں اور آگے بڑھائیں اسطرح اگر چھوٹے اسٹیشنوں کا ایک جال بن جائے تو ملک کے دور سے دور علاقوں میں دور نمائی کی جا سکتی ہے۔

دوسرا طریقہ یہ تجویز ہوا ہے کہ ہوائی جہاز کو کام میں لایا جائے۔ نشر کے وقت اگر ہوائی جہاز بہت بلند اڑے اور زمین سے دور نمائی کی موج کو لیکر توسیع دے اور پھر زمین پر واپس کرے تو تین چار سو میل کے علاقے تک کے لئے کافی ہو سکتا ہے اس طرح جو کام چار چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں سے ہوگا وہ صرف ایک ہوائی جہاز کر سکتا ہے۔ ان دونوں طریقوں سے آئندہ کام لیا جائے گا لیکن قوی امید ہے کہ تحقیقات جاری رہے گی اور اس سے بہتر اور آسان طریقہ بھی دریافت ہو جائے گا۔ اور یہ ممکن ہو جائیگا کہ ایک ملک والے دوسرے ملکوں کے مناظر کی گھر بیٹھے سیر کریں۔ دعا کیجئے کہ ہماری اور آپ کی زندگی میں ہی وہ دن آجائے۔

———— (٭) ————

موج گہر

علی اختر صاحب اختر

جو میرے ساز میں پنہاں ہیں جو میری روح میں رقصاں ہیں
جو راز ہیں میری ہستی کا جو شرح حیات دوراں ہیں
جو عقل کی اس گمراہی میں بیداری دل کا عنواں ہیں
وہ پیاغر رنگین فطرت کے ساقی نے جنھیں چھلکایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

تو اس کو سمجھتا ہے شاید میرا ہی فسون گویائی
میری ہی فضا کی رنگینی میرے ہی چمن کی رعنائی
میری ہی نوائے بیداری میرا ہی پیام دانائی
سوتی ہوئی روحوں کو جس نے ہشیار کیا چونکایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

میں غم کی اندھیری راتوں میں جب بیکس و تنہا ہوتا ہوں
جب اہل جہاں پر ہنستا ہوں جب اپنے حال پہ روتا ہوں
اس فکر و نظر کے عالم میں کچھ پاتا ہوں کچھ کھوتا ہوں
محسوس یں کچھ ایسا ہوتا ہے اک ابر سا دل پر چھایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

ماضی کے تصور میں اکثر اس طرح سے گم ہو جاتا ہوں
رک جاتی ہے نبض ہوش و خرد بیداری میں سو جاتا ہوں
گذرے ہوئے لمحوں کی رنگیں پہنائی میں کھو جاتا ہوں
ہستی نظر آتی ہے جیسے اڑتا ہوا سا اک سایہ ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

اس وقت نشاط دیدۂ دل اک شاہد رعنا آتی ہے
اوہام کے بادل چھٹتے ہیں عرفان کی فضا چھا جاتی ہے
فطرت کی سہیلی ہستی کی ان خامیوں پر شرماتی ہے
اس وقت یہہ کھلتا ہے مجھ پر انسان نے دھوکا کھایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

میں اس کے تبسم کے صدقے میں اس کے تکلم پر قربان
وہ اس کے لبوں کی رنگینی وہ اسکی نگاہ بادہ نشان
وہ اس کا خرام ہوش ربا شفاف و سبک رُو موج رواں
بجلی سی کبھی تھرائی ہے بادل سا کبھی لہرایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

آنکھوں میں کنول کی شادابی بکھرے ہوئے گیسو شانوں پر
صہبا کی تجلی ساغر میں گھنگھور گھٹا ہے خانے پر
یا حسن حقیقت کا دھوکا سا دنیا کے افسانے پر
پھیکا پھیکا سا رنگ رُخ ہستی جس نے چمکایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

جب اس سے نگاہیں ملتی ہیں ظلمت کے حجاب اُٹھ جاتے ہیں
بادل سے برس کر کھلتے ہیں ہلکے ہوئے جھونکے آتے ہیں
سرشار ہواؤں کی گت پر معصوم فرشتے گاتے ہیں
اس وقت مری بیداری نے ہر راز کو عریاں پایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

سنسان فضاؤں میں شب کی انوار کا طوفاں ہوتا ہے
ہر موج پر افشاں ہوتی ہے ہر پھول غزل خواں ہوتا ہے

ہر ساز طرب چھڑ جاتا ہے ہر مرحلہ آسان ہوتا ہے
اس طرح کہ اکثر دانش کا پندار غلط ٹھہرایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

چلتی ہے تو نغمے چھڑتے ہیں ہنستی ہے تو کلیاں کھلتی ہیں
لہجے کی لطافت میں گویا فردوس کی راہیں ملتی ہیں
آنکھوں کے گلابی ڈوروں سے عشرت کی قبائیں ملتی ہیں
اُف اس کی ادا اس خاک کو جس کے راز چمن بچھایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

یہہ فیض ہے اس کی نظروں کا یہہ پھول کھلائے ہیں اس نے
موتی یہہ اس نے رولے ہیں یہہ راز بتائے ہیں اس نے
نغمے یہہ اسی نے چھیڑے ہیں یہہ ساز ملائے ہیں اس نے
اس نے ہی حیات دوراں کے ہر عقدے کو سلجھایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

اس خواب گراں کی منزل میں وہ مجھکو جگا جاتی ہے
میں ہوش گنواتا رہتا ہوں وہ ہوش میں لاجاتی ہے
میں مست غزل خواں ہوتا ہوں وہ جام پلا جاتی ہے
موتی جو لٹاتا ہوں اس نے کچھ ذہن رسا جن لایا ہے
کیا تجھسے کہوں ان نغموں میں یہہ سحر کہاں سے آیا ہے

ہماری پھلواری

پروفیسر محمد سعید الدین

میں نے اپنی پچھلی تقریر میں جس کو غالباً ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے مملکت آصفی کے نباتات کا ایک سرسری خاکہ سامعین کی خدمت میں پیش کیا تھا جس میں یہاں کے مختلف قسم کے جنگلات کی سیر کرائی گئی تھی اور ہمارے پودوں کی معاشی اور طبی اہمیت کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ آج کی تقریر میں میں آپ سے پھولوں کے متعلق روایتی بیانات سے ہٹکر چند دلچسپ باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ہندوستانی زندگی میں پھولوں کا جو حصہ ہے اُس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملسکتی۔ یوں تو پھول ہر ملک میں اگر مذہبی نقطۂ نظر سے نہیں تو کم از کم آرائش کے لئے تو ضرور استعمال کئے جاتے ہیں۔ قدیم زمانے میں اور خاصکر ایسے ممالک میں جہاں کے لوگ توہم پرست واقع ہوئے تھے بہت سارے پودوں کو ایک پراسرار اہمیت دیجاتی تھی اور انہیں اکثر مقدس خیال کیا جاتا تھا۔ ہندوستان میں مذہبی رسومات میں پھولوں کو جو اہمیت حاصل ہے اس سے آپ بہت کچھ واقف ہونگے تاہم تھوڑی دیر میں اُن کا تفصیلی تذکرہ کیا جائیگا۔ مغربی ممالک میں جہاں مشرقی ممالک کا مقابلہ کرتے توہم پرستی کم ہے یا کم معلوم ہوتی ہے 'گرجوں کو پتوں سے سجانا' دائمی زندگی کی طرف اشارہ کرتا ہے شادیوں میں سفید پھولوں کا استعمال پڑائی ظاہر کرتا ہے۔ گرجوں کے صحنوں میں (Yew) کے درخت اُگانا بھی کوئی پراسرار مقصد رکھتا ہے۔ اس درخت کا نام ممکن ہے کہ آپ نے پہلا مرتبہ سُنا ہو۔ یہہ درخت سرو۔ شمشاد اور صنوبر کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

اگرچہ مشرقی ممالک میں توہم پرستی انتہا کو پہنچ چکی ہے تاہم مشرقی اقوام کو پودوں اور پھولوں سے جو محبت ہے اُسے مغربی اقوام تسلیم کرتی ہیں۔ ہندو مذہب میں خوش رنگ یا خوشبودار پھول دیوتاؤں کی نذر کئے جاتے ہیں۔ دوسرے پودوں کے پتے اور پھول خاص خاص وجوہ کی بناء پر مقدس خیال کئے جاتے ہیں۔ جسوند (گڑہل) کے قرمزی پھول گنیتی یعنی عقل کے دیوتا کی نذر کئے جاتے ہیں شیوجی کو کچنار اور ارغوانی دھتورہ زیادہ مرغوب سمجھے جاتے ہیں۔ ہارسنگھار اور تلسی کے پھول وشنوجی کی نذر کئے جاتے ہیں۔ آخرالذکر کرشن جی کو بھی مرغوب ہیں۔ ان پھولوں کی افادیت کے متعلق بھی سُن لیجئے۔ گڑھل کا شربت یونانی اطباء مفرح خیال کرتے ہیں کچنار کی پنکھڑیوں کو پکا کر کھاتے ہیں۔ ہارسنگھار کی پنکھڑیاں سفید ہوتی ہیں لیکن اُن کی ڈنڈیاں زعفرانی رنگ کی ہوتی ہیں۔ زعفران کی بجائے یہ رنگ شیرنی فروش مٹھائیوں میں استعمال کرتے ہیں۔ تلسی کا تعلق سبزہ کے خاندان سے ہے۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ موسم گرما میں تخم ریحان اور بالنگا فالودے میں کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ بھی اُسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آک کے پھولوں کے ہار پاروتی دیوی کی نذر کئے جاتے ہیں۔ نورترا تہوار کے موقع پر لکشمی، امبا یا درگا کی مندر کو اقسام کے رنگ کے کنول اور گل جعفری سے سجایا جاتا ہے۔ جب ہندوؤں کے گھر میں بچے کو چیچک نکلتی ہے تو اس مرض منحوس کے مریض کے جھولے کی اطراف چنبیلی اور نیم کے ہار باندھے جاتے ہیں۔ جس سے شیتلا دیوی کی خوشنودی مقصود ہوتی ہے۔ خوشی اور اظہار تشکر کے تمام موقعوں پر ہندوؤں میں رشتہ دار مستورات اور دیگر رشتہ داروں کو پھول نذر دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں بھی ممکن ہے کہ اسی کی تقلید میں خوشی کے موقعوں پر پھول کی گھنیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔ یوں تو ہر مذہب کے لوگ مردوں اور قبروں پر موسمی خوشبودار پھول مثلاً ہندوستان میں موتیا، چنبیلی اور گلاب بکھیرتے ہیں لیکن ہندوؤں میں ان پھولوں کے علاوہ تلسی کے

پھولوں کو زیادہ اہمیت دیجاتی ہے اگر کوئی ہندو عورت اپنے شوہر کی زندگی میں چل بستی ہے تو اس کے بال بہترین موسمی پھولوں سے آراستہ کئے جاتے ہیں۔ وہ اس پاک حالت میں دوسری دنیا میں چلی جاتی ہے جہاں نجاست کا دخل ہی نہیں ہے۔
دُلہنوں کو بھی ہر قوم و مذہب میں پھولوں سے سجایا جاتا ہے۔ ہر ایک شادی شدہ عورت بالخصوص ہندوؤں میں، موسمی پھول اپنے بالوں میں لگاتی ہے۔ بیوہ ہو جانے پر وہ منجملہ دوسرے تعیشات زندگی کے، پھولوں سے بھی محروم ہو جاتی ہے۔ رواج بھی اُسے ایسا کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔
کدم کا درخت اور اُس کے گول نارنجی پھول ہندوستان میں سب سے زیادہ مقدس خیال کئے جاتے ہیں۔ یہہ درخت کافی اور ٹو کا مالی کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ دراز قد ہوتا ہے اور سیدھا بڑھتا ہے۔ آسام، جنوبی ہند اور لنکا میں پایا جاتا ہے۔ یہہ ایسا اچھا درخت ہے کہ اسے ہر جگہ اُگانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ باغ نباتات جامعہ عثمانیہ میں یہہ درخت موجود ہے۔ کرشن جی کے حالات زندگی کا مطالعہ کیجئے تو ہر جگہ اس درخت کا حوالہ ملے گا۔ اُنہیں ان پھولوں کا بہت شوق تھا۔ اس لئے خاص پوجا کے وقت اس کے پھول کرشن جی کی یاد میں مندروں میں لائے جاتے ہیں۔ اسی طرح مولسری کو اہمیت حاصل ہے مولسری کا پھل کھایا جاتا ہے۔
پانگرا بھی مقدس نہیں تو کم از کم ایک پراسرار درخت ضرور تصور کیا جاتا ہے۔ قصہ مشہور ہے کہ یہہ پھول جنت میں کھلا تھا اور کرشن جی اُسے توڑ کر زمین پر لے آئے تھے۔ ان کی دو بیویوں میں سے ہر ایک یہہ چاہتی تھی کہ اُسے خود لے لے۔ اس بات پر

لوا

دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ چونکہ کرشن جی نے اسے جنت سے چرایا تھا اس لئے اس پھول پر لعنت ہے۔ اور وہ اب زمین پر اگتا ہے اور اس کی پوجا نہیں کی جاتی۔ پانگرے سے آپ بخوبی واقف ہوں گے یہ درخت بہت جلد بڑھتا ہے۔ اوائل گرما میں پھولوں کے خوشوں سے بھر جاتا ہے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر ماہ اپریل یا مئی گرما میں پتے پھوٹنے شروع ہوتے ہیں۔ ہر ایک مرکب پتا علیحدہ علیحدہ ڈنڈیوں والے تین پتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ سفید اور چمکدار سرخ پھولوں والی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ دور سے پھولوں کے گچھے برش جیسے دکھائی دیتے ہیں۔
ہندوؤں کے قدیم قصوں میں کام دیو کو محبت کا دیوتا قرار دیا گیا ہے جس کے ہاتھ میں تیر اور کمان دی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی تیر پر پانچ پھول تھے۔ اس لئے یہ پانچوں پھول مقدس سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی تفصیل سنئے۔ (۱) چمپا، یہ ایک خوبصورت سدا بہار درخت ہے جو عام دکھاؤ اور اپنے پتوں کی شکل کے لحاظ سے آم کے درخت سے ملتا جلتا ہے۔ بڑے گہرے زرد پھولوں میں اتنی تیز خوشبو ہوتی ہے کہ شہد کی مکھیاں بھی گھبرا جاتی ہیں۔ بعض جاننے والوں کا خیال ہے کہ یہ درخت ہندوستان میں چین سے لایا گیا تھا۔ (۲) دوسرا آم کا پھول، تیسرا اسوگندھا یا لاجس کا پھول خوشبودار ہوتا ہے۔ چوتھا نرلی کا پھول (بعض جاننے والوں نے نرلی کی بجائے بیلا لکھا ہے) پانچواں ناگ کیسر جس کا پھول سفید ہوتا ہے۔ اور اس کے اندرونی حصے میں زرد خوشبودار ریشے ہوتے ہیں۔ کیوڑے کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ پھولوں کے ڈیرے یعنی زرد سفوف میں ہلکی خوشبو ہوتی ہے۔ وہ بازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔ اسے شادیوں میں دلہنوں پر چھڑکتے ہیں۔ کیوڑے کے عطر سے کون واقف نہیں ہے۔ اشوک کا درخت

مشرقی بنگال، برما اور جنوبی ہند میں پایا جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں یہہ درخت چمکدار سنہری پھولوں کے بڑے بڑے خوشوں سے پورا ڈھک جاتا ہے۔ رات کے وقت اُن سے بھینی بھینی خوشبو ہوا میں پھیلتی ہے۔ عام عقیدہ یہہ ہے کہ یہہ درخت اُسی جگہ پھولتا ہے جہاں کسی عورت نے قدم رکھا ہو۔ بدھ اور ہندو دونوں اِس درخت کو بیحد مقدس سمجھتے ہیں اور اسے اپنے مندروں میں لگاتے ہیں۔ اُس کے پھولوں کو دیوتاؤں کی نذر کرتے ہیں۔ مقدس پنچھاتی میں پانچ درختوں میں سے ایک اشوک ہے، دوسرے چار پیپل، بڑ، بیل اور آملہ ہیں۔ بسنتی پوجا کی شب میں خاص طور پر اشوک کی پوجا کی جاتی ہے۔ جب کہ زیادہ پابند مذہب ہندو عورتیں، پانی میں چھ پھول ڈبو کر پیتی ہیں تاکہ اُن کے بچے رنج و مصیبت سے محفوظ رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ گاتی جاتی ہیں کہ اے اشوک تو شیوجی کا چھتیا ہے، ہم تجھے پیتی ہیں۔ ہمیں دُکھ اور مصیبت سے محفوظ رکھو۔ اشوک کے پتوں کو نوپتریکا کی رسم میں بھی شریک کیا جاتا ہے۔ یعنی دُرگا پوجا کی پوری پوری رسم ادا کرنے کے لئے۔ نو پتوں کی ضرورت ہوتی ہے، دوسرے پتے سوز، دھان، انار، ہلدی، بیل، اروی کی قسم کے دو، اور رواسنگ کے ہوتے ہیں اس درخت کو محبت کے دیوتا، کام دیو سے منسوب کیا جاتا ہے۔ راون کے ظلم سے بچنے کے لئے ستیا دیوی نے، اشوک کے درختوں کے نیچے پناہ لی تھی شیوجی سے زیادہ تر زرد اور دوسرے رنگ پھول منسوب کئے جاتے ہیں۔ مثلاً گل داؤدی، سوتیا، گنیر وغیرہ۔

بڑی جسامت اور شاندار قسم کے پھولوں میں سے موٹا کریال اور پدما یا کنول کی اچھی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ ہندو مذہب میں کنول کو جو پانی پر تیرتا ہے۔ دنیا سے

تشبیہ دی گئی ہے۔ یہہ پھول بدھ مذہب کا پدمانی ہے بدھ اور برہمنوں کا سنہری کنول آفتاب ہے جو اوپر آسمان پر اسی طرح تیرتا رہتا ہے جس طرح سے کنول زمین پر کسی تالاب میں تیرتا ہے۔ برہما اور بدھا اسی آسمانی یا بہشتی کنول سے پیدا ہوئے۔ وشنوجی کی بیوی لکشمی دیوی کو پدماوتی کہتے ہیں کیونکہ وہ اس پھول پر بیٹھی ہوئی بتائی جاتی ہیں۔ کنول میں ہندوؤں کو ایک پر اسرار نشان سواستیکا دکھائی دیتا ہے۔ ہندوستانی شعراء نے اس پھول کے بے شمار حوالے دیئے ہیں۔ کوئی تعریف بھی اس کے لئے مبالغہ آمیز نہیں ہے۔ یہہ ایک پاک پھول ہے اور اس کے کئی نام ہیں جو عموماً عورتیں اختیار کرتی ہیں ہندو شاستر میں حسین عورت کو پدمنی کہتے ہیں۔ کنول کی کئی قسمیں ہیں لیکن پورے پودے کو پدمنی کہتے ہیں۔ پتوں کی ڈنڈیوں، پھل اور شہد کے لئے مختلف نام دیئے گئے ہیں۔ شاعر ایک خوبصورت عورت کے چہرے کو کنول کے پھول سے، اس کی آنکھوں کو کنول کی کلیوں سے، اور اس کے بازوں کو کنول کے پھول کے ریشوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ کنول کو قدیم مصری کتابوں میں بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ اگرچہ بعض ماہرین کہتے ہیں کہ مصری کنول جس کے حوالے ملتے ہیں ایک دوسری قسم کا تھا جس کا ذکر تھوڑی دیر میں کیا جائیگا۔ دریائے نیل کے مقدس کنول کے نقش و نگار بڑی بڑی یادگار عمارتوں پر موجود ہیں۔ غالباً کنول کے پھول جو مصری ضیافتوں میں مہمانوں کے ہاتھ میں دیئے جاتے تھے۔ اور جو دیوتاروں کی نذر کئے جاتے تھے، خوشبودار ہوتے تھے کیونکہ مقبروں وغیرہ میں جو تصویریں پائی جاتی ہیں ان میں ایک عورت کنول کے پھول کو اپنی ناک کے قریب لگائی بیٹھی ہے۔ جاپانیوں کا عقیدہ ہے کہ کنول کے پھول سے دیوتا خوش ہوتے ہیں۔ تصویروں میں بتوں کو کنول کے بڑے بڑے پتوں پر بیٹھے ہوئے

پیش کیا گیا ہے ۔ چین اور لنکا میں بھی کنول کو متبرک سمجھا جاتا ہے ۔ چین میں بہت کم مندر ایسے ہیں جن میں اس پودے کو کسی نہ کسی طرح پیش نہ کیا گیا ہو ۔

آبی پودوں کی جماعت سے متعلق جن میں بڑے پھول پائے جاتے ہیں ۔ سفید اقسام کے سرخ اور نیلے کنول کا ذکر کیا جانا چاہیئے غالباً آخر الذکر عرب اور ایرانی مصنفین کا نیلو فر ہے ۔ پارس پیپل جس کے خوبصورت زرد پھول ہوتے ہیں اور مرجھانے پر گلابی رنگ کے ہو جاتے ہیں ۔ ہندوستان کے جنگلوں کا ایک نمایاں اور خوبصورت درخت ہے ۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ درخت پر وقت واحد میں زرد اور گلابی پھول کتنے خوبصورت اور جاذب نظر معلوم ہوتے ہیں ۔ جنوبی ہند میں یہہ درخت راستوں پر کثرت سے لگائے گئے ہیں ۔ اس درخت کو حیدرآباد میں بھی زیادہ اُگانا چاہیئے سیمل یا ریشمی روئی کا درخت جو اوائل گرما میں پھولتا ہے ایک عجیب منظر پیش کرتا ہے ۔ بے برگ شاخوں پر بڑے گہرے قرمزی پھول دور سے دیکھنے والے کے لئے بھی ایک خوشنما اور دلفریب منظر پیش کرتے ہیں غالباً آپ جانتے ہوں گے کہ اس درخت کی لکڑی سے دیاسلائی بنائی جاتی ہے ۔ ہمارے جنگلوں میں یہہ درخت کم ہوتے جا رہے ہیں ۔ اس درخت کی اہمیت کے مدنظر اس کی افزائش کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے ۔

املتاس کے پھولوں کے بڑے زرد خوشے ، پانگرے کے چمکدار سرخ اور سفید ہیخ ناگچپے اور پلاس کے گھنے نارنجی رنگ کے خوشے یہہ سب ہمارے جنگلوں کو خوبصورت بنانے میں اہم حصہ لیتے ہیں ۔ اشوک کا پھول جس کا ذکر کیا جا چکا ہے ۔ اگرچہ چھوٹا ہوتا ہے تاہم اس کے گہرے زرد رنگ کے شاندار خوشے جو اینٹ جیسے سرخ رنگ میں تبدیل ہو جاتے ہیں ۔ گھنے اور جھکے ہوئے گہرے سبز پتوں میں سے جھانکتے دکھائی دیتے ہیں ۔ اس درخت کو جنگل یا باغ کیلئے جہاں کہیں بھی وہ اُگ رہا ہو

باعث زینت بنا دیتے ہیں۔ جنگل کے خوبصورت چھوٹے درختوں میں ترڑ وڑ کس قدر اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی پھلیاں پکا کر کھائی جاتی ہیں اور چھال دباغت میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترڑ وڑ کے درخت محکمۂ جنگلات کی طرف سے نیلام کئے جاتے ہیں۔ املتاس بھی ہمارے جنگلوں کا ایک خوبصورت درخت ہے۔ اس کے زرد پھولوں کے بڑے بڑے خوشے بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ املتاس کی پھلی دواؤں میں کام آتی ہے۔ زرد اور نارنجی پھولوں والے سنکیسر اور چمکدار قرمزی پھولوں والے گل مہر سے آپ بخوبی واقف ہوں گے۔ یہہ غیر ملکی درخت ہندوستان میں اچھی طرح بس گئے ہیں۔ چونکہ آجکل یہاں باغبانی کا شوق بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اکثر لوگ کیشیا (Cassia) کے نام سے واقف ہو گئے ہیں۔ ان کی تمام انواع خوبصورت پھولوں والی ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے بہت سارے باغات اور راستوں پر اگائے جاتے ہیں۔ کچنار کی انواع بھی اپنے [illegible] پھولوں کی خوبصورتی اور اقسام کے اعتبار سے قابل ذکر ہیں۔ ایک نوع سفید پھول والی [illegible] جانب ہلکے [illegible] رنگ کی ہوتی ہے اور پنکھڑیوں کی اساس پر ایک مستطیل گہرا ارغوانی دھبہ ہوتا ہے۔ ان کے رنگوں کی آمیزش نہایت دلفریب اور جاذب نظر ہوتی ہے۔ غالباً [illegible] پودا [illegible] کچنار ہے۔ کچنار کی ایک دوسری نوع کے پھول بڑے اور گہرے ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں جن کے ساتھ سفید اور سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ اگر پتوں کی جسامت دیکھنی ہو تو اس کے ایک ساتھی کو دیکھئے جس کا لاطینی نام بوہینیا والیائی (Bauhinia vahlii) ہے۔ اس کے پتے اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ان میں کھانا کھایا جا سکتا ہے۔ ضلع محبوب نگر میں منا نور اور رام اپلے اور ضلع ورنگل میں ملوگ اور پاکھال میں بھی یہہ درخت وسیع طور پر پھیلا ہوا ہے۔ صبح کے وقت کیمبا (مرہٹی) کے خوبصورت درخت کے نیچے اسکے پھولوں کے بے شمار سفید گلابی

ریشے جھڑے رہتے ہیں پھولوں کی موٹی موٹی پیالیاں خاص منظر پیش کرتی ہیں ہمارے جنگل کی جھاڑیوں میں سے مشعل کا پودا بھی جاذب نظر ہوتا ہے۔ چمکدار سرخ پھول ایک عرصہ تک اپنا رنگ برقرار رکھتے ہیں۔ اس کی سفید، گلابی اور زرد قسمیں باغات میں اگائی جاتی ہیں۔ جنگلی جھاڑیوں میں ایک پودے کا ذکر ضروری ہے جس کو ہندی میں اڑڈانڈا اور مرہٹی میں وکھیتی کہتے ہیں اس کے پھولوں میں سفید اور گلابی رنگ کے ریشے اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ پھول جاذب نظر ہو جاتے ہیں۔ اس کا پھل بعض مقامات پر کھایا جاتا ہے۔ دیہات میں بانسہ کی باڑ لگائی جاتی ہے۔ سفید پھولوں کے خوشے خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ بانسہ کے پتوں سے ایک زرد رنگ نکالا جاتا ہے۔ بانسہ دوا میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چپل سینڈ جیسے پودے کے پھول کیا کم خوبصورت ہوتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ چپل سینڈ امریکہ کا پودا ہے لیکن ہندوستان میں اس قدر پھیل گیا ہے کہ اُسے کوئی غیر ملکی خیال نہیں کر سکتا۔

تِل کے خاندان کے پھول بھی خوش رنگ اور خوش نما ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے بارش کے موسم میں بچھو بوٹی کو دیکھا ہوگا جس کے پھول ارغوانی رنگ کے اور خوشوں میں واقع ہوتے ہیں۔ پختہ پھل سیاہ بھونرے کی طرح ہوتے ہیں جن پر دو مڑے ہوئے تیز آنکڑے ہوتے ہیں۔ پورے پودے میں فالودہ نما لعاب ہوتا ہے۔ رتالو (شکر قند) کے خاندان کے خود رو پودوں میں سے قابل ذکر سمندر سوک ہے۔ یہہ ایک بڑی بیل ہے جس کے بڑے بڑے پان کے جیسے پتے اوپر سبز اور نیچے سفید روئیں دار ہوتے ہیں۔ پھول بڑے، گھنٹی نما اور ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں۔ سمندر سوک کا پتا طبی اہمیت رکھتا ہے۔ چونکہ میں آپ کی خاطر لاطینی ناموں سے گریز کر رہا ہوں اس لئے زیادہ مثالیں

نہیں دے سکتا۔ اسی خاندان کا ایک پودا قرضدار یا طفیلی ہے جس کا ذکر آپ کیلئے
باعث دلچسپی ہوگا۔ عام طور پر حیدرآباد میں قرضدار اس پودے کو کہتے ہیں جو دوسرے
بڑے درخت پر اُگتا اور اس کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہہ قرضدار جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں
آکاش بیل کہلاتا ہے۔ یہہ بیج سے ہی اُگتا ہے۔ چھوٹے پودے کی نرم ٹہنی اِدھر
اُدھر حرکت کرتی رہتی ہے تاکہ اگر کوئی پودے مل جائے تو اس کے گرد لپٹ سکے۔ اگر کوئی
موزوں پودا جسے ہم میزبان کہتے ہیں نہ ملے تو ٹہنی مرجھا جاتی ہے۔ اگر میزبان مل جائے
تو قرضدار بتدریج اس پر اپنا قبضہ جما لیتا ہے وہ صرف سہارے ہی پر اکتفا نہیں کرتا
بلکہ اپنے میزبان کی بافتوں میں اپنے خاص اعضاء داخل کرکے اس کی غذا کا ایک
حصہ اپنے صرفے میں لاتا ہے۔ جب میزبان سے اس طرح غذا ملنی لگے تو طفیلی زمین سے
اپنا تعلق منقطع کر لیتا اور بالکلیہ میزبان پر اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ اپنی غذا آپ تیار
نہیں کرتا اس لئے مکمل طفیلی کہلاتا ہے۔ بتدریج میزبان کی بافتیں کھوکلی اور بُریُری
ہو جاتی اور وہ مرجاتا ہے لیکن اس کے لئے ایک بہت طویل عرصہ کی ضرورت
ہوتی ہے۔

بانس کا ذکر کیا جا چکا ہے لیکن اسی خاندان کے کئی خوشنما پھولوں والے پودے
باغات میں اُگائے جاتے ہیں۔ بعض خودرُو پودوں کے پھول بھی جاذب نظر ہوتے ہیں۔
بارش کے موسم میں آپ نے مرطوب مقامات پر کانٹوں والے چھوٹے پودے دیکھے ہونگے
جنکے پھول زرد نیلگوں ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں۔ دیہات کے راستوں پر بارٹین بھی اس قسم کے
پودے ملتے ہیں۔ کبھی آپ نے جنگل میں ساگوان کے پھولوں پر نظر ڈالی ہے۔ اگرچہ پھول انفرادی
حیثیت سے بالکل غیر نمایاں ہوتے ہیں لیکن پھولوں کا زبردست اجتماع جو ایک بڑی

شاخ دار ڈنڈی پر ہوتا ہے پھولوں کو جاذب نظر بنا دیتا ہے۔ جہاں تک ساگوان کی لکڑی کا تعلق ہے یہہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ وہ چوبینے میں سونے کی اہمیت رکھتی ہے۔ فطرتاً ہم خودرو پودوں کی بہت کم قدر کرتے ہیں۔ دھتورے کے سفید اور ارغوانی دوہرے پھول اپنے رنگ اور جسامت کے لحاظ سے جاذب نظر ہوتے ہیں۔ اسی طرح بچناگ کے زرد پھول جن پر سرخ دھبے ہوتے ہیں جنگل میں موسم بارش میں خوب بہار دیتے ہیں۔ بچناگ کے پتوں کی نوکیں حسی ہوتی ہیں اور سہارے سے لپٹ جاتی ہیں۔ بچناگ کی جڑ زہریلی ہوتی ہے اور دوا میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگرچہ مدن مست کے پھول خوش رنگ نہیں ہوتے لیکن انکی خوشبو سانپوں کو بھی مست کر دیتی ہے۔

جنگل کے چھوٹے درختوں یا جھاڑیوں کے تذکرہ میں ڈکامالی کی انواع کا ذکر ازبس ضروری ہے۔ گہرے سبز پتوں میں سفید، خوشبودار پھول بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اسی کی ایک نوع جس کو (Cape Jasmine.) کہتے ہیں پھول نہایت خوشبودار ہوتے ہیں۔ ہر ایک خانہ باغ میں اس کو جگہ دیجانی چاہیئے۔ جب خانہ باغ کا ذکر آیا ہے تو اپنے اپنے خانہ باغ کے چند پودوں پر نظر ڈالئے سب سے پہلے میں اس پودے کا ذکر کروں گا جس کو آپ بہت حقیر سمجھتے ہوں گے۔ یہہ گل عباس ہے۔ پودوں کی دنیا میں شاید ہی کوئی پودا ایسا ہے جس پر اقسام کے رنگوں کے پھول دکھائی دیں۔ نہ صرف پودے پودے پر بلکہ ایک ہی شاخ پر کئی رنگ کے پھول واقع ہونا ایک عام مشاہدہ ہے۔ پھول ۴ بجے سے کھلنے شروع ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسکا انگریزی نام (4 o' Clock plant.) ہے۔ کارک ٹری (آکاش نیم) سے آپ بخوبی واقف ہوں گے۔ دراز قد سیدھا درخت، گہرے سبز پتے اور سفید پھولوں کے

گنجان خوشے جو پودے کو ڈھانک لیتے ہیں اور سب سے بڑھکر تیز خوشبو جو نہ صرف آپ کو بلکہ پڑوسیوں کو بھی محفوظ کرتی ہے اس درخت کی خصوصیات ہیں۔ خوشبودار پودوں میں رات کی رانی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ پھول سبزی مائل سفید اور بالکل غیر نمایاں ہوتے ہیں لیکن اس کثرت سے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کی مجموعی خوشبو ہوا کے ساتھ دور دور تک پھیلتی ہے۔ گھر کے کسی حصے میں مہندی کا درخت بھی ہونا چاہیئے تاکہ پتوں کے رنگ اور پھولوں کی خوشبو دونوں سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ مجھے افسوس ہے کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے میں اس وسیع موضوع پر خاطر خواہ روشنی نہیں ڈال سکا۔ میں نے آپکے سامنے محض ایک سرسری اور بے ترتیب خاکہ پیش کیا ہے۔ انشاءاللہ کسی دوسری صحبت میں زیادہ تفصیل سے عرض کرونگا۔

پریم پجاری

محمد فضل الرحمن صاحب

(۱)

جگ پیار سکھانے آیا ہوں سنسار سجانے آیا ہوں
ہیں موت کے سو گر جینے کا ایک بھید بتانے آیا ہوں

(۲)

جو ساتھی ہمت ہار چکے کس بل دھن دولت ہار چکے
اپنے سر کی بازی بد کر پھر ان کو جتانے آیا ہوں

(۳)

الفاظ کا گورکھ دھندا ہو یا فکر و نظر کا پھندا ہو
سب دام فریب حکمت کے اک بار تڑانے آیا ہوں

(۴)

چھوڑ اپنے پرائے کی باتیں پیچیدہ دلیلوں کی گھاتیں
میں تجھ کو حقیقت کا سادہ افسانہ سنانے آیا ہوں

(۵)

یہ دین و دھرم کے جھگڑے کیا یہہ دیر و حرم کے جھگڑے کیا
ناقوس و اذاں کی آوازیں ایک ساتھ ملانے آیا ہوں

(۶)

ذہنوں میں اندھیرا ہے کب سے | دھوں کا بسیرا ہے کب سے
ہوں جس کی ضیا سے دل روشن | وہ شمع جلانے آیا ہوں

(۷)

گھربار لٹانا کام میرا | تکلیف وفا آرام میرا
تو میری تباہی پر مت جا | دنیا کو بسانے آیا ہوں

(۸)

جیون کی مقدس دیوی کا | ادنیٰ سا پجاری ہوں بابا
تن من کی مہکتی کلیوں کے | دو ہار چڑھانے آیا ہوں

(۹)

بدنیک ہیں دل کے مندر میں | سب ایک ہیں دل کے مندر میں
ناسمجھی کے بوجھل پردے | آنکھوں سے اٹھانے آیا ہوں

(۱۰)

ہنگامہ بپا ہے عالم میں | پرخاش ہے نسل آدم میں
بھائی کو ستاتا ہے بھائی | میں خود کو ستانے آیا ہوں

(۱۱)

جگ پیار سکھانے آیا ہوں | سنسار سجانے آیا ہوں
ہیں موت کے سو گر جینے کا | اک بھید بتانے آیا ہوں

اردو شعر میں سائنسی حقائق

ڈاکٹر سید مہدی علی

اکثر اشخاص کا خیال ہے کہ سائنس اور شاعری میں ربط پیدا کرنے کی کوشش کرنا بال کی کھال نکالنا ہے۔ اگر ایسا کہنا بالکل غلط نہیں تو مبالغہ ضرور ہے کیونکہ انسان مجموعہ ہوتا ہے خیالات اور جذبات کا اور بقول کسی یونانی فلسفی کے خیالات کی اینٹوں کو جذبات کے چونے ہی سے جوڑا جا سکتا ہے خیالات میں ربط اور نظم قائم کرنے کے لئے صرف سائنس ہی مددو معاون ہوسکتی ہے۔ اساسی جذبات تو سب ہی انسانوں کے ایک سے ہوتے ہیں مگر حالات کے لحاظ سے ان میں تبدیلیاں ہونا ضروری ہے۔ چونکہ جذبات گردو پیش کے مطیع ہوتے ہیں اور اُن سے متاثر ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے بالواسطہ سائنس جذبات پر کارفرما ہوتی رہتی ہے۔ سائنس کی معلومات اور اُس کے انکشافات کے ساتھ ساتھ انسان کا ماحول بھی بدلتا جاتا ہے۔ گویا خیالات اور جذبات دونوں ہی سائنس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ شاعری چونکہ جذبات کی گاتی ہوئی تصویر ہے اس لئے اس تصویر کے خدوخال ڈھالنے میں سائنس شاعر کا ہاتھ بٹاتی رہتی ہے۔

اُردو زبان کی پیدائش ہندوستان کے جس خطہ میں بھی ہوئی ہو اس میں کسی کو کلام نہیں کہ یہ کہیں گلی کوچوں اور بازاروں میں تولد ہوئی۔ اس کی پرورش کوٹھوں پر ہوئی اور یہ درباروں کی مصنوعی فضا میں پھلی پھولی۔ پرانے شعرا کے کلام کے مطالعہ سے

یہ تکلیف وہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ جن دو چیزوں سے اُن کے کلام کی زینت ہوسکتی تھی یہ حضرات ان دونوں سے بہت کم واقف تھے۔ جب کبھی یہ مناظر قدرت کا ذکر کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ بیتی نہیں پر بیتی بیان کررہے ہیں۔ اور دلکش نظاروں کو بند کمرے کی چھت کے روزنوں میں سے اتفاقیہ دیکھ لیتے ہیں لفظ عورت ان کے ہاں مترادف ہے کسبی کا۔ ان نقائص کی وجہ غالباً ان شعرا کی معاشرتی پستی تھی۔ پیٹ بھرنے کے لئے ان حضرات کو کسی نواب یا رئیس کے متوسلین کے زمرہ میں داخل ہوجانا پڑتا تھا جو بالعموم شہر کے کسی گنجان کونے میں رہتے بستے تھے اور جہاں قدرت کا مطالعہ کما حقہ ممکن نہ تھا۔ جن عورتوں سے ان کو سابقہ پڑا کرتا تھا غالباً وہ ان کے سرپرستوں کے ہاں آنے جانیوالی بازاری عورتیں ہوتی تھیں شاذ ہی ان کو کسی شریف عورت سے ملنے کا موقع ملتا ہوگا۔ چنانچہ مومن جیسے بلند پایہ شاعر کے کلام کے مطالعہ سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت انسان بلکہ ایک بھوت ہے اور شاعری صرف جنسی جذبات کے اظہار کا ایک ذریعہ ایسے حالات کے باوجود اردو نے جو علمی خزانے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں جمع کرلئے اور اُن کی قیمت اور اُن کی کثرت تعجب خیز ہے۔ یہاں اُردو ادب کے متعلق کچھ بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ بتلانا صرف یہ ہے کہ اُردو نظم سائنس حقائق کے اظہار سے بالکل مبرا نہیں ہے۔ میں یہ ماننے کو تیار ہوں کہ شعرا نے اس ضمن میں بہت سی فاحش غلطیاں کی ہیں اور خلاف واقعہ امور بیان کئے ہیں۔ مثلاً ذوق کہتے ہیں موذیوں کو حق نہ دے آنکھیں کہ تالا دیں بلا۔ عین حکمت تھی کہ معدوم البصر عقرب ہوا۔ بچھو کو معلوم البصر کہنا جبکہ اُس کی آنکھیں ہوتی ہیں صرف غلط بیانی ہی نہیں

بلکہ لاعلمی کو ظاہر کرتا ہے۔ استاد ذوق شائد آجکل کے کسی اسکول میں داخلہ حاصل کر لیتے تو اسطرح نہ کہتے۔ ایسے بیانات کی وجہ پرانے فلسفہ کی غلط تعلیم ہے کہ انسان کو ہمیشہ آنکھیں بند کر کے فکر کے ذریعہ حقیقت کی تلاش کرنا چاہیئے۔ باوجود اس قسم کی تعلیم کے جو کچھ معلومات انسان نے حاصل کی تعجب خیز ہے۔ بقول درد

باوجودیکہ پر و بال نہ تھے آدم کے ۔ وہاں پہنچا کہ فرشتہ کا بھی مقدور نہ تھا

تعجب تو ہمیں اس پر ہونا چاہیئے کہ باوجود محدود اور مصنوعی ماحول کے اور باوجود روایات کی سخت پابندیوں کے سائنسی حقائق کو شعرائے اُردو کے کلام میں جگہ ہی کیسے مل سکتی اپنے مقصد کے لئے میں زمانہ حال کے ادیبوں کا ذکر بے ضروری سمجھتا ہوں آجکل شعرا زلفوں کے پیچ و خم میں نہیں بھٹکتے اور نہ ہر وقت خوردبین سے آنکھ جما کر معشوق کی کمر کی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ تفریح طبع کے لئے شائد کبھی کبھی ایسا کر لیتے ہوں تو ہوں۔ اگر کسی کے دل میں درد اٹھے تو اس کو عشق پر محمول نہیں کرتے بلکہ کسی قلبی مرض کے خدشے سے فوراً ڈاکٹر کے پاس رجوع ہو جاتے ہیں اور کارڈیو گرام تیار کرواتے ہیں۔ لطف تو اس میں ہے کہ ایسے لوگوں کا کلام دیکھا جائے جن کے دن حسرت وصل میں گذرتے تھے اور جن کی راتیں درد فرقت کی لذتوں سے مسرت اندوز ہونے کے لئے مخصوص ہوتی تھیں۔ مگر بایں ہمہ کبھی کبھی اپنی وہمی اور جذباتی دنیا سے قدم نکال کر حقائق کا بھی ذکر کر بیٹھتے ہیں۔

حقیقت کیا ہے ؟ کیا حقیقت کی کوئی ایسی جامع تعریف ہو سکتی ہے جو ہر طرح سے ہر فرد کے لئے قابل قبول ہو اس مسئلہ پر فلسفیوں نے کافی بحث کی ہے۔ ہر شخص یہی باور کرتا ہے کہ اس ہی نے حقیقت کو پہچانا ہے۔ سائنس کی دنیا میں اصل حقیقت کو تو کوئی

نہیں پہچان سکتا مگر اسکے کسی نہ کسی پہلو کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ اس مطلب کو درد کا یہ شعر خوب واضح کرتا ہے: ہے اور ہی جلوے کی غرض بو قلمونی - یہ قوس قزح کا نہیں نیرنگ ہوا پر یا غالب کو لیجئے: ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ - دیتے ہیں دھوکا یہ بازیگر کھلا یا اس شعر کو لیجئے: ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد - عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے اور اسکو بھی سن لیجئے:- جز نام نہیں صورت عالم مجھے منظور - جز وہم نہیں ہستی اشیا مرے آگے اسی ضمن میں سودا کہتے ہیں: پردے کو تعین کے در دل سے اٹھا دے - کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا کائنات کا وجود ہمارے احساسات کے باعث ہے اگر ہمارے حواس خمسہ ہماری غلط رہبری کریں یا بالکل معطل ہو جائیں تو بتلائے پھر کائنات کا کونسا جزو ہمارے لئے باقی رہجاتا ہے۔ بصارت ہی کو لیجئے ہر جاندار آنکھ کی مدد سے بہت سی چیزوں کے وجود سے باخبر رہتا ہے۔ مگر کیا واقعی ہر چیز ہر جاندار کو بالکل ایک سی نظر آتی ہے ؟ محققین کا بیان ہے کہ ہر انسان کی آنکھ کے کچھ حصے تو ایسے ہوتے ہیں جو نور اور تاریکی میں تمیز کرنے میں مدد دیتے ہیں اور کچھ حصے ایسے ہوتے ہیں جنکی مدد سے ہم مختلف رنگوں کو الگ الگ محسوس کر سکتے ہیں۔ ایک کتا نور کی صرف زیادتی اور کمی سے واقف ہو سکتا ہے مگر رنگوں کا اسکو بالکل احساس نہیں ہوتا۔ بہ نسبت مرد کے عورت کی آنکھ ساخت کے لحاظ سے رنگ کیلئے زیادہ حساس ہوتی ہے۔ جس کو ہم مرئی طیف کہتے ہیں یہ موجی اشعاع کا ایک نہایت ہی جزو قلیل ہے۔ جس طرح ہم برقی مقناطیسی امواج کے ایک چھوٹے سے حصہ کیلئے نابینا نہیں ہیں اسی طرح صوتی امواج کے بھی صرف ایک حصہ کیلئے بہرے نہیں ہیں۔ جب ہمارے حواس اس قدر محدود ہیں تو ہم کل حقیقت سے کیسے آگاہ ہو سکتے ہیں ؟ اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ حقیقت تو حقیقت میں ایک ہے مگر اُس کو مختلف پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے تو کھیر اتنی ٹیڑھی ہے پھر اگر عالم تمام کو حلقہ دام خیال کہا جائے تو اس میں نہ تو شاعری ہے نہ مبالغہ بلکہ

احوال واقعی کی گذارش۔

کائنات کے نظم وضبط کو شعرا نے جس خوبی سے محسوس کیا اسکی صدہا مثالیں پیش کیجا سکتی ہیں
چنانچہ شاطر کا بیان ہے کہ :- بے محل پڑتا نہیں ہے ایک بھی تیرا قدم ؛ کوئی ہے تجھ پر سوار اے ابلق لیل و نہار
مولانا نظم طباطبائی فرماتے ہیں ! لب دریا تماشا انقلاب دہر کا دیکھو ؛ کہ پانی دوپہر بہتا ہے سیدھا دوپہر الٹا
چکبست کا کہنا ہے ! زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب ؛ موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا
رموز قدرت کو سمجھنے کیلئے دماغی کاوشوں کا ایک نمونہ غالب کے کلام سے پیش کرتا ہوں۔ آپ پوچھتے ہیں ؛
سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں ؟ — ابر کیا چیز ہے ؟ ہوا کیا ہے ؟ اور ذوق کہتے ہیں !
کیا جانیں ہم زمانہ کو حادث ہے یا قدیم کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں فانیوں میں ہم جیسا کہ پہلے بتلایا
گیا ہے حضرت ذوق کا مشاہدہ قابل بھروسہ نہیں ہے۔ اگر لوہے کو پانی کے اندر رکھا جائے تو
اسپر زنگ نہیں چڑھتا کیونکہ پانی کے آکسیجن کو لوہا حاصل نہیں کرسکتا۔ البتہ پانی کی موجودگی
میں ہوا سے آکسیجن لے سکتا ہے مگر آپ فرماتے ہیں ! صحبت صافی دلاں سے ہوں مکدر تیرہ دل ؛ زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے آہن آب میں
جاذبہ ارض کے متعلق بھی شعرا نے کچھ نہ کچھ کہا ہے۔ نظم طباطبائی کا کیا ہی اچھا شعر ہے !
اوس طرف عرش کے ہے منزل مقصود اپنی رہ گیا میں کشش ارض میں آجانے سے
اسی طرح برقائے ہوئے اجسام کی قوت کشش کا بھی ذکر اکثر پایا جاتا ہے۔ اس مضمون کو درد
اسطرح ادا کرتے ہیں ! اے درد چھوٹتا ہی نہیں مجھکو جذب عشق ؛ کچھ کہربا سے بس نہ چلے برگ کاہ کا
اور نظم کا شعر ہے ! ہے اسطرف ہر ایک رگ جان کھنچی ہوئی ؛ یہ ربط کاہ کو ہے بھلا کہربا سے کب + اجسام
اجسام کے درمیان باہمی کشش کے مسئلہ کا ثبوت نیوٹن نے پیش کیا تھا۔ اب دیکھئے ہمارے شعرا کیا کہتے ہیں
اقبال کا کہنا ہے ! ہیں جذب باہمی سے قائم نظام سارے ؛ پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں
قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں ؛ جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

ولی دکنی کی قوت فکر نے سائنس کے ایک اصول کو خوب واضح کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے!
ایک دن نہیں آرزو سے خالی ۔ ہر جا ہے محال اگر خلا ہے۔
کہا یہ جاتا ہے کہ مادہ چھوٹے چھوٹے ذرات پر مشتمل ہوتا ہے جو حالت ہیجان میں ہیں اور ہر وقت حرکت کرتے رہتے ہیں۔ اگر ان ذرات کی یہ حرکت باقی نہ رہے تو کائنات کا وجود بھی ناممکن ہو جائیگا۔ دیکھئے شعرا اس مسئلہ کو کسطرح بیان کرتے ہیں۔ اقبال کا نظریہ ہے!
مست مئے خرام کا سن تو ذرا پیام تو زندہ دہی ہے کام کچھ جسکو نہیں قرار سے اور
پختہ تر ہے گردش پیہم سے جام زندگی ہے یہی اے بیخبر راز دوام زندگی
آسمان مجبور ہے شمس و قمر مجبور ہیں انجم سیاب پا رفتار پر مجبور ہیں اسی موضوع پر
سلیم کا شعر ہے! زندگی نام ہے حرکت کا تم افسردہ نہ ہو نبض کے خون کے مانند اچھلنا سیکھو
جب مادہ کے ذرات ہر وقت حرکت کرتے رہتے ہیں تو ان کا فضا میں پھیل جانا لازمی ہے عطر کا ایک قطرہ سارے کمرے کو مہکا دیتا ہے۔ درد کا کہنا ہے!
چھپے ہرگز نہ مثل بودہ پردوں کے چھپانے سے مزا پڑتا ہے جس گل پیرہن کو بے حجابی کا
مادہ کے انہی ذرات کے گرد برقیے ہوتے ہیں جو باہر سے توانائی حاصل کر کے اپنے مقام کو بدلتے رہتے ہیں اور پھر جب واپس جاتے ہیں تو توانائی خارج کرتے ہیں۔ یہ توانائی نور کی شکل میں ظاہر ہو سکتی ہے۔ مثال کی طور پر ایک ٹھوس شئے جیسے میز یا کرسی کو لیجئے۔ سورج یا چراغ ہی کی مدد سے ہم انکو دیکھ سکتے ہیں۔ آئیوالا نور ان اشیاء کے اندر برقیوں میں جو حرکت پیدا کرتا ہے اسکی وجہ سے ہمیں یہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ اقبال کہتے ہیں!
حقیقت ایک ہے ہر شئے کی خاکی ہو کہ نوری ہو لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرہ کا دل چیریں
ہمارے لئے تمام توانائی کا مبدا سورج ہی ہے۔ اسلئے اقبال اس شعر میں کئی حقیقتیں واضح

ں گئی ہیں۔ غالب کا شعر ہے! ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے ؎ پرتو سے آفتاب کے ذرے میں جان ہے
اور ایک شعر ہے! ہے تجلی تری سامان وجود ؎ ذرہ بے پرتو خورشید نہیں درد کہتے ہیں
ممنون میرے فیض کے سب اہل نظر ہیں ؎ جوں نور ہر ایک چشم کا دیدار نما ہوں
ناسخ کا شعر ہے! ابھی خورشید جو چھپ جائے تو ذرات کہاں ؎ تو ہی پنہاں ہو تو پھر کون ہویدا ہو
میر کا شعر ہے! مجلس میں رات ایک ترے پرتوے بغیر ؎ کیا شمع کیا پتنگ ہر ایک بے حضور تھا
نور کے متعلق انیس کہتے ہیں! پتلی کی طرح نظر سے مستور ہے تو ؎ آنکھیں جسے ڈھونڈھتی ہیں وہ نور ہے تو
مادے کی تین حالتوں اور تپش کے ساتھ ان حالتوں میں تبدیلی کے متعلق بھی کافی مواد
دستیاب ہوتا ہے۔ نظم کا شعر ہے! سنگ پانی ہونیکو پانی ہوا ہونیکو ہے ؎ دیکھ اے منکر یونہی دنیا فنا ہونیکو ہے
غالب کو دیکھئے! ضعف سے گریہ مبدل بہ دم سرد ہوا ؎ باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا
جب آواز کی موجیں کسی شئے سے ٹکراتی ہیں تو نور کی موجوں کی طرح یہ بھی منعکس ہو جاتی ہیں
اور اگر کوئی شئے حائل نہ ہو تو سیدھی چلی جاتی ہیں۔ نظم طبا طبائی ان دونوں چیزوں کو یوں بیان کرتے ہیں!

جاتی ہے غمزدوں کی فریاد اوپر اوپر ؎ گنبد میں آسمان کے شائد صدا نہیں ہے　اور
غیرت مجھے ہوتی ہے پلٹنے پہ صدا کے ؎ اک بات اٹھا تا نہیں کہہ کر کسی کی

ذوق کا کہنا ہے! بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ؎ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے
مولانا نظم طبا طبائی کا ایک شعر طبیعیات کے ایک موضوع کی بڑی اچھی طرح تشریح کرتا ہے۔
وہ شعر یہ ہے! ہوا میں انکے ذرے ہوں تو ہوں جو نامور گذرے ؎ پتہ روئے زمیں پر تو نہیں ملتا مزار دل کا
مرنے پر انسان دفنا یا جائے یا جلایا جائے جن چند عناصر پر جسم انسانی مشتمل ہوتا ہے
انکے ذرات کا مرور زمانہ کے ساتھ ہوا میں پھیل جانا لازمی ہے کیونکہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں
کہ مادہ کے ذرات ہر وقت حرکت کرتے رہتے ہیں۔

وقت کی اضافیت کے متعلق بھی متعدد شعرائے کچھ نہ کچھ لکھا ہے۔ درد کہتے ہیں!

ے کر ازل سے تا بہ ابد ایک آن ہے — گر درمیان حساب ہو سال و ماہ کا

ذوق کا کہنا ہے کہ

ہو عمر خضر بھی تو ہو معلوم وقت مرگ — ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے

غالب تو برقی مقناطیسی امواج کی تیز رفتاری کا بھی ذکر کر دیتے ہیں!

رفتار عمر قطع رہ اضطراب ہے — اس سال کے حساب کو برق آفتاب ہے

مگر غالب کا یہ کہنا! مہرباں ہو کہ بلا لو مجھے چاہو جس وقت ؛ میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آبھی نہ سکوں ایسی حقیقت کا بیان ہے جسکو مکمل طور پر صرف آئنسٹائن ہی ثابت کر سکتا تھا۔ ایچ۔ جی۔ ویلز نے اپنے ناول ٹائم مشین میں اس امکان سے بحث کی ہے کہ اگر ہم نور کی رفتار سے تیز تر رفتار سے حرکت کریں تو گذرے ہوئے واقعات کا عینی مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ کسی واقعہ کی وجہ سے پیدا ہوتی نوری موجیں ایتھر میں حرکت کرتی جا رہی ہیں۔ اگر ہم تیز تیز جا کر انکو ملا لیں تو اسکا وجود جس واقعہ کے باعث ہوا تھا وہ ہم کو نظر آ جائیگا مگر غالب کے بیان کے مطابق یہ ناممکن ہے جو وقت گیا وہ واقعی جا چکا۔ اسی چیز کو آئنسٹائن نے بہت سی حسابی دقتوں کے حل کرنیکے بعد ثابت کیا تھا۔ مگر قدرت نے غالب کو الہامی طور پر اس سے واقف کروا دیا۔

الحاصل سائنس کے ہر موضوع پر ہمیں کچھ نہ کچھ شعر مل ہی جاتے ہیں مگر تلاش آسان نہیں کیونکہ ہر وقت خدشہ رہتا ہے کہ کہاں گیسوؤں کے جال میں پھنس کر رہ جاتے ہیں یا کب کمان ابرو کے شکار بن جاتے ہیں۔ اس مضمون کو میں اپنے حسب حال اس شعر پر ختم کرتا ہوں

کھلتا کسی پہ کیوں میرے دل کا معاملہ — شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

جلد ۹ | نوا | شمارہ ۱

انسانیت

امیر احمد خسرو

جگمگاتی صبح میں گم ہو گئی تاریک رات
پا چکی ہے زندگی خونیں تباہی سے نجات

امن کے جلوؤں میں ہنگاموں کی دنیا کھو گئی
غیرت احساس یوں بیدار آخر ہو گئی

روئے گیتی پر نہیں اب خنجر غم کی خراش
ہر قدم پر ہو رہی ہے کامرانی کی تلاش

کاروان زندگی اس راہ پر ہے گامزن
جس میں عشرت کی بہاریں ہیں مسرت کے چمن

آرزو رنگین خوابوں سے بدلتی جائیگی
زندگی تہذیب کی راہوں پہ چلتی جائیگی

کشتی امید ہو جائیگی ساحل سے قریب
کارواں اب تو پہنچ جائیگا منزل سے قریب

رہی ہیں مسکرا کر کیف زا آزادیاں
دے رہی ہے روح مستقبل مبارکبادیاں

انسانیت اس شان سے لہرائیگا
زندگی کو زندگی کا اب مزہ آ جائیگا

اٹھیگی دلوں میں اب وہ روح اتفاق
جو بجا دیگی جہاں میں آتش بغض و نفاق

می کے خون سے ہولی نہ کھیلی جائیگی
پھر نہ یہ دنیا جہنم میں ڈھکیلی جائیگی

یف ہستی سے جہاں معمور ہوتا جائیگا
اب زمانے سے اندھیرا دور ہوتا جائیگا

گونج اٹھا عظمت انسانیت کا یہ پیام
مل گیا انسان کو انسانی بلندی کا مقام

پچپن سال کے بعد

نواب منصب جنگ بہادر
(غلام احمد خانصاحب)

ارباب نشر نے ایک نہایت دلچسپ مضمون میرے تفویض فرمایا ہے یعنی "پچپن سال کے بعد" اور میں خوشی سے اسکی نسبت اپنے چند خیالات کو پیش کرتا ہوں

ہندوستان کے معاشی حالات کے لحاظ سے ملازمت خواہ وہ کسی قسم کی ہو زندگی کا ایک بڑا سہارا ہے صنعت اور تجارت کے فقدان نے نوجوانوں کے مستقبل کو نہایت تاریک حالت میں رکھا ہے طلباء کی بڑی تعداد کا یہی نصب العین رہتا ہے کہ تعلیمی مدارج حاصل کرنے کے بعد جہاں تک ہوسکے جلد سے جلد ناخن بندی حاصل ہو جائے۔ لیکن ملازمت کا میدان تنگ اور وہ بھی اثرات اور نفوذ سے مملو ہے اسلئے ایک نوجوان کی عمر کا ابتدائی حصہ عام طور پر حصول معاش کی کشمکش میں گذرتا ہے اور اس کے دل میں وہ امنگ اور جولان ملک کی خدمت کا نہیں رہتا جو دوسرے آزاد ممالک میں ہے ملازمت میں داخل ہونیکے بعد ایک طرف تو ترقی کا راستہ اکثر صورتوں میں بغیر وسیلہ اور سفارش کے بند رہتا ہے اور دوسری طرف اس نوجوان کی سماجی ذمہ داریاں شادی بیاہ اور ارکان خاندان کے اضافہ سے بڑھتی جاتی ہیں۔ ملازمت کے چند سال اس کشمکش میں گذرتے ہیں۔ کہ پچپن سال کا بھیانک ہوا قریب قریب ہونے لگتا ہے اور جب یہ زمانہ بالکل قریب ہوتا جاتا ہے تو اب یہ کوشش شروع ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے سال دو سال کی توسیع حاصل کیجائے اور حکومت نے جو قواعد عدم توسیع کے بنائے ہیں وسیلہ

اور سفارش سے اُن میں کچھ نرمی پیدا کیجائے۔ اس تمام جدوجہد کے بعد جب بالآخر وظیفہ کا
زمانہ آ ہی جاتا ہے تو پھر کسی غیر سرکاری علاقہ میں ملازمت کی کوشش کا سلسلہ آغاز ہوتا ہے
اور عمر اسی میں ختم ہو جاتی ہے۔ اگر آپ غور کریں تو انسان کی زندگی صرف کرنے کا یہ صحیح طریقہ
نہیں ہے۔ انسان کی ایک بڑی نعمت ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ اس نعمت کو
صحیح طریقہ پر صرف کریں۔ اپنے آپ کو اور جن لوگوں سے اپنے کو سابقہ پڑتا ہے اُن کو
خوش رکھیں۔ اگر ہم اپنے سفر حیات میں پچپن سالہ مقام کو اپنا نصب العین بنائیں اور یہ
سمجھیں کہ ہماری زندگی کا دوسرا خوش گوار دور یہاں سے شروع ہونے والا ہے تو ہم
[illegible] مقدم کرینگے۔ اور وظیفہ کے بعد اپنی فرصت کو ایسے کام میں صرف کرنے کی کوشش
کرینگے جو اپنے ملک اور قوم کے لئے مفید ہو۔

ہندوستان کے معاشی حالات کے لحاظ سے یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ
متوسط طبقہ کو مالی مشکلات کا سامنا رہتا ہے لیکن اس کا دفاع اور اسکی روک
[illegible] شروع ہی سے کی جانی چاہئیے اس خصوص میں زرین اصول یہ ہے کہ جتنی چادر ہے
[illegible] پاؤں پھیلائے جائیں۔ اور پچپن سال کے بعد جو سفر درپیش ہے اُس کے زادراہ
[illegible] ابھی سے کی جائے۔ اپنی آمدنی کا ایک چھوٹا حصہ بیمہ کیلئے پابندی سے مختص
[illegible] تاکہ پچپن سال کی تکمیل سے متعلق اگر کسی قسم کی ناخوش گواری کا احتمال ہو
[illegible] اس جمع شدہ رقم کے حصول کی مسرت سے رفع ہو جائے۔

زندگی کے دنوں کو اطمینان سے گزارنے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ایک سے زیادہ
[illegible] کے اپنے کو عادی بنائیں۔ یہ مشغلہ جسے انگریزی میں (HOBBY) کہتے ہیں
انسان کی زندگی کو مسرت آمیز اور قانع بنانے میں بڑی مدد دیتا ہے کسی مشغلہ

کو اختیار کرنے کے لئے روپیہ پیسے کی ضرورت نہیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ حصول معیشت کی کیسی ہی مصروف زندگی ہو۔ تھوڑا سا وقت ہر شخص اپنے شوق کے مشغلہ کیلئے نکال ہی سکتا ہے۔ اگر یہ مشغلہ دو قسم کا ہو کہ کچھ وقت باہر صرف ہو اور کچھ اندرون خانہ تو آیندہ زندگی کی مسرت کے لئے یہ کافی ضمانت ہے۔

گھریلو زندگی کے سکون کو قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مرد دن بھر میں چند گھنٹے باہر صرف کرے۔ تاکہ وہ پھر جب واپس آئے تو گھر کی ہر شئے اس کا خیر مقدم کرے۔ اگر ابتدائی عمر سے کوئی شخص اپنا تعلق کسی سوسائٹی۔ لائبریری یا ایسی انجمن سے رکھتا ہو جو سماجی اور رفاہی افادیت رکھتی ہے۔ تو اس کی پچپن سالہ عمر تک اس کا درجہ اس کام میں اعلیٰ اور ارفع ہو جاتا ہے۔ اور اس ادارہ کی پوری ذمہ داری اس کے رفقاء کار اس پر عائد کرنے میں اپنی مسرت سمجھتے ہیں۔ اس ممتاز حیثیت سے ایک مفید ادارہ کی خدمت کی انجام دہی وظیفہ یاب شخص کے لئے بڑی کامیاب زندگی ہے۔ پچپن سال کے بعد یہ جو اندیشہ رہتا ہے کہ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد تمام دن مکان ہی میں بیکاری میں گذرے گا۔ وہ باقی نہیں رہتا ہے۔

ہندوستانی معاشرت کے لحاظ سے سماجی ذمہ داری کا بھی اہم سوال ہے۔ اس کا اندازہ شروع سے کیا جا سکتا ہے۔ اور گھریلو زندگی کو بھی منصوبہ بندی کے تحت چلایا جا سکتا ہے۔ آرام اور سکون کی زندگی بسر کرنے کے لئے اس کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ ہوئے سخن شادی بیاہ اور اولاد سے ہے۔ ذریعۂ معاش کے حصول کے پہلے شادی ہو جاتی ہے جب معاش اتنی ہو کہ قناعت کے ساتھ میاں بیوی بسر کر سکتے ہیں تو اس وقت میدان عروسی میں قدم رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد سوال اولاد کا ہے۔

ایک معمولی درخت بھی لگایا جاتا ہے۔ تو اس کی نسبت یہ غور کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی نگہداشت کس طرح سے کیجائیگی۔ ہماری غفلت کا یہ حال ہے کہ ہم اولاد پیدا کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ ان کی نشو ونما آیندہ کیسے ہوگی۔ ہم ان کو دنیا میں ایک کارآمد فرد کیسے بنا سکیں گے۔ اور ہماری عمر کے اندازہ کے لحاظ سے کیا ہم اپنے سامنے ان کو زندگی میں جما سکیں گے۔ اگر اس اہم جانب توجہ نہ کی جائے۔ اور جب عمر پچپن سال کے قریب ہو اور کم عمر اولاد موجود ہو۔ اور مستقل ذریعہ ان کی تعلیم و تربیت کا نہ ہو تو ظاہر ہے کہ کبھی ہم کو سکون حاصل نہیں ہو سکتا۔ میں یہ نہایت اور استحکام سے کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کے معاشی حالات کبھی اجازت نہیں دیتے۔ کہ چالیس سال کی عمر کے بعد اولاد پیدا کیجائے اور وہ بھی اس تعداد میں کہ ہم ان کی خاطر خواہ نگہداشت نہ کر سکتے ہوں۔ عمرانیات کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ افلاس جتنا زیادہ ہوگا۔ تولید بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ اس لئے اس کلیہ کو اپنی معاش کے لحاظ سے پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ سائنس نے موجودہ زمانے میں خاندانوں کو محدود کرنے کے متعلق حکیمانی طریقے ایجاد کئے ہیں۔ جن کا استعمال متمدن ممالک میں ہوتا ہے۔ اور جو ضبط تولید سے موسوم ہے۔ انسداد تولید دوسری چیز ہے۔ جس کی حمایت نہیں کیجا سکتی۔

خلاصہ یہ کہ پچپن سال کا نصب العین پہلے سے رکھا جائے۔ اور اس مقام پر پہنچنے کے لئے ابتدائی سے تیاری کیجائے۔ یعنی اپنی آمدنی سے اخراجات کم رکھے جائیں۔ اور اس آمدنی سے بھی کچھ حصہ بیمہ کے لئے مختص کیا جائے۔ شادی بیاہ کے صحیح وقت کو ملحوظ رکھا جائے۔ اور اپنی سکت کے لحاظ سے اولاد پیدا کیجائے۔ اور ایسے زمانہ میں کہ پچپن سال کی تکمیل تک بڑی حد تک ان کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل ہو جائے تو زندگی کا دور جو پچپن سال کے بعد شروع ہوگا وہ بڑی آسائش سے گذر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ اگر ہم ایک

دو مشغلے بھی اختیار کریں تو ہماری زندگی مسرت خیز ہونے میں کچھ شک نہیں رہتا ہے یہ مشغلے ایسے ہوں کہ کچھ وقت گھر سے باہر صرف ہو اور بڑا حصہ وقت کا گھر میں۔ ان مشاغل کی تکمیل میں صرف ہو۔ باغبانی اور کسی خاص مضمون کا مطالعہ اور اسپر غور زندگی کے آخر دور میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اولاد تعلیم تربیت انکی ملازمت اور شادی بیاہ سے سبکدوشی ایک بڑی نعمت ہے پچپن سال کی تکمیل کے پہلے اگر ان اصولوں کو ملحوظ رکھا جائے۔ تو جو فرصت حاصل ہوگی۔ وہ بڑی نعمت سمجھی جائیگی حقیقی طور پر سماجی اور مفاد ہی کا کام کرنیکا یہی زمانہ ہے ملازمت میں انسان کو کام کرنیکی آزادی نہیں رہتی۔ ہمیشہ چند احکام کی اتباع چند طبائع کی خوشنودی کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے پچپن سال کے بعد کا وہ پختہ زمانہ ہے کہ انسان کو دنیا کا کم و بیش تیس سال کا تجربہ ہوتا ہے۔ نشیب و فراز کو سمجھنے کی اسکو خاص قابلیت حاصل ہوتی ہے۔ کام کرنیکی اسے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اس زمانہ میں وہ جو کام کریگا۔ وہ پختہ کاری پر دلالت کریگا۔ ذیل کے اشعار میں شاعر نے جو منشا ظاہر کیا ہے۔ وہ پچپن سال کی عمر کی تکمیل سے ہی لیا جا سکتا ہے یعنی :-

مرد خردمند ہنر پیشہ را عمر دو بایست دریں روزگار

تا بہ یکے تجربہ آموختی دیگرے تجربہ بردے بہ کار

میں اپنی باسٹھ سال کی عمر میں اپنی تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر باغبانی اور کتابوں کو اپنا مشغلہ بنا کر اپنے ان خیالات کو پیش کر رہا ہوں اور یہ عرض کرتا ہوں کہ :-

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

اور اپنے ان خیالات کا لب لباب اس رباعی کے ذریعہ پیش کرتا ہوں۔

روزیکہ ز تو گذشتہ شد یاد مکن فردا کہ نیامدہ است فریاد مکن

از آمدہ و گذشتہ خود یاد مکن حالی خوش باش و عمر بر باد مکن

اسکو یاد رکھئے کہ پچپن سال کے پہلے کا آپ اگر خیال رکھیں تو پچپن سال کے بعد آپکو کوئی فکر نہیں رہتی ہے

غلامی

از شاہد صدیقی صاحب

تو نے اس بات پہ بھی غور کیا ہے اے دوست — کہ ترا ملک مصائب کا نشانا کیوں ہے

باوجودیکہ وہ محنت سے نہیں گھبراتا — تیرے مزدور کو افلاس کا شکوا کیوں ہے

کھیتیاں جس کے پسینے سے نمو پاتی ہیں — وہ مجاہد مئے عشرت کو ترستا کیوں ہے

عشق کیوں اپنے مقامات میں خوددار نہیں — حسن کو عشوہ فروشی کی تمنا کیوں ہے

جگمگاتی ہوئی شمعوں کے بنانے والے — تری محفل میں بہت دن سے اندھیرا کیوں ہے

موت کیوں سایہ فگن ہے ترے ایوانوں پر — زندگی کوچہ و بازار میں رسوا کیوں ہے

کیوں تمدن کے مظاہر پہ ہے وحشت غالب — علم کو جہل کی بیداد گوارا کیوں ہے

لوٹ لی کس کی نظر نے تری قسمت کی بہار — تیرے گلشن میں بھی اک عالم صحرا کیوں ہے

کیوں سنبھلتے ہی نہیں سینوں میں تڑپتے ہوئے دل — اور زبانوں پہ تسلی کا تقاضہ کیوں ہے

کیوں ترے قافلہ سالار ہیں کچھ کھوئے ہوئے — اہل تعمیر کو تخریب کا سودا کیوں ہے

کیوں بناتے ہیں طوفان کو ساحل اپنا — ڈوبنے والوں کو ساحل کی تمنا کیوں ہے

کیوں تجھے خامی تدبیر کا احساس نہیں — اور ناکامی تدبیر کا شکوا کیوں ہے

کیوں گوارا ہے خمستان وطن کی توہین — کیف مئے صرف بہ انداز مینا کیوں ہے

آ بتاؤں میں تجھے باعث آلام وطن — اپنے افکار کی الجھن پہ بگڑتا کیوں ہے

راز غم شوق کی خامی کے سوا کچھ بھی نہیں
تری تقصیر غلامی کے سوا کچھ بھی نہیں

عورتیں اور روزگار

ثریا ارشاد صاحبہ

ابتدائے آفرینش سے عورتوں کو صنف کمزور تصور کرتے ہوئے عموماً کار ہائے اندرونِ خانہ ہمیشہ سپرد کئے جاتے رہے۔ اور ابتک بھی عورتوں کے متعلق خیال کیا جاتا رہا ہے چونکہ وہ مقابلتاً مردوں سے کمزور ہوتی ہیں اس لئے صرف امورِ خانہ داری اور بچوں کی نگہداشت اور پرداخت ہی ان کا مفروضہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس دوسری جنگ دنیا سے پہلے بھی ہٹلر کہا کرتا تھا کہ عورتیں صرف بچے۔ چولہے اور گرجا کی حد تک اپنی کارکردگی کو محدود رکھیں۔ لیکن حالات پلٹا کھا چکے ہیں۔ دنیا بدل گئی ہے۔ گذشتہ جنگِ عظیم کے بعد سے عورتوں نے قفسِ زرّین سے قدم نکالا اور بہت سے کام اپنے ذمہ لے لئے اور ایسی خوبی سے ان کو سرانجام دیا کہ اکثر ان پیشوں سے مردوں کو کلیتہً ہاتھ دھونے پڑے۔

ہندوستان کے مقابلہ میں دوسرے ممالک کی عورتوں نے مختلف النوع

پیشے اختیار کئے۔ گو ہندوستانی عورت نے بھی کچھ جسارت دکھائی مگر یہاں کے رسم ورواج
یہاں کی سماج کے محض پوچ پادر ہوا بندھن اور قیود اس قسم کے ہیں کہ انھوں نے
عورتوں کے پاؤں کے سلاسل اور ہاتھ کی ہتکڑیوں کو ایسا مضبوط کر رکھا تھا جو ایک
جھٹکے سے نہ ٹوٹ سکیں۔ ان کو توڑنے کے لئے کڑی مقاومت کی ضرورت ہے
یہاں کی عورت کو سماج نے صرف ایک کھلونا ایک تیتری بنا رکھا ہے جسے بطور زیبائش
مکانوں کی چہار دیواری میں بند رکھا جا سکتا تھا۔ مگر ہندوستانی عورت کے لئے بھی
اس دوسری جنگ نے اس دوسرے زبردست جھٹکے کا انصرام کر دیا۔ جس کی بدولت
وہ بڑی حد تک اپنی زرّیں زنجیروں سے چھوٹ گئی جس کے توڑنے کے لئے زمانۂ امن میں
شاید پچاس سال درکار ہوتے۔

لکھو کھا کی تعداد میں مرد فوجوں میں بھرتی ہو کر میدان رزم کی طرف سدھارے۔ اقصائے
ہند کے شمالی علاقوں کے گاؤں اور دیہاتوں میں صرف چند بوڑھے یا بچے نظر آتے تھے
جوان مرد کی صورت بھی دکھائی نہ پڑتی تھی ایسی صورت میں اور کیا ہو سکتا تھا کہ عورت گھر سے باہر
نکل کر اپنے باپوں۔ اپنے بھائیوں اور اپنے شوہروں کے کام سنبھالیں کھیتی باڑی غرضیکہ ہر وہ
کام جو مرد کیا کرتے تھے عورتوں کو سنبھالنے پڑے۔ اب شہروں میں چلئے۔ کارخانے خالی
ہو گئے دفتروں پر کام ویسا ہی پڑا رہ گیا۔ ہوٹلوں کے منیجر فوجی وردیوں میں نظر آنے لگے۔ عورت
نے کھیتی باڑی سنبھالی۔ کارخانے کی نوکریاں کیں۔ فوجی یونیفارم میں قومی خدمت کی۔
اسپتالوں میں زخمیوں کی دیکھ بھال کی۔ دفتروں میں میز کرسی سنبھالی۔ حکومت میں ممبر بنیں۔ پولیس
کی وردیاں پہن کر حکومت میں حصّہ لیا۔ غرضیکہ کوئی جگہ۔ کوئی موقع ایسا نہیں چھوڑا جہاں عورت کی رسائی
نہ ہوئی ہو۔ اور اس واقعہ نے ثابت کر دیا کہ عورتوں کو ناقص العقل جو کہا جاتا تھا وہ کہنے والوں کی ناقص العقلی کی دلیل تھی۔

ہماری بہنوں نے کلرک شپ سے لیکر کرسئی وزارت تک کو سجایا۔ ہوا۔ زمین اور سمندر تینوں پہ
ہمارا سکہ جم چکا ہے۔ جان کی بازی تک ہم نے لگائی اور ایسی بازی لگائی کہ مردوں کو خواہ مخواہ ہمیں فوقیت
دیجاتی تھی وہ صرف زبانی جمع خرچ باقی رہ گیا۔

لیکن اوپر بیان کردہ حالات صرف موقتی تھے۔ اسکے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ عورتیں ہمیشہ
ہمیشہ کیلئے ان سب کاموں کو سنبھالنے پر آمادہ رہیں اور ہر عورت یہ کر بھی نہیں سکتی۔ کچھ عرصہ تک تو یہ
بات قائم رہ سکتی ہے لیکن قدرتاً ہم لوگوں میں چند باتیں ایسی ہیں جو سخت کام کرنے کے مانع ہیں۔ گو
اسمیں شک نہیں کہ ہم ہر ایسے پیشے کو سنبھالنے کے قابل ہیں جسمیں دماغی قوت کی ضرورت ہے
اور بلاشبہ ہم میں چند ایسی بھی ہیں جو ہر وہ کام بھی انجام دے سکیں جسمیں جسمانی طاقت کی ضرورت ہو
لیکن اگر اسی طرح ہم ہر چیز پر حاوی ہوتی چلی جادیں تو دنیاوی نظام کا توازن بگڑ جائیگا اور
توازن کا اس طرح بگڑنا ملکی وسماجی حالات پر اثر انداز ہوگا۔

میں اپنی بہنوں سے اب بھی یہی کہونگی کہ ہم لوگوں کو صرف انہیں پیشوں کو اختیار کرنا چاہئے
جو ہمارے قدرتی فرائض کے منافی نہ ہوں اور اسکے علاوہ ہمارے اس تدبر سے دنیاوی توازن بھی
نہ بگڑے گا۔ مثلاً ہم عورتوں کیلئے پیشہ معلمی بہترین ہے۔ طبعاً عورتوں میں جذبہ مادری ہوتا ہے۔ اور
اس جذبہ کا بہترین استعمال یوں کیا جا سکتا ہے کہ تحتانی جماعتوں کی تعلیم کا انصرام عورتوں کے ذمہ
کردیا جائے تو بچے بھی نفسیاتی طور پر اس سے بے انتہا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوسرا پیشہ جسکیلئے
عورتیں طبعاً موزوں ہوتی ہیں نرسنگ ہے۔ عام طور پر ہر ایک کا یہ مشاہدہ ہوگا کہ گھر میں جب
کوئی بیمار رہتا ہے تو تیمارداری زیادہ تر عورتیں اپنے ذمہ لے لیتی ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے
ہم عورتوں میں رحم کا مادہ بھی قدرت نے بہت ہی زیادہ ودیعت کیا ہے۔ اسلئے کسی کی تکلیف
یا دکھ دیکھکر سب سے زیادہ ترس بھی ہم ہی لوگوں کو آتا ہے اور پیشہ نرسنگ میں چونکہ بیماروں کا

دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے لہذا مندرجہ بالا دونوں خصوصیتوں کی وجہ سے یہہ پیشہ عورتوں کیلئے انتہائی موزوں ہے۔ میں نے سرسری طور پر دو بڑے بڑے پیشوں کا ذکر کر دیا ہے جسے عورتیں بلا تکلف اختیار کر سکتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ بھی اب تو زمانہ بعد از جنگ میں اور کئی ایسے پیشے نکلیں گے جنہیں عورتیں اختیار کر سکیں گی۔ نئے نئے کارخانے کھلیں گے تو لازمی امر ہے کہ ان کے ساتھ ساتھ عورتوں کے لئے بھی نئی نئی اور موزوں جائدادوں کا افتتاح ہوگا۔ جس میں عورتوں کی کھپت ہو سکے گی مثلاً کنٹین کا انتظام۔ ننھے بچوں کی دیکھ بھال کے ادارہ جات وغیرہ۔

فی زمانہ ایک اور نیا اور باعزت پیشہ جسے عورتیں اختیار کر سکتی ہیں وہ محکمہ لاسلکی ہے۔ حقیقتاً اگر دیکھا جائے تو یہہ ایک ایسا علمی ادارہ ہے جو عام طور پر پبلک کیلئے عموماً تفریح، تفنن و معلومات عامہ فراہم کرنیکا انتظام کرتا ہے۔ علاوہ بریں پروپیگنڈا کے لئے ایسا مجرب اور آزمودہ آلہ ہے کہ اسکے ذریعہ جیسے ضرورت ہو پبلک کے خیالات کو تبدیل کیا جا سکتا ہے اور چونکہ عورتیں فطرتی مردوں کے مقابل انسانی نفسیات سے زیادہ واقف ہوتی ہیں اور اگر نہیں بھی ہوئیں تو بہت معمولی ٹریننگ و تعلیم سے واقف ہو سکتی ہیں لہذا وہ لاسلکی کے محکمہ میں بہت ہی زیادہ کامیاب ہونگی۔ حقیقتاً اس محکمہ کو قومی تعمیری محکمہ کہا جا سکتا ہے۔ کسی قوم کی اگر تعمیر منظور ہو تو اس قوم کے بچوں کی تعلیم کو اس طرح ڈھالنا چاہیئے کہ آئندہ چلکر وہ جب ایک شہری زندگی شروع کریں تو اسوقت وہ اپنے خیالات کو روبعمل لاسکیں اور یہہ کام لاسلکی کے ذریعہ بہت ہی آسان ہے کیونکہ عام طور پر شام اور صبح کے وقت جو لوگ ریڈیو سننے کے شوقین ہوتے ہیں وہ بچے ہی ہیں اور جو کچھ بچے ریڈیو پر سنتے ہیں وہ انکے دماغوں پر گہرے ارتسامات پیدا کر دیتا ہے اور ایسے نفسیاتی موقعوں کیلئے مردوں کی سخت آواز کے مقابل عورتوں کی دلکش اور [illegible] آواز اگر انکے کانوں میں پہنچے تو وہ دلکش بچوں کے دماغوں پر [illegible] بھی زیادہ گہرے طور پر اپنا نشان چھوڑتی ہے۔ لہذا ایسے قومی تعمیری کام کیلئے بھی مرد کے مقابل عورتیں ہی بہتر ثابت ہو سکتی ہے۔

ہماری ملک میں لیڈی ڈاکٹروں کی بہت ہی کمی ہے۔ گو میرے پاس پورے پورے اعداد و شمار تو نہیں ہیں لیکن میرا اپنا ذاتی خیال ہے کہ مرد ڈاکٹروں کے مقابل شاید لیڈی ڈاکٹروں کا تناسب پچاس اور ایک کا ہوگا۔ یہاں بھی وہی نفسیات اپنا اثر رکھتی ہیں عورتیں بیماری تیمارداری اور مادرانہ فرائض کی انجام دہی میں مرد ڈاکٹروں کے مقابل عورت ڈاکٹر کو جو ترجیح رہیگی۔ ہندوستان کی چالیس کروڑ کی آبادی میں ۲۰ کروڑ عورتیں تو ضرور ہونگی اور ممکن ہے زائد ہوں۔ اور شائد مشکل سے سارے اقطاعے ہند میں دو تین ہزار لیڈی ڈاکٹر ہوں تو ہوں گو اس پیشے میں لمبی ٹرینگ اور کافی سے زائد رقمی سرمایہ کی ضرورت ہے لیکن اس کے باوجود بھی اگر عورتیں اس پیشے کو اختیار کریں تو وہ ایک قابل قدر اقدام کرینگی۔

اس ہی کے مماثل دوسرا پیشہ وکالت ہے۔ یہہ ایک ایسا پیشہ ہے جس میں علمی دفنی لیاقت کی سخت ضرورت ہے اور اس پیشہ کی طرف بدقسمتی سے ابتک عورتوں نے کوئی دھیان ہی نہیں دیا۔ حالانکہ ممالک اغیار میں عورتیں اس پیشہ کو جوق در جوق اختیار کررہی ہیں اور بدقسمتی سے سارے ہندوستان میں شائد قانون دان عورتیں مشکل سے اتنی ہونگی جن کو باسانی انگلیوں پر گنا جاسکتا ہے۔ یورپین ممالک میں تو عورتیں منصف اور مجسٹریٹ بھی ہیں۔ بچوں کی عدالتیں ہوتی ہیں۔ ان سب کی افسر اعلی عموماً عورتیں ہی ہوتی ہیں اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ نفسیاتی نکتہ نگاہ سے عورتیں بچوں کی کمزوریوں اور انکی درستگی کے متعلق مردوں کی بہ نسبت زیادہ سوچ اور سمجھ سکتی ہیں۔

عورتوں کے لئے بتلائے ہوئے مندرجہ بالا چند پیشوں کے علاوہ اور بہت سارے پیشے ایسے ہیں جن میں عورتیں باسانی جگہ لے سکتی ہیں اور انہیں بحسن و خوبی سرانجام دے سکتی ہیں صرف ضرورت ہمت اور استقلال کی ہے۔

یہ زمانہ

نظرؔ حیدرآبادی

آہ کس انسان کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

تن کا اجلا من کا گندہ دھن کی لعنت میں مگن　　حق کشی ناحق پرستی قتل و غارت میں مگن

ذوقِ بربادی کا رسیا خونِ راحت میں مگن

آہ کس انسان کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

سازشیں خلوت میں اور لطف و عطا محفل میں ہے　　ایک خنجر ہاتھ میں اور ایک خنجر دل میں ہے

رہزنی کی آرزو ہر رہبرِ منزل میں ہے

آہ کس انسان کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

اطلس و دیبا کے پردوں میں جہاں کا غمگسار　　اور غریبی میں امارت کی تمنا کا شکار

گاہ زہرِ شبنم آسا گاہ تیغِ شعلہ بار

آہ کس انسان کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

عقل کو جویا دلِ غمناک سے واقف نہیں　　صاحبِ ہستی عروسِ تاک سے واقف نہیں

چاند تاروں کا مسافر خاک سے واقف نہیں

آہ کس انسان کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

اس طرف وہ آمریت کا جنونِ زرتارِ جہاں　　اس طرف فرسودہ ذہنوں میں نہ ماضی ہے نہ حال

زندگی [illegible] سے مفلوج ہے فکرِ مآل

آہ کس انسان کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

فکر کی شمعیں جلیں جس میں وہ محفل ہی نہیں جن میں ارماں کروٹیں لیتے ہوں وہ دل ہی نہیں
رہبری کا شوق کیوں جب کوئی منزل ہی نہیں
آہ کس انساں کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

بادۂ سوز یقیں کا جام لیتا ہی نہیں ذوقِ آزادی کا خرد کا نام لیتا ہی نہیں
یہ اندھیرا روشنی سے کام لیتا ہی نہیں
آہ کس انساں کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

جانے کس بدمست کے ہاتھوں میں ہے مستی کا جام میکدہ سنسان ہے ہم زندگانی کا نظام
تشنگی ہے عین تقویٰ کیف و سرشاری حرام
آہ کس انساں کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

جی میں آتا ہے بھٹک جاؤں یہ منزل چھوڑ دوں اب یہ طوفاں خیز و طوفاں ساز ساحل چھوڑ دوں
ایسی دُنیا چھوڑ دوں اب ایسی محفل چھوڑ دوں
آہ کس انساں کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

لیکن اے دل یہ کھٹک عنوانِ طوفاں کیوں نہ ہو اپنے خوں سے زینتِ صحنِ گلستاں کیوں نہ ہو
کچھ سُلجھانا ہے پھر وہ زلفِ دوراں کیوں نہ ہو
آہ کس انساں کی چاہت کا دم بھرتا ہوں میں

کس جگ کا بنوں میں سیلانی

محمد عاقل علیخاں صاحب

کس جگ کا بنوں میں سیلانی
ہے چاروں اور ہی ویرانی

ماتا کے پوتے سوجے ہیں نینوں میں بھادوں ساون ہے
لٹ سندر الجھی الجھی ہی کچھ اندھا دھند درپن ہے
اپنوں پہ کواڑے بند ہیں سب بیگانوں کا یہ گھر آنگن ہے
اینوں کا ہے حصہ دربانی
کس جگ کا بنوں میں سیلانی

وہ ریت پرانی جیسے سپنا بہکا سا بیماروں کا
دھرم اور نیائے کی ابلا جانیں جن پر ڈھیر انگاروں کا
بھیم اور ارجن کا یہ وطن اب دیش بنا ناداروں کا
میں دیکھ کے لاج سے ہوں پانی
کس جگ کا بنوں میں سیلانی

کاجل کی جگہ آنکھوں میں لہو کے سرخ سنہتی ڈورے ہیں
ہے لابھ کی چنتا پیت چتا اور نیائے سے سارے کورے ہیں
نینوں کے چھلکتے پیالے میں آشاؤں کے بھی ہلکورے ہیں
اب چھوڑ ذرا سا سیلانی
ہو جائے گی دور یہ ویرانی

جلد ۹ شمارہ ۱

انقلاب

یوسف ناظم صاحب

میں نغمہائے نو بنو کا آتشیں رباب ہوں لہو میں میرے آگ ہے میں مصحف شباب ہوں
جو مسکراؤں میں کبھی تو ساغر شراب ہوں جلال میں جو آؤں میں تو قہر ہوں عتاب ہوں

میں ناقد حساب ہوں مفسر حیات ہوں
خدائے کائنات کا میں مظہر صفات ہوں

کبھی جو ترکش عمل کا تیر ایک چھوڑ دوں زمام کائنات کو کسی بھی سمت موڑ دوں
غرور صاحبان زر بیک نگاہ توڑ دوں لہو تمام بزم کا جو چاہوں میں نچوڑ دوں

میں برق ہوں شرار ہوں تجلی عجیب ہوں
خزاں نصیب دہر میں بہار کا نقیب ہوں

اجازت عمل جو دوں تو موت مسکرائیگی جو بادلوں میں چپ کبھی تو برق تلملائیگی
قدم جو اپنے روک لوں حیات ٹھہر جائیگی حیات نو سے جب کہوں وہ ارغواں بجائیگی

بساط عرش و فرش پر ازل سے حکمراں ہوں میں
خدا کے حکم سے سہی خدائے دو جہاں ہوں میں

کہیں جو کفر دیکھ لوں رسول بن کے چھاؤں میں نظام کائنات میں عمر کی روح لاؤں میں
یزید سامنے ہو گر حسین بن کے آؤں میں خرد مری غلام ہے جو چاہوں کر دکھاؤں میں

اٹھاؤں تیغ تیز جو خالد شجیع ہوں میں
مجھے ہے فکر دو جہاں بصیر ہوں سمیع ہوں میں

کبھی جو رام بن کے میں جہاں میں مسکرا گیا — تمام کائنات پر نظام نور چھا گیا
ہزار میرے روپ ہیں میں بھیم بن کے آ گیا — جو ارجن جری بنا تو فوج پر میں چھا گیا

نجوم میرے بس میں ہیں میں اوج ہوں زوال ہوں
خدا گواہ ہے مرا میں مظہر جلال ہوں

وفور سرخوشی میں میں اگر کبھی مچل گیا — تعینات کی حدوں کو توڑ کر نکل گیا
حیات خیر رک گئی نظام شر بدل گیا — زمیں اگر دہل گئی تو چرخ بھی سنبھل گیا

ہے میرے بس میں کل جہاں میں اوج کائنات ہوں
میں حکمران وقت ہوں میں خالق حیات ہوں

کسی سے رک سکے نہ جو وہ تیز کارواں ہوں میں — نظر نہ آ سکے کبھی وہ تیر بے کماں ہوں میں
فضائے کائنات میں بہار بے خزاں ہوں میں — جریدۂ نظام کل پہ نقش جاوداں ہوں میں

حیات میرا نام ہے مسلسل اضطراب ہوں
جہاد میرا کام ہے مجسم انقلاب ہوں

دوراہا

سلیمان اریب صاحب

اک طرف راہِ بیاباں اک طرف راہِ چمن — اک طرف غربت کی شب اور اک طرف صبحِ وطن
اک طرف انبارِ زر اور اک طرف دار و رسن — اک طرف دیبا و اطلس اک طرف اجلا کفن

اک دوراہا سامنے ہے کس طرف آخر بڑھوں
کشمکش سی کشمکش ہے سوچتا ہوں کیا کروں

اک طرف ابلیس ہاتھوں میں لیے مینا و جام — اک طرف انسان اور دنیا کا فرعونی نظام
اک طرف ابلیس کا سحر آفریں شیریں کلام — اک طرف انساں کے منہ میں غلامی کی لگام

کس سے رشتہ جوڑ کر میں کس سے ناتا توڑ لوں
کشمکش سی کشمکش ہے سوچتا ہوں کیا کروں

موت کہتی ہے کہ آ بخشوں سکونِ جاوداں — ہے پیامِ زندگی ہر دم رواں پیہم رواں
موت کہتی ہے کہ آ تجھ کو سلا دوں مہرباں — ہے پیامِ زندگی خود موت ہے خوابِ گراں

کشمکش کر کے جیوں یا موت سے پہلے مروں
کشمکش سی کشمکش ہے سوچتا ہوں کیا کروں

عوامی تحریک

تمکین سروری صاحب

مدتوں سے ہے مگن کھوئے ہوئے جذبات میں
مد بھری برسات میں اور ماہتابی رات میں
دامن وحشت رہا تیرا سکوں کے ہات میں
اے اسیر زندگی ان راہ گذاروں سے نکل

تجھ کو چھا جانا ہے اب بت خانہ اوہام پر
کفر کے آغاز پر ایمان کے انجام پر
اب ضرورت ہے ترے خون کی وطن کے نام پر
بزم ناؤ نوش سے رنگیں بہاروں سے نکل

تو نے شاید زندگی کی نبض پہچانی نہیں
آنکھ میں جادو نہیں لب پر رجز خوانی نہیں
تیری پیشانی پہ ارمانوں کی تابانی نہیں
اے سراپائے سحر تاریک غاروں سے نکل

جینے والے زندگی کے راز کو سمجھا بھی ہے
اپنے یخ بستہ جنوں کو تو نے گرمایا بھی ہے
راہ آزادی میں مرنا ہے تجھے سوچا بھی ہے
ہمدم طوفان غلامی کے سہاروں سے نکل

کتنے پھولوں پر ترے ہی خون سے آیا ہے نکھار
تیرے ہی سینے کے داغوں سے فروزاں روزگار
تیرے دل کی دھڑکنوں سے قصر و ایواں میں قرار
تیر بن کر چاند تاروں کے نظاروں سے نکل

ریڈیو کلب کے ممبر

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۱۴۶	سنت کمار	۱۱۶۲	سید محمود حسن کلیمی	۱۱۷۸	فیض
۱۱۴۷	لکشمی نارائن گپتا	۱۱۶۳	سرلا دیوی	۱۱۷۹	مجیب
۱۱۴۸	امبیکا پرشاد سنگھی	۱۱۶۴	ثروت باسط	۱۱۸۰	حسن الدین
۱۱۴۹	رحیم	۱۱۶۵	محبوب علیخان عرف اقبال	۱۱۸۱	ریحانہ
۱۱۵۰	محمد متین عباس	۱۱۶۶	مقصود مرزا	۱۱۸۲	باسط
۱۱۵۱	فرحت فاطمہ اختر	۱۱۶۷	محسن محمود	۱۱۸۳	ساجد
۱۱۵۲	عتیق خانم	۱۱۶۸	محمد عبدالصمد	۱۱۸۴	عابد
۱۱۵۳	محمد مظہر الحق عرف محمد نواب	۱۱۶۹	قدسیہ ناز	۱۱۸۵	عابدہ
۱۱۵۴	نگہت پرویز	۱۱۷۰	صفیہ نیلوفر	۱۱۸۶	چندر
۱۱۵۵	توفیق خانم	۱۱۷۱	شوکت بیگم	۱۱۸۷	انجمن آرا
۱۱۵۶	قمر لطیفہ	۱۱۷۲	شکیلہ بی بی	۱۱۸۸	جہاں آرا
۱۱۵۷	محمد مائل احمد	۱۱۷۳	عصمت سلطانہ	۱۱۸۹	قدسیہ
۱۱۵۸	مظفر بیگم	۱۱۷۴	جچیندر رنمیونت	۱۱۹۰	فرحت
۱۱۵۹	سلطان احمد	۱۱۷۵	سید محمد علی	۱۱۹۱	محمد رحمت علی عرف مخدوم پاشاہ
۱۱۶۰	حلیم محمد خان	۱۱۷۶	حفصہ	۱۱۹۲	حمیدالدین
۱۱۶۱	اختر جمال	۱۱۷۷	سید علی راشد	۱۱۹۳	توقیر

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۱۹۴	توفیق	۱۲۱۳	سید نعیم الدین وارثی	۱۲۳۲	شہناز بیگم
۱۱۹۵	تسنیم	۱۲۱۴	کنیز احمد	۱۲۳۳	محمد نعیم الحق
۱۱۹۶	تہذیب	۱۲۱۵	ذوقیہ بانو	۱۲۳۴	شاہین ظفر
۱۱۹۷	مہر بانو	۱۲۱۶	طاہرہ ضیائی	۱۲۳۵	ہنس راج سکسینہ
۱۱۹۸	زبیدہ بانو	۱۲۱۷	محمد ابراہیم ضیائی	۱۲۳۶	ممتاز بیگم
۱۱۹۹	صابر بابا	۱۲۱۸	آمنہ ضیائی	۱۲۳۷	انیس فاطمہ
۱۲۰۰	جے اقبال راج	۱۲۱۹	صالحہ ضیائی	۱۲۳۸	سید غلام حسین
۱۲۰۱	اودے راج ناتھر	۱۲۲۰	سید ارشاد الحسن	۱۲۳۹	محمد احمد حسن زیدی
۱۲۰۲	سید خواجہ معین الدین	۱۲۲۱	محمد رحیم الدین	۱۲۴۰	ہری پرشاد اگروال
۱۲۰۳	محمد اسد اللہ مسعود	۱۲۲۲	مہاراج پرشاد	۱۲۴۱	رشید احمد خاں
۱۲۰۴	محمود احمد خاں	۱۲۲۳	راشدہ سلطانہ	۱۲۴۲	قمر سلطانہ
۱۲۰۵	کمودنی	۱۲۲۴	صفدر	۱۲۴۳	شاہ اختر صابر التقوی
۱۲۰۶	پریم لتا	۱۲۲۵	نموزیہ زرین	۱۲۴۴	علیمہ زرین بابا
۱۲۰۷	عاصمہ بی بی	۱۲۲۶	محمد اشرف خاں	۱۲۴۵	بدر النساء
۱۲۰۸	نسیم فاطمہ	۱۲۲۷	محمد اکرم خاں	۱۲۴۶	پدما دیوی
۱۲۰۹	زبیدہ خاتون	۱۲۲۸	سید محمد حسینی	۱۲۴۷	سید محمد نظام الدین مغربی اصغر
۱۲۱۰	وحیدہ خاتون	۱۲۲۹	سید محمد نعیم الدین	۱۲۴۸	عصمت النساء ممتاز
۱۲۱۱	عاصمہ	۱۲۳۰	سید محمد سلیم الدین	۱۲۴۹	احمد النساء
۱۲۱۲	سید محمود وارثی انور	۱۲۳۱	محمد فصیح الدین	۱۲۵۰	محمد شمس الدین

۱۲۵۱	میر ارشد علی	۱۲۷۰	آصف الدین	۱۲۸۹	محمد عزیز مسعود
۱۲۵۲	بتول سلطانہ	۱۲۷۱	رشید احمد	۱۲۹۰	انور جہاں
۱۲۵۳	شوکت النساء بیگم	۱۲۷۲	جمیل احمد	۱۲۹۱	افسر غنی
۱۲۵۴	رفیعہ	۱۲۷۳	لئیق احمد خاں	۱۲۹۲	اقبال سلطانہ
۱۲۵۵	فضل جیلانی انور	۱۲۷۴	بہاؤالدین خاں	۱۲۹۳	سید سجاد علی رضوی
۱۲۵۶	رشیدہ لطیف احمد	۱۲۷۵	سعید	۱۲۹۴	سید حسن عابد زیدی
۱۲۵۷	سید محمد عظیم الحق	۱۲۷۶	شمیم ظہور الدین	۱۲۹۵	آمنہ ابوالحسن
۱۲۵۸	احمد محی الدین خان اقبال	۱۲۷۷	سید عبدالستار	۱۲۹۶	میر غلام علی
۱۲۵۹	شیخ عبدالرحمن قریشی	۱۲۷۸	محمد اعظم علی شریف	۱۲۹۷	محمد نورالواسع انصاری
۱۲۶۰	گوپال کرشنا ریڈی	۱۲۷۹	راشد علی خاں	۱۲۹۸	سید عبدالماجد
۱۲۶۱	پیس نرسنگھ داس	۱۲۸۰	نسیم فاطمہ ۲	۱۲۹۹	نورالعلی مبین انصاری
۱۲۶۲	محمد فضل احمد خان	۱۲۸۱	شمعون حسین	۱۳۰۰	عائشہ طیبہ عرف آمنہ
۱۲۶۳	محمد فیض احمد خاں	۱۲۸۲	اُم ایمن	۱۳۰۱	علی بن عوض فتاری
۱۲۶۴	سید رؤف حسن	۱۲۸۳	اُم انجیر	۱۳۰۲	عبدالرؤف
۱۲۶۵	اندرہ کماری	۱۲۸۴	رادھے کرشن سنہا	۱۳۰۳	میر یاور علی خان
۱۲۶۶	شانتا کماری آستھانہ	۱۲۸۵	وجے کشن سنہا	۱۳۰۴	محمد غوث
۱۲۶۷	ونیا کماری آستھانہ	۱۲۸۶	محمد نظام الدین	۱۳۰۵	رتن شاہ
۱۲۶۸	شاہانہ	۱۲۸۷	افتخار احمد	۱۳۰۶	ہیم چندر
۱۲۶۹	زبیدہ بیگم	۱۲۸۸	اطہر	۱۳۰۷	شاہ جہاں

نمبر	نام
۱۳۰۸	رعنا عرف منی
۱۳۰۹	شیو پرشاد
۱۳۱۰	ٹی مہندر
۱۳۱۱	انورالدین مسعود
۱۳۱۲	سید احسان اللہ شاہ قادری
۱۳۱۳	راشد علی خاں ۲
۱۳۱۴	مصباح الدین انصاری
۱۳۱۵	سید حامد ابوالخیر
۱۳۱۶	شمیم ابوالخیر
۱۳۱۵	سراج النساء
۱۳۱۸	محمد عبدالحمید صدیقی
۱۳۱۹	سید منیرالدین قادری
۱۳۲۰	مختار
۱۳۲۱	منو مان داس
۱۳۲۲	عبدالباری
۱۳۲۳	محمد بشارت علیخاں لودھی
۱۳۲۴	زہرہ بیگم عرف احسن پاشاہ بی بی
۱۳۲۵	احمد محی الدین
۱۳۲۶	صفیہ بیگم
۱۳۲۷	انیس احمد خاں
۱۳۲۸	محمد نسیم الحق
۱۳۲۹	محمد سعادت اللہ خاں
۱۳۳۰	سرنیدر کماری
۱۳۳۱	سید علی رحمت اللہ
۱۳۳۲	عابدہ ۲
۱۳۳۳	محمد اظہر حسن نعمانی
۱۳۳۴	سرنیدر سنگھ
۱۳۳۵	محسن معین الدین
۱۳۳۶	محسن علی مرزا
۱۳۳۷	یاور علیخاں عرف دستگیر نواب
۱۳۳۸	شبیر پروین
۱۳۳۹	منیر عشرت
۱۳۴۰	شجاعت احمد خاں فہیم
۱۳۴۱	غلام معین الدین قریشی
۱۳۴۲	سراج ثریا
۱۳۴۳	سید غلام شہاب الدین عرف مختار پاشاہ
۱۳۴۴	اعجاز یاور علی
۱۳۴۵	نجم ہمایون علی بیگ
۱۳۴۶	عباس علی بیگ
۱۳۴۷	نبو عیسیٰ
۱۳۴۸	جمیل احمد جمیل
۱۳۴۹	میر محمد علی خاں اقبال
۱۳۵۰	ناہید سلطانہ

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد
رجسٹری شدہ نمبر سرکار عالی نشان (۱۴۲۱)

مطبوعہ
دارالطبع سرکار عالی
حیدرآباد دکن

بکار سرکاری ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE

To The Editor, "JAMEA"

MAKTABA-JAMEA, DELHI

FROM OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
BROADCASTING STATION, HYDERABAD (D.N.)

از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد دکن

پندرہ روزہ رسالہ
نشرگاہ حیدرآباد

جلد (۹) | ۱۶ر تا ۳۱ر آذر ۱۳۵۶ف مطابق ۱۶ر اکٹوبر تا ۳۱ر اکٹوبر ۱۹۴۶ء | شمارہ (۲)

فہرس

نوائیہ

زیر نظر نیم ماہی کی قابل ذکر تقریریں ہیں

قومی نصاب تعلیم

نصاب تعلیم، قومی عمارت کا ایک اہم ستون ہے۔ لیکن یہ کھوکھلی بنیادوں پر کھڑا ہے۔ اسی لئے ہماری قومی تعمیر بھی مستحکم بنیادوں پر قائم نہیں ہے۔ قومی زندگی میں نئی روح پھونکنے کیلئے ہمارے تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ جب تک ہمارے نصاب تعلیم کا نصب العین قوم میں حرکت و حیات پیدا کرنا نہ ہو، ہم ترقی پذیر قوموں کی صف میں جگہ نہیں پا سکتے۔ ۱۶ر آذر کو ملا فخر الحسن صاحب قومی نصاب تعلیم کی اہمیت و افادیت واضح فرمائیں گے۔

علاج کا ایک جدید طریقہ

آج کی دنیا میں بہت کم مرض ایسے ملیں گے جنہیں لا علاج کہا جا سکے۔ سائنس دانوں کی جان توڑ کوشش تو یہ ہے کہ علاج کے نئے نئے طریقے معلوم کئے جائیں۔ علاج کے کئی طریقے ہیں۔ بعض قدرتی علاج ہیں تو بعض مصنوعی۔ کسی مرض کا نفسیاتی علاج کیا جاتا ہے تو کسی کا علاج لاشعاعوں سے کیا جاتا ہے۔ آئیے ۲۹۔ آذر کو ڈاکٹر فرید الحسن صاحب سے "علاج کا ایک جدید طریقہ" کے عنوان پر تقریر سنیں۔

روغنیات کی صنعت

اس امر سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ہندوستان صنعتی میدان میں دوسرے ملکوں سے بری طرح پیچھے ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہاں صنعتی ترقی کے امکانات نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان بعض صنعتوں کی حد تک اجارہ داری حاصل کر سکتا ہے۔ ہندوستان کی ان اہم صنعتوں میں روغنیات کی صنعت ہے، اور حیدرآباد روغنیات کا مخزن ہے۔ ضرورت صرف ارضیاتی پیمائش سائنسی تحقیق اور سرمایہ کاری کی ہے۔ ۱۸؍ آذر کو "روغنیات کی صنعت" کے عنوان پر عبدالباقی صاحب کی تقریر ہوگی۔

ریڈیو کی کہانی

ریڈیو بھی کیا عجیب چیز ہے۔ اس کی بدولت وقت کی طنابیں کھنچ گئی ہیں۔ کل تک لاسلکی نشر کو ایک عجوبہ سمجھا جاتا تھا اور آج ہر گھر میں اس کا گذر ہے۔ ریڈیو کا ہر گھر میں چلن ہے۔ بیسویں صدی کی اس اہم ایجاد کا سہرا کس کے سر رہا، اور کس طرح ایک بے جان چیز میں جان پیدا ہوئی ایک طویل لیکن دلچسپ کہانی ہے۔ ۲۰؍ آذر کو ڈاکٹر بشیر احمد صاحب عثمانی ریڈیو کی کہانی سنائیں گے۔

اقبال کا مقصودِ ہنر

اگر شاعری پیغمبری کا جزو ہے تو اقبال ایک بڑا پیغام بر ہے۔ اس نے دنیا کو یہ پیام دیا کہ زندگی حرکت کا نام ہے۔ اس کے نزدیک سکون موت ہے۔ وہ ساحل اور منزل کو قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ ساحل کے سکوت کو بھی موت سمجھتا ہے۔ وہ تو کشمکش پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کی کشتی طوفانوں کے سہارے چلتی ہے۔ کہتا ہے ؎

کشمکش
روحِ امم کی حیات کشمکشِ انقلاب

اور یہی کشمکش اقبال کا مقصودِ ہنر ہے۔ آئیے۔ ۲۲؍ آذر کو شاہد حسین صاحب رزاقی سے اس عنوان پر تقریر سنیں۔

جامعۂ عثمانیہ کی علمی اصطلاحیں

جامعہ عثمانیہ علم کا شہر ہے۔ کون ہے جو اس شہر میں آکر فیض نہ پایا ہو۔ فیضان کا یہ سرچشمہ اردو کے تناور درخت کی آبیاری کر رہا ہے۔ اردو کو علمی زبان بنانے میں جامعۂ عثمانیہ کا بڑا حصہ ہے۔ جامعۂ عثمانیہ کی علمی اصطلاحیں آج خاص و عام کی زبان پر ہیں اصطلاحیں وضع کرنا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ یہ کام فولاد کے چنے چبانے سے کچھ کم نہیں۔ ۲۵ر آذر کو ڈاکٹر نظام الدین صاحب "جامعۂ عثمانیہ کی علمی اصطلاحیں" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے۔

میری شاعری

شاہد صدیقی کا شمار ان چند غزل گو شاعروں میں ہے جن کی شاعری زندگی سے ہم آہنگ ہے۔ ان کی غزلیں گل و بلبل کے رومانی افسانوں کو پیش نہیں کرتیں بلکہ زندگی کی تلخ حقیقتوں کی ترجمانی کرتی ہیں شاہد صدیقی کا کلام بے نواؤں کا ہم نوا ہے۔ پھر اس میں سلاست بھی ہے اور روانی بھی، صداقت بھی ہے اور گھلاوٹ بھی۔ سادگی اور خلوص ان کے کلام کے جوہر ہیں۔ آئیے ۲۶ر آذر کو ہم شاعر کی کہانی خود اُس کی زبانی سنیں۔

بڑے لوگ

ہر شخص کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ بڑا آدمی کہلائے لیکن حقیقت میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو بڑے آدمی کہلانے کے مستحق ہیں۔ کیا بڑے لوگ وہ ہیں

جو دولت رکھتے ہوں یا جن کے ہاتھ پاؤں بڑے ہوں۔ کیا آپ انکو بڑے آدمیوں میں شمار کریں گے جو سلطنتوں پر حکومت کرتے ہیں؟ سچی بات تو یہ ہے کہ بڑے لوگ وہ ہیں جو سلطنتوں پر نہیں دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔ ۲۹ ر آذر کو "بڑے لوگ" کے عنوان پر تقریر ہوگی۔

کاروبار | کاروبار فکر و عمل کی آزادی کا ضامن ہے۔ انفرادی اور اجتماعی [illegible] کاروبار ہی سے ممکن ہے۔ جن قوموں نے صنعت و تجارت میں مہارت پیدا کی [illegible] بادشاہت ہے کہ تاجر کے سر پر تاج ہوتا ہے۔ لیکن افسوس ہندوستان نے صنعت کو [illegible] سمجھکر نظر انداز کر دیا۔ مگر زمانے کی ٹھوکروں نے سوئے ہوئے ہندوستانیوں کو [illegible] آج ہندوستانی نوجوانوں میں کاروباری شعور پیدا ہو چلا ہے۔ ۳۱ ر آذر کو [illegible] "کاروبار" پر تقریر سنیں گے۔

ساعت خواتین | خواتین کے پروگرام کی بعض قابل ذکر تقریریں یہ ہیں۔

جمعہ ۱۸ ر آذر ۱۰ تا ۱۱ ساعت صبح ساعت خواتین کا خصوصی پروگرام

" ۲۵ ر آذر ۱۰ ساعت صبح "خواتین اور تو ی کام" تقریر سعیدہ [illegible]

" " ۱۰ ۱/۴ " " "خواتین اور سماجی خدمت" تقریر [illegible]

انگریزی تقریریں | زیر نظر نیم ماہی میں حسب ذیل انگریزی تقریریں ہونگی

۱۶ ر آذر ۹ ۴۵ ساعت شب "جینے کا ڈھنگ" تقریر مس [illegible]

۲۳ ر آذر " " "وفاقی خدمات" تقریر [illegible]

۳۰ ر آذر " " "کیسے پڑھائیں" تقریر مس [illegible]

بچوں کا پروگرام | بچوں کے پروگرام کے بعض دلچسپ اجزاء یہ ہیں۔

۱۶ / آذر ۱۳۲۵ چہارشنبہ فیچر پروگرام " دلچسپ دھوکا " نوشتہ " پرکاش بابو

۱۷ / " پنجشنبہ۔ دیوانی ہانڈی (لڑکیوں کے لئے) آپا سراج کا لکھا ہوا پروگرام جس کو وہ خود پیش کرینگی۔

۲۱ / " دوشنبہ۔ ننھوں کا پروگرام

۲۲ / " سہ شنبہ۔ مزے کی باتیں۔

۲۳ / " چہارشنبہ۔ فیچر " آج کے عجائبات " نوشتہ اویس احمد ادیب

۲۴ / " پنجشنبہ۔ " دیوالی " خاص پروگرام

۲۶ / " شنبہ۔ " سائنس کی دنیا " تقریر " عبدالباقی

۲۸ / " دوشنبہ چھوٹے بچوں کا پروگرام

۲۹ / " سہ شنبہ " بی بی سی سلسلہ کی دوسری تقریر حمید اقبال

" " " تقریر " دروازہ بند رکھیو " تقریر عبدالسلیم

۳۰ / " چہارشنبہ۔ " نظمیں اور کہانیاں

۳۱ / " پنجشنبہ۔ لڑکیوں کا مزاحیہ مشاعرہ

موسیقی ——— زیر نظر نیم ماہی کے قابل ذکر بیرونی فن کار یہ ہیں افتخار احمد دہلی والے اور اقبال بیگم لاہور والی

بزم آذر ۳۶ھ کے نشر شدہ مشاعرے کی چند نظمیں

ناشناسی

علی اختر صاحب

نہ سن اے ہم نشیں درد نہاں کا ماجرا مجھ سے
کہ ہے اس عہد میں شیرازہ رنج و بلا مجھ سے

نہ جا اس پر کہ سنتا ہوں دھمک میں نبض فطرت کی
نہیں اڑتی ہے اس دنیا میں اسرار حقیقت کی

نہ جا اس پر کہ میری روح کہ اجزاء درخشاں ہیں
کہ ظلمت کی خداوندی میں شمعیں فروزاں ہیں

نہ جا اس پر کہ ہے حسن آفریں سوز نہاں میرا
کہ راز نامرادی ہے یہی جنس گراں میرا

نہ جا اس پر کہ ہے میری نوا پیغام بیداری
کہ ہے بیگانۂ احساس دنیا کی ستمگاری

نہ جا اس پر کہ رونق مجھ سے ہے خاک گلستاں کی
کہ ہستی شرح ہے ظلمت کے افکار پریشاں کی

تجھے کیونکر بتاؤں جو میرے دل پہ گذرتی ہے
نہ جانے کس صداقت پر یہ دنیا ناز کرتی ہے

جہاں تعمیر ہو درپردہ آئیں زیاں کاری
جہاں خواب گراں پر ہو بنائے قصر بیداری

جو سرشارِ حقیقت ہیں ہوا کس کو خیال ان کا
ضمیرِ خاک پر کھلتا نہیں رازِ جمال ان کا

سکوت ان کا حریف شورشِ عالم سمجھتے ہیں
سمجھتے ہیں انہیں دنیا میں لیکن کم سمجھتے ہیں

مگر یہ پردۂ تاریک اٹھ جاتے ہیں مرنے پر
وہ ہوتے ہیں نمایاں موت کا در سے گزرنے پر

جو مٹ سکتا نہیں ہرگز دیا جاتا ہے نام ایسا!
عطا کرتی ہے فطرت ان کو اک نقشِ دوام ایسا

سمجھتا ہوں کہ اس آئین کی تکمیل کرنا ہے
مجھے بھی موت کی تاریک وادی سے گزرنا ہے

پیام محبت

محمد فضل الرحمن صاحب

موج دریا کے لئے پھیلا ہے آغوش کنار
چومتا ہے کوہساروں کی جبیں ابر بہار
شوخیاں کرتی ہے شاخوں سے ہوائے مرغزار
جان دیتے ہیں گلوں پر طائران بیقرار
باغباں باہمدگر آمادۂ پیکار کیوں

شوکت سرو صنوبر زیب و زینت باغ کی
شکل رنگا رنگ سے کھلتی ہے رنگت باغ کی
کثرت اشجار پر مشمول وحدت باغ کی
متحد اور متفق ساری جماعت باغ کی
ہم صفیران چمن میں حجت و تکرار کیوں

مادی اجسام میں پوشیدہ قوت کی کشش
آہنی ریزوں میں مقناطیسی الفت کی کشش
کہربا کیا ہے رخ محبوب فطرت کی کشش
کھینچتی ہے ذرہ ذرہ کو محبت کی کشش
محفل انساں میں نفرت کا اے دل اظہار کیوں

نغمۂ مہر و وفا ہے نغمہ ساز وجود
شرح حرف جذب باہم معنی راز وجود
عشق انجام وجود و عشق آغاز وجود
عشق کی آواز ہے گویا کہ آواز وجود

باوجود اس کے وجود عشق سے انکار کیوں

صبح کی مانند روشن چہرۂ شام فلک
مہر و انجم سے چراغاں روز و شب بام فلک
بادۂ تنویر سے لبریز ہے جام فلک
دعوت عیش و مسرت، دعوت عام فلک

خاطر غمناک کیسی دیدۂ خونبار کیوں

راحت عالم کا ساماں کر کہ راحت ہے یہی
زندہ رہ اور زندہ رہنے دے سعادت ہے یہی
مول لے دل خانہ بربادوں کی دولت ہے یہی
کشور جاں پر حکومت کر حکومت ہے یہی

شہر سوز آلات کیا قلعہ شکن ہتیار کیوں

انجمن میں دور آزادی کا آنے ہی کو ہے
ساقی دوراں خم و صہبا لنڈھانے ہی کو ہے
شاہد امید لب اب ہلانے ہی کو ہے
روح قدرت وصل کا مژدہ سنانے ہی کو ہے

زحمت ہجراں کشاکش ہائے تن آزار کیوں

طوطی گوشہ نشیں اڑتا ہے طوبیٰ سے پرے
گلستان شش جہت کے پست و بالا سے پرے
آشیاں تجھ کو بنانا ہے ثریا سے پرے
فکر کو پر مارنا ہے فکر عنقا سے پرے

کس لیے قیدِ نظر حد بندیٔ افکار کیوں (نوا)

طاقت بازو سے ٹل جائیں گے آفات زمیں
سعیٔ پیہم سے بدل جائیں گے حالات زمیں

عازم افلاک ہو جائیں گے حشرات زمیں
ضو فشاں خورشید بن جائیں گے ذرات زمیں

چشم تیرہ، قلب ویراں، سینۂ افگار کیوں

وقت کج رفتار کی ظالم اداؤں سے گذر
ماہ و سال فتنہ پرور کی جفاؤں سے گذر

خوف و حزن و یاس کی کالی گھٹاؤں سے گذر!
جبر ماضی کے مصائب سے بلاؤں سے گذر

حال و مستقبل کے خالق زیست گر آزار کیوں

بوڑھا کسان

پروفیسر منظور حسین شور

دن ڈھلے پردیسیوں کے گیت پنگھٹ پر نہ تھے
بھیگتے بازو نہ تھے چھلکے ہوئے گاگر نہ تھے

آ چکی تھیں دخترانِ کوہ و صحرا اپنے گھر
گا چکے تھے گیت چرواہے ہوا کے ساز پر

بھولے بھٹکے قافلوں کی رہگذار دل کے چراغ
دور افق پر جھلملاتے تھے ستاروں کے چراغ

وادیاں کھولے ہوئے تھیں دور تک شانوں پہ بال
ظلمتیں پگڈنڈیوں پر بن رہی تھیں اپنا جال

کھل چکے تھے کالے کالے بادلوں کے بادباں
ایک چاندی کا سفینہ تھا اندھیرے میں رواں

پھیلتے جاتے تھے کھیتوں پر تھپیڑے رات کے
ڈوبتے جاتے تھے نیچے راستے دیہات کے

ناگہاں اک شخص یوں آیا نظر صرفِ خرام
لے رہے تھے جس کے سورج سے اندھیرے انتقام

کھو چکی تھی جس کی پیری ٹھوکریں کھانے کی تاب
جس کا چلنا تھا قیامت جس کا گرنا تھا عذاب

ڈگمگاتی ایک میت۔ لڑکھڑاتی ایک لاش
جس کے ہر احساس پر بیتے زمانوں کی خراش

رہ گیا تھا جو پتنگوں کی نظر سے وہ چراغ
جس کو ہونٹوں سے لگا کر پھینک دیں ایسا ایاغ

ایک سمجھوتہ ہنسی اور آنسوؤں کے درمیاں
اپنے مستقبل کی ذلت اپنے ماضی کی فغاں

صبح کا اک ماتمی۔ اک چاندنی کا سوگوار
سانس لیتی ایک تربت۔ چلتا پھرتا اک مزار

نبض ڈوبی۔ دل فسردہ۔ حوصلے چھوٹے ہوئے
ایک ایسا ساز جس کے تار سب ٹوٹے ہوئے

مجھ سے کہتا تھا سنا ہے اختتامِ جنگ پر
لوٹ کر آتے ہیں میداں سے سپاہی اپنے گھر

...مت کو بھیجا ہے میں نے سینکڑوں صبحوں کا نور
اپنی فصلوں کی امانت۔ اپنے کھیتوں کا غرور

ایک نادر کا کلیجا۔ ایک دلہن کا سہاگ
ایک دریا کا کنارہ۔ اور ایک شعلے کی آگ

ایک بچی کا تبسم جس کے سر سایہ نہیں
ایک ایسا پھول ہنسنا تک جسے آیا نہیں

گولیوں کے دام عمر کی ساری دولت بیچ دی
میں نے تاریکی میں آنکھوں کی بصارت بیچ دی

دیکھتے ہو راستوں پر کس قدر اندھیر ہے
صبح ہونے کے لئے اب اور کتنی دیر ہے

عیادت

کیفی اعظمی صاحب

کلی کا روپ پھول کا نکھار لے کے آئی تھی — وہ آج کل خزانۂ بہار لے کے آئی تھی
جبین تابناک میں کھلی ہوئی تھی چاندنی — وہ چاندنی میں عکس لالہ زار لے کے آئی تھی
تمام رات جاگنے کے بعد چشم مست میں — یقیں کا رس امید کا خمار لے کے آئی تھی
گلابی انکھڑیوں کی سحر کاریوں میں خندہ زن — غرور فتح و رنگ امتیاز لے کے آئی تھی
وہ سادہ سادہ عارضوں کی شکوہ ملاحتیں — ملاحتوں میں سرخیٔ انار لے کے آئی تھی
لب شگفتہ و حسین میں گدگدی شراب کی — شراب میں گھلے ہوئے شرار لے کے آئی تھی
دراز زلف میں گوندھی ہوئی تھی مالوے کی رات — سیہ لٹوں میں شام بادہ خوار لے کے آئی تھی
وہ قامت پسند جیسے بھیرویں کی مست تان — وہ لوچ جیسے موج جوئبار لے کے آئی تھی
خرام جیسے پینگ لیتی ہیں نئی جوانیاں — قیام جیسے دولت قرار لے کے آئی تھی
مژہ مژہ پہ جگمگا رہے تھے اختر امید — پلک پلک پہ شام انتظار لے کے آئی تھی
نفس نفس میں نغمۂ مسیح کی حلاوتیں — نظر نظر میں مریمی وقار لے کے آئی تھی
ادا ادا میں خسروانہ بانکپن لئے ہوئے — نقوش پا میں تاج شہریار لے کے آئی تھی
ہر ایک لغزش حسیں سلوناپن لئے ہوئے — سلونے پن میں صبح کا نکھار لے کے آئی تھی
وہ گاتی گنگناتی نوجوانی کی خموشیاں — خموشیوں میں وقت کی پکار لے کے آئی تھی

بسنتی ساری میں چھپا ہوا سا وہ جواں بدن
جواں بدن پہ ریشمی بہار لے کے آئی تھی

وہ صندلیں کلائیاں وہ سبز و سرخ چوڑیاں
سہاگ لیکے آئی تھی سنگار لے کے آئی تھی

پسینے کی ہر ایک بوند میں تھے ضو فشاں نجوم
جبیں پہ جگنوؤں کی اک قطار لے کے آئی تھی

جھلک رہی تھی قہقہوں میں ہر سنگھار کی کلی
ہنسی میں نور و رنگ کی پھوار لے کے آئی تھی

لہک رہے تھے انکھڑیوں میں گلستاں ہی گلستاں
نگاہ میں بہار ہی بہار لے کے آئی تھی

مری اجاڑ زندگی کی چلچلاتی دھوپ میں
وہ گیسوؤں کا ابر عطر بار لے کے آئی تھی

جلی جلی روش کو دے رہی تھی مژدۂ نمو
تپی تپی زمیں پہ آبشار لے کے آئی تھی

اداس اداس زیست کو سنا رہی تھی بانسری
گھٹے گھٹے سکوت میں ستار لے کے آئی تھی

نگاہ و دل کا ذکر کیا تڑپ کے روح رہ گئی
کچھ اس ادا سے دعوت قرار لے کے آئی تھی

مزاحیہ کلام

مرزا شکور بیگ صاحب

مختصر آبان کا جب سے مہینہ ہوگیا ۔۔۔ پانچ دن پہلے ہی عہدے سے وظیفہ ہوگیا
سال نو آیا ابھی گزرا نہ تھا سال رواں ۔۔۔ اس دفعہ تو وقت سے پہلے ہی بچہ ہوگیا
جشن سال نو منایا پانچ دن پہلے مگر ۔۔۔ یہ نہ سوچا خارج المیعاد دعویٰ ہوگیا

زمانہ کی بدلتی رو مبارک ۔۔۔ نئے خورشید کا پرتو مبارک
غریبوں زیر دستوں کو بھی مرزا ۔۔۔ زبردستی کا سال نو مبارک

نفس کی آج حکمرانی ہے ۔۔۔ اور ایمان اک کہانی ہے
اپنی تاریخ سے میں ناواقف ۔۔۔ ہسٹری غیر کی تو پانی ہے
بات یہ ہے کہ مفلسوں کیلئے ۔۔۔ اک سزا ہے کہ نوجوانی ہے
دل میں منصوبے ہیں قیامت کے ۔۔۔ اور زباں پر جہان فانی ہے
مانگنے سے ملی ہے آزادی ۔۔۔ یہ تو پریوں کی اک کہانی ہے
ایک آزادی سکے نہ ہونے سے ۔۔۔ کتنی مجبور زندگانی ہے
ہیں غلامی پہ اس لئے قانع ۔۔۔ کہ بزرگوں کی یہ نشانی ہے
[illegible] شوکت ناضر ہے ۔۔۔ کب بزرگوں کی بات مانی ہے
دو قدم [illegible] سانس بھول گیا ۔۔۔ کیسی پیری نما جوانی ہے
[illegible] کی غم سے نجات ۔۔۔ جو جمع خرچ ہے زبانی ہے
[illegible] وطن میں اے مرزا ۔۔۔ ہندو مسلم بھی چائے پانی ہے

چہار شنبہ ۱۶ آذر مطابق ۱۹ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ "صبح نو" (ریکارڈ)
۹-۰ ابراہیم خاں۔
غزل۔ اک آن طور پہ جلوہ دکھا کے چھوڑ دیا
گیت۔ ساجن آ جھالی گھٹا
۹-۱۵ خبریں
۹-۳۰ ابراہیم خاں۔
ٹھمری جہیر وین۔ لگت کریجوا ہیں چوٹ
۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ (مختلف گھرانوں کی گائیکی) ریکارڈ
۵-۱۵ "آہ و فغاں" (ریکارڈ)
۵-۳۰ ابراہیم خان = دادرا اور غزل
۶-۰ مرہٹی نشریات
مرہٹی موسیقی۔ مسٹر بڑ ہیر راؤ۔ افراری تبصرہ
موسیقی۔ نر ہیر راؤ۔ اخبار۔ ٹرو لکر۔ موسیقی
۶-۳۰ فلمی کہانی

۷-۱۵ بچوں کیلئے

فیچر پروگرام "دلچسپ دھوکہ" نوشتہ
پرکاش بابو
۷-۴۵ "فلمی محفل" (ریکارڈ)
۸-۱۰ "قومی نصاب تعلیم" تقریر۔ [illegible]
۸-۲۵ کلاری و نیٹ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ اے۔ ایف آرکسٹرا یوروپین موسیقی
۹-۴۵ "جینے کا ڈھنگ" انگریزی تقریر
مس زاہدہ سعید
۱۰-۰ یوروپین موسیقی
۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۸ ا؍آذر مطابق ۱۸؍اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸۔۳۰ تلاوت کلام پاک اور ترجمہ قاری محمد عبدالباری

۸۔۴۵ نعت۔ سید احسن اللہ

۸۔۵۵ سید حسین اور ساتھی۔ خمسہ۔ انکی نگاہ ناز کو محفل میں تاڑ کے۔ خمسہ۔ سرور عشق کی دنیا بسا کے پیتا ہوں

۹۔۱۵ خبریں

۹۔۳۰ "ناز و نیاز" ریکارڈ

۹۔۳۰ وتسلا مدہولکر۔ عام پسند گانے

۹۔۴۵ سید حسین اور ساتھی۔ خمسہ۔ ملا ہے میم سے مقصد جناب رب واحد کا۔
غزل۔ الفت جو تیری اے ظالم ایک لمحہ بھی آرام لیا

۱۰ تا ۱۲ ساعت خواتین کا خصوصی پروگرام

اجزائے نشر	وقت صبح	دوران منٹ
۱۔ کورس	۱۰ تا ۱۰۔۵	۵ ؍؍
۲۔ بات چیت	۱۰۔۵ تا ۱۰۔۱۲	۷ ؍؍
۳۔ منتخب ریکارڈ	۱۰۔۱۲ تا ۱۰۔۱۵	۳ ؍؍
۴۔ اردو میں تقریر	۱۰۔۱۵ تا ۱۰۔۲۲	۷ ؍؍
۵۔ ریکارڈ	۱۰۔۲۲ تا ۱۰۔۲۵	۳ ؍؍
۶۔ مزاحیہ خاکہ	۱۰۔۲۵ تا ۱۰۔۳۵	۱۰ ؍؍
۷۔ قوالی	۱۰۔۳۵ تا ۱۰۔۴۵	۱۰ ؍؍
۸۔ فیچر	۱۰۔۴۵ تا ۱۱۔۱۵	۳۰ ؍؍
۹۔ ریکارڈ	۱۱۔۱۵ تا ۱۱۔۲۵	۱۰ ؍؍
۱۰۔ تلنگی تقریر	۱۱۔۲۵ تا ۱۱۔۳۰	۵ ؍؍
۱۱۔ ریکارڈ	۱۱۔۳۰ تا ۱۱۔۳۳	۳ ؍؍
۱۲۔ مرہٹی تقریر	۱۱۔۳۳ تا ۱۱۔۳۸	۵ ؍؍
۱۳۔ دوگانے ریکارڈ	۱۱۔۳۸ تا ۱۱۔۴۳	۵ ؍؍
۱۴۔ ڈھولک کا گیت	۱۱۔۴۳ تا ۱۱۔۴۸	۵ ؍؍
۱۵۔ مزاحیہ خاکہ	۱۱۔۴۸ تا ۱۱۔۵۵	۷ ؍؍
۱۶۔ کورس	۱۱۔۵۵ تا ۱۲	۵ ؍؍

۱۲۔ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵۔۔ سید حسین اور ساتھی۔
خمسہ۔ نہ کوئی زندگی بھر آرزو پوری ہوئی اپنی
غزل۔ شیدائی ہوں تمہارا یہہ بھولا نہ جائیگا

۵۔۱۵ وتسلا مدھولکر۔ عام پسند گانے

شنبہ ۱۹ آذر مطابق ۱۹ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ غلام علی خاں (ریکارڈ)
۸ - ۴۵ کشن لعل۔
دادرا۔ رتیاں کدھر گنوائی رے بلم ہرجائی
غزل۔ تجھے آتا ہے تو آتا ہے بس اے چارہ گر استاد مقی
۹ - ۰ استادی اور عام پسند گانے
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۴۰ شاہ علی شریف۔
دادرا۔ تم کیا جانو پریت
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ عام پسند گانا
۵ - ۱۵ شاہ علی شریف
دادرا۔ میں نے لاکھوں کے بول سہے
غزل۔ تو بھی حامی نہ ہوا خنجر قاتل میرا (حضرت جلیل)
۵ - ۳۰ مارواڑ اور پوریا
۵ - ۴۵ "ملے جلے گانے" (ریکارڈ)
۶ - ۰ تلنگی نشریات
بانسری۔ تقریر از مس ہیمنت راؤ
اصلاحات۔ بات چیت۔ ریکارڈ
۶ - ۳۰ استادی گانا۔
۶ - ۴۵ آرکسٹرا۔ ایک خاص گت
۷ - ۰ (بات چیت)

بچوں کے لئے

۷ - ۱۵ ریڈیو کلب کی خبریں۔ کہانی۔ محمد عمادالدین خاں کا گانا۔ خواجہ محمد علی الدین خاں "حیدرآباد کے وزیر اعظم"۔ "سلسلہ کی تقریر" ریکارڈ۔ کہانی طاہر عبدالباسط معمہ سنو
۷ - ۴۵ کشن لعل "سمجھا تھا میں"۔ اقبال و محشر کی غزلیں
۸ - ۰ سارنگی۔ سولو
۸ - ۱۰ افسانہ۔ محبوب حسین جگر
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ "استادی اور ہلکے پھلکے گانے"
ذاکر علی
کشن لعل
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۰ آذر مطابق ۲۰ اکتوبر

صبح

پہلی نشر

۸ - ۳۰ غلام محمد خاں - عام پسند گانے

۸ - ۴۵ ریکارڈ

۹ - - غلام محمد خاں - سارنگی سولو

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ "سانوریا کے گیت" ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام

دوسری نشر

۵ - - اقبال بیگم لاہور والی - استادی اور عام پسند گانے

۵ - ۲۵ افتخار احمد خان دہلی والے - خیال ملتانی - ربا مینڈیا (دیلمپت) موری تم سے لاگی (دُرت)

۵ - ۴۰ اقبال بیگم - عام پسند گانے

۶ - - مرہٹی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - تقریر - کھالے کر ریکارڈ - اصلاحات (بات چیت)

۶ - ۴۰ افتخار احمد خاں - دہلی والے ٹھمری - اب کے ساون گھر آجا غزل - اب وہ دن کہاں اپنے اب وہ دل کہاں اپنا (توفیق)

۶ - ۴۵ ست نارائن - غزل - عشق کی بیتابیاں ایسی گذریں (بیکش) بھجن - پربھوجی راکھو لاج ہماری

۷ - - اللہ دیا خاں - طبلہ سولو

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب سنو

۷ - ۴۵ بلبل ترنگ

۷ - ۵۰ اصلاحات (سوال اور جواب)

۸ - - ست نارائن - غزل - لاؤں وہ تنکے کہاں سے آشیانے کیلئے (اقبال)

۸ - - ۱ "ریڈیو کی کہانی" تقریر - پروفیسر نصیر احمد عثمانی

۸ - ۱۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - - تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ غلام محمد خاں - سارنگی سولو

۹ - ۲۵ افتخار احمد خاں دہلی والے - دادرا - چلے جیہو بے دردا

۹ - ۴۰ اللہ دیا خاں - طبلہ سولو

۱۰ - - اقبال بیگم لاہور والی - استادی اور عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

[illegible]شنبہ ۲۱ آذر مطابق ۱۲ اکتوبر

صبح

پہلی نشر

..۳۰ "زمزمہ تغزل" (ریکارڈ)

..۱۵ خبریں

..۲۰ "فلمی دوگانے" (ریکارڈ)

..۳۰ ترانہ دکن

شام

دوسری نشر

.. ریاض الدین خاں۔ ملتانی۔ آئی ری ایسکر دو شام

..۲۰ "گیت مالا" راجمنی۔ (۱) پریم نگر چلو ساجن پیارے

(۲) آؤ دھیر بندھاؤ ساجن

..۳۵ ریاض الدین خاں۔ مدونتی۔ ایسی تو دھن بہاگ

.. فارسی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

..۳۰ "کاروان گذر گیا ہم رہ گذر دیکھا کئے" آرکسٹرا

..۴۵ راجمنی۔ فلمی گیت۔

(۱) نگری میری کب تک یونہی برباد رہیگی

(۲) راتیں نہ رہیں وہ نہ رہے دن وہ ہمارے

۷.۰۰ "صرف ٹھمریاں" ریاض الدین خاں

پہاڑی اور پیلو

۷.۱۵ بچوں کے لئے

ننھوں کا پروگرام

۷.۴۵ ریاض الدین خاں

۷.۵۰ "جھلکیاں"

۸.۰۰ دلربا

۸.۱۰ ریڈیو کی ڈاک۔ ندیم

۸.۲۵ ریکارڈ

۸.۳۰ اردو میں خبریں

۸.۴۵ انگریزی میں خبریں

۹.۰۰ تلنگی میں خبریں

۹.۱۰ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۲ آذر مطابق ۲۲ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ پنڈت رام نواس شرما

۸-۴۰ "مدھو بن کے گیت" (ریکارڈ)

۸-۵۰ اقبال بیگم - صبح کے گانے

۹-۱۵ خبریں۔

۹-۲۰ "من کی بینا" ریکارڈ

۹-۳۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ استادی موسیقی

۵-۲۰ اقبال بیگم سے اقبال کا کلام سنئے

۵-۴۰ "محسوسات امیر" کنہیا لال۔ غزلیں

۶-۰۰ **تلنگی نشریات**

وائلن۔ بول چال کی زبان۔ تقریر پروفیسر ویر ابھدر راؤ۔ موسیقی شریمتی لکشمی، اصلاحات (بات چیت)

۶-۳۰ استادی گانے

۶-۵۰ اقبال بیگم۔ عام پسند گانے

۷-۱۵ **بچوں کے لئے**
"مزے کی باتیں"

۷-۴۵ استادی اور عام پسند گانے

۸-۱۰ "اقبال کا مقصود ہنر" تقریر شاہد حسین رز[illegible]

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اُردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ "محفل موسیقی" دگانوں اور سازوں کا خاص پروگرام)

۱۰-۳۰ **ترانہ دکن**

چہارشنبہ ۲۳ آذر مطابق ۲۳ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ "صبح کی راگنیاں" (ریکارڈ)

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ "استادوں کے ریکارڈ"

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ تارا بائی گوولے گاؤنکر۔ عام پسند موسیقی

۵-۲۰ طبلہ سولو ۔ سبحان خاں

۵-۳۰ "گہوارہ بہار" آرکیسٹرا ایک خاص گیت

۵-۵۰ تارا بائی گوولے گاؤنکر۔ استادی گانے

۶-۰۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ
اصلاحات (بات چیت)

۶-۳۰ فلمی کہانی

۷-۱۵ بچوں کے لئے

فیچر۔ "آج کے عجائبات" نوشتہ اویس احمد ادیب

۷-۴۵ "داستان دل" رشید احمد خاں
دو گیت و غزل

۸-۰۰ "تاروالے باجے" (ریکارڈ)

۸-۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر قاضی محمد عبد الغفار

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ یوروپین موسیقی (آرگوس آرکسٹرا)

۹-۴۵ "دفاعی خدمات" انگریزی تقریر
ڈی۔ ایس۔ سندرم

۱۰-۰۰ یور[illegible]

۱۰-۳۰ [illegible]

پنجشنبہ ۲۴ آذر مطابق ۲۴ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۳۰-۸ "کچھ پھول ہم نے چنے" (ریکارڈ)
۱۵-۹ خبریں
۲۰-۹ "بہار و خزاں" ریکارڈ
۳۰-۹ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۰-۵ اقبال بیگم لاہور والی۔ استادی اور عام پسند موسیقی
۲۰-۵ "دیوالی آئی" (کورس)
۳۰-۵ اقبال بیگم لاہور والی۔ عام پسند گانے
۴۵-۵ "کیا معلوم اور نہیں معلوم" یوسف شریف عظیم اور سعید کی غزلیں
۰-۶ کنٹری نشریات
ریکارڈ۔ تبصرہ۔ "دیوالی" ریکارڈ فیچر پروگرام
۳۰-۶ ونست راؤ کھنگر خیال [illegible]
[illegible]

۴۵-۶ "دیوالی کے گانے" (ریکارڈ)
۰-۷ یوسف شریف۔ غزل اور گیت
۱۵-۷ بچوں کے لئے
"دیوالی" خاص پروگرام
۴۵-۷ ونست راؤ کھنیکر۔ ٹھنکا۔ بانسری سنا سے موہن
۰-۸ آرکسٹرا۔ خاص گت
۱۰-۸ "دیوالی" تقریر مہر سیدا س لاہوتی
۲۵-۸ بانسری "آئی دیوالی آئی دیوالی" فلمی طرز
۳۰-۸ اردو میں خبریں
۴۵-۸ انگریزی میں خبریں
۰-۹ تلنگی میں خبریں
۱۰-۹ اقبال بیگم لاہور والی۔ عام پسند گانے
۳۰-۹ یوسف شریف۔ انکی اپنی پسند کے گانے
۴۵-۹ ونست راؤ کھنیکر۔ اڈانا۔ ہلکی پھلکی بجلی
۰-۱۰ "پدماوت" غنائیہ۔ نوشہ علی احمد
۳۰-۱۰ ترانہ دکن

...عہ ۲۵ر آذر مطابق ۲۵ر اکتوبر

...بح — پہلی نشر

۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ قاری عبدالباری ۔

۴۵ "رسول اکرم کی شان میں" نعت ۔ غلام محمد

۵۵ "حاجی اور جگر کا کلام" محمد غوث اور ساتھی ۔

(۱) نسیما جانب بطحیٰ گذر کن ۔

(۲) عشق خدا کا نام ہے عشق میں زندگی زدیکھ

۱۵ خبریں

۲۰ "نذر رسول" (ریکارڈ)

۳۵ تارابائی بھرت پوری ۔ صباحی گانے

۵۰ محمد غوث اور ساتھی ۔ غزلیں (۱)

مانا کہ عزم ترک تمنا کرینگے ہم ۔ (شعری)

(۲) اگر کچھ تھی تو یہ تھی بس تمنا آخری اپنی (شعری)

خواتین کے لئے

.. عالم نسواں "خواتین اور قومی کام"

تقریر سعیدہ مظہر

۴ تارابائی بھرت پوری ۔ عام پسند گانے

[illegible] اور سماج کی خدمت" تقریر ۔ سکینہ بیگم

۱۰-۴۰ "راگ رنگ" (ریکارڈ)

۱۰-۴۵ فیچر "دیوالی"

۱۱-۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲-۰۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ کرناٹک موسیقی ۔ شوبھا ونکٹ راؤ

۵-۳۰ محمد غوث اور ساتھی ۔ نعتیہ ٹھمریاں

۵-۴۵ تارابائی بھرت پوری ۔ ٹھمری

۶-۰۰ **عربی نشریات**

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ تقریر ۔ موسیقی

۶-۳۰ کرناٹک موسیقی ۔ شوبھا ونکٹ راؤ

۶-۵۰ "غلہ" تقریر

۷-۰۰ محمد غوث اور ساتھی ۔ دو خمسے

۷-۱۵ **بچوں کے لئے**

اپنی پسند کے ریکارڈ سنو

۷-۴۵ سارنگی سولو

۷-۵۰ "جھلکیاں"

۸-۰۰ نعت ۔ احمد اللہ حسینی

۸-۱۰ "جامعہ عثمانیہ کی علمی اصطلاحیں"

تقریر ۔ ڈاکٹر نظام الدین

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰۱ تارا بائی بھرت پوری - عام پسند گانے

۹-۳۵ محمد غوث اور ساتھی

"بیدم اور حافظ کا کلام"

۱۰-۰۰ تارا بائی بھرت پوری

استادی یا عام پسند گانے

۱۰-۱۵ محمد غوث اور ساتھی

اپنی پسند کی قوالی سنائیں گے۔

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۲۶ آذر مطابق ۲۶ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ ـ ۳۰ "من کی بپتا" ریکارڈ

۹ ـ ۱۵ خبریں

۹ ـ ۲۰ "گیت مالا" ریکارڈ

۹ ـ ۳۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ ـ ـ غلام صدیق خاں ـ خیال

۵ ـ ۱۵ زہرہ بائی جے پوروالی
ٹھمری۔ صورتیا دیکھے بنا ناہیں چین
غزل۔ وہ دور رہ کر بھی مجھکو ستائے جاتے ہیں

۵ ـ ۳۵ غلام صدیق خاں ـ استادی موسیقی

۵ ـ ۵۰ کاشت ترنگ
"پنچھی باورا چاند سے پریت لگائے"

۶ ـ ـ **تلنگی نشریات**
آرکسٹرا۔ "ایلورہ و اجنٹا"
تقریر جی۔ سوریا پرکاش راؤ فلمی گانے۔
اصلاحات (بات چیت)

۶ ـ ۳۰ خواجہ محمود بیگ۔
ٹھمری۔ مدن موہن کیسی بنسی بجائی رات۔ (کلام شاہانہ)
دادرا۔ ل کے بچھڑ گئے

۶ ـ ۴۵ معین الدین ـ غزلیں
(۱) سادگی دل کی قیامت ہوگئی۔
(شہزادہ والاشان حضرت شمیم)
(۲) خواہشوں کا شمار کون کرے (تمکین)

۷ ـ ـ "نظم رنگین" زہرہ بائی جے پوروالی۔
نظم۔ وہ بلاتے ہیں میں انکار کروں یا نہ کروں (اثر...)

۷ ـ ۱۵ **بچوں کے لئے**
ریڈیو کلب کی خبریں۔ ریکارڈ۔ کہانی۔
پریم راج۔ گانا نسیم ناطمہ۔ سائنس کی دنیا"
تقریر عبدالباقی کہانی۔ صدیق احمد۔ سمہ سنو۔

۷ ـ ۴۵ عبدالمنعم ـ دادرا۔
تیرے نینوں نے گھائل کیا
غزل۔ ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں (اقبال)

۸ ـ ـ ذاکر علی ـ فلمی گیت۔
آجا آجا میری برباد محبت کے سہارے

۸ ـ ۱۰ "میری شاعری" تقریر۔ شاہد صدیقی

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ زہرہ بائی جے پوروالی ۔ استادی گانا

۹ - ۳۰ عبدالمنعم ۔ غزلیں

(۱) غم دل سنانے کو جی چاہتا ہے

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۹ - ۴۵ مادھوراؤ ۔ استادی موسیقی

۱۰ - ۰ "سیر زندگی" ریکارڈ

۱۰ - ۱۰ زہرہ بائی جے پوروالی

دادرا ۔ مت کر دپیت

غزل آنکھوں میں بس کے دل میں سما کر چلے گئے (جگر)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۷ آذر مطابق ۲۷ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸۔۳۰ تارا بائی بھرت پور والی۔ صبح کا خیال

۸۔۵۰ مانک راؤ۔ بھیروین کی ٹھمری سنائینگے

۹۔۔ غزلیں (ریکارڈ)

۹۔۱۵ خبریں

۹۔۲۰ "صبح زندگی" (ریکارڈ)

۹۔۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵۔۔ تارا بائی بھرت پور والی۔ استادی گانے

۵۔۲۰ مانک راؤ۔ پد بیت بھی ہتیو کل کامنی بھجن۔ تیرتھ کو سب پھرے دیو پوجا کر

۵۔۳۰ سارنگی سولو

۵۔۴۵ محسن خاں۔ فلمی گانا

۶۔۰ مرہٹی نشریات

موسیقی لیلا موہنی۔ اخباری تبصرہ۔ موسیقی "عورت اور سماجی کام" تقریر مسز وت۔ اصلات (بات چیت)

۶۔۳۰ تارا بائی۔ بھرت پور والی۔ موسیقی

۶۔۵۰ "تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو" خاص گیت

۷۔۔ حفیظ احمد خان (اسٹوڈیو ریکارڈ)

۷۔۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب سنو

۷۔۴۵ کلارپونٹ

۷۔۵۰ اصلاحات (سوال وجواب)

۸۔۔ آرکسٹرا

۸۔۱۰ "حیدرآباد" (سلسلہ تقریر۔ عابد علی خاں۔

۸۔۲۵ ریکارڈ

۸۔۳۰ اردو میں خبریں

۸۔۴۵ انگریزی میں خبریں

۹۔۔ تلنگی میں خبریں

۹۔۱۰۔ سازوں اور گانوں کا ملا جلا پروگرام تارا بائی۔ امیر حسن خاں، غلام محمد خاں اور دوسرے فن کار

۱۰۔۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۸ آذر مطابق ۲۸ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۹ ۔ ۲ محمد حسین بمبئی والے ۔ انکی اپنی پسند کے گانے
۸ ۔ ۵۰ "لیل و نہار" ریکارڈ
۹ ۔ ۱۵ خبریں
۹ ۔ ۲۰ محمد حسین بمبئی والے ۔ ٹھمری ۔
"یا نین بن کھل کھل جائے"
۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۰ استارایا ۔ بھجن ۔
۵ ۔ ۱۵ نظمیں ۔ پی پی ۔ ساقی نامہ اور اقبال (اقبال محدود)
۵ ۔ ۲۵ محمد حسین بمبئی والے ۔ خیال ملتانی ۔
"ایسی کاہے لگائی پیت"
۵ ۔ ۴۵ "غلام میرا اور مسز را" کنہیا لعل
۶ ۔ ۰ فارسی نشریات
ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ تقریر
۶ ۔ ۳۰ استارایا ۔ بھجن
۶ ۔ ۴۵ امجمنی ۔ فلمی گیت ۔

۱۔ آندھیاں غم کی یوں چلیں باغ اجڑ کے رہ گیا
۲۔ انکھیاں ملاکے جیا برما کے چلے نہیں جانا ۔
۷ ۔ ۰ محمد حسین بمبئی والے ۔
دادرا ۔ لاگی لاگی راجہ موتم سنگ پیت ۔
غزل ۔ یہ حد آخری ہے عاشق کی جستجو کی (مگر)
۷ ۔ ۱۵ **بچوں کے لئے**
چھوٹے بچوں کا پروگرام
۷ ۔ ۴۵ "التماس دل" آرکسٹرا ۔ خاص گت
۸ ۔ ۰ مادھوراؤ بھجن
۸ ۔ ۱۰ "انتخابات" تقریر ۔ مادھوراؤ
۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ
۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں ۔
۸ ۔ ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۰ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۱۰ "اپنی پسند" (ریکارڈ)
۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۲۹؍آذر مطابق ۲۹؍اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ — ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

پنڈت رام نواس شرما

۸ — ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ — ۱۵ خبریں

۹ — ۳۰ "سوز و ساز" ریکارڈ

۹ — ۴۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ شیلا بائی - استادی گانے

۵ — ۲۰ علی محمد حسین - غزلیں

۵ — ۳۰ زہرہ بائی دہلی والی - غزلیں

"ڈالی بھی توڑ ڈالی گئی آشیاں کے بعد" (سعید)

"نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری" (اقبال)

۵ — ۵۰ علی محمد حسین - عام پسند گانے

— تلنگی نشریات

ستارہ میری شاعری تقریر پروفیسر گرسیا راؤ - [illegible]

گنگنے - اصلاحات (بات چیت)

— ۴۰ - ریکارڈ

۶ — ۴۵ زہرہ بائی دہلی والی ٹھمریاں (۱) [illegible] ساون سہانا من لبھائے (۲) بھرن گھنگھٹوا کھلی میں گئی

۷ — شیلا بائی - عام پسند گانے

۷ — ۱۵ بچوں کے لئے

کہانی - [illegible]

"بی بی سی [illegible]"

دروازہ - [illegible]

۷ — ۴۵ علی محمد حسین - [illegible]

۸ — ۰ پھلکیاں

۸ — زہرہ بائی [illegible]

۸ — ۱۰ علاج کا ایک جدید طریقہ - تقریر ڈاکٹر [illegible]

۸ — ۲۵ ریکارڈ

۸ — ۳۰ اردو میں خبریں

۸ — ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ — تلنگی میں خبریں

۹ — ۱۰ شیلا بائی - عام پسند گانے

۹ — ۲۵ علی محمد حسین - عام پسند گانے

۱۰ — ڈرامہ

۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۳۰ آذر مطابق ۳۰ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ ــ ۳۰ دوگانے (ریکارڈ)

۹ ــ ۱۵ خبریں

۹ ــ ۲۰ "جگر اور غالب کی غزلیں" (ریکارڈ)

۹ ــ ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ــ . "پریم سنگیت" جنید محی الدین ۔
گیت ۔ من رے مت رو
گیت ۔ ٹھمری بھنور موری ناو

۵ ــ ۱۵ لکشمن راؤ ۔ دادرا ۔

۵ ــ ۲۵ ستار ۔ "ایک ستار کے دو تار" فلمی طرز

۵ ــ ۳۰ جنید محی الدین ۔ غزلیں ۔ دل گیا اور جگر (۱)
(۲) دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت
درد سے بھر نہ آئے کیوں ۔

۵ ــ ۴۵ لکشمن راؤ ۔ غزل اور بھجن

۶ ــ . مرہٹی نشریات

۶ ــ ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ کتابی تبصرہ ۔ پروفیسر مارٹے کر ۔ ریکارڈ ۔ اصلاحات (بات چیت)

۶ ــ ۳۰ فلمی کہانی

۷ ــ ۱۵ بچوں کے لئے
نظمیں اور کہانیاں

۷ ــ ۴۵ ریکارڈ

۸ ــ . لکشمن راؤ ۔ ہارمونیم

۸ ــ ۱۰ سائنس اور ہمارا نصابِ تعلیم ۔ تقریر ۔ آفتاب حسین

۸ ــ ۲۵ ریکارڈ

۸ ــ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ــ ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ ــ . تلنگی میں خبریں

۹ ــ ۱۰ یوروپین موسیقی

۹ ــ ۴۰ "کیسے پڑھائیں" انگریزی تقریر ۔ مس ہیرٹ

۱۰ ــ . یوروپین موسیقی

۱۰ ــ ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۳ آذر مطابق ۳۱ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ "یہ حیدر آباد ہے" ریکارڈ

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ ریکارڈ (ایک ہی گھرانے کی گائیکی)

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ بالو بائی - خیال سارنگ - ؟

۵-۲۰ "چھرانیاں" معین قریشی - غزل - اک عالم حیرت ہے فنا ہے نہ بقا ہے (اصغر گونڈوی) غزل حیران ہوں رنگ عالم تصویر دیکھکر (فانی)

۵-۳۵ محمد حسین بمبئی والے - خیال - سندر سرجن مدھوا ر ورے -

۵-۵۰ بالو بائی - خیال پوروی - آون کہہ گئے

۶-۰۰ کنٹری نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "بابر" تقریر - ریکارڈ "اصلاحات زراعت"

۶-۳۰ محمد حسین بمبئی والے - ٹھمری - سیاں بدل گئے

۶-۴۵ معین قریشی غزلیں (۱) مجھکو اب ساقی گلفام سے کچھ کام نہیں (ناسخ) (۲) گو یہ غم ہے کہ وہ حبیب نہیں (ناسخ)

۷-۰۰ بالو بائی - بہاگ - کہو کیسے رہی سمجھاؤ

۷-۱۵ بچوں کیلئے

لڑکیوں کا مزاحیہ مشاعرہ

۷-۴۵ معین قریشی "مومن کی شکایت اور آتش کا جواب"

۸-۰۰ محمد حسین بمبئی والے - غزل - مانا کہ غم ترک تمنا کرینگے ہم -

۸-۱۰ "کاروبار" تقریر - علی بشر حامی

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ "تمہاری جان تمنا سلام کہتی ہے" آرکسٹرا - خاص گت

۹-۳۰ بالو بائی - ہمیر کا خیال - اے ری
مان ہی راج

۹-۴۰ معین قریشی - اپنی اپنی پسند کا گانا

۹-۵۰ خواجہ محمود بیگ - دادرا
درد یا نہ جانی ہو...

۱۰- - دو ایک ہی راگ دو فنکاروں سے

بالو بائی - درباری - دلمپت لے
محمد حسین بمبئی والے - درباری
(دُرت لئے)

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

پندرہ روزہ رسالہ
نشر گاہ حیدرآباد

پروفیسر عبد المجید صدیقی جو ہماری نشرگاہ سے تاریخی موضوعوں پر تقریریں نشر فرماتے ہیں۔
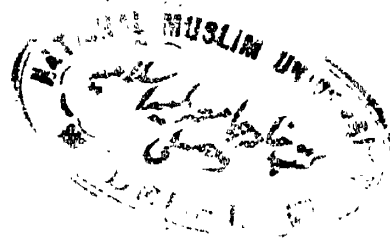
عابد علی خان صاحب جو حیدرآباد کے سلسلے کی تقریریں نشر فرماتے ہیں۔

دکن ریڈیو

۴۱ میٹر

۳۰۷ کیلو سائکل

نوا

نشان سرکار عالی (۱۷۲)
ٹیلیفون نمبر (۲۵۰۸)
تار کا پتہ "لاسلکی" "Lasilki"

چندۂ سالانہ
ایک روپیہ آٹھ آنے سکۂ عثمانیہ
بیرون ریاست
ایک روپیہ آٹھ آنے سکۂ کلدار
انگریزی اشاعت کا چندہ ایک روپیہ
قیمت فی پرچہ ۱ر ۶

جلد (۹) | ۱۶ تا ۳۱ بہمن ۱۳۵۶ف مطابق ۱۶ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء | شمارہ (۶)

فہرست

صفحہ

نوائیہ

زیرِ نظر نیم ماہی کی قابلِ ذکر تقریریں یہ ہیں

ترکاریاں — ترکاری اگانے سے نہ صرف ایک معاشی ضرورت پوری ہوتی ہے بلکہ ایک دلچسپ مشغلہ بھی ہاتھ آتا ہے اسطرح ہم اچھی اچھی ترکاریاں کھا سکتے ہیں اور اپنی محدود آمدنی میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں خوشحالی کے دور میں ہندوستان میں ہر جگہ خانہ باغ تھے جہاں میوے اور ترکاریاں گھر کی ضرورتوں کو پورا کرتیں۔ آج کھانے والے زیادہ ہیں اور نوالے کم۔ غلے کے اس کال میں انسان دوستی اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم اپنے خالی صحنوں کو ترکاریوں سے پُر کر کے گھریلو معیشت کو بہتر بنائیں۔ ۱۶ اردیبہشت کو ڈاکٹر نادرالدین خاں صاحب ترکاریوں سے متعلق تقریر فرمائیں گے۔

دیہاتی قصے — دیہاتی قصے ہماری دیہی زندگی کا عکس ہوتے ہیں۔ وہ گاؤں کی پاک زندگی کی داستان ہیں۔ ان میں بھولے بھولے دیہاتیوں کے دلوں کی دھڑکنیں ہوتی ہیں۔ ان ہی قصوں میں گاؤں والوں کی نیک تمنائیں کروٹیں لیتی ہیں۔ دیہاتیوں کی یہ کہانیاں ہمارے سماج کی کمزوریوں کو گناتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دیہاتی قصے زندہ ادب کا اثاثہ ہوتے ہیں۔ آئیے ۱۱ ربہمن کو امجد یوسف زئی صاحب سے دیہاتی قصوں کے بارے میں تقریر سنیں۔

مشاہیر سے ملاقات — مشاہیر انسانی قافلہ کے امیر ہیں۔ وہ گفتار و کردار کے غازی ہوتے ہیں۔ ان کا تخیل ملکوتی اور جذبہ بلند ہوتا ہے۔ علامہ اقبال نے میر کارواں کی کیا اچھی تعریف کی ہے

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

ایسے ہی امیروں سے انسانوں کا کاروان آگے بڑھتا ہے۔ یہی لوگ مشاہیر کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان سے ملاقات، ہماری فکر و نظر کے زاویوں کو درست کر سکتی ہے۔ جب ہم مشاہیر سے ملاقات کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نامعلوم چیز ہم پر اثر کر رہی ہے اور جب ہم ان کی محفل سے اٹھتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ یہ مشاہیر ہی کی ہم نشینی کا اعجاز ہے کہ بعض چھوٹے لوگ بڑے کہلانے لگے۔ مشاہیر کی صحبت کے فیض کو عام کرنے کے لئے ہم نے مشاہیر سے ملاقات کا ایک تقریری سلسلہ قائم کیا ہے۔ ۱۸ بہمن کو ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب اس سلسلے کا آغاز فرما رہے ہیں۔

مچھلیوں کی پرورش

سمک پروری ایک نفع بخش کاروبار ہے۔ پھر اس کاروبار کے لئے بہت کم سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مچھلیوں کی پرورش سے نہ صرف مالی فائدہ ممکن ہے بلکہ غذا جیسی اہم ضرورت پوری ہوتی ہے۔ غذائی اجناس کی قلت کے زمانے میں مچھلی ایک بہتر متبادل غذا ثابت ہو سکتی ہے۔ اسی لئے حکومت سرکار عالی نے محکمہ سمکیات قائم کیا ہے جس کی وجہ سے سمک پروری جیسے نفع بخش پیشے کی جدید تنظیم ہو رہی ہے۔ ۲۲ بہمن کو مچھلیوں کی پرورش سے متعلق امیرالدین حسین صاحب کی تقریر ہوگی۔

دبیر کی مرثیہ گوئی

مرثیہ گوئی ایک مشکل فن ہے اور انیس و دبیر اس کے بہترین فن کار ہیں۔ رنج و غم میں ڈوبے ہوئے واقعات کو اسی انداز میں قلم بند کرنا انیس و دبیر ہی کے بس کی بات ہے۔ مرثیہ گوئی میں قلم کو منظر نگاری اور واقعہ نگاری کے ساتھ ساتھ غم و الم کی سچی ترجمانی کرنی پڑتی ہے۔ انیس و دبیر

قلم کے دھنی تھے۔ لیکن انیس ہیں اور دبیر دبیر۔ آیئے ۲۳۔ بہمن کو محبوب حسین صاحب جگر سے "دبیر کی مرثیہ گوئی" کے عنوان پر تقریر سنیں۔

ہردلعزیزی کی نفسیات دلوں کو اپنے بس میں کرنا ایک مشکل فن ہے جو بڑی ریاضت چاہتا ہے۔ ہردلعزیز بننے کے لئے ہر عامی اور عالم کو خوش کرنا پڑتا ہے اور یہ کوئی آسان کام نہیں۔ وہی شخص ہردلعزیز ہوسکتا ہے جو دوسرے کی دل شکنی کو گناہ عظیم سمجھے اور جو اپنے لئے چاہیئے وہی دوسروں کے لئے بھی چاہے۔ یہی ہردلعزیزی کی نفسیات ہے۔ ۲۰۔ بہمن کو اس عنوان پر شہاب الدین صاحب تقریر فرمائیں گے۔

ساعت خواتین زیر تبصرہ نیم ماہی میں ساعت خواتین کی بعض قابل ذکر تقریریں یہ ہیں:

جمعہ	۲۰/ بہمن خواتین اور قومی کام	تقریر سعیدہ مظہر صاحبہ
صبح	" مفید مشغلے	تقریر خدیجہ عالم صاحبہ خوندمیری
	نظم خوانی	مس نعیم انصاری
جمعہ	۲۷/ بہمن ہم اپنی آمدنی کیونکر بڑھائیں"۔	تقریر رضیہ ہاشمی صاحبہ
صبح	" تعلیم نسواں"	تقریر مسز صوفی
	" کام کی باتیں	تقریر ممتاز رشیدہ قریشی صاحبہ

انگریزی تقریریں اس نیم ماہی میں حسب ذیل انگریزی تقریریں شریک ہیں۔

۱۸/ بہمن "جدید انگریزی ادب"	تقریر پروفیسر عزیز احمد صاحب
۲۵/ بہمن "ہمارا تعلیمی نظام"	تقریر میر احمد علی خاں صاحب

"کیا آپ یقین کرینگے"

ابن علی صاحب

بڑی بیگم کے انتقال کے وقت نواب شبیر حسن خاں کی عمر بمشکل تینتیس سال کی ہوگی۔ پندرہ سال کی رفاقت ایسی تو تھی نہیں جسکا داغ چار چھ مہینہ میں مٹ جاتا۔ غم تو خیر کیا غلط ہوتا البتہ کچھ عرصہ کے بعد نواب صاحب کو معلوم ہوا کہ گھر گھر والی ہی کے دم سے چلتا ہے۔ یہ اوسی کا کام ہے کہ بچوں کی دیکھ بھال بھی کرے۔ گھر بھی چلائے۔ اور جسکے دم کا ٹھورا ہے اسکی ہر ایک کل بنائے رکھے۔ اس دوران میں نواب صاحب کی حالت یہ ہو گئی کہ اپنے پرائے اُن پر ترس کھانے لگے۔ اگر ایک طرف رفیقۂ حیات کا غم کھائے جاتا تھا تو دوسری طرف اونہیں ملازمین کی لوٹ مار اور بے ایمانی جو برسوں کے ملازم اور قدیم نمک خوار تھے سوہانِ روح بن گئی تھی۔ ایک پیسہ کی جگہ چار اور چھ خرچ ہو رہے تھے مگر کھانا وقت پر ملتا تھا اور نہ اوس میں کوئی مزہ ہوتا تھا۔ دو سال گذرنے کے بعد اونھیں اندازہ ہوا کہ اوس سے پیاس نہیں بجھتی۔ جسکا کام اُسی کو سہائے۔ ہرن پر گھانس نہیں لادی جاتی۔ قدرت سے کسی نے لڑائی نہیں لڑی ہے۔ جانے والی چلی گئی البتہ جو نشانی چھوڑ گئی ہے اسکو کلیجہ سے لگاؤ۔ عقل کے ناخن لو اور کوئی اچھا گھر دیکھ کر شرع محمدی پڑھالو۔ یہ تھوڑا ہی ہے کہ سہرا باندھکر جاؤ جو چلے کے ساتھ نوشہ بننا ہے۔ چنانچہ اللہ کا نام لیکر پانسہ پھینک دیا اور شہر کے ایک معزز گھرانے میں نسبت ٹھہرائی۔ چھوٹی بیگم تشریف لائیں تو نواب صاحب کے صاحبزادے شبیر حسن خاں صاحب کی عمر کوئی چودہ سال کی تھی۔ باپ کے لاڈلے اور بیچتے ہونے کے علاوہ جیسے کہ نواب بہت سمجھدار اور ذہین تھے۔ چھوٹی بیگم بھی اپنی عادت اور طبیعت

اعتبار سے نہایت درجہ متین سنجیدہ - بُردبار اور خداترس واقع ہوئی تھیں۔ انہوں نے
صاحبزادے کی دلداری اور دیکھ بھال میں کوئی کسر نہ اوٹھا رکھی۔ ہر وقت ہاتھ منہ لئے
رہتیں اور ہر گھڑی صدقے اور واری ہوتیں۔ گھر کا ماحول پھر درست ہوگیا اور وہ سکون
اور آرام جسکے لئے نواب ترس گئے تھے انکو ایک بار پھر میسر آگیا۔ اوٹھتے بیٹھتے شکر بجالاتے
اور کہتے کہ جوئے کا آخری داؤں سمجھکر ہمنے تو اپنا سب کچھ اس پر لگا دیا تھا۔ ہاری ہوئی
بازی کوئی جیت جائے تو دنیا میں اوس سے بڑھکر کون خوش قسمت ہوسکتا ہے ہم پر تو
اللہ کا خاص کرم ہوا کہ اوس نے ہمیں نعم البدل عطا فرمایا۔ ہمارا کیا منہ ہے کہ ہم اُس کا شکر
ادا کرسکیں۔ نواب شبیر حسن خاں کی زندگی میں جو بھونچال آیا تھا وہ گذر گیا اور اُنکا وقت
ایکبار پھر امن اور چین کے ساتھ بسر ہونے لگا چھوٹی بیگم کے بزرگوں کی دعائیں ساتھ
تھی لہذا انکی کوکھ بھی ٹھنڈی رہی اور چھ سات سال کے عرصہ میں اللہ میاں نے نواب
امیر حسن خاں۔ نواب شبیر حسن خاں اور دو لڑکیاں اونکا جی بھلانے کے واسطے دیدیں۔
بڑے نواب کو اپنے بچوں سے بہت محبت تھی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ انکی تعلیم
وتربیت سے غافل تھے۔ چنانچہ بڑے بیٹے حب حسن خاں صاحب کی تعلیم کے لئے انہوں نے
اچھے اچھے اوستاد مقرر کئے تھے اور تمام علوم وفنون میں انکو کامل بنا دیا تھا۔ امیر حسن خاں
اور شبیر حسن خاں کی تعلیم کا بھی ویسا ہی انتظام کیا تھا اور یہ دونوں بچے بھی اپنی عمر کے
اعتبار سے کافی پڑھ لکھ گئے تھے۔ چودہ برس کے سن میں امیر حسن خاں درس نظامی ختم
کرچکے تھے۔ اور اپنی ذہانت اور طباعی کیوجہ سے نواب شبیر حسن خاں کی آنکھوں کا تارا بنے
ہوئے تھے۔ نواب شبیر حسن خاں کی عمر اس وقت باون یا ترپن کے لگ بھگ ہوگی۔ شاعر کا
کہنا تو یہ ہے کہ فلک کج رفتار اپنی چال سے کبھی باز نہیں آتا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ

اللہ کے نیک بندے اللہ کو پیارے بھی بہت جلد ہوتے ہیں۔ چنانچہ نواب کے گھر پر بھی بجلی گری اور وہ آناً فاناً اس دنیا سے منہ موڑ گئے۔ چھوٹی بیگم کی حالت نہ پوچھئے۔ دنیا اندھیر ہوگئی غریب پیٹ پر ہاتھ مار مار کر سوچتیں کہ "جب کھویا ہی نہ رہا تو یہ ناؤ کیسے پار لگے گی۔ ان چھوٹے چھوٹے بچوں کا والی وارث تو سدھار گیا میں عورت ذات بھلا کیا کر سکوں گی۔ حُب حسن خاں کو اللہ سلامت رکھے اب تو انہیں سے آس لگی ہے وہی سہارا دیں اور اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کے سر پر ہاتھ رکھیں تب ہی کچھ ہو۔ خدانخواستہ خدانخواستہ اگر حُب حسن کی نظر پھری تو میں تو کہیں کی نہ رہی۔ اے میرے مولا۔ ان یتیموں پر رحم کر اور مجھ دکھیا اور نصیبوں جلی کو اپنی امان میں رکھ۔"

باپ کے مرنے کے بعد نواب حُب حسن خاں پوری جائداد کے مالک ہوئے اور اپنی سوتیلی ماں اور بہن بھائیوں کو گذارہ کے طور پر کچھ رقم دیتے رہے۔ انکی شادی ہو چکی تھی بلکہ ایک لڑکا بھی پیدا ہو چکا تھا اسلئے یا تو سسرال والوں کے اثر سے اور یا خود اپنی طبیعت سے انہوں نے علیحدہ مکان میں سکونت اختیار کی۔ کچھ دن بعد روزانہ آنے جانے کا معمول دوسرے تیسرے دن کا پھیرا بن گیا اور محبت اور خلوص نے بے گانگی کی شکل اختیار کی۔ رفتہ رفتہ یہ نوبت پہونچ گئی کہ ہفتہ دو ہفتہ میں کھڑے کھڑے کو آتے اور الٹے پاؤں واپس ہو جاتے۔ گذارہ کیلئے جو رقم دیا کرتے تھے اسمیں بھی کمی ہو گئی اور بالآخر یہاں تک نوبت پہونچی کہ انہوں نے بالکل ہی ہاتھ اوٹھا لیا۔ کنبہ برادری والوں کے کہنے سننے سے سوتیلی ماں اور بہن بھائیوں کو صرف ایک مکان دیا اور کچھ تھوڑی سی رقم۔ چھوٹی بیگم کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اور کلیجہ پکڑ کر بیٹھ گئیں مگر یہ گوارا نہ کیا کہ کچہری دربار کی نوبت آئے بلکہ طے کر لیا کہ نواب مرحوم کے نام کو بٹہ لگا کر جگ ہنسائی نہیں کرائینگی۔ اللہ نے جو قسمت میں لکھا ہے وہ پورا ہو کر رہیگا۔ بہتر یہی ہے کہ جو پڑھ گئی اسکو

ہنسی خوشی گذار دیا جائے"۔ نواب امیر حسن خاں کا سن ابھی سولہ سال کا بھی نہیں ہوا تھا لیکن صورت حال
یہ تھی کہ بیوہ ماں اور یتیم بھائی بہنوں کا سہارا اب وہی تھے۔ سب کی نظریں اونہیں کی طرف
اٹھتی تھیں چھوٹے جج صاحب کی کچہری میں پندرہ روپیہ کے نقل نویس کی عارضی خدمت قبول کی اور
وکالت کے امتحان کی تیاری میں مصروف ہو گئے تین سال کی انتھک محنت اور کوشش کے بعد ایک
ایسا دن بھی آیا جب بیوہ کی دعائیں کارگر ہوئیں اور امیر حسن خاں وکالت میں کامیاب ہو گئے۔ گھر میں
پھر خوشی اور خوش حالی کا دور شروع ہوا اور چھوٹی بیگم کے دن آخر پھر ہی گئے۔ نمازیں پڑھ پڑھ کر
چھوٹی بیگم گڑگڑاتیں اور عرض کرتیں کہ "اے بگڑی کے بنانے والے تیری کریمی پہ نثار تو میرے
امیر حسن کو اچھا رکھ وہی میری زندگی کا سہارا ہے۔ دین دنیا کی نعمت سے مالامال کر"۔ چھوٹی بیگم
کی دعائیں قبول ہوئیں اور امیر حسن خاں نے اپنے پیشہ میں دن دونی رات چوگنی ترقی کی۔ جب انکا
سن بیس سے متجاوز ہوا تو چھوٹی بیگم نے مناسب جگہ دیکھکر اونکی شادی کر دی۔ ہر وقت بیٹے اور
بہو کو آرام دینے اور اونکو خوش رکھنے کی تدبیریں سوچتی رہتیں۔ کیا مجال جو دولہن کو مسہری سے
نیچے اوترنے دیتی ہوں۔ گھر میں باورچی اور مامائیں موجود تھیں اور اچھے سے اچھا کھانا پکتا
تھا لیکن چھوٹی بیگم پر فرض تھا کہ وہ اپنے امیر کے لئے ایک سالن خود پکائیں کچہری جانے سے
پیشتر سامنے بیٹھکر امیر حسن کو کھانا کھلاتیں اور ہمیشہ شکایت کرتیں کہ کچھ کھاتا نہیں۔
جسم پر بوٹی نہیں چڑھتی محنت کرتے کرتے دبلا ہوا جا رہا ہے۔ شادی کے دو سال بعد دولہن
۔ بہو دلہن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو چھوٹی بیگم کی آنکھوں کا نور بنکر پلی بڑھی۔ اسکے دو
[illegible] الحمد للہ میاں اللہ نے امیر حسن خاں پر فضل و کرم کی اور بارش کی یعنی وارث بھی پیدا ہو گیا [illegible]
[illegible] خوشی کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے کہہ کر کچھ پایا ہو [illegible]
[illegible] میں آئے ہوں۔ نواب شبیر حسن خاں کے انتقال کے بعد جب حسن خاں [illegible]

اختیار کی تھی تو متروکہ کی تقسیم میں ایک تانبے کا لوٹا۔ کچھ رکابیاں اور کچھ پتیلیاں چھوٹی بیگم کے حصہ میں آئی تھیں ان کو خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ اللہ میاں ان کے دن پھیر دیگا اور وہ نہ صرف عیش و آرام اور آسائش کی زندگی بسر کرینگی بلکہ ان کا بیٹا امیر حسن وہی عزت اور وقعت بھی پیدا کرے گا جو نواب مرحوم کی تھی۔ اور پھر امیر حسن خان کا بیٹا اسی سکھ چین اور فارغ البالی کے زمانے میں آنکھ کھولیگا جو چھوٹی بیگم نے ڈولے سے اترنے کے بعد اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں اپنے پوتے نواب نذیر حسن کو چھوٹی بیگم ہر وقت کلیجہ سے لگائے رہتیں۔ گود پھیلا پھیلا کر دعائیں دیتی جاتیں اور کہتیں کہ اللہ اس کے باپ نے سب جج کی کچہری میں نوکری کی تھی ۔ ۔ ۔ اپنی قدرت کاملہ سے اسے سب جج کیجیو۔" نذیر حسن اپنی دادی کی دعاؤں اور اپنے باپ کی محبت کے سہارے جب تین برس کے ہوئے تو اللہ نے ان کے کھیلنے کے لئے ایک چھوٹی بہن بھی دیدی۔ کچھ دن بعد ان کی تسمیہ خوانی کی رسم اوسی دھوم دھام اور شان سے منائی گئی جو نواب نذیر حسن خان مرحوم کے زمانے میں ہوتی۔ کئی ہفتے دیوان خانہ میں تنور گرم رہا اور دیگیں کھڑکتیں رہیں۔ تورے بندی کا کھانا بہنگیاں بھر بھر کر کہارے جاتے اور کنبے برادری بھر میں جاموزیتیں دیکھ دیکھ کر تقسیم کرتے پھرتے۔ جس دن مولوی صاحب نے نذیر میاں سے "اقرا باسم ربک" کہلوایا کئی من لڈو تقسیم ہوگئے۔ گھر سے باہر تک اپنے پرائے غریب امیر چھوٹے بڑے غرض کہ سب ہی جمع تھے۔ ادھر زنانے میں رشتے کنبے کی بیبیوں کے علاوہ آس پاس محلے بستی بلکہ دور دور تک کی عورتیں آئی ہوتی تھیں۔ باقرخانی۔ قورمہ۔ کباب اور متنجن شام کو اس افراط سے کھلایا گیا کہ تینیں سیر ہوگئیں۔

تین بچوں کی ماں بننے کے بعد بیگم امیر حسن کا منہ بھی کھل گیا تھا اور کسی حد تک زبان بھی۔ اکثر ایسا ہوتا کہ چھوٹی بیگم کچھ کہتیں تو نہ صرف یہ کہ بیگم امیر حسن انکی بات

نہ مانتیں بلکہ بسا اوقات ایسی ترش روئی اور بے رخی سے کلام کرتیں کہ چھوٹی بیگم ان کا منہ تکتی رہ جاتیں۔ دو ایک مرتبہ انہوں نے امیر حسن خاں سے اس چیز کا تذکرہ بھی کیا۔ ان کی امیدوں کے برخلاف ابتدا میں تو امیر حسن خاں خاموش رہے لیکن بعد میں انہوں نے چھوٹی بیگم ہی کو الزام دیا اور دلہن کی طرفداری کرنے لگے۔ امیر حسن خان کا یہ طرز عمل غالباً دلہن ہی کی تعلیم کا نتیجہ تھا کیونکہ تھوڑے دن بعد وہ چھوٹی بیگم کے منہ آنے لگیں۔ اور اپنے حدود سے تجاوز کرکے انہوں نے کبھی کبھی نہایت بے تکے اور قابل اعتراض جواب دئیے۔ دلہن کے اس طرز عمل میں اضافہ ہوتا گیا اور ان کے اور چھوٹی بیگم کے درمیان ایک بیر سا پڑ گیا۔ ادھر امیر حسن خاں نے بھی کھلی طرفداری شروع کر دی۔ نتیجہ یہ کہ جس طرح ان کے بڑے بھائی نواب حسن خاں نے علیحدگی اختیار کی تھی امیر حسن خاں بھی اپنی ہانڈی جدا کرنے کے خیال سے نئے خریدے ہوئے مکان میں منتقل ہو گئے۔ چھوٹی بیگم کو اس بات کا بہت صدمہ ہوا مگر کرتیں تو کیا۔ پھر درویش بیان [illegible] شیر۔ پی کر رہ گئیں۔ وقت گذرتا گیا اور دلہن کی حکومت دن بدن مستحکم ہوتی گئی۔ اپنی والدہ کے اخراجات کے لئے امیر حسن خان ان کو جو کچھ دیتے تھے اس میں کمی آنے لگی۔ ماں بیٹے کے درمیان ایک خلیج حائل ہو گئی۔ ان کی غیر حاضری کے متعلق چھوٹی بیگم جسقدر شکایت کرتیں امیر حسن اسی قدر برافروختہ ہوتے اور غیر حاضری کی مدت میں برابر اضافہ ہوتا چلے جاتے۔ چھوٹی بیگم حیران تھیں کہ بہو نے بیٹے کو چھین لیا۔ گھر بھی علیحدہ لئے بیٹھی ہے اب اور کیا چاہتی ہے۔ امیر حسن خان نے دلہن کے فرضی اور من گھڑت شکووں کو بیان کرکے ماں سے لڑائیاں لڑیں اور بالآخر کھنچ کر بیٹھ رہے۔ دو چار مرتبہ چھوٹی بیگم نے انہیں بلوایا جب نہیں آئے تو خود گئیں مگر ان کا یہ آنا جانا کچھ ہی دن بعد اس وجہ سے ختم ہو گیا کہ بہو نے وہ ملتے سنئے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔ اپنی عزت اپنے ہاتھ۔ بڑھاپے میں جو ... تو

کٹوانا منظور تھا ہی نہیں کلیجہ پر پتھر رکھ کر خاموش ہو رہیں۔ اس دوران میں امیر حسن خاں کے ہاں ایک لڑکی اور پیدا ہوئی تو غیروں کی طرح چھوٹی بیگم بھی کھڑی ڈولی آکر واپس ہو گئیں اسی طرح کئی برس گذر گئے اور ماں بیٹے میں صفائی کی نوبت نہ آئی یہاں تک کہ کچھ تو اسی صدمے سے اور کچھ آپ جانیے بڑا یوں ہی تھا چھوٹی بیگم بیمار ہو گئیں۔ روز بروز ان کی حالت خراب ہوتی گئی اور حکیم ڈاکٹر ان کی طرف سے مایوس ہو گئے۔ بیماری کے دوران میں انہوں نے اپنے چھوٹے بیٹے بشیر حسن خاں سے کئی مرتبہ کہا کہ امیر کو بلا لاؤ۔ اون بچارے کو بھلا بھائی کے گھر میں گھسنے کی کہاں اجازت تھی۔ بھانجے کو بھیجکر انہوں نے بھائی سے کہلوایا کہ اماں یاد کر رہی ہیں۔ خون نے جوش مارا اور فطرت کے تقاضے نے مجبور کرنا چاہا مگر امیر حسن خاں کچھ نہ کر سکے۔ اس وجہ سے کہ دلہن آڑے آگئیں اور انہوں نے کسی عنوان اپنے شوہر کو ماں کے پاس جانے کی اجازت نہ دی۔ چھوٹی بیگم تڑپ تڑپ کر امیر حسن کو پکارتی اور ہر شخص کو خدا اور رسول کا واسطے دیتی تھیں کہ میرے بچے کو بلا لاؤ۔ امیر حسن کو اطلاع ہوتی مگر وہاں پر جو جادو تھا وہ تو سر پر چڑھ کر بول رہا تھا۔ چھوٹی بیگم کا دم دو دن تک اٹکا رہا۔ آخر کار انہوں نے امیر حسن کے نام کی رٹ لگاتے لگاتے اس دنیا کو خیرباد کہا۔ اپنی بیوی کے حکم کی تعمیل میں ماں کے مرتے وقت امیر حسن نے ان کو اپنی صورت نہ دکھائی۔

کئی برس گذر گئے۔ نذیر حسن خاں اپنی دادی کی دعاوں کی برکت سے اول منصف اور اس کے بعد سب جج ہو ہی گئے۔ امیر حسن خاں نے وکالت ترک کر دی۔ زمینداری کے کام کاج سے جو وقت بچ جاتا وہ نذیر میاں کے پاس پردیس میں گذارتے۔ نذیر میاں نہایت خوش رو خوش وضع اور خوش باش آدمی تھے۔ عزت آبرو۔ دولت و ثروت اور جاہ و منصب کے علاوہ اللہ نے صحت بھی اچھی دی تھی۔ نذیر میاں کو دیکھ دیکھ کر امیر حسن خاں صاحب پھولے نہیں سماتے۔ ہر وقت انہیں

کی قابلیت اور لیاقت کا ذکر کرتے رہتے۔ نذیر میاں کھٹے منہ سو کہتا۔ کبھی کبھی منصف صاحب
بھی کہہ جاتے یہ بھی خیال نہ رہتا کہ غیر لوگ بیٹھے سن رہے ہیں۔ آپ جانئے دنیا ہی تو ہے ۔
اس قدر تعظیم اور تکریم کے ساتھ مخاطبت کرنے کی وجہ سے کچھ لوگوں نے تو ان کو کمترین پدران
میں شمار کرنا شروع کر دیا ان کی یہ حرکت اس قدر نمایاں ہوگئی تھی کہ بعض اوقات خود
نذیر کو گراں گذرتی اور وہ اپنی جگہ خفیف ہو جاتے لیکن وہ غریب کیا کر سکتے تھے۔ وہ ان
بیٹوں میں نہ تھے جو باپ کی حرف گیری کیا کرتے ہیں ۔

کام کرتے کرتے ایک دن اجلاس ہی پر نذیر حسن خاں کی طبیعت کچھ ناخوشگوار ہوئی
اور وہ اسی وقت مکان چلے آئے۔ شب میں کچھ حرارت رہی مگر دوسرے دن اچھا خاصا بخار چڑھ
آیا۔ حکیم و ڈاکٹر دوڑنے لگے اور گھر میں خاصی پریشانی پھیل گئی۔ لیکن بخار تھا کہ اترنے کا نام ہی
نہیں لے رہا تھا۔ اس حالت میں تیرہ دن گذر گئے۔ ہذیانی کیفیت پیدا ہوگئی اور ڈاکٹروں نے
قطعی طور پر یہ رائے قائم کی کہ [illegible] ہے۔ غالباً سترھویں دن اتریگا۔ امیر حسن خاں
زندگی کا [illegible] لگے تھے۔ ایک [illegible] ڈاکٹر کے یہاں [illegible] زار و قطار روتے جاتے
اور دعائیں مانگتے کہ اللہ [illegible] میری آنکھوں کا تارا یہی ایک چراغ ہے جس کی
روشنی کو قائم رکھ [illegible] دن [illegible] زیادہ خراب ہوگئی اور امیر حسن خاں دن بھر
[illegible] رات کو بھی نہیں سوئے بلکہ پوری رات رو کر گذار دی۔ اتنا روئے اتنا روئے کہ آنکھوں کے
ڈھیلوں میں درد ہونے لگا۔ نذیر میاں [illegible] کو [illegible] دن تھا کہ امیر حسن خاں نے محسوس کیا
[illegible] درد ہونے کے علاوہ [illegible] کچھ دھندلی سی دکھائی دے رہی ہے۔ شام ہوتے ہوتے
[illegible] ہو گئی [illegible] اور [illegible] جلتی ہوئی [illegible] معلوم ہوئی اس کے بعد دور
[illegible] یہاں تک کہ [illegible] گیارہ بجے رات کے وقت ان کی آنکھوں کے سامنے بالکل اندھیرا سا چھا گیا۔

رات تو خیر جوں توں کرکے گذار دی اب جو صبح کو اوٹھے تو ہاتھ مارے ہاتھ نہیں سوجھتا۔ بارہ گھنٹہ میں تیس ۳۰ پارے حفظ ہو گئے۔ سولھواں دن تھا اور نذیر میاں کی حالت بد سے بدتر ہوتی جارہی تھی۔ اودھر وہ بیماری اور تکلیف کی وجہ سے کراہتے اور ادھر امیرحسن خان ہاتھوں سے نذیر کا چہرہ اور سر ٹٹولتے اور آٹھ آٹھ آنسو روتے۔ کہتے جاتے کہ عمر بھر اندھا رہنا منظور ہے اس وقت صرف اتنی دیر کے لئے آنکھیں کھل جائیں کہ میں نذیر کی صورت دیکھ لینا۔ لیکن قدرت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔ چنانچہ نذیر انکو روتا چھوڑکر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُن سے رخصت ہو گئے۔

گھر میں ایک کہرام مچ گیا۔ نذیر کی دلہن پچھاڑ کھا کر گری اور اس کے دونوں چھوٹے چھوٹے بیٹے روتے روتے کبھی ماں کا منہ تکتے اور کبھی باپ کے بے نور چہرے پر نگاہ ڈالتے۔ بالآخر زمین کی امانت زمین کے سپرد کر دیگئی۔ اور امیرحسن خاں کپڑے پھاڑتے دھاڑیں مارتے اور سر میں خاک ڈالتے گھر واپس ہوئے لیکن اس شان کے ساتھ ایک ملازم انکی بانہہ پکڑے ہوئے تھا۔ تیسرے دن سیوم کی فاتحہ تھی۔ دیوان خانہ میں شہر اور کنبہ برادری والے کلام مجید پڑھنے اور ایصال ثواب کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ امیرحسن خاں بھی ملازم کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے اور ایک طرف بیٹھ گئے۔ نذیر کو یاد کرکے روئے اور جب یہ خیال آیا کہ کلام مجید پڑھ کر اس کی روح کو ایصال ثواب بھی نہیں کر سکتے تو پھوٹ پھوٹ کر روئے اور اپنا سارا رومال تر کر لیا۔ آنسو پونچھکر سر جو اوٹھایا تو تاریکی کے بجائے آنکھوں میں کچھ دھندلی سی روشنی معلوم ہوئی۔ پھر آنکھیں ملیں اور ایکے مرتبہ جو کھولیں تو سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کو پہچان تو نہ سکے مگر حضر ساضرور معلوم ہوا۔ ساتھ ہی آنکھ سے آنسو پھر جاری ہو گئے۔ فاتحہ ختم ہوئی تو

امیرحسن خاں صاحب کی بصارت کچھ واپس آچکی تھی۔ شاموشام تک چہرہ بھی پہچاننے لگے اور ملازم کی دستگیری کی ضرورت بھی باقی نہ رہی دو دن تک چھوٹی بیگم کا دم سینہ میں اٹکا رہا تھا اور وہ نام لے لیکر پکارتی رہی تھیں۔ لیکن امیرحسن خاں نے ان کو اپنی صورت نہ دکھائی تھی اور وہ تڑپتی ہوئی اس دنیا سے رخصت ہوئی تھیں۔ یقیناً اس موقعہ پر زمین اور آسمان کانپنے لگے ہوں گے اور اس منتقم حقیقی کی نظر میں امیرحسن کی یہ حرکت لایق سرزنش قرار پائی ہو گی۔ نذیرحسن خاں بیمار ہوئے تو امیرحسن خاں اُن کی پٹی سے لگے بیٹھے تھے مگر سرزنش ضروری تھی۔ دکھانا تھا کہ ایک عاجز اور لاچار بندے کو اس قدر انانیت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ لہٰذا بیٹھے بیٹھے اُن کی بصارت غائب ہو گئی۔ نذیر کا انتقال ہوا تو چھوٹی بیگم کی طرح وہ بھی اپنے بیٹے کی صورت دیکھنے کو تڑپ کر رہ گئے اور جب وہ ہزاروں من مٹی کے نیچے دب گیا تو پھر وہی بصارت اُنہیں اسلئے واپس کر دی گئی کہ دوسروں کو عبرت ہو۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

کیا آپ اب بھی یقین نہیں کریں گے کہ ماں کے پیروں کے نیچے جنت ہے؟

دوشنبہ ۱۶ اسفندار ۱۳ بہمن مطابق ۱۶ اسفند ڈسمبر

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ معین قریشی - نعتیہ گانے
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ معین قریشی - نعتیہ غزل
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ فارسی نشریات
۷ - ۱۵ عابد حسین اور ساتھی - سلام اور مرثیہ
۷ - ۳۰ معین قریشی - نعتیہ گانے
۷ - ۴۰ عابد حسین اور ساتھی - سلام اور مرثیہ
۷ - ۵۰ جھلکیاں
۸ - ۰ ترکاریاں - تقریر ڈاکٹر قادرالدین خاں
۸ - ۱۵ بچوں کے لئے ننھوں کا پروگرام
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ ابوالقاسم - مرثیے
۹ - ۲۵ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۱۷ بہمن مطابق ۱۷ ڈسمبر

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ۔ پنڈت رام نواس شرما
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ملہار راؤ - بھجن
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ تلنگی نشریات
اقتباسات
۷ - ۱۵ مرزا محمد علی بیگ اور ساتھی - سلام اور مرثیہ
۷ - ۳۰ ملہار راؤ - بھجن
۷ - ۴۵ مرزا محمد علی بیگ اور ساتھی - سوز و سلام
۸ - ۰ دیہاتی قصے - تقریر امجد یوسف زئی
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

افاقی نظمیں

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۰ پیپا - نعتیہ نظمیں
۹ - ۲۵ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۱۸ اہمن مطابق ۱۸ ڈسمبر

صبح — پہلی نشر

۹ - . مادھوراؤ بھجن
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - مرہٹی نشریات - اخباری تبصرہ
اصلاحات (بات چیت)
۷ - ۱۵ حکیم عباس افندی - سلام و مرثیہ
۷ - ۳۰ نظم خوانی - ذاکر علی
۷ - ۳۰ حکیم عباس افندی - سوز و سلام
۸ - . مشاہیر سے ملاقات (سلسلہ تقریر) ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
خاکہ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - . تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ جدید انگریزی ادب" انگریزی تقریر - پروفیسر عزیز احمد
۹ - ۲۵ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۹ اہمن مطابق ۱۹ ڈسمبر

صبح — پہلی نشر

۹ - . ابراہیم خان نعتیہ گانے
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ وحید حسن او ساتھی - نوحہ خوانی
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ کنڑی نشریات۔ اخباری تبصرہ

اصلاحات (بات چیت)

۷ - ۱۵ وحید حسن اور ساتھی۔ سلام و مرثیہ

۷ - ۳۰ ابراہیم خان۔ نغمیہ گانے

۷ - ۴۵ وحید حسن اور ساتھی۔ مرثیہ

۸ - ۰ "حیدرآباد" (سلسلہ) تقریر شہریوں کا حصہ

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

اخلاقی کہانیاں

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ ریکارڈ نغمیہ گانے

۹ - ۲۵ ترانۂ دکن

۹ - ۳۰ احمد اللہ حسینی۔ نعت

۹ - ۴۰ ظہور علی اور ساتھی۔ قوالی

۹ - ۵۵ ریکارڈ

۱۰ - ۰ عالم نسواں

مفید مشغلے۔ تقریر خدیجہ عالم خوندمیری

۱۰ - ۱۰ نظم خوانی۔ مس نعیم انصاری

۱۰ - ۲۰ شکیلہ۔ سلام

۱۰ - ۳۰ خواتین اور قومی کام۔ سعیدہ مظہر

۱۰ - ۴۰ ریکارڈ (نغمیہ)

۱۰ - ۴۵ فیچر

۱۱ - ۱۵ نثار حسین اور ساتھی۔ سوز و سلام

۱۱ - ۴۵ ظہور علی اور ساتھی۔ قوالی

۱۲ - ۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۲۰ بہمن مطابق ۲۰ دسمبر

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ تلاوت کلام اللہ مع ترجمہ۔ قاری محمد عبدالباری صاحب

۹ - ۱۵ خبریں

شام دوسری نشر

۷ - ۰ عربی نشریات

الفصاحۃ العربیہ۔ تقریر محمود علی خاں

اخباری تبصرہ

۷ - ۱۵ ظہور علی اور ساتھی۔ قوالی

۷ - ۳۰ نثار حسین اور ساتھی۔ سلام و مرثیہ
۷ - ۵۰ جھلکیاں
۸ - ۰ "ملک ملک کے آئین"۔ تقریر سعید اصغر قدوائی
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"مشہور کتابیں"
۸ - ۳۰ اُردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی مین خبریں
۹ - ۱۰ ظہور علی اور ساتھی۔ قوالی
۹ - ۲۵ ترانہ دکن

شنبہ ۲۱ بہمن مطابق ۲۱ دسمبر

صبح پہلی نشر
۹ - ۰ نعتیہ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ جبیب الدین۔ نعتیہ گانے
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر
۷ - ۰ تلنگی نشریات
"میری شاعری" تقریر سری رنگم سرینواس
۷ - ۱۵ جبیب الدین۔ نعتیہ گانے
۷ - ۳۵ ملہار راؤ۔ بھجن
۸ - ۰ "موجودہ مسائل"۔ تقریر قاضی محمد عبد اللہ
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
ریڈیو کلب کی خبریں
۸ - ۳۰ اُردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ ملہار راؤ۔ بھجن
۹ - ۲۵ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۲ بہمن مطابق ۲۲ دسمبر

صبح پہلی نشر
۹ - ۰ محمد یعقوب۔ نعتیہ گانے
۹ - ۱۵ خبریں

۹-۱۵ محمد یعقوب۔ نعتیہ گانے
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷-۰ مرہٹی نشریات۔ اخباری تبصرہ
اصلاحات (بات چیت)
۷-۱۵ محمد علی بیگ اور ساتھی۔ سلام و مرثیہ
۷-۱۵ محمد یعقوب۔ نعتیہ گانے
۷-۵۰ سوال و جواب (اصلاحات)
۸-۰ "مچھلیوں کی پرورش"
تقریر امیر الدین حسین
۸-۱۵ بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب
۸-۳۰ اُردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ محمد علی بیگ اور ساتھی۔ مرثیہ خوانی
۹-۲۵ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۳ بہمن مطابق ۲۲ ر ڈسمبر

صبح — پہلی نشر

۹-۰ علی محمد حسین اور ساتھی۔ سلام و مرثیہ
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ علی محمد حسین اور ساتھی۔ مرثیہ
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷-۰ فارسی نشریات تقریر اخباری تبصرہ
۷-۱۵ میر عباس علی عابدی اور ساتھی۔ نوحے
۷-۲۵ معین قریشی۔ نعتیہ گانے
۷-۵۰ جھلکیاں
۸-۰ دبیر کی مرثیہ گوئی۔ تقریر محبوب حسین جگر
۸-۱۵ ننھوں کا پروگرام
۸-۳۰ اُردو میں خبریں
۹-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ معین قریشی۔ نعتیہ گانے
۹-۲۵ ترانۂ دکن

شنبہ ۲۴ بہمن مطابق ۲۴ ڈسمبر

صبح — پہلی نشر
۹-۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ منوہر راؤ۔ بھجن
۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر
۷-۰ تلنگی نشریات
تلنگی ناول۔ تقریر۔ اے۔ پی۔ اجو
۷-۱۵ سید حسین علی۔ نعتیہ گانے
۷-۳۰ منوہر راؤ۔ بھجن
۷-۴۵ سید حسین علی۔ نعتیہ گانے
۸-۰ "گاردوار" تقریر علی شبر حاتمی
۸-۱۵ بچوں کا پروگرام
اخلاقی نظمیں
۸-۳۰ اُردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ "اخلاقی نظمیں" غازی الدین احمد قدسی
۹-۲۵ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۵ بہمن مطابق ۲۵ ڈسمبر

صبح — پہلی نشر
۹-۰ زاہد علی۔ نعتیہ گانے
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ زاہد علی۔ نعتیہ گانے
۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر
۷-۰ مرہٹی نشریات۔ اخباری تبصرہ
اصطلاحات (بات چیت)
۷-۱۵ عبدالعلی خان۔ سلام اور مرثیہ
۷-۳۰ زاہد علی۔ نعتیہ گانے
۷-۴۵ عبدالعلی خان نوحے

۸-۰۰ ریڈیو کی ڈاک۔ ندیم
۸-۱۵ بچوں کا پروگرام۔
خاکہ
۸-۳۰ اُردو میں خبریں۔
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں۔
۹-۰۰ تلنگی میں خبریں۔
۹-۱۰ انگریزی تقریر۔ میر احمد علی خاں۔
"ہمارا تعلیمی نظام"
۹-۲۵ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۲۶ بہمن م ۲۶ ڈسمبر

صبح
پہلی نشر
۹-۰۰ نظم خوانی خواجہ محمود بیگ۔
۹-۱۵ خبریں۔
۹-۲۰ ریکارڈ۔
۹-۳۰ ترانۂ دکن۔

شام
دوسری نشر
۷-۰۰ کنڑی نشریات۔ اخباری تبصرہ

اصلاحات (بات چیت)۔
۷-۱۵ حبیب الدین۔ نعتیہ گانے۔
۷-۳۰ ریکارڈ۔
۷-۴۰ غلہ (بات چیت۔
۷-۵۰ نعت خوانی۔ عبد الحمید۔
۸-۰۰ علمی اصطلاحیں۔ تقریر ڈاکٹر نظام الدین۔
۸-۱۵ بچوں کا پروگرام۔
اخلاقی کہانیاں
۸-۳۰ اُردو میں خبریں۔
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں۔
۹-۰۰ تلنگی میں خبریں۔
۹-۱۰ حبیب الدین۔ نعتیہ گانے۔
۹-۲۵ ترانۂ دکن۔

جمعہ ۲۷ بہمن م ۲۷ ڈسمبر

صبح
پہلی نشر
۹-۰۰ تلاوت کلام اللہ مع ترجمہ۔ قاری محمد عبد الباری
۹-۱۵ خبریں۔

۹-۰۰ ۲ نعت۔ سید احسن اللہ۔
۹-۰۰ ۳ حسین خان اور ساتھی۔ قوالی۔
۱۰-۰۰ عالم نسواں۔
کام کی باتیں ممتاز رشید قریشی۔
۱۰-۱۰ نظم بیگم عثمانی
۱۰-۲۰ سلام۔ حیدر رضوی۔
۱۰-۳۰ "تعلیم نسواں" تقریر مسز صوفی
۱۰-۴۰ نعت۔ عثمانی بیگم۔
۱۰-۴۵ فیچر۔
۱۱-۱۵ حسین خاں اور ساتھی۔ قوالی۔
۱۱-۳۵ مرثیہ اور سلام۔
۱۲-۰۰ ترانۂ دکن۔

شام دوسری نشر
۷-۰۰ عربی نشریات۔
الاعراس العربیہ۔ تقریر العسیری
اخباری تبصرہ
۷-۱۵ حسین خاں اور ساتھی۔ قوالی۔
۷-۲۵ "شہید کربلا کی یاد میں" نظم
امہر احمد خسرو۔

۷-۵۰ جھلکیاں۔
۸-۰۰ "مذہب اور سیاست" تقریر
نواب اکبر یار جنگ بہادر۔
۸-۱۵ بچوں کا پروگرام۔
۔تقریریں
(۱) سائنس کی دُنیا۔
(۲) بی بی سی کیا ہے؟۔
۸-۳۰ اُردو میں خبریں۔
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں۔
۹-۰۰ تلنگی میں خبریں۔
۹-۱۰ حسین خاں اور ساتھی۔ قوالی۔
۹-۲۵ ترانۂ دکن۔

شنبہ ۲۸ بہمن م ۲۸ ڈسمبر

صبح پہلی نشر
۹-۰۰ سید حسین علی۔ اخلاقی نظمیں۔
۹-۱۵ خبریں۔
۹-۲۰ سید حسین علی۔ نعتیہ گانا۔

۹-۳۰ ترانۂ دکن۔

شام **دوسری نشر**

۷-۰۰ تلنگی نشریات۔

"سماجی افسانے" تقریر بی کشن راؤ۔

۷-۱۵ محمد علی بیگ اور ساتھی۔ سلام و مرثیہ۔

۷-۳۰ محمد یعقوب۔ نعتیہ گانے۔

۷-۴۵ محمد علی بیگ اور ساتھی۔ مرثیے۔

۸-۰۰ "ہر دلعزیزی کی نفسیات" تقریر شہاب الدین۔

۸-۱۵ بچوں کا پروگرام۔ "ریڈیو کلب کی خبریں"

۸-۳۰ اُردو میں خبریں۔

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں۔

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں۔

۹-۱۰ محمد یعقوب۔ نعتیہ گانے۔

۹-۲۵ ترانۂ دکن۔

یکشنبہ ۲۹؁ بہمن م ۲۹؁ ڈسمبر

صبح **پہلی نشر**

۹-۰۰ زاہد علی۔ نعتیہ گانے۔

۹-۱۵ خبریں۔

۹-۲۰ سلام۔ نظر حیدرآبادی۔

۹-۳۰ ترانۂ دکن۔

شام **دوسری نشر**

۷-۰۰ مرہٹی نشریات۔

اصلاحات (بات چیت) اخباری تبصرہ۔

۷-۱۵ ریکارڈ۔

۷-۳۰ زاہد علی۔ نعتیہ گانے۔

۷-۵۰ سوال و جواب (اصلاحات)۔

۸-۰۰ "چاند کی سیر" تقریر غفار احمد۔

۸-۱۵ بچوں کا پروگرام۔ خطوں کے جواب۔

۸-۳۰ اُردو میں خبریں۔

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں۔

۹-۰ تلنگی میں خبریں۔

۹-۱۰ ... نعتیہ گانے۔

۹-۲۵ ترانۂ دکن۔

دوشنبہ ۳۰ بہمن م ۳۰ دسمبر

صبح پہلی نشر

۹-۰ رضا حسین اور ساتھی۔ سلام و مرثیہ

۹-۱۵ خبریں۔

۹-۲۰ معین قریشی۔ نعتیہ گانا۔

۹-۳۰ ترانۂ دکن۔

شام دوسری نشر

۷-۰ فارسی نشریات
اصلاحات (ربائیات چیت)
اخباری تبصرہ

۷-۱۵ نعتیہ گانے۔ ریکارڈ

۷-۳۰ رضا حسین اور ساتھی۔ سوز و سلام۔

۷-۵۰ جھلکیاں۔

۸-۰ منتخب کلام۔ علی اختر۔

۸-۱۵ مضمون کا پروگرام۔

۸-۳۰ اردو میں خبریں۔

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں۔

۹-۰ تلنگی میں خبریں۔

۹-۱۰ "شری گرو گوبند سنگھ جی مہاراج" تقریر۔

۹-۲۵ ترانۂ دکن۔

سہ شنبہ ۳۱ بہمن م ۳۱ دسمبر

صبح پہلی نشر

۹-۰ ملہار راؤ۔ بھجن۔

۹-۱۵ خبریں۔

۹-۲۰ ملہار راؤ۔ بھجن۔

۹-۳۰ ترانۂ دکن۔

شام دوسری نشر

۷-۰ تلنگی نشریات
سنہ ۱۹۴۶ء میں تلنگی ادب۔ تقریر۔

۷۔۱۵ شریمد بھگوت گیتا کے شلوک اور ترجمہ۔
۷۔۳۰ ذاکر علی۔ اقبال کی ایک نظم۔
۷۔۴۰ نرہری راؤ۔ بھجن۔
۸۔۰ "نئی کتابیں" تقریر
ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
۸۔۱۵ بچوں کا پروگرام۔ اخلاقی کہانیاں۔

۸۔۳۰ اُردو میں خبریں۔
۸۔۴۵ انگریزی میں خبریں۔
۹۔۰ تلنگی میں خبریں۔
۹۔۱۰ سلام۔ خورشید احمد جامی۔
۹۔۲۵ ترانۂ دکن۔

پندرہ روزہ رسالہ

نشرگاہ حیدرآباد

محمّد فضل الرحمٰن صاحب
سابق ناظم نشریات لاسلکی

محبوب بخش اور ساتھی ۲۷ . اسفندار سنہ ۱۳۵٦ف کے پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں

دکن ریڈیو

۱۱۴ میٹر

۷۳۰ کیلو سائکل

نشان سرکار عالی (۱۷۲)

ٹیلیفون نمبر (۲۵۰۸)

تار کا پتہ "Lasilki" لاسلکی

نوا

چندہ سالانہ
ایک روپیہ آٹھ آنے سکہ عثمانیہ
بیرون ریاست
ایک روپیہ آٹھ آنے سکہ کلدار
قیمت فی پرچہ ۱ر۲مر

جلد (۹) ۱۶ر اسفندار تا ۳۱ر اسفندار ۱۳۵۶ف مطابق ۱۶ر جنوری تا ۳۱ر جنوری ۱۹۴۷ء شمارہ (۸)

فہرست

نوائیہ

زیر نظر نیم ماہی کی قابل ذکر تقریریں یہ ہیں

ہوائی جہاز کی کہانی | کیا یہ سائنس کا اعجاز نہیں کہ اڑن کھٹولوں کے افسانوی معجزے آج ہوائی جہازوں کی صورت میں ایک زندہ حقیقت بن چکے ہیں۔ ہوائی جہازوں کی ایجاد سے وقت اور فاصلہ کی طنابیں کھنچ گئی ہیں۔ انہوں نے مشرق اور مغرب کی خلیج کو پاٹ [illegible] انہیں کی بدولت مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہونے لگا۔ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ انسانیت کو زمان و مکاں کی قید سے چھڑانے والا ایک بےجان طیارہ ہے۔ طیارہ کی کہانی جرأت و شجاعت کی داستان ہے۔ فرانس کے دو سپوتوں نے جان کی بازی لگا کر طیارے کو بنایا تھا اور آج کے طیارے نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ وہ طیارچی کے بغیر بھی پرواز کر سکتا ہے۔

آئیے آفتاب حسن صاحب سے ۱۶ر اسفندار کو "ہوائی جہاز کی کہانی" سنیں۔

بہبودیٔ اطفال | آج کے بچے آنے والی نسل کے معمار ہوتے ہیں۔ اگر ان کو محض بچے سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے تو یہ ایک بڑا قومی المیہ ہوگا۔ اسلئے ترقی پذیر ملکوں نے بچے کو نئی نسل کا معمار اول تصور کر کے اسکی دیکھ بھال کی ہے۔ بچوں کیلئے تربیت گاہیں اور صحت گاہیں مہیا کی جاتی ہیں۔ دودھ کی فراہمی اور امراض کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ اب ہندوستان نے بھی یہ محسوس کر لیا ہے کہ نئی نسل کی تعمیر بہبودیٔ اطفال کے بغیر ممکن نہیں۔ حیدرآباد میں بھی بہبودیٔ اطفال کے ادارے قائم کئے جا چکے ہیں اور یہ اسکی ترقی پذیری کی ایک دلیل ہے۔ ڈاکٹر علاؤ [illegible] ۱۹ر اسفندار کو "بہبودیٔ اطفال" کے عنوان سے ایک تقریر نشر فرمائیں گے۔

نیویارک میں حبشیوں کی حالت | اس نئے زمانہ میں بھی رنگ و نسل کے امتیازات باقی ہیں۔ اب بھی سفید فام قومیں سیاہ فام قوموں [illegible] کالے گورے کا فرق مٹنے کو ہے۔ رنگ و نسل کے

بت ٹوٹ کر رہیں گے۔ یہ نسلی برتری کا نظام بجھتی ہوئی شمع کا آخری سنبھالا ہے۔ امریکہ میں جہاں گورے آباد ہیں۔ وہاں ان کے پہلو بہ پہلو کالی قومیں بھی بستی ہیں ۲۰ اسفندار کو حبیب الرحمن صاحب "دنیا میں حبشیوں کی حالت" پر روشنی ڈالیں گے۔

"یوم جلیل" نشرگاہ حیدرآباد سے ۲۱ اسفندار کو "یوم جلیل" منایا جارہا ہے حضرت جلیل مرحوم نے نصف صدی اپنی شاعری سے اردو زبان وادب کی جو خدمت کی ہے اسکی بنا پر یہ خاص پروگرام پیش کیا جارہا ہے جس میں حضرت استاد السلطان نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل کا کلام ان سے متعلق بیانات خطوط اور خاکے نشر ہونگے جن سے اندازہ ہوگا کہ حضرت جلیل نہ صرف ایک جلیل القدر شاعر تھے بلکہ ایک عظیم المرتبت شخصیت کے حامل بھی تھے۔

شہریوں کی تحریک اور طلباء کے سرپرست یہہ نیا دور ہے۔ اس روشن زمانے میں نئی نئی شہری تحریکیں جنم لے رہی ہیں جنکے پرچم طلباء کے ہاتھوں میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج طلباء کے سرپرستوں کی ذمہ داریاں بڑھ چکی ہیں۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا جبکہ طلباء کے سرپرستوں کے فرائض صرف طلباء کی تعلیم تک محدود تھے۔ لیکن اب زندگی کے تقاضے بدل چکے ہیں۔ آج طلباء کی نفسیاتی تربیت۔ معاشی اور معاشرتی اصلاح جیسے اہم کاموں کی تکمیل طلباء کے سرپرستوں ہی کے ذمہ ہے۔ آئیے ۲۲ اسفندار کو محمد بن عمر صاحب سے "شہریوں کی تحریک اور طلباء کے سرپرست" کے عنوان پر تقریر سنیں۔

چند پرانے گویوں کی بزم فنون لطیفہ آج تک مغلیہ تاجداروں کے رہین منت ہیں لیکن آج فنون لطیفہ سرپرستی کے محتاج ہیں۔ موسیقی اب صرف چند گھرانوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے جب موسیقی کو نوازنے والے ہی پیدا ہوں تو پھر اچھے موسیقار کیسے جنم لے سکتے ہیں۔ پرانے موسیقاروں کی یاد تازہ کرنے کیلئے ۲۳ اسفندار کو رات کے ساڑھے نو بجے مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب ایک خاص پروگرام پیش کر رہے ہیں۔

سلسلے کی تقریریں زیر تبصرہ نیم ماہی میں حسب ذیل سلسلے کی تقریریں شریک ہیں۔

۱۰ اسفندار "موجودہ مسائل" تقریر قاضی محمد عبدالغفار صاحب۔

۲۳ " " "[illegible] کتابیں" تقریر ڈاکٹر سید محی الدین [illegible]

۲۵ اسفندار ۵:۳۰ منٹ "کیا آپ یقین کرینگے" تقریر ابن علی صاحب

۲۶ " " " مشاہیر سے میری ملاقات۔ تقریر ڈاکٹر رضی الدین صدیقی

۲۷ " " " "معاشی مسائل"۔ تقریر محمد عبد القادر صاحب

قومی کام | آج کی دنیا میں فرد نہیں گنے جاتے بلکہ قوم تولی جاتی ہے۔ جبتک ہر فرد قوم میں ضم نہ ہو جائے تب تک وہ نیا سماج قائم نہیں ہو سکتا۔ موجودہ زمانے میں شخصی مفاد کو ترک کر کے قومی مفاد کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے قومی مفاد کی ترقی شخصی ایثار کی طالب ہے قومی کام سے مراد انسانی بھلائی کے کام ہیں جنکو ہم چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے انجام دے سکتے ہیں۔ ۱۳ اسفندار کو محمد حسام الدین صاحب غوری "چند قومی کام" کے عنوان پر تقریر فرمائینگے۔

انگریزی تقریریں | اس سہ ماہی میں حسب ذیل انگریزی تقریریں شریک ہیں۔

۲ اسفندار انگریزی تقریر۔ عبد العلی صاحب

۹ اسفندار "دفاعی خدمات" انگریزی تقریر وی۔ ایس سندرم

بزم خواتین | زیر نظر سہ ماہی کی ساعت خواتین کے بعض قابل ذکر اجزا یہ ہیں۔

۱ اسفندار ۱۰ — سماجی ٹھکھٹلیاں افسانہ۔ عظمت عبد القیوم صاحبہ

۱۰ — ۱۰ "کام کی باتیں" تقریر ممتاز رشید قریشی

۱۰ — ۳۰۔ منتخب کلام۔ بشیر النسا بیگم صاحبہ بشیر

۸ اسفندار ۱۰ — کام کی باتیں۔ رفیعہ سلطانہ صاحبہ

۱۰ — ۱۰۔ نظم خوانی۔ شمس ناہید صاحبہ

۱۰ — ۳۰۔ ہمارے سماجی مسائل۔ سکینہ بیگم صاحبہ

۱۵ اسفندار ۱۰ — نوکر۔ افسانہ۔ سعیدہ مظہر صاحبہ

۱۰ — ۳۰۔ قومی کام۔ بیگم حسین علی خاں

زیرِ نظر نیم ماہی میں ہمارے موسیقی کے پروگرام میں حسبِ ذیل بیرونی فن کار حصہ لینگے

اقبال بانو دہلی والی

زہرہ بائی جے پور والی اور شکنتلا بائی شولاپور والی

۱۶ اور ۱۸ کو امانت علی خاں سے اُستادی اور عام پسند گانے سُنائیں گے

۲۱، ۲۲ اور ۲۳ کو دہلی والی اقبال بانو سے غزلیں اور گیت سُنئے ۲۷ کو شکنتلا بائی شولاپور والی سے اور ۳۱ اسفندار کو زہرہ بائی جے پوری سے اُستادی اور عام پسند گانے سُنئے۔

سوز و ساز ۲۶ اسفندار کو رات کے ۹ بجکر ۱۰ منٹ سے سازوں اور گانوں کا جلد جلد پروگرام پیش کیا جائیگا۔

۵ [illegible] اور ۲۲ اسفندار کو ٹھمری غزلیں دادرے اور گیت [illegible] کے خاص پروگرام پیش کئے جائیں گے۔

مقامی فن کاروں میں حسبِ ذیل قابلِ ذکر ہیں۔

غلام صدیق خان، غلام محمد خان، نورجہاں بیگم، شاملہ دیوی، للتہ بائی، جیو بائی، خواجہ محمود بیگ، شیلہ بائی، منظور احمد، امبا پرشاد، کملا بائی، ذاکر علی۔

اس کے علاوہ ہر چہارشنبہ کو ۹ بجکر دس منٹ سے آپ یوروپین موسیقی کا پروگرام سُنینگے۔

بچوں کا پروگرام

بچوں کے پروگرام کے بعض دلچسپ اجزا یہ ہیں

۱۶ اسفندار ۱۳۵۵ف پنجشنبہ	دیوانی ہانڈی (لڑکیوں کے لئے خاص پروگرام)
۲۰ ″ ″ ″ دوشنبہ	”تارے اور ستارے“ ننھوں کا پروگرام)
۲۱ ″ ″ ″ سہ شنبہ	”جلیل“ خاص پروگرام
۲۳ ″ ″ ″ پنجشنبہ	دیوانی ہانڈی (لڑکیوں کے لئے خاص پروگرام)
۲۷ ″ ″ ″ دوشنبہ	ننھوں کا پروگرام
۲۸ ″ ″ ″ سہ شنبہ	نظمیں اور کہانیاں
۳۰ ″ ″ ″ پنجشنبہ	دیوانی ہانڈی (لڑکیوں کے لئے خاص پروگرام)

ہماری نشریات جیسا کہ ہمارے سننے والے واقف ہیں ہماری نشریات ۵ اسفندار سے حسب سابق صبح میں ۷ بجے تا ۹ بجے اور شام میں ۵ تا ۱۱ بجے ہو رہی ہیں ۔ اردو میں تقریریں آٹھ بجکر دس منٹ پر اور انگریزی میں تقریریں رات کے ۹ بجے نشر ہو رہی ہیں۔ ہم دور کے سننے والوں کے لئے ۱ اسفندار مطابق ۱ جنوری سے مہینے میں دو بار جمعہ کو رات کے ساڑھے نو بجے سے قوالی اور قرات اور اسیطرح مہینے میں دوبار منگل کو اشلوک اور بھجن کا خاص پروگرام پیش کر رہے ہیں ۔

ریڈیو کلب ممبر

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱	۲	۱	۲	۱	۲
۱۷۳۱	محمد علیم الدین صدیقی عرف شمشیر پاشاہ	۱۷۳۳	محمد علیم الدین	۱۷۳۵	سردار نیلا سنگھ
۱۷۳۲	امت المنان عرف صداقت النساء	۱۷۳۴	سید نقی	۱۷۳۶	سید لطیف الدین

نمبر	نام
۱۴۳۷	علی محمود
۱۴۳۸	ممتاز ذکریا
۱۴۳۹	شہیلا پروین
۱۴۴۰	عبدالقادر
۱۴۴۱	قدیر یونس
۱۴۴۲	شوکت
۱۴۴۳	محمد یونس اقبال
۱۴۴۴	احمد عبدالعزیز صدیقی
۱۴۴۵	امۃ الزہرہ عرف آسیہ بیگم
۱۴۴۶	قادری بیگم عرف قادر پاشاہ
۱۴۴۷	سعیدہ پروین
۱۴۴۸	سلطانہ نجم النساء بیگم
۱۴۴۹	کے جی پارتھا سارتھی
۱۴۵۰	تارا جہان
۱۴۵۱	چھبن لعل
۱۴۵۲	سردار ہاشم
۱۴۵۳	محمد علی خان
۱۴۵۴	صدر کمال النساء
۱۴۵۵	احمد علی خاں عرف زاہد نواب
۱۴۵۶	ممتاز جہان
۱۴۵۷	کے راج لنگم گوڑہ
۱۴۵۸	محمد عثمان علی خان
۱۴۵۹	شمیتہ
۱۴۶۰	صلاح الدین انصاری
	عرف جاوید
۱۴۶۱	بھیم لنگم
۱۴۶۲	فاطمۃ النساء بیگم
۱۴۶۳	افسر سلطانہ
۱۴۶۴	ملک ایاز حسین
۱۴۶۵	ملک ساغر حسین
۱۴۶۶	سید خواجہ عثمان
۱۴۶۷	عباس حسین
۱۴۶۸	زاہدہ شمیم
۱۴۶۹	سیدہ فاطمہ
۱۴۷۰	رشید فاطمہ
۱۴۷۱	حمیدہ فاطمہ
۱۴۷۲	جہاں آرا بیگم
۱۴۷۳	قرۃ العین حیدری
۱۴۷۴	میر عاصم علی
۱۴۷۵	حبیب عبدالرحمن بن حسن
۱۴۷۶	شوبھیر پرشاد
۱۴۷۷	نور النساء
۱۴۷۸	عائشہ سلطانہ سعیدہ
۱۴۷۹	علی عادل طیبی
۱۴۸۰	نور جہاں طیبی
۱۴۸۱	علی اکبر طیبی
۱۴۸۲	مصطفےٰ علی خان
۱۴۸۳	نعیم احمد خالدی
۱۴۸۴	شیخ نظیر الدین احمد
۱۴۸۵	رینوکا دیوی
۱۴۸۶	لتا گوری برمن
۱۴۸۷	سدا دیوی برمن
۱۴۸۸	قادر حسین صدیقی عرف
	ساجد
۱۴۸۹	صفیہ سلطانہ
۱۴۹۰	اختر فاطمہ
۱۴۹۱	عباسی بیگم

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۷۹۲	ساجدہ	۱۷۹۵	جہاں آرا	۱۷۹۸	سید حسین بلگرامی
۱۷۹۳	ثریا	۱۷۹۶	سکینہ	۱۷۹۹	سید حسن بلگرامی
۱۷۹۴	فریدہ	۱۷۹۷	ارجمند	۱۸۰۰	شبیر جمال [illegible]

"مشاہیر سے میری ملاقات"

(علامہ اقبال)

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

ارباب شعبہ نشرگاہ نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ مشاہیر سے ملاقات کے موضوع پر تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کرنا چاہتے ہیں اور مجھے ارشاد ہوا کہ میں اس سلسلہ کی پہلی تقریر نشر کروں ذاتی طور پر مجھے بہت کم مشاہیر سے اس طرح ملنے کا موقع ملا ہے جسے میں ملاقات شمار کرسکوں مجھے فطرتاً مشاہیر سے گہری اور بے تکلف ملاقات کا چسکا ہے لیکن اس چسکے کو میں مطالعہ کے ذریعے سے پورا کرتا ہوں اگر مشاہیر مصنف ہے تو ان کی تصنیف بڑے ذوق وشوق سے پڑھتا ہوں اور دوسروں نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کے مطالعہ سے بھی لطف اٹھاتا ہوں عام طور پر خط وکتابت کو لوگ نصف ملاقات قرار دیتے ہیں میرا تجربہ یہ ہے اکسی کی تصنیف کا مطالعہ اس انداز سے کہ گویا مصنف آپ سے مخاطب ہے نصف ملاقات سے بہت زیادہ ہوتا ہے آپ اگر چاہیں تو اس کو تین چوتھائی ملاقات کہہ لیں۔ کوئی مصنف نہ کسی خط میں اور نہ کسی مخاطب کے ساتھ اتنی باتیں کرتا ہے جتنی کہ اس کی تصنیف میں مل جاتی ہے اگرچہ وہ کسر اس میں ضرور باقی رہ جاتی ہے جس کو انگریزی میں Personal touch کہتے ہیں اس کا ترجمہ اردو میں ذرا مشکل ہے اسکو ذاتی میل جول یا محض صحبت کے لفظ سے تعبیر کرلیجئے کسی بڑے آدمی کیساتھ اس طرح کے میل سے جو اثرات طبیعت پر ہوتے ہیں ان کا کوئی اور بدل نہیں ہے بڑے آدمیوں کی صحبت کے

متعلق کسی نے کہا ہے کہ جب وہ بولے تو کسی حقیقت پر روشنی پڑے اور
جب خاموش رہے تو ایک عالم ہو وے۔ خاموشی میں بھی ایسے شخصوں کے اثرات
عام لوگوں کی گویائی سے بہت زیادہ موثر ہوتے ہیں۔ میں نے کہیں پڑھا ہے کہ
ٹینی سن کارلائل سے ملنے آئے سرما کا موسم تھا آتشدان کے آگے آمنے سامنے
کرسیوں پر بیٹھے رہے ادھر ادھر کے دو چار فقروں سے زیادہ گفتگو نہ ہوئی
کافی عرصے تک خاموش ہی بیٹھے رہے اس کے بعد ٹینی سن رخصت ہونے کیلئے
اٹھے تو کارلائل نے بڑے خلوص اور تپاک سے کہا کہ الفرڈ پھر بھی کبھی آنا تم سے
مل کر بہت لطف حاصل ہوا صحبت اولیا کے متعلق مولانا روم کے ایک مشہور شعر ہے

یک زمانے در حضور اولیاء ۔ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیا کی صحبت میں تھوڑا سا عرصہ بھی سو سال کی مخلصانہ اور بے ریا عبادت
گزاری سے بہتر ہے اگر یہ کسی شاعر محض کا شعر ہوتا تو اس کو مبالغہ قرار دیا جاتا لیکن
یہ عارف رومی کا تجربہ اور اس کا بیان ہے جو مبالغے سے کوسوں دور سو فیصدی
حقیقت نگار ہیں۔ مشاہیر نہ سب اولیا ہوتے ہیں اور نہ سب عالم و مفکر و مصنف
لیکن ان سب کے معاملے میں یہ امر مشترک ہے کہ ذاتی ملاقات سے ان کے نفس حیات
کے جو پہلو نمایاں رہتے ہیں وہ کسی اور ذریعے سے نہیں ہو سکتے لوگ ڈاکٹر جانسن کی
کتابوں سے اتنا لطف نہیں اٹھاتے جتنا کہ بوسول کی نوشتہ جانسن کی سوانح حیات سے
اگر ہر مشہور آدمی کو ایک بوسول مل جاتا تو ان لوگوں کی زندگیوں کے وہ پہلو بھی ظہور میں
آجاتے جو نہ ان کے اعمال میں واضح طور پر نظر آتے ہیں اور نہ انکی تصانیف میں۔ اگرچہ
اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ کسی بڑے انسان سے ملنے والا شخص اپنے

ظرف کے مطابق ہی حاصل کرتا ہے۔ اس تمہید کے بعد اب میں علامہ اقبال سے اپنے میل جول کا ذکر کرتا ہوں۔ میں لاہور کے ایک مدرسہ میں ابھی ابجد خواں تھا کہ اقبال کا نام کانوں میں پڑنے لگا انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں دور دور سے واعظ اور شاعر اور خطیب اور لیڈر جمع ہوتے تھے۔ مولانا نذیر احمد جیسے ادیب اور خطیب اور مولانا حالی جیسے شاعر وہاں قوم کو رلاتے شرماتے اور گرماتے تھے۔ اقبال اس وقت گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر تھے وہ اس وقت نوجوان ہونگے لیکن ہم اپنی کم عمری کی وجہ سے پچیس برس کے شخص کو بھی بزرگ سمجھتے تھے اقبال وہاں بڑی بڑی طویل دس دس بارہ بارہ بندوں کی نظمیں ایک خاص لے میں پڑھتے تھے جو بڑی پرسوز اور ورد انگیز ہوتی تھیں اقبال کی شاعری کا سکہ سب سے پہلے یہیں پر بیٹھا اور چند سال میں سب کو محسوس ہونے لگا کہ ایک نیا ستارہ شاعری کے افق پر ابھرا ہے جس کے اندر یہ ممکنات معلوم ہوتے ہیں کہ وہ آگے چل کر مہتاب و آفتاب بن جائے۔ اسی زمانہ میں اور غالباً حمایت اسلام کے ایک جلسے ہی میں علامہ شبلی نے یہ پیشن گوئی کی تھی کہ جب حالی اور آزاد کی کرسیاں خالی ہونگی تو لوگ اقبال کو ڈھونڈیں گے۔
اس زمانے میں ان سے میری ذاتی ملاقات بعید از قیاس بات ولایت جانے سے قبل اور واپسی کے کئی سال بعد تک اقبال انجمن حمایت اسلام میں نظمیں سناتے رہے میں نے پورا شکوہ اور شمع و شاعر انہیں جلسوں میں انکی زبان فیض ترجمان سے سنا ہے۔ شمع و شاعر انہوں نے اپنی پرسوز لے میں پڑھی اور شکوہ بغیر لے کے بڑے پر جوش اور موثر انداز میں۔ لوگ ان کی لے کے دلدادہ تھے شور مچانا شروع کیا کہ لے سے پڑھئے انہوں نے کہا کہ یہ لے سے پڑھنے کی نظم نہیں ہے۔ اس پر ایک بد ذوق وکیل بولے کہ اگر

لئے سے پڑھیں تو میں یک کثیر رقم انجمن کو چندے میں دونگا اس پر اقبال کو غصہ آگیا اور اس شخص کو ڈانٹ دیا کہ تم کو نہیں معلوم کس قسم کے اشعار ے سے پڑھنے چاہئیں، در کس قسم کے سادہ اور موثر طریقے سے۔ موسیقی ہر کلام کے لئے موزوں نہیں ہوتی یہ دور گذر گیا اقبال ولایت سے واپسی پر بیرسٹری کرتے تھے شاعری کم کرتے تھے لیکن لوگ ان کی شاعری کے گرویدہ ہو چکے تھے۔ کبھی کبھار ان کی کوئی نظم شائع ہوتی تھی تو ارباب ذوق کو محسوس ہوتا تھا کہ ایک بڑی نعمت آسمان سے نازل ہوئی ہے ابھی تک اقبال کو پوری طرح یہ احساس نہیں تھا کہ میں شاعری سے کیا عظیم الشان کام لے سکتا ہوں اور شاید کسی قدر اس خیال کا اثر باقی تھا جو انہوں نے یورپ کے قیام کے دوران میں اپنے رفیق عبدالقادر کے سامنے ظاہر کیا تھا کہ شاعری کے ذوق نے ہماری قوم میں سے جوش عمل کو زائل کر دیا ہے اسلئے ارادہ ہے کہ شاعری کو ترک کر دوں۔

مدیر مخزن سے کوئی اقبال جا کے میرا پیام کہہ دے
کہ کام جو کر رہی ہیں قومیں انہیں مذاق سخن نہیں ہے

اقبال کے بیرسٹر بننے کی کوشش کو میں ایک بڑا افسوسناک حادثہ سمجھتا ہوں اس فن سے ان کو کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا لیکن انہوں نے یہ پیشہ دو وجوہ سے اختیار کیا تھا ایک تو پیٹ پالنے کے لئے اور دوسرے اس لئے کہ اس میں ملازمت کے مقابلہ میں انسان زیادہ آزاد ہوتا ہے آزاد ان معنوں میں کہ وکیل حکومت کا ملازم نہیں ہوتا اور مقدمہ لینا یا نہ لینا بھی اپنے اختیار کی بات ہے لیکن غم روزگار ہمارے ملک میں اہل کمال کو پوری طرح آزاد نہیں ہونے دیتا۔

علامہ خود ہی فرماتے ہیں۔

وہ چیز نام ہے دنیا میں جس کا آزادی
سنی ضرور ہے دیکھی کہیں نہیں میں نے

میں نے ایک روز عرض کیا ڈاکٹر صاحب یہ وکالت کا پیشہ دنیا داری کا نچوڑ ہے حرص ہوس بغض ظلم جھوٹ بہتان عدالتوں کی فضا اس تمام شیطنت سے لبریز ہوتی ہے۔ اس میں انسانوں کے ادنیٰ ترین جذبات کی نفسانفسی اور افراتفری ہوتی ہے آپ جیسے لطیف جذبات اور افکار کے انسان کیلئے تو یہ پیشہ کسی طرح بھی موزوں نہیں ہوسکتا۔ فرمانے لگے کہ نہیں اس میں سے ایک بڑا فائدہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کی ان جبلتوں کو عریاں دیکھ کر طبیعت میں بڑا ردعمل پیدا ہوتا ہے اور اس کثافت سے گھبرا کر روح بے تابی سے لطافت کی طرف گریز کرتی ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ علامہ محض طبیعت کی تسکین کیلئے یہ جواز نکال رہے ہیں وہ دل و دماغ جو اعلیٰ ترین جذبات اور افکار کی آفرینش کا اہل تھا وہ اس جھگڑے میں الجھا رہتا تھا کہ زید اور عمر دو حریصوں میں سے اس حریص کو حق بجانب ثابت کیا جائے جس کے آپ وکیل ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ وہ فضول اور بے بنیاد مقدمے نہیں لیتے تھے ان کو روپے کی ضرورت ضرور تھی لیکن اس کی ہوس نہیں تھی چنانچہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک موکل اصرار کررہا ہے کہ آپ میرا مقدمہ لے لیں اور معقول نقد معاوضہ محنت بھی پیش کررہا ہے لیکن وہ اس کو سمجھاتے جاتے ہیں کہ دیکھو بھائی تمہارے مقدمہ میں کچھ جان نہیں ہے خواہ مخواہ اپنا روپیہ ضائع مت کرو اور موکل مصر ہے کہ آپ کو اس سے کیا جیتنا ہارنا میری قسمت کا معاملہ ہے آپ اجرت لیجئے اور میری طرف سے پیش ہو جائیے لیکن اقبال کو

وہ آمادہ نہ کر سکا اور ناراض ہو کر واپس ہو گیا ان کی اس وکالت کی زندگی کا ایک واقعہ مجھے یاد آگیا جو ایک سبق آموز لطیفہ ہے ایک مولوی صاحب ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے کچھ دینیات اور فقہ کے مسائل پر گفتگو کرتے تھے اور کچھ اپنے ورثہ پدری کے جھگڑے کے متعلق وہ اپنے والد مرحوم کے ترکہ میں سے اپنی بہن کو حصہ شرعی دینا نہیں چاہتے تھے اور انگریزی قانون کا سہارا ڈھونڈتے تھے [illegible] میں دینداری کے بڑے [illegible] صوم وصلوٰۃ کے پابند لوگ ورثہ کے [illegible] میں عدالت میں علی الاعلان کھڑے ہو کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہماری برادری یا ہمارے علاقے میں ورثہ شرع محمدی کے مطابق تقسیم نہیں ہوتا بلکہ رواج کے مطابق ہوتا ہے اور رواج لڑکیوں کو ورثہ میں حصہ نہیں دلاتا اس بارے میں شہادتیں پیش کی جاتی ہیں اور عدالت رواج کے ثابت ہونے پر رواج کے مطابق فیصلہ کرتی ہے یہ مولوی صاحب اقبال کو ہمیشہ طعنہ دیتے تھے کہ تم اس قدر علم دین رکھنے کے باوجود اور اسلام اور اس کے نبی سے اس قدر عشق کا دعویٰ کرنے پر بھی داڑھی کیوں نہیں رکھتے آخر ایک روز تنگ آکر اقبال نے کہا کہ دیکھئے مولوی صاحب علم اور ایمان کے باوجود ہر شخص کے عمل میں کچھ نہ کچھ کمزوری ہوتی ہے آپ کی کمزوری اور خلاف شرع حرکت یہ ہے کہ آپ بہن کو حصہ نہیں دیتے اور میری کوتاہی یہ ہے کہ میں داڑھی منڈاتا ہوں لائیے ہاتھ بڑھائیے اس وقت ایک معاہدہ ہو جائے جس سے [illegible] اور میری کمزوریاں بیک وقت رفع ہو جائیں آپ بہن کو ورثے میں حصہ دے [illegible] داڑھی بڑھا لیتا ہوں لیکن مولوی صاحب کو ہمت نہ ہوئی اور اقبال تمام عمر [illegible] ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

[illegible] میں کچھ زیادہ وقت صرف نہیں کرتے تھے اسکو محض پیٹ پالنے کا ذریعہ سمجھتے تھے صرف بانکورٹ

یں پیل کے مقدمے لیتے تھے جن میں درد سری کم ہوتی ہے اور علم و عقل اور نکتہ بینی سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے مقدمے بھی بہت چن کر تھوڑی تعداد میں لیتے تھے اس وجہ سے میرا خیال ہے کہ ان کی وکالت کی آمدنی کبھی ایک ہزار ماہوار سے زیادہ نہیں ہوئی وہ طبعاً شاعر اور عالم اور علم دوست شخص تھے لیکن میں نے ایک بات ان کی زندگی میں ایسی دیکھی جو مشاہیر میں سے شاید ہی کسی کی زندگی میں ملے۔ ان کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا تھا اور ہر شخص ان کے پاس ہر وقت بے تکلف چلا آتا تھا۔ ان کے گھر اور ان کی صحبت پر حافظ کا یہ شعر صادق آتا ہے کہ۔

ہر کہ خواہد گو بیا و ہر کہ خواہد گو برو
گیر و دار و حاجب و درباں دریں درگاہ نیست

شاعری کی وجہ سے وہ ہر دلعزیز بہت تھے نہ صرف طالب علموں اور علم دوست لوگوں کو ان سے ملنے کی آرزو رہتی تھی بلکہ ایسے لوگوں کو بھی جو ان کو بڑا شاعر اور صاحب کمال سمجھ کر ان سے ملاقات کو ایک نعمت سمجھتے تھے سوا ان اوقات کے جن میں وہ کوئی مقدمہ تیار کر رہے ہوں وہ اپنی آرام کرسی پر بیٹھے رہتے تھے اگر کوئی شخص پاس نہ ہو تو یا کوئی کتاب پڑھتے تھے یا ایک نہایت لغو اور روح خراش کام میں مشغول ہوتے تھے اور وہ تھا امتحانوں کی جوابی بیاضیں چنانچہ ان کے پاس فلاں امتحانوں کے پرچے آتے تھے سال کے بعض مہینوں میں جب بھی میں ان سے ملا تو دیکھا کہ مہمل جوابات کی ورق گردانی ہو رہی ہے مجھے ان کے اس شغل پر اس وقت اتنا افسوس نہیں ہوتا تھا جتنا اب ہوتا ہے کہ غم روزگار اور زندگی کی مجبوریوں نے اس یگانہ عصر کے قیمتی اوقات اور قوتوں کو کن

کاموں میں لگا رکھا تھا۔ اس جوہر ناشناس تمدن کو کیا کہئے جو ایک غیر معمولی
صاحب کمال کو بھی معمولی سادہ زندگی بسر کرنے کے لئے غم روزگار سے بے پروانہ
کرسکے اسی وقت اور اسی محنت کو اگر وہ کسی علمی کام یا شاعری میں صرف کرسکتے
تو لاتعداد انسان اس سے مستفید اور لطف اندوز ہوتے اس زمانے میں ابھی
اردو نثر و نظم لکھنے والے صاحب کمال ہونے پر بھی معقول معاوضہ حاصل نہ کرسکتے
تھے ایک مرتبہ اقبال نے مجھ سے فرمایا کہ اگر ہماری قوم میں اہل قلم اچھا روزگار
پیدا کرکے اطمینان کی زندگی بسر کرسکتے تو میں اس کے سوا کوئی اور کام نہ کرتا
یہ اس زمانے کی بات ہے جب اقبال ایک اچھے شاعر مشہور تھے لیکن ابھی
تمام قوم کے دل و دماغ پر ان کا قبضہ نہیں ہوا تھا اور معقول قیمت پر اردو
کتابیں خریدنے کا رواج نہیں تھا مولانا شبلی جیسے مشہور مصنف بھی کوئی علمی
کتاب پانسو سے زیادہ نہیں چھپواتے تھے عرصہ سے احباب مصر تھے کہ اپنا
مجموعہ کلام چھپواو لیکن وہ سن کر ٹال دیتے تھے اس بارے میں یہاں تک
ٹال مٹول ہوئی کہ حیدرآباد میں ایک صاحب نے اخباروں اور رسالوں سے
ان کی تمام مطبوعہ نظمیں جمع کرکے ان کی اجازت کے بغیر اور بغیر ان کو خبر
کئے ایک مجموعہ چھپوا کر فروخت کرنا شروع کردیا جس سے وہ بہت برہم ہوئے
کوئی اچھا شاعر اپنے مختلف زبانوں کے کلام کو جوں کا توں شایع کرنا نہیں
چاہتا بعض نظموں کے متعلق وہ چاہتا ہے کہ دنیا انہیں فراموش کردے
بعض اشعار میں ردوبدل کرتا ہے کہیں کچھ مٹاتا ہے کہیں اضافہ کرتا ہے کچھ
نہ پوچھئے کہ ان صاحب نے کیا غضب کیا اور اقبال کو ان پر کس قدر غصہ آیا

اقبال نے سب سے پہلے اسرار خودی کو اپنے صرفہ سے طبع کرایا اور صرف پانسو نسخے
چھپوائے ان میں سے بہت سے نسخے دوست احباب نے ایک لئے جن ملنے والوں
کو اس حکیمانہ شاعری کے سمجھنے اور لطف اٹھانے کا اہل سمجھتے تھے ان کو خود بھی
ایک نسخہ تحفتاً عنایت فرما دیتے تھے۔ میں اس زمانے میں ایم۔ اے میں فلسفہ
پڑھتا تھا اور جب کبھی موقع ملے فیض صحبت کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوجاتا تھا۔
انہوں نے منشی طاہر دین کو بلایا اور کہا کہ ان کو ایک نسخہ دے دو لیکن ان سے قیمت نہ لینا۔
فرمانے لگے کہ ہمارے زمانے کے امرا کی کتب بینی کا شوق ملاحظہ ہو میرے ایک
دوست نے اسرار خودی کا ایک نسخہ ایک بڑے دولتمند نواب صاحب کے پاس
پہنچا دیا نواب صاحب کے ایک بھائی بھی ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ وہ دونوں نواب
آپس میں اس ایک نسخہ پر جھگڑ رہے ہیں کہ یہ کس کا ہے میرا ہے یا تمہارا لیکن
کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ ایک روپیہ خرچ کرکے دوسرا نسخہ خرید لیں اسی طرح ایک
روز ناقدانی عالم کی شکایت کرنے لگے۔ میں نے اپنی عمر میں دو تین مرتبہ سے زیادہ
کسی تعلّی یا تفاخر کا فقرہ ان کی زبان سے نہیں سنا اپنے آپ کو بڑا بنانا اور بتانا
ان کی سیرت کا جزو نہیں تھا کہنے لگے کہ دیکھو زمانے زمانے کا فرق ہے
فیضی کو اکبر مل گیا جس سے فیضی کے کمال نے بھی پرورش پائی اور شہرت دوام بھی
ملی فیضی کے پاس کیا تھا جو میرے پاس نہیں ہے لیکن زمانہ پلٹا کھا گیا ہے
اس زمانے میں ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہو رہا تھا کہ میں اپنے افکار اور
فن شاعری کی قوت سے قوم کے دل و دماغ میں انقلاب پیدا کر سکتا ہوں۔
یورپ میں کہی ہوئی دو نظموں میں سے یہ دو شعر اس احساس کے شاہد ہیں۔

میں ظلمت شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو
شرر فشاں ہوگی آہ میری نفس میرا شعلہ بار ہوگا
زمانہ دیکھیگا جب میرے دل سے محشر اٹھیگا گفتگو کا
میری خموشی نہیں یہ گویا مزار ہے حرف آرزو کا

اسی مضمون کے وہ اشعار بھی ہیں جس میں انہوں نے اپنے رفیق عبدالقادر کو مخاطب کیا

اٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افق خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اجالا کر دیں
شمع کی طرح جئیں بزم گہ عالم میں
خود جلیں دیدہ اغیار کو بینا کر دیں

اس زمانے میں سر اکبر حیدری نے ایک خط میں ان سے دریافت کیا تھا کہ لاہور میں بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایک گوشے میں بیٹھا ہوا ایشیا کے دل و دماغ میں انقلاب پیدا کر رہا ہوں اگر اقبال نے یہ سب کچھ نہ کر دکھایا ہوتا تو اس قسم کی باتیں محض شاعرانہ تعلّی اور مجذوب کی بڑ شمار ہوتیں لیکن زمانہ شاہد ہے کہ اس کے یہ احساس ایک حقیقت اور ایک انقلاب ذہنی کا پیش خیمہ تھا۔

کوئی اخبار کوئی رسالہ کوئی ہندوستان اور مسلمانوں کی حیات ملّی سے بحث کرنیوالی کتاب اٹھا کر دیکھیئے اہم مسائل حیات کے متعلق کسی مضمون نگار کا مضمون مطالعہ کیجئے اس میں یا سطح پر یا تہ میں اقبال ضرور موجود ہوگا۔

وطن پرست اس کے وطن کے ترانے الاپتے پھرتے ہیں صوفی اس کے

صوفیانہ اشعار پڑھکر وجد کرتے ہیں فلسفی اس سے فلسفہ اخذ کر رہے ہیں۔
سیاست حکمت فلسفہ دین فقہ ملت وطن الوہیت سب کے بارے میں اس نے جو کچھ کہا وہ ہر گنبد میں سے گونج رہا ہے۔ پاکستان والے بھی اسی کی سند سے بات کرتے ہیں اور اکھنڈ ہندوستان والے بھی ہندوستان کی نیم نمایندہ مجلس دستور ساز کا صدر مستقبل کے ہندوستان کے لئے ابدیت آئین بنانے کی تمہید میں بھی اقبال کے بغیر اپنی تقریر کو نامکمل سمجھتا ہے چنانچہ سچدانند سنہا نے اقبال کے یہ دو شعر پڑھے۔

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
پر اب تلک ہے باقی نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دور زماں ہمارا

کل کو کوئی پاکستانی مسلمان اس مجلس دستور ساز میں
چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا

ذوق و شوق سے الاپیگا۔ حقیقت وہ بھی ہے اور حقیقت یہ بھی لیکن حقیقت کے ایک پہلو سے واقف اور دوسرے سے بے بہرہ لوگ آپس میں سر پھٹول کرتے ہیں۔

؎ چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

خود اقبال ایک روز مجھ سے فرمانے لگے کہ دیکھو بھئی غالب بھی کس قدر صاحب بصیرت شخص ہے اس نے اپنی شاعری کے مستقبل کی نسبت جو پیشگوئی کی نظم لکھی ہے اس میں کہا ہے کہ

حرف حرفم در مذاق فتنہ جا خواہد گرفت
رزمگاہ ناز شیخ و برہمن خواہد شدن

فرمانے لگے مذاق فتنہ' کیا عمدہ ترکیب ہے انسان کی جبلتوں اور اس کے جذبات کے متعلق بہت سے الفاظ تراشے گئے ہیں لیکن غالب نے بعض انسانوں کی جبلت کے لئے کیا عمدہ اصطلاح وضع کی ہے۔ غالب نے جو اپنے کلام کے متعلق پیش گوئی کی تھی وہ خود اقبال کے متعلق غالب کے مقابلے میں کہیں زیادہ پوری ہو رہی ہے۔ شیخ بھی اس کی سند سے گفتگو کرتا ہے اور برہمن بھی اور ذوق فتنہ کا جو ظہور ہے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

اقبال کی گفتگو میں بھی یہی بات تھی ہر قسم کا شخص ان سے ملتا تھا اور وہ ہر شخص سے اس شخص کے مذاق کی بات کرتے تھے۔ وہ کافر کے کفر سے ملحد کے الحاد سے متقی کے تقوے سے اور گناہگار کی گنہگاری سے اور رند کی رندی سے براہ راست واقف تھے اور ہر صنف سے جب وہ بات کرتے تھے تو سننے والے کو یہ احساس نہیں ہوتا تھا کہ سنی سنائی باتیں کر رہا ہے اور ان کی اصلیت سے واقف نہیں اسلئے ان کی گفتگو کبھی بے معنی اور پھیکی نہیں ہوتی تھی اور [illegible] بڑی خوبی ان میں یہ تھی کہ ان میں تصنع کا نام و نشان نہیں تھا ان کو یہ خواہش نہیں تھی کہ [illegible] انھیں خواہ مخواہ متقی یا صوفی سمجھیں جیسے تصوف کی باتیں صوفیائے کرام کی طرح کرتے تھے اسی طرح رندوں سے رندی کی باتیں بھی اس انداز سے کرتے تھے کہ اسکو محسوس ہوتا تھا کہ یہ شخص بھی [illegible] ہے یہاں حیدرآباد میں انکے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے ایک شخص کا ذکر چل آیا [illegible] نے کہا کہ آدمی تو پارسا ہے لیکن بیحد بے وقوف ضرور ہے جھٹ سے انگریزی میں بولے

Piety and stupidity often go together

یعنی پارسائی اور حماقت اکثر یکجا نظر آتی ہیں
ان کی صحبت میں لطیف قسم کی ظرافت بہت تھی

لیکن کبھی کسی کو ذلیل کرنے کے لئے اس کی ہنسی نہیں اڑاتے تھے چونکہ وہ خود ظرافت پسند تھے۔ اس لئے ان کے بے تکلف ہمنشین بھی ان سے ہنسی مذاق کی باتیں کرتے تھے۔ میرے سامنے کی بات ہے لاہور کے ایک حکیم صاحب کبھی کبھی ان کے پاس آ بیٹھتے تھے وہ ذرا رند مشرب تھے ارباب نشاط کے کوٹھوں پر بھی نظر آتے تھے۔ اقبال نے ہنس کر پوچھا۔ فرمائیے حکیم صاحب آج کل اس طبقے میں کس کس کے ہاں آنا جانا ہے حکیم صاحب بولے جی کہاں اب تو بس یہیں آتا ہوں ...... بعض اوقات علمی باتوں میں بھی ان کا انداز بیان ظریفانہ ہوتا تھا۔ ایک روز فرمانے لگے۔ دو چیزیں خاص انگریزوں کی ایجاد ہیں۔ ان میں ایک ہے (Paying guest) یعنی وہ مہمان جس سے اپنے کھانے کی قیمت وصول کیجائے لیکن اس کے باوجود مہمان کہلائے۔ اور دوسرے (Honesty is the best policy) یعنی دیانتداری بہترین تدبیر و مصلحت ہے۔ اور قومیں تو دیانتداری کو دین و ایمان اور اخلاق اور تزکیہ نفس کے ساتھ وابستہ کرتی رہیں۔ لیکن اس قوم نے اس کو بطور پالیسی کے اختیار کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح فرمایا کہ لوٹ، جبر ظلم، ناجائز مطالبے، یہ سب کچھ پہلی جابرانہ اور بے آئین حکومتوں میں بھی تھا۔ اور موجودہ آئینی حکومتوں میں بھی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اب حکومتیں یہ کرتی کہ جو کچھ کرنا ہوا سے پہلے لکھلو اور اس کا نام رکھو ضابطہ اور قانون اور پھر جو جی چاہے کرو بس اپنے ہر فعل میں کسی قانون اور ضابطہ کا حوالہ دیکر اس کو جائز بنا لو بس لکھ لینا اور پھر کرنا اصل فرق یہی ہے اقبال کے ایک دوست بہت سیاہ فام تھے۔ اور اقبال ان کی رنگت پر ہمیشہ طبع آزمائی کرتے رہتے تھے۔ یہ صاحب نائٹ یعنی سر ہو گئے اقبال نے کہا انگریزوں نے تم کو صحیح خطاب دیا ہے۔ لیکن خطاب کہا ہے

محض تمھاری حقیقت بیان کردی ہے تم پہلے بھی نائٹ یعنی شب سیاہ ہی تھے۔ اسی طرح یہ صاحب ایک انگریزی ڈنر میں جس میں اقبال بھی تھے۔ سیاہ ڈریس سوٹ اور سیاہ موزے اور شوز پہنے ہوئے آئے جو رنگ جسم کا تھا وہی لباس کا۔۔۔۔ اقبال نے بڑے تعجب سے ان کو دیکھکر کہا کہ ارے یہ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم برہنہ ہی اس دعوت میں چلے آئے۔ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص اقبال کے لطیفے اس کے ہمنشینوں سے پوچھ پوچھ کر جمع کرے تو ظرافت کا ایک دلچسپ مجموعہ بن جائے۔

میں ابھی عرض کرچکا ہوں کہ ان کا گھر ہمیشہ ہر شخص کے لئے کھلا رہتا تھا اور جو شخص جتنی دیر تک چاہے ان کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ لظاہر یہ تضیع اوقات معلوم ہوتی ہے بعض لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہوگا کہ یہ شخص مطالعہ کب کرتا تھا بڑے بڑے مسائل کے متعلق سوچتا کب تھا اور شعر کس وقت کہتا تھا۔ اور ہر کس و ناکس کو کیوں اجازت عام تھی کہ جبتک چاہیں اسکے پاس بیٹھکر اس کا وقت ضائع کرے میں نے تو کبھی یہ سوال ان سے نہیں کیا تھا اس لئے کہ میں خود ان کا وقت ضائع کرنیوالوں میں سے تھا لیکن بعض اور لوگوں نے ان سے کہا تو جواب دیا کہ میرا وقت ضائع نہیں ہوتا۔ رنگ رنگ کے لوگ میرے پاس آتے ہیں۔ اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں یہ بھی درا[illegible] نوع انسان کے مطالعہ کا ایک ذریعہ ہے اصل مطالعہ انسانی فطرت کا مطالعہ ہی ہے۔ علاوہ یہ بات بھی تھی جو میں نے انکی صحبت میں محسوس کی۔ کہ خواہ کوئی شخص بھی ان کے پاس بیٹھا ہو اور کوئی بات بھی کر رہا ہو انکے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ سوچ رہے ہیں سنانیوالے کی بات بھی سن رہے ہیں اور خود سوچتے بھی جاتے ہیں۔ باتیں کرنیوالے کو یہ وہم و گمان بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ اس وقت کیا عجیب و غریب مضامین اقبال کے ذہن میں پیدا ہو رہے ہیں۔

[illegible] یہ ہے کہ اقبال [illegible] میں بھی ہوتے تھے وہ باہمہ اور بےہمہ ہوتے تھے سب کے سا[illegible]

بھی ہیں۔ اور سب سے الگ بھی رقص و سرود کی محفل میں بیٹھے ہیں۔ سب لوگ گانے سے لطف اٹھا رہے اور اٹھکیلیاں کر رہے ہیں۔ ادھر ادھر کی چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے لیکن یک بیک اقبال کی طرف جو دیکھا تو کمال رقت سے انکی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے ہیں۔ مے و نغمہ جو دوسروں کے نشہ اندوہ ربا تھا۔ وہ اس شخص کو خدا جانے کس سوز و گداز کے عالم میں پہنچا دیتا تھا۔ اقبال کے بعض ہمنشین اس کے اس انداز طبیعت کو سمجھ گئے تھے۔ باتیں ہو رہی ہیں۔ انھوں نے دیکھا کہ اقبال خاموش ہے اور ایک خاص قسم کی کیفیت اس کے چہرے پر نمودار ہے وہ سمجھ جاتے کہ اشعار نازل ہو رہے ہیں چنانچہ وہ کچھ عرصہ کیلئے اقبال کو اس کیفیت میں چھوڑ دیتے تھے اسکے بعد ان کو معلوم ہوتا کہ مقدس نا جواب نظم ہم سے باتیں کرنے کے دوران میں ہی اس پر نازل ہوئی۔ اس سے آپ اندازہ کر لیجیے۔ کہ اقبال کے لیئے کوئی صحبت بھی تضیع اوقات کا موجب نہیں بن سکتی تھی۔ ایسی طبیعت بھی خدا کی کیا بڑی نعمت ہے جس کو جلوت میں بھی خلوت حاصل ہو یہ صوفیا کے "دست بکار و دل بیار" والا معاملہ ہے۔ یہ لوگ انسانوں کے ساتھ اسی طرح رہتے ہیں۔ جس طرح بطخ پانی میں۔ چاروں طرف سے پانی کے تھپیڑے پڑ رہے ہیں۔ لیکن پر خشک کے خشک ہیں۔

پنجشنبہ ۱۶/ اسفندار مطابق ۶/ جنوری

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ سہیگل کے گائے ہوئے ریکارڈ

۸-۴۵ للتا بائی۔ غزلیں (۱) نہ ہے عشق کی انتہا چاہتا ہوں (اقبال)
(۲) نہیں عشق میں اس کا تو رنج ہمیں (ظفر)

۹-۰ حبیب الدین۔ غالب کی غزلیں۔ ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا

۹-۱۵ خبریں۔

۹-۲۰ للتا بائی۔ بھیرویں

۹-۳۰ ترانۂ دکن۔

شام — دوسری نشر:۔

۵- استاد کے گانے

۵-۲۰ ستار سازہ چہاپٹ کا ایک جھلک سارنگی۔ ہارمونیم پیانو

۵-۳۰ للتا بائی ٹھمری۔

۵-۴۰ ٹھمری اور بھجن

۶-۰ کنڑی نشریات۔
کرناٹک موسیقی۔ اڈوی راؤ
تبصرہ۔ ریکارڈ۔ حیدرآباد میں کنڑی زبان
تقریر و بٹھل راؤ۔

۶-۳۰ مارواڑی

ریکارڈ۔ عبدالکریم خاں۔
سارنگی۔ استاد غلام محمد خاں لاہور والے
گانا۔

۷-۰ للتا بائی۔ غزلیں۔

۷-۱۵ **بچیوں کے لئے**
دیوانی ہانڈی۔

۷-۴۵ حبیب الدین۔ دادرا اور بھجن۔

۸-۰ سوتن گھرسیاں۔ غلام محمد خاں سے دادرا سنئے

۸-۱۰ ہوائی جہاز کی کہانی۔ تقریر آفتاب حسن۔

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں۔

۹-۰ تلنگی میں خبریں۔

۹-۱۰ سوز و ساز۔ خاص پروگرام جس میں للتا بائی۔ ذاکر علی۔ غلام محمد خاں لاہور والے
شیخ داؤد۔ حصہ لے رہے ہیں۔

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن:۔

جمعہ ۱۷ اسفندار ۱۳۵۵ف ۱۷ جنوری

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ تلاوت کلام پاک مع تفسیر - قاری محمد عبدالباری
۸-۴۵ جمال الدین - نعت
۸-۵۵ نعتیہ غزلیں (ریکارڈ)
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ شکنتلا بائی - شوراپوروالی
استادی موسیقی
۹-۳۵ غلام احمد اور ساتھی - قوالی
۱۰-۰ خواتین کے لئے
عالم نسواں
سماجی "کھکھیلیاں" افسانہ عظمت عبدالقیوم
۱۰-۱۰ "کام کی باتیں" تقریر - ممتاز رشید قریشی
۱۰-۲۰ شکنتلا بائی - دادرا
۱۰-۳۰ "منتخب کلام" بشیر النساء بیگم بشیر
۱۰-۴۰ نعت خوانی - محمودہ بیگم
۱۰-۴۵ فیچر
۱۱-۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۲-۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ شکنتلا بائی - ٹھمری
۵-۱۵ غلام احمد اور ساتھی - قوالی
۵-۳۰ قبو زیر مصری نغمہ "صالح بن ناصر"
۵-۴۰ شکنتلا بائی - روکے ہوئے ہوں گردش شمس و قمر کو میں (خسرو)
۵-۵۰ غلام احمد اور ساتھی - قوالی
۶-۰ عربی نشریات
اعلان - کیف تعیش سعید آ۔ تو ترہ قاری سید عبدالکریم الحسینی تقیم الاسلام (نظم خوانی) سید بشیر احمد - سید وحید احمد - اخباری تبصرہ - ریکارڈ
۶-۳۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۶-۴۵ غلام احمد اور ساتھی - قوالی
۷-۰ شکنتلا بائی - شوراپوروالی
عام پسند موسیقی۔
۷-۱۵ بچوں کے لئے
انکی پسند کے ریکارڈ

۷-۴۵ "طبلہ پر حبپ تال" چھوٹے خاں
۸-۰ "پرانی طرزیں" (ریکارڈ)
۸-۱۰ ریڈیو کی ڈاک - ندیم
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ شکنتلا بائی شوراپور دالی خیال اور غزل
"دور بیں" (خاص پروگرام)
۹-۳۰ تلاوت کلام پاک - قاری محمد عبدالباری
۹-۴۰ غلام احمد اور ساتھی - قوالی
۱۰-۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا۔
۱۰-۱۵ آرکسٹرا - "موہنیا رنگ رنگیلی بابا"
۱۰-۲۰ شکنتلا بائی شوراپور والی - انکی اپنی کہتے بنگالہ
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

شنبہ - ۱۸ اسفندار مطابق ۱۸ جنوری

صبح پہلی نشر
۸-۳۰ "توڑی کے اقسام"
جون پوری توڑی۔
روشن علی - دیسی توڑی
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ خواجہ محمود بیگ - رتیاں کہاں گنوائی
رے بلم ہرجائی (دادرا)
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر
۵-۰ بھیم پلاس -
استائی اور خیال۔
۵-۲۰ شاملا دیوی - ٹھمری
۵-۳۰ "شبنم کے گیت" خواجہ محمود بیگ
ان آنکھوں سے دیکھ پیا
ذاکر علی - بس اب چھیڑ نہ جیون تار
۵-۴۵ "دادرے"
غلام محمد خان لاہور والے
۶-۰ تلنگی نشریات
خواتین کے لئے خاص پروگرام
۶-۳۰ "پوربی"
سارنگی - قایم حسین خان

ہارمونیم وتنکٹ راؤ

۶-۴۵ مسز چٹو پادھیا۔ گیت

۷-۰ غلام محمد خان لاہور والے۔ دو دادرے

۷-۱۵ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں۔ کہانی

گانا۔ معمہ

۷-۴۵ ریکارڈ

۸-۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر

قاضی محمد عبدالغفار

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ شاملا دیوی۔ ٹھمری اور غزل

۹-۲۵ امبا پرشاد۔ ہارمونیم

۹-۴۰ آرکسٹرا۔ بہاگ

۱۰-۰ استادی گانے

۱۰-۱۵ شاملا دیوی۔ عام پسند گانے

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ۔ ۱۹ اسفندار مطابق ۱۹ جنوری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ ریکارڈ

۸-۴۵ ببو بائی۔ غزلیں

۹-۵ سازوں کے ساتھ نظم پیریمی

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ مادھوراؤ نینن میں بسے مراری (دکھن)

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ ببو بائی۔ استادی اور عام پسند گانے

۵-۲۵ ذاکر علی۔ کون اٹھائے مری وفا کے ناز (فانی)

۵-۳۵ آرکسٹرا پر دو فلمی طرزیں

(۱) انکھیاں ملا کے (فلم رتن)

(۲) رت آئے رت جائے (فلم چترلیکھا)

۵-۵۰ خواجہ محمود بیگ

کیسا جادو ڈالا بلم متوالا

(ملادرا)

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

وسنت راؤ ٹیر کر بہاؤ گیت۔

رام چندر راؤ نائک۔ تقریر اخباری تبصرہ

۶ - ۳۰ نئے جلے گانے "(ریکارڈوں [illegible] پروگرام)

(۱) برکت علیخان

(۲) اختری فیض آبادی

(۳) غلام علی خان

(۴) افضل حسین

(۵) خواجہ محمود بیگ

(۶) زینت بیگم

(۵) عبدالکریم خان

(۶) پروفیسر چڑجی و مکرجی

(۹) اختری

۷ - ۰ ستار۔ شنکر راؤ

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ بجو بائی۔ ٹھمری۔ لاگے مورے نین

۸ - ۰ صالح بن ناصر۔ قمبوزیر عربی نغمے

۸ - ۱۰ بہبودی اطفال۔ تقریر۔ ڈاکٹر علوی

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۹ - ۳۰ اردو میں خبریں

۹ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ سارنگی اور ستار۔ ایک غزل کی طرز

۹ - ۲۰ خواجہ محمود بیگ۔ غم دل سنانے کوجی چاہتا ہے (بدر الاشان حضرت شجیع)

۹ - ۳۰ بجو بائی۔ انکی پسند کے گانے

۹ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ۔ دادرا

۱۰ - ۰ مادھو راؤ۔ خیال

۱۰ - ۱۵ بجو بائی۔ عام پسند موسیقی

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۰ اسفندار ۱۴ ۲ جنوری

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۲۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ "اسٹوڈیو ریکارڈ"

(تجدد نیازی۔ سروپ رانی۔ غلام علی خاں
روشن آرا۔ اقبال بانو اور حفیظ احمد خاں)

۶ - ۰ فارسی نشریات

اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ "پوربی ٹھاٹھ کے راگ" ریکارڈ

۷ - ۱۵ ننھوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ جلترنگ۔
کلارنٹ و ترنگ — حسن محمد

۷ - ۵۰ "جھلکیاں"

۸ - ۰ سارنگی۔ استاد امیر بخش

۸ - ۱۰ "نیویارک میں حبشیوں کی حالت"
تقریر۔ حبیب الرحمٰن

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ "پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے
پسند کئے ہوئے ریکارڈ۔

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ - ۲۱ اسفندار مطابق ۲۱ جنوری

صبح — پہلی نشر

۸ - ۴۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
پنڈت رام نواس شرما

۸ - ۴۵ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۳۰ ریکارڈ "فلم بھائی جان"

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر (یوم جلیل)

۵ - ۰ پیامات

۵ - ۱۵ اقبال بانو۔ جلیل کی غزلیں

۵ - ۳۰ سبحان خاں۔ طبلہ

۵ - ۴۵ تصدق حسین۔ استادی موسیقی

۶ - ۰ تلنگی نشریات

فیچر پروگرام

۶ - ۳۰ اقبال بانو۔ کلام جلیل

۶ - ۴۰ خواجہ محمود بیگ اور ذاکر علی۔ کلام جلیل

۷ - - سبحان خاں۔ طبلہ

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"حضرت جلیل" خاص پروگرام

۷ - ۴۵ اقبال بانو۔ جلیل کی غزلیں

۸ - - پدمی۔ نعت حضرت جلیل

۸ - ۱۰ "حضرت جلیل" تقریر

نواب ہوش یار جنگ بہادر

[۸] - ۲۵ ریکارڈ

[۸] - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

[۹] - - تلگو میں خبریں

[۹] - ۱۰ تصدق حسین۔ استادی گانے

[۹] - ۲۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک۔

پنڈت رام نواس شرما

۹ - ۴۰ کنہیا لعل۔ بھجن

۹ - ۵۵ اقبال بانو۔ کلام جلیل

۱۰ - - ذاکر (حضرت جلیل)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۲ر اسفندار مطابق ۲۲ر جنوری

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ہماری پسند کے ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ "جیوتی کارائے کے گائے ہوئے ریکارڈ"

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - مادھوراؤ۔ خیال

۵ - ۱۵ لکشمن راؤ۔ ٹھمری

۵ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ۔ دادرا

۵ - ۴۵ ذاکر علی "بتادو کیا ہے اگر مستقل عذاب نہیں" (جامی)

۶ - - مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ۔ اپنی پسند کے ریکارڈ۔

تقریر۔ اتم راؤ

۶ - ۳۰ ٹھمری، غزلیں، دادرے اور گیت

ریکارڈوں کا پروگرام

افضل حسین نگینہ۔ زہرہ انبالہ والی۔

درانی۔ ماسٹر مدن۔ زینت بیگم۔

نور آگرہ والی۔ پریم شرما۔

اختری فیض آبادی۔

۸ - ۱۵ بچوں کے لئے - "فیچر"
۸ - ۴۵ آرکسٹرا پر دو فلمی طرزیں
۸ - ۰ کنہیا لال - میر کی غزل
۸ - ۱۰ "شہریوں کی تحریک اور طلباء"
تقریر - محمد بن عمر
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ کنڑی میں خبریں
۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۹ - ۳۰ یوروپین موسیقی - مسز شامور ہٹ
۹ - ۴۵ انگریزی تقریر - عبد العلی
۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی - مسز شامور ہٹ
۱۰ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲۳ اسفندار مطابق ۲۴ جنوری

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ "صبح کے راگ"
غلام صدیق خان - دیسی
غلام محمد خان - للت
مادھورا ؤ - دیس کار
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ غلام محمد خاں - سارنگی پر بھیرویں
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ غلام صدیق خان - استادی گائکی
۵ - ۱۵ اقبال بانو -
چاہے تو مورا من لے لے (وادرا)
دل ہٹ گیا قرار گیا زندگی گئی (جامی)
۵ - ۳۵ غلام محمد خان - دادرا
۵ - ۴۵ اقبال بانو - ڈھولک کے گیت
۶ - ۰ کنڑی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ
خواتین اور سماج - تقریر کہا دی شاشا
۶ - ۳۰ "شیشہ اور تار" - حسن محمد اور جاشوا
۶ - ۴۰ غلام محمد خاں - سری راگ کی ایک
مشہور چیز - سارنگی پر الاپ
۷ - ۰ اقبال بانو - عام پسند موسیقی

۷ - ۱۵ بچیوں کے لئے
"دیوانی ہانڈی"
۷ - ۴۵ شیخ داؤد۔ طبلہ پر گت توڑا
۸ - ۰ ذاکر علی۔ غزل
جب تمہارا خیال ہوتا ہے (خسرو)
۸ - ۱۰ "نئی کتابیں" تقریر۔ ڈاکٹر زور
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ اقبال بانو۔ عام پسند موسیقی
۹ - ۲۵ بانسری۔ شنکر راؤ
۹ - ۳۰ "چند پرانے گویوں کی برسی"
تقریر۔ مرزا فرحت اللہ بیگ۔
۱۰ - ۱۵ اقبال بانو۔ دادرا اور گیت
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن۔

جمعہ ۲۴ اسفندار مطابق ۲۴ جنوری

صبح پہلی نشر
۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر۔ قاری محمد عبدالباری
۸ - ۴۵ نعت۔ غلام محمد
۸ - ۵۵ نعتیہ غزلیں (ریکارڈ)
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ کملا بائی
۹ - ۴۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی

خواتین کے لئے

عالم نسواں
۱۰ - ۰ کام کی باتیں تقریر۔ منیعہ سلطانہ
۱۰ - ۱۰ "نظم خوانی" شمس ناہید
۱۰ - ۲۰ کملا بائی۔ عام پسند گانا
۱۰ - ۳۰ "ہمارے سماجی مسائل"
تقریر سکینہ بیگم
۱۰ - ۴۰ سازی ریکارڈ
۱۰ - ۴۵ فیچر
۱۱ - ۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۲ - ۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر
۵ - ۰ کملا بائی۔ خیال

۵-۱۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی
۵-۳۰ اصغر علی۔ غزلیں
۵-۴۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی
۶-۰ عربی نشریات۔
اعلان۔ امرباختہ البدینہ۔ تقریر الحیری موسیقی صالح بن ناصر۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔
۶-۳۰ کملا بائی۔ بھجن اور بہاؤ گیت
۶-۴۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی
۷-۰ کملا بائی۔ خیال
۷-۱۵ بچوں کے لئے
پسند کے ریکارڈ۔
۷-۴۸ ذاکر علی گیت اور غزل
۸-۰ دستو ڈیو آرکسٹرا
۸-۱۰ "عربی شاعری میں رزم نگاری" تقریر یحییٰ صدیقی۔
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ سارنگی۔ قایم حسین خان
۹-۲۰ کملا بائی۔ عام پسند گانے
۹-۳۰ محبوب بخش اور ساتھی قوالی
۹-۴۵ کنہیا لعل۔ کچھ کھیل نہیں تھا سے لینا ارباب وفا کی بانوں کا دفترا
۱۰-۰ کملا بائی عام پسند گانے
۱۰-۱۵ محبوب بخش اور ساتھی قوالی
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۲۵ اسفندار مطابق ۲۵ جنوری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ اقبال بانو عام پسند گانے
۸-۴۵ عبدالرشید خاں۔ استادی گانے
۹-۰ لکشمن راؤ ہارمونیم
۹-۵ ریکارڈ
۹-۲۵ خبریں
۹-۳۰ اقبال بانو عام پسند گانے
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ـ ۰ شیلا بائی خیال
۵ ـ ۱۵ بلبل ترنگ محمد رفیع الدین
۵ ـ ۲۰ اقبال بانو ـ دادرا و غزل
۵ ـ ۴۰ شیلا بائی ـ بھجن اور پد
۵ ـ ۵۰ عبدالرشید خان ـ غزل
۶ ـ ۰ تلنگی نشریات ـ
ستار ـ طنز اور مزاح ـ تقریر پروفیسر
رام نرسو ـ فلمی گانے ـ
۶ ـ ۳۰ شیلا بائی ـ خیال
۶ ـ ۴۰ کنہیا لعل ـ غزلیں ـ
۷ ـ ۰ اقبال بانو ـ لاؤں وہ تنکے کہیں
سے آشیانے کے لئے (اقبال)
۷ ـ ۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں ـ کہانی اگانا ناٹک
۷ ـ ۴۵ آرکسٹرا "مارو"
۸ ـ ۰ شیلا بائی ـ مہاو گیت
۸ ـ ۱۰ "کیا آپ یقین کریں گے" تقریر ابن علی
۸ ـ ۲۵ ریکارڈ ـ
۸ ـ ۳۰ اردو میں خبریں
۸ ـ ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ ـ ۰ تلنگی میں خبریں
۹ ـ ۱۰ عبدالرشید خاں ـ عام پسند گانے
۹ ـ ۲۰ شیلا بائی ـ استادی گانے
۹ ـ ۳۰ لکشمن راؤ ـ عام پسند گانے
۹ ـ ۴۰ سروپ رانی ـ غزل
۹ ـ ۵۰ کنہیا لعل ـ دادرا و غزل
۱۰ ـ ۵ شیلا بائی استادی گانے
۱۰ ـ ۲۰ اقبال بانو ہلکے پھلکے گانے
۱۰ ـ ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۶ ؍ اسفندار مطابق ۲۶ ؍ جنوری

صبح — پہلی نشر

۸ ـ ۳۰ نورجہاں بیگم ـ عام پسند گانے
۸ ـ ۴۵ منظور احمد ـ غزلیں
۹ ـ ۰ عبدالکریم خان (ریکارڈ)
۹ ـ ۱۵ خبریں
۹ ـ ۲۰ نورجہاں بیگم ـ ٹھمری
۹ ـ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ حیدرآباد کے شعراء کی غزلیں (خاص پروگرام)
نورجہاں بیگم - غزل (جامی)
منظور احمد - پھر ہجوم ہوس انجمن آرائی ہے (توفیق)
ذاکر علی - ان سے ملکے غم اپنا جیسے بھول جاتا ہوں (خسرو)
زاہد علی - غزل (وجد)
۵-۳۰ "طبلہ پر پورب کی باج - امیر حسن خاں
۵-۵۰ منظور احمد - غزل
۶-۰ مرہٹی نشریات
اخباری تبصرہ - بچوں کا پروگرام
۶-۳۰ منظور احمد - نعتیہ غزلیں
۶-۴۵ نورجہاں بیگم - دادرا اور گیت
۷-۰ ہارمونیم - ذاکر علی
۷-۱۵ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب
۷-۴۵ نورجہاں بیگم (غزلیں) کچھ تجھ کو خبر ہے
ہم کیا کیا اے گردش دوراں بھول گئے۔
رہ صداء محبت کی کوئی منزل نہیں

۸-۰ ریکارڈ "فلم بھائی جان"
۸-۱۰ "مشاہیر سے میری ملاقات" تقریر - ڈاکٹر رضی الدین صدیقی -
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ نورجہاں بیگم - ٹھمری
۹-۲۵ منظور احمد غزل
۹-۳۵ "طبلہ پر دلی کی باج" امیر حسن خاں
۱۰-۰ ذاکر علی غزلیں
۱۰-۱۵ نورجہاں بیگم - ان کی پسند کے گانے
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۷ اسفندار مطابق ۲۷ جنوری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ - کنہیا لعل - عام پسند گانے
۸-۴۵ ریکارڈ
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ کنہیا لعل بھجن
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۰ کرناٹک موسیقی مس شوبھاونکٹ راؤ

۵ ۔ ۳۰ کنہیا لعل : بھجن

۵ ۔ ۴۵ خواجہ محمود بیگ دادرا وغزل

۶ ۔ ۰ فارسی نشریات

اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ

۶ ۔ ۳۰ ست نارائن ۔ دو بھجن

۶ ۔ ۴۰ کرناٹک موسیقی مس شوبھاونکٹ راؤ

۷ ۔ ۰ ذاکر علی دادرا و غزل

۷ ۔ ۱۵ بچوں کا پروگرام

۷ ۔ ۴۵ "وائٹن پہ موجا پروانے جا"

۷ ۔ ۵۰ "جھلکیاں"

۸ ۔ ۰ کرناٹک موسیقی مس شوبھاونکٹ راؤ

۸ ۔ ۱۰ "بسنت پنچمی" تقریر مسز ہیواس لاہوٹی

۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۱۰ "پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۰ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۸ اسفندار مطابق ۲۸ جنوری

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ شری بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ پنڈت رام نواس شرما

۸ ۔ ۴۰ نعتیہ گانے

۹ ۔ ۰ حسین خاں اور ساتھی قوالی ۔ الفت میں کیا ہے کوچہ الفت میں آکے دیکھ (خمسہ)

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ حسین خاں اور ساتھی قوالی ۔ کیا بتاؤں عشق نے کیا کر دیا (غزل)

۹ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۰ حسین خاں اور ساتھی قوالی ۔ زندگی کا رنگ کچھ بدلا نظر آیا مجھے (خمسہ)

۵ ۔ ۱۵ ۔ آرکسٹرا

۵ ۔ ۳۰ نعت عام

۵ ۔ ۴۰ ۔ حسین خاں اور ساتھی قوالی وہ کون ہے ایسا جو تیری شکل دکھائے وحدت مقام کمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۶ - ۰۰ تلنگی نشریات
آرکسٹرا تلنگی نشر۔ تقریر۔ ایس وشوانا تھ
شاستری۔ کرناٹک موسیقی۔

۶ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ۔ نعتیہ کلام
نظر میں ابھی جچتا نہیں ہے تاج شاہانہ
(۲) ہوئے سرتاج عالم یا نبی تم شاہ دیں ہو

۶ - ۴۵ حسین خاں اور ساتھی۔
بھیک دے میرے مولا مجھے بھیک دے

۷ - ۰۰ ابراہیم خاں۔ نعتیہ گانے۔

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
نظمیں اور کہانیاں

۷ - ۴۵ حسین خاں اور ساتھی۔ قوالی۔
ناز کرتے ہوئے آتے ہیں اطاعت والے

۸ - ۰۰ خواجہ محمود بیگ۔
سب سے بڑھ کر ہے لئے ارماں مرا ارمانوں میں (نعتیہ غزل)

۸ - ۱۰ "معاشی مسائل" تقریر عبد القادر

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ حسین خاں اور ساتھی۔ قوالی
نہ منصب دے نہ دولت دے نہ زر دے

۹ - ۲۰ قصیدہ بردہ شریف حبیب جعفر اور ساتھی

۹ - ۴۵ ابراہیم خاں نعتیہ غزل
عرصۂ حشر میں اے شافع عصیاں آجا

۹ - ۵۵ حسین خاں اور ساتھی۔
مکاں لامکاں دونوں مکاں میں مصطفےٰ نکلے

۱۰ - ۵ قصیدہ بردہ شریف۔
حبیب جعفر اور ساتھی

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۹ اسفندار مطابق ۲۹ جنوری

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ ہمارے اسٹوڈیو میں تیار کیے ہوئے ریکارڈ

۶-۰ مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ۔ بھاؤگیت پرسیلا چودری

تقریر راجہ شامراج بہادر

۶-۳۰ فلمی کہانی

۷-۱۵ بچوں کیلئے

فیچر

۷-۴۵ ریکارڈ

۸-۰ سازوں کے ساتھ نظم۔ نذیر احمد

۸-۱۰ "اردو کی چند اچھی نظمیں" تقریر عزیز احمد

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ یوروپین موسیقی

۹-۳۰ آرگوس سمفنی (آرکسٹرا)

۹-۴۵ "دفاعی خدمات" انگریزی تقریر

ڈی - ایس - سندرم

۱۰-۰ آرگوس سمفنی آرکسٹرا

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۳۰ ر اسفندار مطابق ۳ جنوری

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ امبا پرشاد۔ خیال بھیرو

۸-۴۵ قائم حسین خاں۔ سارنگی پرجونپوری

۹-۰ امبا پرشاد۔ بلاول کی ایک قسم

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ ریکارڈ

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ ٹھمری اور دادرا

۵-۲۰ ذاکر علی غزل

۵-۳۰ امبا پرشاد۔ ہارمونیم پر کدارا

۵-۴۰ دادرا و غزل

۶-۰ کنڑی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ فیچر

پروگرام نوشتہ کے۔ نارائن راؤ

۶-۳۰ ۔ دادرے۔

۶-۵۰ امبا پرشاد۔ پد

۷-۵ "حضرت خواجہ منتجب الدین" تقریر

۷-۱۵ بچیوں کا پروگرام
"دیوانی ہانڈی"

۷-۴۵ آرکسٹرا

۸-۰ تنکر راؤ۔ بانسری پر دو طرزیں

۸-۱۰ افسانہ ۔ رشید قریشی

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ عام پسند گانے

۹-۲۰ امبا پرشاد ۔ جیت

۹-۴۰ ۔ دادرا

۹-۵۰ روشن علی ۔ استادی گانے

۱۰-۱۰ ۔ عام پسند گانے

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۱۳ اسفندار مطابق ۳۱ جنوری

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر قاری محمد عبدالباری

۸-۴۵ نعت حبیب اللہ

۸-۵۵ خواجہ محمود بیگ
تو ہی بھر وسہ تو ہی سہارا (نعتیہ غزلیں)
زباں پر محمدؐ کا جب نام آیا

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ زہرہ بائی جیپو والی ۔ عام پسند گانے

۹-۲۵ منظور احمد اور ساتھی قوالی

خواتین کیلئے

عالم نسوان

۱۰-۰ "نوکر" افسانہ سعیدہ منظر

۱۰-۱۰ نظم خوانی

۱۰-۲۰ زہرہ بائی ۔ جے پور والی ۔ عاقل کے گیت

۱۰-۳۰ "قومی کام" تقریر بیگم حسین علیخا

۱۰-۴۰ ریکارڈ

۱۰-۴۵ فیچر

۱۱-۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲-۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ زہرہ بائی جیپو والی ۔ استادی اور عام پسند گانے

۵-۲۰ منظور احمد اور ساتھی ۔ قوالی

۲۵-۵ زہرہ بائی ۔ جے پور والی ۔ دادرا

۴۵-۵ خواجہ محمود بیگ ۔ ٹھمری

۰-۶ **عربی نشریات**

اعلان ۔ کیف تنشر اللغۃ العربیۃ بتقریر حسن الاعظمی ۔ موسیقی ۔ احمد بن سیف الکثیری

اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ

۳۰-۶ منظور احمد اور ساتھی ۔ قوالی

۵۰-۶ نظم ۔ ریمی "ستاروں بھری رات"

۰-۷ زہرہ بائی جے پور والی ۔ استادی گانے

۱۵-۷ بچوں کے لئے

ریکارڈ

۴۵-۷ خواجہ محمود بیگ ۔ آجا نسا آجا (گیت)

غزل ۔ شرمندہ کر دیا کرم خوئے یار نے (ضمیر بدایونی)

۰-۸ منظور احمد اور ساتھی ۔ قوالی ۔ آپ خیالوں کے ہیں محبوب رسول عربی

۱۰-۸ "دو چند قومی کام" ۔ تقریر ۔ حسام الدین غوری

۲۵-۸ ریکارڈ

۳۰-۸ اردو میں خبریں

۴۵-۸ انگریزی میں خبریں

۰-۹ تلنگی میں خبریں

۱-۹ منظور احمد اور ساتھی ۔ قوالی

۳۰-۹ تلاوت کلام پاک ۔ قاری محمد عبدالباری

۴۰-۹ منظور احمد اور ساتھی ۔ قوالی

۵۵-۹ زہرہ بائی جے پور والی ۔ عام پسند گانے

۱۰-۱۰ خواجہ محمود بیگ ۔ حسرتوں کو مری پامال کیا کرتے ہیں (خسرو)

۲۰-۱۰ زہرہ بائی جے پور والی ۔ بھیرویں

۳۰-۱۰ ترانۂ دکن

ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE
Hakkaba-Jamea,
DELHI
FROM
OFFICE OF THE STATION DIRECTOR,
BROADCASTING STATION, HYDERABAD (DN.)
DELHI.

پندرہ روزہ رسالہ
نشر گاہ حیدر آباد
9(9)

حفیظ صدیقی صاحب
جو ہماری نشرگاہ سے تقریریں نشر کرتے ہیں

شہاب الدین اور ساتھی - فروردی کے پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں

جلد (۹) | یکم تا ۱۵ فروردی ۱۳۵۶ف مطابق یکم تا ۱۵ فروری ۱۹۴۷ء | شمارہ (۹)

فہرست

نوائیہ

زیرِ نظر نیم ماہی کی قابلِ ذکر تقریریں یہ ہیں

ہندوستان کے لئے مثالی دستور ہندوستان اس وقت عبوری دور سے گذر رہا ہے وہ خوشحالی اور بدحالی کے دوراہے پر ہے۔ یہ دستور سازوں کا کام ہے کہ وہ ترقی پذیر ہندوستان کو خوشحالی کے راستے پر لگا دیں۔ سیاسی اقتدار کی موجودہ کشمکش میں ایمانداری کا تقاضا یہ کہ ہم کچلے ہوئے طبقوں کو ان کا حق دیں ورنہ ہندوستان جیتی بازی ہار جائیگا۔ ہندوستان کیلئے مثالی دستور وہی ہوسکتا ہے جس کے ڈھانچے کی تیاری میں ہندو مسلمان برابر کے شریک ہوں اور جبکہ ہر مفاد کے ساتھ انصاف روا رکھا گیا ہو۔ ۵ رفروری کو "ہندوستان کیلئے مثالی دستور" کے عنوان پر پروفیسر حسین علی مرزا صاحب کی تقریر ہوگی۔

مصلحِ اعظم آج سے تیرہ سو سال قبل عرب کے ریگستان سے جس امیؐ نے ساری انسانیت کو انسانیت کا جو پیام دیا اس پر آج تک انسانیت ناز کر رہی ہے۔ اس نے انسانی برادری حریت، اخوت اور مساوات کا درس دے کر ساری انسانیت کو نوازا ہے۔ اس کے پاس اپنے اور بیگانے، دوست، دشمن، چھوٹے اور بڑے کالے اور گورے سب ایک تھے۔ یہ دیانت فکر و عمل کا مبلغ اور گفتار و کردار کا غازی کون تھا؟ وہ صحرائے عرب کا رہنے والا، ہاشمی قبیلہ کا ایک فرد، عبداللہ کا جگر گوشہ، آمنہ کا لال اور دائی حلیمہ کی گود کا پالا محمدؐ تھا۔ آیئے ۱۲ رفروری کو اس مصلحِ اعظم سے متعلق قاری قطب الدین صاحب سے تقریر سنیں

اڈیٹر کے فرائض ہندوستان میں اخبار کا اڈیٹر عجیب و غریب شخص ہوتا ہے وہ بہ ایک وقت

اداریے بھی لکھتا ہے، دوسروں کے مسودے بھی صاف کرتا ہے، کاپیوں کی تصحیح بھی کرتا ہے، طباعت و اشاعت کی ذمہ داری بھی لیتا ہے، مراسلہ نگاروں کو جواب بھی دیتا ہے اور پھر وہ اشتہارات بھی فراہم کرتا ہے۔ خود کوزہ، کوزہ گر و خود گل کوزہ والی بات ہے۔ اخباری مشین کا یہی ایک کرتا دھرتا ہے۔ اخبار اسی کے دم سے چلتا ہے۔ جہاں اس کی یہ ذمہ داریاں ہیں وہاں اس کا یہ فریضہ ہے کہ وہ عوام کے خیالات کی سچی ترجمانی کرے۔ اس فرض کی ادائی میں دولت اور اقتدار کی جگمگاہٹ اسے مرعوب نہیں کر سکتی۔ اس کا آئین حق گوئی اور بیباکی ہے اگر وہ اپنے فرض منصبی کو پورا کرنے میں ذرا بھی کوتاہی کرے تو دنیا اسے ننگ آدم، ننگ دیں اور ننگ وطن کے نام سے یاد کرتی ہے۔
۱۴ر فروری کو حبیب اللہ صاحب اوج "ایڈیٹر کے فرائض" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے۔

سلسلے کی تقریر	اس نیم ماہی میں سلسلے کی حسب ذیل تقریر شریک ہے۔

۱۵۔ فروری۔ "مشاہیر سے میری ملاقات" تقریر خان بہادر سید احمد۔

انگریزی پروگرام	زیر تبصرہ نیم ماہی میں نظم خوانی اور یہ انگریزی تقریر نشر ہوگی

۵ ر فروری نظم خوانی ـــــــــ عطاء الرحمٰن صاحب
۱۲ر " انگریزی تقریر پروفیسر عزیز احمد

اشاعت خواتین۔	زیر نظر نیم ماہی کی ساعت خواتین کے قابل ذکر اجزا یہ ہیں۔

۷۔ فروری ۱۰ ساعت صبح "مفید مشغلے" تقریر رفیعہ سلطانہ صاحبہ۔

۷۔ فروری ۱۰/۱۰ ساعت صبح نظم خوانی ۔ مس نعیم انصاری۔

۷۔ فروری ۱۰/۳۰ ساعت صبح "ہماری رسمیں" تقریر سعیدہ سلطانہ صاحبہ۔

۱۴۔ فروری ۱۰ ساعت صبح کام کی باتیں"۔ تقریر رضیہ اکبر حسن صاحبہ

۱۴۔ فروری ۱۰/۱۰ ساعت صبح ۔ نظم خوانی ۔ عثمانی بیگم صاحبہ

۱۴۔ فروری ۱۰/۲۰ ساعت صبح "خواتین اور ادب" تقریر جہاں بانو بیگم صاحبہ نقوی

"قلیل پس اندازی" سے متعلق خاص پروگرام

اہل ملک پر کفایت شعاری کی اہمیت واضح کرنے اور ملک میں پس اندازی کی مہم کو کامیاب بنانے کیلئے ہم ایک خاص پروگرام پیش کر رہے ہیں جس میں حسب ذیل تقریریں اور فیچر شریک ہیں۔

۶۔ فروری ۔ ۸/۱۰ تا ۸/۲۵ ساعت شب افتتاحی تقریر آنریبل نواب صدرالمہام بہادر فینانس۔

۷۔ فروری ۸/۱۰ ساعت شب تقریر عالیجناب معتمد صاحب فینانس۔

۹۔ فروری ۸/۱۰ ساعت شب تقریر جناب اسپشل افسر صاحب قلیل پس اندازی۔

۱۱۔ فروری ۸/۱۰ ساعت شب تقریر نواب عبدالرزاق خان صاحب

۱۴۔ فروری ۱۰ تا ۱۰/۳۰ ساعت شب فیچر

موسیقی کا پروگرام

زیر نظر سہ ماہی میں حسب ذیل فن کار ہمارے موسیقی کے پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں۔

استاد نثار حسین خاں (بڑودہ)

وتسلا مدھولکر

۹ ، اور ۱۱ ، فروردی ۱۳۲۵ف کو ان سے استادی اور عام پسند گانے سنئیے ۔

یکم فروردی کو رات کے دس بجے سے "اقبالیات کے عنوان سے ایک غنائی خاکہ نشر ہوگا۔
۲ ، فروردی ۱۳۲۵ف ۵ بجے ساعت شام سے آگرے کی گائیکی کے عنوان کے تحت آپ لایت حسین خان نیاض خان اور کمار گندھروا کے گائے ہوئے ریکارڈز سنیگے اسی روز رات کے ۹ بجکر دس منٹ سے گانوں اور سازوں کا ملاجلا پروگرام پیش ہوگا۔
۱۳ ، فروردی ۱۳۲۵ف کو رات کے ۹ بجکر دس منٹ سے "خیال سے گیت تک" موسیقی کا ایک خاص پروگرام پیش کیا جائیگا اس کے علاوہ ہر پیر کو رات کے ۹ بجکر دس منٹ سے ہمارے سننے والے اپنی پسند کے ریکارڈز سنیگے ۔

بچوں کا پروگرام | دوشنبہ ۳ ، فروردی ۱۳۲۵ف ننھوں کا پروگرام
سہ شنبہ ۴ ، فروردی ۔ "ہمارے رسول" ۔ تقریر" قاری محمد عبدالباری صاحب
" " " "بی بی سی کیا ہے" سلسلہ کی تقریر ۔ حمید اقبال
پنجشنبہ ۶ ، فروردی ۔ دیوانی ہانڈی ۔ لڑکیوں کا خاص پروگرام
دوشنبہ ۱۰ ، فروردی ۔ ننھوں کا پروگرام
سہ شنبہ ۱۱ ، فروردی ۔ "کہانیاں اور نظمیں"
پنجشنبہ ۱۳ ، فروردی ۔ "دیوانی ہانڈی" لڑکیوں کا خاص پروگرام

فیچر اور ڈرامے

گریز | جب تک انسان کے منھ میں زبان ہے وہ ہلتی رہیگی لیکن بلاوجہ بے موقع اور غلط چیزوں کیلئے نہیں ہلنی چاہیئے ۔ جناب مظفر علی صاحب کے "گریز" کا کردار رشتہ داروں عزیزوں بزرگوں کی بیجا

اور بے موقع زبان درازی پر تالاں ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ اپنے خاندان کی ساری لڑکیوں سے گریز کرتا ہے۔

"دنیا سے گریز، محبت سے گریز، اپنوں سے گریز، غیروں سے گریز ہوتا ہی رہتا ہے لیکن مظفر علی صاحب کا طعنوں اور زبان کی لن ترانی کا گریز عجیب ہے۔ ۷ فروری ۱۹۵۶ء کو صبح میں۔ ۸ بجکر ۴ منٹ پر فیچر "گریز" سنئے۔

"مجبوریاں" سماج عورت کی بھول کو کبھی معاف نہیں کرتا اور ماں کا گناہ بیٹی کی زندگی پر عائد کرنا سماج کے اصولوں میں داخل ہے اور اسی اصول کی وجہ سے سروپ کے خاندان والے اس کے سایہ سے گھبرانے لگے۔ سماج نے جینا حرام کر دیا۔ ماں کی بددعائیں ہر جگہ اس کا پیچھا کرنے لگیں۔ اور سروپ، مجبور و لاچار سروپ، جس نے حسین خواب دیکھے۔ جس نے قہقہے سمیٹنے کی کوشش کی جس نے مسرتیں لوٹنا چاہیں۔ مگر اس کو ملا کیا۔ غم۔ بے پناہ غم۔ بے رحم تقدیر نے اسے ایک نہ مٹنے والی کسک اور ایک سدا رہنے والا ناسور اس کے حوالے کیا۔ وہ مجبور تھا۔ ایک بوڑھیا ماں کی ضد کے آگے۔"

ایسی ہی مجبوریوں کو جناب یحییٰ صدیقی صاحب نے اپنے فیچر "مجبوریاں" میں پیش کیا ہے ۱۴ فروری ۱۹۵۶ء کو صبح کے پروگرام میں ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر یہ فیچر سنئے۔

۵ فروری ۱۹۵۶ء کو بچوں کے لئے جناب اظہر افسر صاحب کا لکھا ہوا فیچر "ثریا کے ابا" نشر ہوگا۔

اور جناب مصطفےٰ کمال صاحب کا نیم مزاحیہ فیچر "دلی دور ہے" ۱۲ فروری ۱۹۵۶ء کو بچوں کے پروگرام میں نشر ہوگا فقط

امریکہ کے سائنسی ادارے

ڈاکٹر مظفر الدین صاحب قریشی

ایک زمانہ تھا کہ امریکہ کے لوگ سائنس میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے یورپ کی جامعات کا رخ کیا کرتے تھے مگر اب یہہ صورت ہے کہ یورپ اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے لوگ فنی تعلیم کی تکمیل کیلئے امریکہ جانے پر مجبور ہیں۔ آج سے پچیس سال پہلے ہندوستان کے علمی حلقوں میں امریکی جامعات کی اسناد پر ہنسی اڑائی جاتی تھی مگر اب یہہ کیفیت ہے کہ ہمارے ماہرین تعلیم طالب علموں کو یہہ مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ امریکی جامعات میں جاکر تعلیم پائیں۔ جب سے میں امریکہ سے واپس آیا ہوں اکثر احباب نے مجھ سے یہہ سوال پوچھا ہے کہ آیا درحقیقت امریکہ میں سائنسی تعلیم اور تحقیقات کا معیار بلند ہوگیا ہے یا محض جنگ میں شاندار جیت اور اٹیم بم کی ایجاد سے دنیا کو یہہ دھوکہ ہو رہا ہے کہ امریکہ سائنس کے میدان میں آگے بڑھ گیا ہے۔

اس سوال کا جواب دینے سے پہلے یہہ بتا دینا ضروری ہے کہ سائنس کے دو پہلو ہیں ایک خالص علمی جس کا تعلق فلسفہ سے ہے اور دوسرا عملی یا اطلاقی جس کا تعلق معاشرہ سے ہے جہاں تک سائنس کے خالص علمی پہلو کا تعلق ہے اب تک اس کی ترقی میں انگلستان جرمنی اور یورپ کے دوسرے ممالک پیش پیش رہے ہیں اور اگرچہ گذشتہ بیس پچیس برس امریکہ نے بھی اس میدان میں اچھی خاصی ترقی کی ہے مگر ابھی تک وہ انگلستان کے درجہ تک نہیں پہنچ سکا لیکن جہاں تک اطلاقی اور عملی سائنس کا تعلق ہے اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ صنعتی کیمیا کیمیکل

انجینیرنگ اور انجینیرنگ کی دوسری شاخوں مین امریکہ اب اسقدر ترقی کر گیا ہے کہ انگلستان کے لیئے اس کا مقابلہ کرنا دشوار ہے۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ اطلاقی سائنس کی ترقی صنعتی ترقی پر موقوف ہے اور اسوقت صنعت مین بحیثیت مجموعی امریکہ اول ہے۔ اسکے علاوہ صنعت میں سائنسی تحقیقات کا استعمال جسقدر امریکہ میں ہے وہ کسی دوسرے ملک میں دیکھنے میں نہیں آتا۔ سب سے پہلے پچاس برس ہوے جرمنی نے اس طرف قدم اٹھایا تھا۔ اور یہہ ثابت کر دیا تھا کہ صنعت میں سائنس کے استعمال سے صنعت اور سائنس دونوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ جرمنی کی کیمیائی صنعت کی حیرت انگیز ترقی اسی سائنسی اور صنعت کے ملاپ کا نتیجہ تھی امریکہ نے یہہ سبق جرمنی ہی سے سیکھا تھا مگر جرمنی اپنی سیاسی غلطیوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہوگیا اور امریکہ نے صنعتی سائنس میں اسکی جگہ لے لی۔ مشہور جرمن سائنس داں لیبگ نے ایک موقعہ پر کہا تھا کہ کسی ملک کی مادی ترقی اور خوشحالی کا اندازہ اس ملک میں سلفیورک ایسڈ کی پیداوار سے کیا جا سکتا ہے۔ سلفیورک ایسڈ چونکہ کیمیائی صنعت میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اس لئے کیمیا کی صنعت کی ترقی جانچنے کے لئے اس اہم شئے کی پیداوار سے مدد مل سکتی ہے مگر آج کسی ملک کی عام صنعتی ترقی کا صحیح معیار اگر کوئی چیز قرار دیجا سکتی ہے تو وہ سائنسی اور صنعتی تحقیقات کے ادارے اور انکا بجٹ ہے۔ اس اعتبار سے امریکہ کو سب ملکوں پر فوقیت حاصل ہے۔ اسوقت امریکہ میں دو ہزار سے زیادہ تجربہ خانے کمپنیوں کے قائم کردہ ہیں جن میں پچاس ہزار سے زیادہ سائنس داں صرف صنعتی تحقیقات میں مصروف ہیں اور ان تجربہ خانوں پر سالانہ پچیس کروڑ ڈالر صرف کیا جا رہا ہے۔ جامعات کے سائنسی ادارے ان کے علاوہ ہیں جنکا سالانہ بجٹ تقریباً مساوی ہوگا۔ جنگ سے پہلے امریکہ میں جملہ قومی آمدنی میں ۰٫۶ فی صد کے قریب سائنسی تحقیقات پر صرف ہوتا تھا اس کے مقابلہ میں انگلستان میں سائنسی تحقیقات پر ۱ر فی صد اور جرمنی میں ۰٫۱۵ فی صد

صرف ہوتا تھا۔ سوویٹ روس کے اخراجات کے اعداد و شمار صحیح طور پر معلوم نہیں مگر اغلب یہی ہے کہ اس میں سائنسی تحقیقات کے اخراجات فی صد آمدنی امریکہ سے کم نہیں چونکہ روس کی قومی آمدنی امریکہ سے کم ہے اس لئے اس کی سائنسی تحقیقات کا جملہ بجٹ امریکہ سے کم ہوگا اس سلسلہ میں ہندوستان کا دوسرے ملکوں سے مقابلہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ جنگ سے پہلے ہندوستان میں سائنسی تحقیقات پر جملہ پچیس لاکھ روپیہ صرف ہوتا تھا جو ہندوستان کی جملہ قومی آمدنی کا ۰۶۰۱۵ فی صد ہوتا ہے۔ اگر ملکوں کی آبادی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ہندوستان میں فی کس سائنسی تحقیقات پر ڈیڑھ پائی خرچ کی جاتی ہے اور امریکہ میں تقریباً آٹھ روپیہ۔

اس سے ظاہر ہے کہ امریکہ میں سائنسی اور صنعتی تحقیقات کی طرف جسقدر توجہ کیجا رہی ہے اس کی مثال کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی حقیقت یہہ ہے کہ امریکہ میں سائنس اور صنعتی ریسرچ بذات خود ایک قسم کی صنعت بن گئی ہے جس میں بہت سے لوگ شب و روز کام کرتے ہیں اور نئی نئی ایجادوں سے دولت پیدا کرنیکے لئے نئے راستے پیدا کرتے ہیں۔ امریکہ کے کاروباری لوگ ریسرچ پر بے دریغ روپیہ صرف کرتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اس سے زیادہ منافع خیز اور کوئی چیز نہیں صنعتی ادارے چھوٹے اور بڑے اپنی آمدنی کا ایک معقول حصہ تحقیقات پر صرف کرتے ہیں۔ اور اگر ایک کمپنی اس مد میں ایک ملین ڈالر خرچ کرتی ہے تو دوسری کمپنی اس کے مقابلہ میں دو ملین ڈالر خرچ کرنے پر تیار رہے۔ اسکا نتیجہ یہہ ہے کہ صنعتی تحقیقات کا پیمانہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اس سے اگر ایک طرف صنعت کو فائدہ پہنچتا ہے تو دوسری طرف خالص سائنس کے لئے بھی نئے نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں جس سے امریکی جامعات کے سائنسی ادارے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح سے اطلاقی سائنس اور خالص سائنس کو دوش بدوش ترقی کرنیکا موقعہ ملتا ہے گذشتہ جنگ میں ایٹم بم کے

سلسلہ میں امریکہ میں جو کام ہوا ہے وہ خالص اور اطلاقی سائنس کے باہمی تعلق کی بہترین مثال ہے۔ آپ کو غالباً یہ معلوم ہوگا کہ جن اصولی معلومات سے ایٹم بم بنانے میں کام لیا گیا ہے وہ مختلف ممالک کے سائنس والوں کی چھتیس سالہ دماغی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ مگر صنعتی پیمانہ پر اس بم کی تیاری امریکہ میں ہی ہوسکتی تھی کیونکہ اس مقصد کو ایک معین وقت میں حاصل کرنے کے لئے صنعتی تحقیقات کی جس قدر سہولتیں امریکہ میں میسر آسکتی تھیں وہ کسی دوسرے ملک میں ممکن نہ تھیں۔ امریکہ کے سوا اور کونسا ملک تھا جو ایٹم بم کی صنعتی تحقیقات پر ایک بلین ڈالر کی رقم خرچ کرسکتا۔ امریکہ کے سوا اور کون سا ملک تھا جو پانچ ہزار سائنس داں اور انجینیرز اس صنعتی ریسرچ کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقات کرنے کے لئے مہیا کرسکتا۔ امریکہ کے سوا اور کونسا ملک تھا جس کے کارخانے محدود وقت میں وہ تمام مشینیں اور آلات تیار کرسکتے جو اس غرض کیلئے درکار تھے۔ اگرچہ یہ سب کام جنگی اور تخریبی اغراض کے لئے کیا گیا تھا جو کوئی قابل تعریف بات نہیں مگر اس سے صنعتی سائنس اور صنعتی تحقیقات میں امریکہ کی برتری ضرور ثابت ہوئی ہے جو اسکی آئندہ صنعتی ترقی کی ضامن ہے۔ اب اس وقت ایٹم کی اندرونی طاقت کو صنعتی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی جو کوشش ہو رہی ہے اس میں بھی امریکہ پیش پیش ہے اور کوئی تعجب نہیں کہ پہلا ایٹم انجن وہیں ایجاد ہو۔ علاوہ ازیں ایٹم بم کی ایجاد سے امریکہ میں خالص سائنسی تحقیقات کو بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔ مختلف جامعات میں Nuclear Physics اور Nuclear Chemistry میں تحقیقاتی ادارے قایم ہوچکے ہیں جن سے خالص سائنسی یہ اہم انکشافات کی توقع کی جاسکتی ہے مجھے ان میں سے چند اداروں کو دیکھنے کا موقع ملا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر حالات موافق رہے تو امریکہ خالص سائنس میں بھی بہت جلد یورپ کے درجہ تک

پہنچ جائے گا۔

امریکہ کی سائنس ترقی کا ایک سبب نازی جرمنی کی غلط پالیسی اور جرمنی کی شکست قرار دیجا سکتی ہے۔ جب ۱۹۲۶ء میں نازی جرمنی نے یہودیوں کے اخراج کی پالیسی پر عمل کرنا شروع کیا۔ تو بہت سے یہودی سائنس دانوں کو امریکہ میں پناہ لینی پڑی۔ حکیم آئن شٹائن کے نام سے ہر لکھا پڑھا آدمی واقف ہے۔ مگر آئن شٹائن کے علاوہ بہت سے اور جرمن سائنس دان جو طبیعات کیمیا اور انجینیرنگ میں ٹھوس کام چکے ہیں اور جن میں سے بعض بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں اس وقت امریکی جامعات میں تدریسی اور تحقیقاتی کام انجام دے رہے ہیں ان سائنس دانوں کی آمد سے امریکہ میں سائنسی ترقی کی رفتار تیز ہوگئی ہے اور سائنس کی بعض ایسی شاخوں میں بھی کام شروع ہو گیا ہے جن میں اس سے پہلے امریکہ میں کام نہیں ہوتا تھا۔

ئمی روز سیاہ پیر کنعاں را تماشا کن
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را

امریکہ کی ایک خوبی یہہ ہے کہ وہاں حبشیوں کے سوا باقی تمام لوگوں سے مساوی برتاو کیا جاتا ہے۔ نسل اور نسب کا جھگڑا نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے فن میں ہوشیار ہے تو بلا لحاظ نسل و مذہب اسکی قدر کیجاتی ہے اور اس کی ترقی میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں کیجاتی۔ آزادی اور مساوات کے اس ماحول میں ہر شخص اپنی صلاحیت سے خود پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ملک کو بھی پورا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس قسم کے ماحول میں سائنس اور صنعت کی ترقی یقینی ہے۔ امریکہ کے دس بارہ سائنسی ادارے دیکھنے کے بعد میری یہہ رائے ہے کہ ہماری سائنس اور صنعت کی موجودہ ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے

ہندوستانی طالب علموں کو امریکی جامعات سے بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مگر ایک مشکل جو ہندوستانی طالب علم کو وہاں پیش آسکتی ہے اس کا ذکر کردینا ضروری ہے ہمارے ملک کا نظام تعلیم کچھ اس قسم کا ہے کہ اس سے طالب علم میں خود اعتمادی پیدا نہیں ہوتی۔ افسوس ہے کہ اس نقص کو رفع کرنیکی ابھی تک پوری کوشش نہیں گئی۔ امریکہ کی کسی جامعہ میں جب ہندوستانی طالب علم جائیگا تو اسے یہہ کمی محسوس ہوگی اور اسے خواہ محسوس ہو یا نہ ہو وہاں کے اساتذہ کو تو ضرور محسوس ہوگی۔ میں نے جب امریکہ کے چند پروفیسروں سے ہندوستانی طلبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کنایتہ اس کمی کی طرف اشارہ کیا مگر ساتھ ہی یہہ بھی کہا کہ شوق محنت اور ذہانت کے اختیار سے ہندوستانی طالب علم دوسروں سے کسی طرح کم نہیں۔ امید ہے ہمارے ماہرین تعلیم نظام تعلیم کی بنیادی اصلاح کی طرف توجہ کریں گے تاکہ یہہ نقص جلد از جلد رفع ہوجائے۔

شنبہ یکم فروردی مطابق یکم فروری

صبح — پہلی نشر

۸۔۳۰ بلاول ٹھاٹ کے راگ (ریکارڈ)

۹۔ کنہیا لال۔ عام پسند گانے۔

۹۔۱۵ خبریں

۹۔۲۰ کنہیا لال۔ بھجن

۹۔۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵۔ عبدالکریم خاں (ریکارڈوں کا خاص پروگرام)

۶۔ تلنگی نشریات

آرکسٹرا۔ طب اور ویدیہ تقریر ڈاکٹر

مانک راجو۔ فلمی گانے۔

۶۔۳۰۔ سرسوتی بائی۔ عام پسند موسیقی

۶۔۴۵۔ حبیب خاں۔ خیال

اے مورا جھانجھ مندی سیراب جے

۷۔ خواجہ محمود بیگ

جب سے موہن درسوا دکھا گیو (دادرا)

۷۔۱۵ بچوں کے لیئے

ریڈیو کلب کی خبریں۔ گانا۔ کہانی۔ ریکارڈ۔ معمہ

۷۔۴۵۔ سرسوتی بائی۔ دودادرے

۸۔ حبیب خاں۔ ٹھمری۔

پیا اٹھو جاگ مرسے اکیلی ڈرلا گے۔

۸۔۱۰ "ہمارا نیا دستور" تقریر

۸۔۳۰ اردو میں خبریں

۸۔۴۵ انگریزی میں خبریں

۹۔ تلنگی میں خبریں

۹۔۱۰ سرسوتی بائی

لاؤں وہ تنکے کہیں سے آشیانے کیلئے (اقبال)

۹۔۲۰ حبیب خاں چھایا نٹ کا خیال۔

۹۔۳۵ سرسوتی بائی۔ عام پسند گانے

۱۰۔ "اقبالیات"

غنائی خاکہ۔ نوشتہ مظہر النساء بیگم

۱۰۔۳۰۔ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲ر فروردی مطابق ۲ر فبروری

صبح — پہلی نشر

۸ ـ ۳۰ افتخار احمد دہلی والے ۔ غزلیں

۸ ـ ۴۵ سارنگی پر رام کلی ۔ امیر بخش

۹ ـ ۰ شاملا دیوی ۔ بیرون میں غزلیں۔

۹ ـ ۱۵ ـ خبریں

۹ ـ ۲۰ ریکارڈ

۹ ـ ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ـ ۰ شاملا دیوی دادرا اور غزل

۵ ـ ۲۵ "آگرہ کی گائیکی" (ریکارڈز)

ولایت حسین خاں ۔ فیاض خاں ۔ انکمار گند ھروا

۵ ـ ۴۰ شاملا دیوی ٹھمری و غزل

۶ ـ ۰ مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ ۔ تقریر مسٹر بھگوان راؤ ایم اے ریکارڈ

۶ ـ ۳۰ افتخار احمد دہلی والے ۔ حسرت کی غزل

۶ ـ ۴۰ طبلہ پر جھپ تال ۔ شیخ داود

۶ ـ ۵۵ شاملا دیوی ۔ عام پسند گانے

۷ ـ ۱۵ ـ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب

۷ ـ ۴۵ مسٹر چٹو پادھیا ۔ بنگالی سنگیت

۸ ـ ۰ ذاکر علی گیت

۸ ـ ۱۰ " اعلان بعد میں کیا جائیگا

۸ ـ ۲۵ ریکارڈ

۸ ـ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ـ ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ ـ ۰ تلنگی میں خبریں

۹ ـ ۱۰ "سوز و ساز" (موسیقی کا خاص پروگرام)

جس میں شاملا دیوی
افتخار احمد دہلی والے
غلام صابر
روشن علی اور راجندر راؤ حصہ لیں گے

۱۰ ـ ۳۰ ـ ترانہ دکن

دوشنبہ ۳ رفروری مطابق ۳ رفبروری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ تلاوت کلام پاک مع تفسیر
قاری محمد عبدالباری ۔

۸-۴۵ نعت سید احسن اللہ

۸-۵۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ محمد خاں اور ساتھی ۔ قوالی

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ محمد خاں اور ساتھی ۔ قوالی

۵-۱۵ نعت ۔ خواجہ محمود بیگ ۔

۵-۲۵ محمد خاں اور ساتھی ۔ قوالی

۵-۴۰ ذاکر علی نعتیہ گانے

۶-۰ فارسی نشریات

اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ فیچر "ثقافت ہندو ایران"

۶-۳۰ ۔ محمد خاں اور ساتھی ۔ قوالی

۶-۴۵ نعتیہ نظمیں ۔ پریمی

۷-۰ ۔ محمد خاں اور ساتھی قوالی

۷-۱۵ "ننھوں کا پروگرام" ۔

۷-۴۵ محمد خاں اور ساتھی قوالی

۸-۰ نعتیہ ریکارڈ

۸-۱۰ دوازدہم شریف ۔ تقریر ۔ غلام دستگیر رشید

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ "قصیدہ بردہ شریف"
حافظ محمد عبداللہ اور ساتھی

۹-۳۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۹-۴۰ محمد خاں اور ساتھی قوالی

۱۰-۰ قصیدہ بردہ شریف ۔
حافظ محمد عبداللہ اور ساتھی

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۴ ہر فروردی مطابق ۴ ہر فروری

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک و ترجمہ
پنڈت رام نواس شرما

۸ ۔ ۴۵ نعت ۔ وحید منور خان

۸ ۔ ۵۵ محمد غوث اور ساتھی ۔ قوالی

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ نغنیہ ریکارڈ

۹ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۰ محمد غوث اور ساتھی قوالی

۵ ۔ ۱۵ نعتیہ ریکارڈ

۵ ۔ ۴۰ محمد غوث اور ساتھی قوالی

۶ ۔ ۰ تلنگی نشریات

ستار "حیدرآباد کے تلنگی ترقی پسند ادیب" تقریر رنگھناتھ راؤ ۔ دوگانے

۶ ۔ ۳۰ محمد غوث اور ساتھی ۔ قوالی

۶ ۔ ۵۰ نعت عبدالعزیز

۷ ۔ ۰ محمد غوث اور ساتھی قوالی

۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے

"ہمارے رسول" تقریر ۔ قاری محمد عبدالباری

نعتیہ ریکارڈ ۔ "بی بی سی کیا ہے" سلسلہ تقریر ۔ حمید اقبال ۔ قوالی ۔

۷ ۔ ۴۵ ۔ آرکسٹرا

۸ ۔ ۰ مادھوراؤ بھجن

۸ ۔ ۱۰ ۔ ریڈیو کی ڈاک ۔ ندیم

۸ ۔ ۲۵ ۔ ریکارڈ

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۱۰ سارنگی پر بہاگ
ہارمونیم پر مارو بہاگ

۹ ۔ ۳۰ محمد غوث اور ساتھی قوالی

۹ ۔ ۵۰ مادھوراؤ بھجن

۱۰ ۔ ۰ ڈرامہ

۱۰ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ - ۵ ہ فروردی مطابق ۵ ہ فروری

صبح پہلی نشر

۰ - ۳۰ غلام محمد خاں - سارنگی

۸ - ۴۵ ریکارڈ

۹ - ۰ غلام محمد خان - دادرا

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ابراہیم خان

لگت کرجوا میں چوٹ (ٹھمری)

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ غلام محمد خان - خیال

۵ - ۱۵ حسن محمد - کاشٹ ترنگ

۵ - ۲۵ ابراہیم خان

دل تیر نظر کا نشانہ ہوا (دادرا)

اک عالمِ حیرت ہے فنا ہے نہ بقا ہے (غزل)

۵ - ۳۵ غلام محمد خان - سارنگی

۵ - ۵۰ ریکارڈ

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ - مجن کشن راؤ دیسپانڈیہ

تقریر - پوہنرکر

۶ - ۳۰ آرکسٹرا پر پوریا دھناسری

۶ - ۴۵ ابراہیم خان

وہ کب کے آئے بھی اور گئے بھی (جگرا)

پردیسی پریت کہاں ڈھونڈیں (گیت)

۷ - ۰ چھوٹے خاں - طبلہ سولو

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

فیچر

"ثریا کے ابا"

۷ - ۴۵ غلام محمد خاں - اُن کی پسند کے گانے

۸ - ۰ ریکارڈ

۸ - ۱۰ "ہندوستان کے لئے مثالی دستور"

تقریر - پروفیسر حسین علی مرزا

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ انگریزی نظم خوانی - عطاء الرحمن

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ - ۶ فروردی مطابق ۶ فبروری

صبح پہلی نشر
۸ - ۳۰ سریدھر سنگھ - اُستادی گانے
۸ - ۴۵ ببو بائی - غزلیں
۹ - ۰ سریدھر سنگھ - بھجن
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ذاکر علی غزل
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر
۵ - ۰ ببو بائی - عام پسند گانے
۵ - ۱۵ سارنگی - غلام صابر
۵ - ۲۰ سریدھر سنگھ - خیال
۵ - ۳۰ ببو بائی - دادرا و غزل
۶ - ۰ کنڑی نشر یات
کرناٹک موسیقی - گراچار (؟) - اخبار تی جبرہ۔ ریکارڈ - خواتین اور گھریلو سائنس بسوشیلابائی۔

۶ - ۳۰ صنعتی نمائش گاہ
تا ۷ سے راست نشر
۷ - ۰ منظور احمد - عام پسند گانے
۷ - ۱۵ بچیوں کے لئے
دیوانی ہانڈی
۷ - ۴۵ مدہوکر بھاوے
عام پسند گانے
۸ - ۰ نظم خوانی - پریمی
۸ - ۱۵ "قلیل پس اندازی"
تقریر آنرایبل نواب صدالمہام بہادر فینانس
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ ببو بائی - عام پسند گانے
۹ - ۲۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۵ منظور احمد - دادرا ، غزل
۹ - ۵۰ سریدھر سنگھ - استادی گانے
۱۰ - ۵ مدہوکر بھاوے - ٹھمری

۱۰-۱۵ ببو بائی - عام پسند گانے

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

جمعہ - ۷ فروری مطابق ۷ فروری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ تلاوت کلام پاک مع تفسیر۔

قاری محمد عبد الباری

۸-۴۵ "نعت خوانی"

۸-۵۵ نعتیہ گانے - ذاکر علی

۹-۱۰ ستار - جاشوا

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ کملا دیوی - عام پسند گانے

۹-۳۵ شہاب الدین اور ساتھی - قوالی

عالم نسوان

۱۰-۰ "کام کی باتیں"

تقریر - رفیعہ سلطانہ

۱۰-۱۰ "نظم خوانی"

مس نعیم انصاری

۱۰-۲۰ کملا دیوی - عام پسند گانے

۱۰-۳۰ "ہماری رسمیں" تقریر سعیدہ سلطانہ

۱۰-۴۰ "نعت"

افضل زبیدہ

۱۰-۴۵ فیچر "گریز"

نوشتہ محمد مظفر علی

۱۱-۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲-۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ شہاب الدین اور ساتھی - قوالی

۵-۲۰ کملا دیوی - عام پسند گانے

۵-۲۵ ذاکر علی

(۱) کسی مست شباب کی دنیا (امجد)

(۲) چشم ساقی کی اثر فرمائیاں (ماہر)

۵-۵۰ ست نارائن - بھجن

۶-۰ عربی نشریات

"سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم"

تقریر - عبد القدیر بدایونی

موسیقی - عبداللہ بن عوض الحم

اخباری تبصرہ

۶-۳۰ کملا دیوی - ٹھمری وغزل

۶ - ۴۵ شہاب الدین اور ساتھی - قوالی
۷ - ۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
پسند کے ریکارڈ
۷ - ۴۵ ریکارڈ
۷ - ۵۰ جھلکیاں
۸ - ۰ بانسری پر فلمی طرزیں - شنکر راؤ
۸ - ۱۰ "قلیل پس اندازی"
تقریر - جناب معتمد صاحب فینانس
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اُردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ کملا دیوی - عام پسند گانے
۹ - ۳۰ "دور رس" (خاص پروگرام)
تلاوت کلام پاک - قاری محمد عبدالباری
۹ - ۴۰ شہاب الدین اور ساتھی - قوالی
۹ - ۵۵ ذاکر علی
غم دل سنانے کو جی چاہتا ہے (والا شان حضرت شجیع)
۱۰ - ۵ کملا دیوی - عام پسند گانے
۱۰ - ۱۵ شہاب الدین اور ساتھی - قوالی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ - ۸ فروردی مطابق ۸ فروری

صُبح پہلی نشر
۸ - ۳۰ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۸ - ۴۵ "نعت" مختار محی الدین
۸ - ۵۵ (ریکارڈ)
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر
۵ - ۰ حبیب الدین - نعتیہ گانے
۵ - ۱۵ "قوالی" (ریکارڈ)
۵ - ۳۰ لکشمن راؤ - ہارمونیم
۵ - ۴۰ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۶ - ۰ تلنگی نشریات
بانسری - تکنا اور اُن کی شاعری - تقریر
لکشمی رنجنم - انتخاب کلام -

۳۰-۶ حبیب الدین - نعتیہ گانے
۴۵-۶ "وائلن" ڈونگو
۵۰-۶ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۵-۷ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۱۵-۷ **بچوں کے لئے**

ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی
گانا - ریکارڈ معہ
۴۵-۷ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۰-۸ نعت خسرو
۱۰-۸ "رحمت عالم" سے اقتباس
۲۵-۸ ریکارڈ
۳۰-۸ اردو میں خبریں
۴۵-۸ انگریزی میں خبریں
۰-۹ تلنگی میں خبریں
۱۰-۹ "قصیدہ بردہ شریف"
شیخ سالم اور ساتھی
۳۰-۹ نعتیہ نظمیں - ذاکر علی
۴۰-۹ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۵۰-۹ "قصیدہ بردہ شریف"
شیخ سالم اور ساتھی
۵-۱۰ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۱۵-۱۰ "قصیدہ بردہ شریف" شیخ سالم اور ساتھی

۳۰-۱۰ **ترانہ دکن**

یکشنبہ ۹ر فروردی مطابق ۹ر فبروری

صبح پہلی نشر
۳۰-۸ ممتاز بائی - عام پسند گانے
۴۵-۸ روح اللہ حسینی - غزلیں -
(۱) تری خوشی سے اگر غم میں بھی خوشی نہ ہوئی (جگر)
(۲) جب دل میں ترے غم نے حسرت
کی بنا ڈالی (فانی)
۰-۹ ممتاز بائی -
(۱) بھنورا اباس کا مول نہ دے (ٹھمری)
(۲) ہوں رند بادہ خوار پیئے جارہا
ہوں میں (غزل)
۱۵-۹ خبریں -

۸-۰۰ روح اللہ حسینی - غزلیں

(۱) گری برق اور آشیاں جل رہا ہے

(۲) اک برق تجلی نے میری تعمیر کے ٹکڑے کر ڈالے (امجد)

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰۰ "شام کے دو مشہور راگ"

روشن علی - بھیم پلاس

استاد نثار حسین خاں (بڑودہ)۔

پوریا دھناسری

۵-۴۰ ممتاز بائی۔ دودادرے

(۱) اب کیسے کٹے موری سونی سحریا

(۲) بانکا جوبن ترچھی چتون بان پہ بان چلائے

۵-۵۵ روح اللہ حسینی - گیت

آنکھ میں آنسو لا نہ سکے (عاقل)

مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ۔ بانسری۔ ناٹکلر

نظم خوانی - راجیشور راؤ دیشپانڈیہ

۶-۳۰ استاد نثار حسین خاں (بڑودہ)

خیال اور ترانہ

۶-۵۰ ممتاز بائی۔ ٹھمری۔ پی نجر لاگے پیاری

۷-۰۰ روح اللہ حسینی -

من میں آئے سمائے کون (گیت)

آخر کوئی امید اثر بھی دعا کے بعد (فانی)

۷-۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب

۷-۴۵ روشن علی - ٹھمری

۸-۰۰ "ساز کے ریکارڈ"

۸-۱۰ "قلیل پس اندازی" تقریر جناب اسپشل افسر صاحب "قلیل پس اندازی"

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں۔

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ روح اللہ حسینی - عام پسند گانے

۹-۲۵ آرکسٹرا

۹-۳۵ استاد نثار حسین خاں (بڑودہ) انکی پسند کا راگ

۱۰-۰۰ ممتاز بائی۔ عام پسند گانے

۱۰-۰۱ استاد نثار حسین خاں (بڑودہ)

خیال اور ٹھمری

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۱۰ ارفروردی مطابق ۱۰ فروری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ ریکارڈ۔ فلم شاہجہاں اور بھائی جان

۹-۰۰ "استادی گانے" ریکارڈ

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ ریکارڈ

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰۰ "ہمارے اسٹوڈیو میں تیار کیے ہوئے ریکارڈ"، مجدد نیاز کا حفیظ احمد خاں روشن آرا بیگم۔ سروپ رانی وزیر بائی۔

۶-۳۰ فارسی نشریات

تبصرہ۔ ریکارڈ۔ راحت در زحمت

نظم۔ فرخ شیرازی

۶-۳۰ کنہیا لعل۔ بھجن

۶-۴۵ ریکارڈ

۷-۰۰ گلشن راو عام پسند گانے

۷-۱۵ بہنوں کا پروگرام

۷-۴۵ "فلمی گانے" (ریکارڈ)

۸-۰۱ "حسن کارانہ تنقید" تقریر ابوظفر عبدالواحد

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ "پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے پسند کیے ہوئے ریکارڈ

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۱ فروردی مطابق ۱۱ فروری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
پنڈت رام نواس شرما

۸-۴۵ بھجن (ریکارڈ)

۹-۰۰ استاد نثار حسین خاں (بڑودہ) بلاس خانی توڑی

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ اقبال بانو۔ (اسٹوڈیو ریکارڈ)

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰۰ وتسلا مدھولکر۔ استادی گانے

۵-۱۵ جنید محی الدین۔ غزلیں
(۱) کیا بتائیں عشق ظالم کیا قیامت ڈھائے ہے (جگر)
(۲) دشمن جاں تھے تو جان مدعا کیوں ہو گئے (فانی)

۵-۲۵ غلام صابر۔ سارنگی

۵-۴۰ وتسلا مدھولکر۔ عام پسند گانے

۵-۵۵ حسن محمدؐ۔ قانون

۶-۰۰ تلنگی نشریات

خواتین کے لئے خاص پروگرام

۶-۳۰ استاد نثار حسین خاں (بڑودہ)
خیال اور ترانہ

۷-۰۰ وتسلا مدھولکر۔
عام پسند گانے

بچوں کے لئے

کہانیاں اور نظمیں

۷-۴۵ جنید محی الدین۔ غزلیں
(۱) غم دئے مستقل کتنا نازک ہے دل یہ نہ جانا
(۲) جاہ برباد کریگی ہمیں معلوم نہ تھا

۸-۰۰ ریکارڈ

۸-۱۰ "عقلیل پس اندازی"۔ تقریر نواب عبدالرزاق خاں

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹۔ ۰ تلنگی میں خبریں
۹/۱۰ استاد نثار حسین خان۔ بہاگڑا۔
"دورِرس" (خاص پروگرام)
۹/۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک
پنڈت رام نواس شرما۔
۹/۴۰ بھجن
۹/۵۰ استاد نثار حسین خان۔ ٹھمری
۱۰ ڈراما
۱۰/۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ ۲۱ فروری مطابق ۱۲ فروری

صبح — پہلی نشر
۸۔۳۰ ریکارڈ
۹۔۱۵ خبریں
۹۔۲۰ ریکارڈ
۹۔۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر
۵۔ ۰ "گلستان" (ریکارڈوں کا خاص پروگرام)
۶۔ ۰ **مرہٹی نشریات**
اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ شیلتا ایکھوٹے
فلمی گانا۔ تقریر۔ مسٹر پھاٹک
۶۔۳۰ "فلمی کہانی"
۷۔۱۵ **بچوں کے لئے**
فیچر۔ "دِلّی دور ہے"
۷۔۴۵۔ استاد نثار حسین خان (بڑودہ) (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۸۔ ۰ پیانو۔ وائلن۔ طبلہ" (ریکارڈر)
۸۔۱۰ "مصلحِ اعظم" تقریر۔ قاری قطب الدین
۸۔۲۵ ریکارڈ
۸۔۳۰ اردو میں خبریں
۸۔۴۵ انگریزی میں خبریں
۹۔ ۰ تلنگی میں خبریں
۹۔۱۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۹۔۳۰ آرگوس آرکسٹرا
۹۔۴۵ "انگریزی" تقریر۔ عزیز احمد

۱۰ ۔ ۰ آرگوس آرکسٹرا
۱۰ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۳ فروردی مطابق ۱۳ فروری

صبح — پہلی نشر
۸ ۔ ۳۰ بالو بائی استادی گانے
۸ ۔ ۳۵ ذاکر علی۔ عام پسند گانے
۹ ۔ ۰ بالو بائی۔ اپنی پسند کے گانے
۹ ۔ ۱۵ خبریں
۹ ۔ ۲۰ ذاکر علی غزل
۹ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر
۵ ۔ ۰ بالو بائی۔ خیال
۵ ۔ ۱۵ خواجہ محمود بیگ
(۱) پیامی کامیاب آئے نہ آئے (غزل)
(۲) تورے نینوں نے جادو ڈالا (دادرا)
۵ ۔ ۳۰ "سارنگی" غلام صابر
"بانسری" شنکر راؤ
۵ ۔ ۴۵ بالو بائی۔ کاموود کا خیال

۶ ۔ ۰ کنٹری نشریات
ریکارڈ۔ تبصرہ۔ ریکارڈ۔ "دیہاتی صنعتیں" تقریر۔ ہنمنت جاری
۶ ۔ ۳۰ "صنعتی نمائش گاہ سے راست نشر"

۷ ۔ ۰ ذاکر علی
(۱) آجا مسافر پھر آجا (گیت)
(۲) دل کی قسمت میں غم تمہارا ہے (والا شان حضرت شجیع)
۷ ۔ ۱۵ بچیوں کے لئے
دیوانی ہانڈی
۷ ۔ ۴۵ غلام صدیق خان۔ خیال
۸ ۔ ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۸ ۔ ۱۰ "افسانہ" رشید قریشی
۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ
۸ ۔ ۳۰ اُردو میں خبریں
۸ ۔ ۴۵ انگریزی خبریں
۹ ۔ ۰ تلنگی میں خبریں

۹۔۱۰ غلام صدیق خان ۔ خیال و ٹھمری ۔

۹۔۳۰ " خیال سے غزل تک "

(موسیقی کا خاص پروگرام)

(۱) روشن علی ۔ خیال

(۲) خواجہ محمود بیگ ۔ ٹھمری

(۳) بالو بائی ۔ دادرا

(۴) ذاکر علی غزل

۱۰۔۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۔ ۲۴ فروردی مطابق ۱۴ فبروری

صبح پہلی نشر

۸۔۳۰ تلاوت کلام پاک مع تفسیر" قاری محمد عبدالباری

۸۔۴۵ نعت ۔ خواجہ محمود بیگ

۸۔۵۵ نعتیہ نظمیں ۔ پریمی

۹۔۱۵ خبریں

۹۔۲۰ کملا بائی ۔ عام پسند گانے

۹۔۳۵ قوالی ۔ دکن ریڈیو پارٹی

۱۰۔۰۰ عالم نسواں

" کام کی باتیں " رضیہ اکبر حسن

۱۰۔۱۰ " نظم " عثمانی بیگم

۱۰۔۲۰ کملا بائی ۔ عام پسند گانے

۱۰۔۳۰ " خواتین اور ادب " تقریر جہاں بانو بیگم نقوی

۱۰۔۴۰ سازی ریکارڈ

۱۰۔۴۵ فیچر " مجبوریاں " نوشتہ ۔ یحیٰ صدیقی

۱۱۔۱۵ " خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ "

۱۲۔۰۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵۔۰۰ قوالی ۔ دکن ریڈیو پارٹی

۵۔۱۵ عبدالشکور

(۱) خود ترے در پہ جھکا نہ سکے (والا شان حضرت شعیب)

(۲) ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے (غالب)

۵۔۳۰ کملا بائی ۔ عام پسند گانے

۵۔۴۵ معین الدین

(۱) بوئے خزاں سے مست ہیں یا ہمیں بہار کیا (فانی)
(۲) پلا ساقی بہار آئے نہ آئے (جلیل)

۶ - . **عربی نشریات**

حسانی میکانکہ۔ تقریر۔ ڈاکٹر ظہیر الدین۔ موسیقی۔ صالح بن ناصر اخباری تبصرہ۔

۶ - ۳۰ کملا بائی۔ عام پسند گانے

۶ - ۴۵ عبد الشکور
(۱) چین مر کر تہ زمیں بھی نہیں (ریاض)
(۲) اگر شوق بے اثر نہ ہوئی (داغ)

۷ - . ریکارڈ

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ ریکارڈ۔

۷ - ۵۰ جھلکیاں۔

۸ - . اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ "ایڈیٹر کے فرائض" تقریر۔ حبیب اللہ اوج

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اُردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - . تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ کملا بائی استادی اور عام پسند گانے
"دور رس (خاص پروگرام)"

۹ - ۳۰ "تلاوت کلام پاک" قاری محمد عبد الباری

۹ - ۴۰ قوالی۔ دکن ریڈیو پارٹی

۹ - ۵۰ کملا بائی۔ عام پسند گانے

۱۰ - . "قلیل پس اندازی"

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

شنبہ ۔ ۱۵ فروری مطابق ۱۵ فروری

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شکنتلا بائی دشولا پورداٰ) خیال

۸ - ۴۵ منوہر راؤ بھجن

۹ - . شکنتلا بائی۔ ٹھمری

۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ ریکارڈ
۹-۳۰ ترانۂ دکن
شام دوسری نشر
۵-۰ شکنتلا بائی - استادی گانے
۵-۱۵ حسین خاں - عام پسند گانے
۵-۳۰ غلام صابر - سارنگی
۵-۴۵ شاہ علی شریف - غزلیں
۶-۰ تلنگی نشریات
فیچر پروگرام
۶-۳۰ شاہ علی شریف - عام پسند گانے
۶-۴۵ ریکارڈ
۷-۰ منوہر راؤ - عام پسند گانے
۷-۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی - گانا - کہانی - ریکارڈ - معمہ

۷-۴۵ شکنتلا بائی - عام پسند گانے
۸-۰ شروپ رانی - (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۸-۱۰ "مشاہیر سے میری ملاقات" تقریر (سلسلہ) خان بہادر سید احمد
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹-۱۰ عبدالکریم خاں (ریکارڈ)
۹-۳۰ شکنتلا بائی - عام پسند گانے
۹-۴۵ اختری فیض آبادی - ریکارڈ
۱۰-۰ خواجہ محمود بیگ دادرا
۱۰-۱۵ شکنتلا بائی - عام پسند گانے
۱۰-۳۰

ریڈیو کلب کے ممبر

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	۲	۱	۲
۱۸۰۱	ہری کشن سونی	۱۸۰۲	مسعود حنیف صدیقی

نمبر	نام
۱۸۰۳	بدرجہاں بانو صدیقی
۱۸۰۴	محمد مقبول صدیقی
۱۸۰۵	عائشہ بانو
۱۸۰۶	محمد حفیظ صدیقی
۱۸۰۷	محمد یونس صدیقی
۱۸۰۸	محمد کمال صدیقی
۱۸۰۹	نصیر احمد خالدی
۱۸۱۰	عابدہ رضوی
۱۸۱۱	ضیاء الحسن
۱۸۱۲	سیف الدین
۱۸۱۳	مسعود الحق صدیقی
۱۸۱۴	سید شجاعت اللہ
۱۸۱۵	سید حشمت اللہ عزیز پاشاہ
۱۸۱۶	ملک عارف حسین
۱۸۱۷	حامد اشرف علی
۱۸۱۸	غلام محمد خاں
۱۸۱۹	انور النساء
۱۸۲۰	سید عبدالواسع
۱۸۲۱	قیصر جہاں بیگم
۱۸۲۲	بدرجہاں بیگم
۱۸۲۳	رینوکا دیوی
۱۸۲۴	خواجہ منظور احمد انصاری
۱۸۲۵	بسم اللہ سلطانہ
۱۸۲۶	نورجہاں بیگم
۱۸۲۷	رام سندر پرشاد
۱۸۲۸	سید فصاحت حسین زیدی
۱۸۲۹	مرزا قیصر بیگ
۱۸۳۰	حبیب احمد
۱۸۳۱	نذیر احمد نذیر
۱۸۳۲	کشن لعل واگرے
۱۸۳۳	محمد محمود علی
۱۸۳۴	سید محمد عرف نواب
۱۸۳۵	محمد عبدالنعیم
۱۸۳۶	حمیدہ بانو
۱۸۳۷	سید شاہد مسعود رضوی
۱۸۳۸	ثروت
۱۸۳۹	سید محمد عابد علی
۱۸۴۰	شمع

۱۸۴۱	رفیعہ بیگم	۱۸۵۱	نور فاطمہ
۱۸۴۲	حفیظ النساء	۱۸۵۲	مہدی محمود النساء بیگم عرف اقبال
۱۸۴۳	شمس النساء	۱۸۵۳	مرزا عبدالرزاق بیگ مظہر
۱۸۴۴	مہدی بیگم	۱۸۵۴	محمد منصور صدیقی
۱۸۴۵	شمس النساء بیگم	۱۸۵۵	محمد معظم
۱۸۴۶	زہرہ بیگم	۱۸۵۶	خواجہ یوسف حسین
۱۸۴۷	ثریا ۳	۱۸۵۷	نزہت سلطانہ
۱۸۴۸	ظہیر	۱۸۵۸	تحسین جہاں
۱۸۴۹	رقیہ بدرالدین	۱۸۵۹	نیر فصیح اللہ
۱۸۵۰	شاہ خیرالدین حسین خاں	۱۸۶۰	راشد عابدی

صنعتی نمائش گاہ سے راست نشر

ملک میں صنعتی شعور پیدا کرنے کے لئے ہر سال صنعتی نمائش ہوتی ہے۔ اس سال صنعتی نمائش ۶ر فروری مطابق ۶ر فبروری سے شروع ہو رہی ہے۔ صنعتی نمائش گاہ میں پچھلے سال کی طرح نشرگاہ کا بھی اسٹال ہوگا۔ ہم نے اپنے سننے والوں سے راست ربط پیدا کرنے کے لئے نمائش گاہ سے ہر جمعرات کو شام کے ساڑھے چھ بجے سے سات بجے تک راست نشر کا انتظام کیا ہے۔

تمت

مطبوعہ دارالطبع سرکار عالی

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد
رجسٹری شدہ ٹپہ سرکار عالی نشان (۲۱) ا

بکار سرکاری ON H.E.H THE NIZAM'S SERVICE

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ "جامعہ"
جامعہ ملیہ دہلی
DELHI.

FROM OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
BROADCASTING STATION, HYDERABAD (D.N.)
از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد دکن

مطبوعہ
دارالطبع سرکار عالی
حیدرآباد دکن

۱۶۷

پندرہ روزہ رسالہ
نشرگاہ حیدرآباد
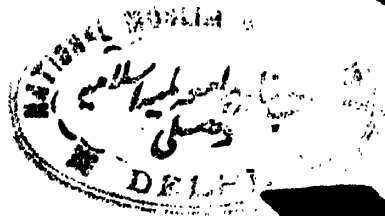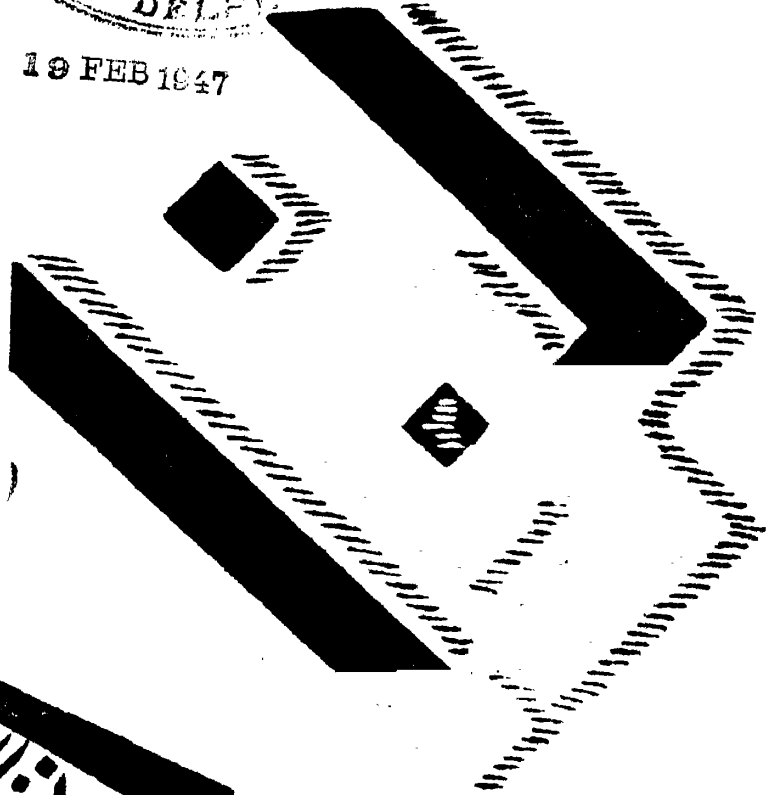
شکنتلا بائی
۲۱ - فروردی کو ان سے گانا سنئے

راجمنی
یہ ۱٦ - فروردی کے پروگرام
میں حصہ لے رہی ہیں
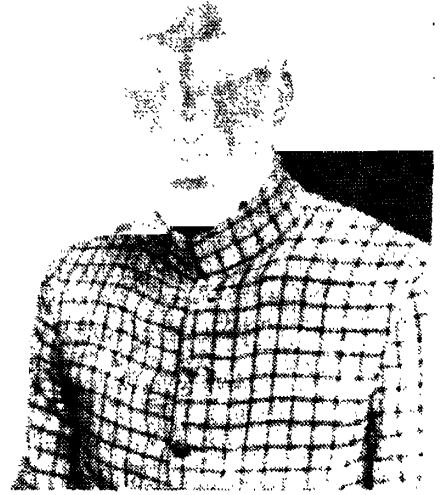
اشرف عابدی صاحب
ہماری نشرگاہ سے ڈرامائی پروگراموں میں
حصہ لیتے ہیں

شاہد صدیقی
[illegible]

خاص پروگرم اور راست نشر

---*---

(۱) ۱۶ - فروردی کو جلسہ تقسیم اسناد جامعہ عثمانیہ کی راست نشر ۳-۰۳ ساعت سہ پہر جس میں سر جان سارجنٹ خطبہ تقسیم اسناد پڑھیں گے -

(۲) ۱۷ - فروردی کو ۳ بجے سے مجلس مقننہ کے افتتاح کی راست نشر جو ۵ بجکر ۱۰ منٹ تک جاری رہے گی - سوا پانچ بجے سے ہماری نشرگاہ سے گیارہ بجے تک خصوصی پروگرام نشر ہوگا جس میں لاہور والے برکت علی خاں ، قصور والی نذیر بیگم ، مشہور سارنگی نواز شکور خاں اور سرود نواز اشتیاق احمد خاں حصہ لیں گے - ہمارے نئے دستور اور دستوری ارتقا پر تقریریں نشر ہوں گی -

(۳) نظام کالج کے جشن الماس کے افتتاح کی راست نشر ۱۹ - فروردی - ۴ ساعت شام

(۴) ''ہماری زبان و ادب کا اگلا قدم ،، کے عنوان سے ادبی کانفرنس کی نشر - زیر صدارت پروفیسر رشید احمد صدیقی صدر شعبہ اردو جامعہ علی گڈھ

پہلا اجلاس ۱۹ - فروردی ۹ - ۰ ۳ ساعت شب

نظم (اقبال)
ہماری فلمیں (مقالہ) خواجہ احمد عباس
نظم (عظمت اللہ خاں)
علمی نثر (مقالہ) ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
نظم (وحید الدین سلیم)
ادبی تنقید (مقالہ) پروفیسر عزیز احمد

دوسرا اجلاس ۲۰ - فروردی ۹ - ۰ ۳ ساعت شب

نظم (حالی)
ہمارے افسانے (مقالہ) کرشن چندر
نظم (چکبست)
'' ہماری شاعری ،، (مقالہ) سجاد ظہیر
نظم (نظیر اکبرآبادی)
صدارتی تقریر - پروفیسر رشید احمد صدیقی

تیسرا اجلاس ۲۱ - فروردی ۹ - ۰ ۳ ساعت شب

مشاعرہ (جس میں حیدر آباد و بیرون حیدر آباد کے ممتاز شاعر حصہ لے رہے ہیں)

۴۱ میٹر
نشان ٹپہ سرکار عالی (۱۷۲)
ٹیلیفون نمبر (۲۵۰۸)
تار کا پتہ "لاسلکی"
"Lasilki"

جلد (۹) ۱۶ تا آخر فرودی ۱۳۵۶ف مطابق ۱۶ تا آخر فبروری ۱۹۴۷ء شمارہ (۱۰)

فہرست

نوائیہ

زیرِ نظر نیم ماہی کی قابلِ ذکر تقریریں یہ ہیں

سائنس اور سماج

سائنس، سماج کے اندھیرے گھر کا اجالا بن کر آئی اس نے غریب کی جھونپڑی اور امیر کی حویلی کو یکساں نور بخشا ہے۔ اس کی عنایتیں عام ہیں سائنس کے دربار میں غریب اور امیر کالے اور گورے، مشرقی اور مغربی سبھی بار پاتے ہیں۔ وہ تو امیری اور غریبی کے فرق کو مٹانے آئی ہے۔ چنانچہ غریب کی کٹیا اور امیر کے محل میں اس کا اسطرح گزر ہوتا ہے۔ سائنس ہی کی بدولت وقت کی طنابیں کھنچ گئیں اور فاصلہ کی خلیج پٹ گئی دنیا کے انسانوں کو زماں و مکاں کی قید سے چھڑا کر ایک مرکز پر لانا اُسی کے بس کی بات تھی۔ اگر سائنس نے اخلاق کے گھروں کو جلایا ہے تو یہ اس کا قصور نہیں سائنس دانوں کا جرم ہے ۶ ر فروری کو ڈاکٹر مہدی علی صاحب "سائنس اور سماج" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے

حیدرآباد کی نئی مقننہ اور خصوصی نشر

حیدرآباد میں نئی مقننہ کا قیام ایک اہم دستوری تبدیلی کا پتہ دیتا ہے اس سے حیدرآباد کی سیاسی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو رہا ہے جس طرح ہر ملک کا آئین اس کے اپنے مخصوص حالات و روایات کے تحت تشکیل پاتا ہے۔ اسی طرح حیدرآباد کے نئے دستور کی تدوین بھی اس کی اپنی تاریخ کی روشنی میں ہو رہی ہے۔ ہمارا نیا دستور ہندو مسلم روایتوں کے امتزاج کا مظہر ہے

حیدرآباد کی دستور سازی میں ہندو مسلمان برابر کے شریک ہیں اور ہر مفاد کو مناسب اور منصفانہ نمائندگی دی گئی ہے۔

۱۷ فروری کو ۴ بجے سے مقننہ کے اجلاس کی کارروائی راست نشر کی جائے گی۔ اور سوا پانچ بجے سے رات کے ۱۱ بجے تک خصوصی پروگرام نشر ہوگا جس میں ممتاز مغنیوں کا حصہ لیں گے اور مشاہیر ملک تقریریں فرمائیں گے

ادبی کانفرنس اور مشاعرہ

علامہ اقبالؒ نے کبھی کہا تھا کہ گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے لیکن اگر آج وہ ہوتے تو دیکھتے کہ حیدرآباد نے کس طرح اردو کے بکھرے ہوئے گیسوؤں کو سنوارا ہے۔ حیدرآباد اردو کا گہوارہ ہے اور جامعہ عثمانیہ کے قیام سے تو حیدرآباد اردو کا گھر بن چکا ہے۔ اب ہماری زبان آگے کی طرف بڑھ رہی ہے۔

ہر روز نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے

اردو زبان کی افادیت اور ہمہ گیریت میں اضافہ کرنے کے لئے "ہماری زبان و ادب کا اگلا قدم" کے عنوان سے ۱۹، ۲۰ اور ۲۱ فروری کو نشر گاہ حیدرآباد ایک ادبی کانفرنس منعقد کر رہی ہے جس کی صدارت پروفیسر رشید احمد صدیقی کریں گے اس کانفرنس میں پروفیسر عزیز احمد، سجاد ظہیر، ڈاکٹر زور، کرشن چندر، اور خواجہ احمد عباس مقالے پڑھیں گے پہلے دو دن مقالے نشر ہوں گے۔ تیسرے روز رات کے ساڑھے نو بجے سے ایک محفل شعر و سخن منعقد ہوگی جس میں ممتاز بیرونی اور مقامی شعرا حصہ لیں گے۔

امراض اور دوا اور جراثیم

انسانی جسم کی صحت و بیماری کا انحصار کمزور و طاقتور جراثیم پر ہے۔

اگر جسم کمزور ہو اور جراثیم طاقتور ہوں تو انسان بیماری کا شکار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر جسمانی طاقت کمزور جراثیم پر غلبہ پالے تو انسان صحت مند رہتا ہے۔ مرض طاقت ور جراثوں کا نتیجہ ہے اور سائنس نے انسانی بیماریوں کی صحیح تشخیص میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ سائنس دانوں کی یہ ہم کوشش ہے کہ کوئی مرض لا علاج نہ رہنے پائے چنانچہ انھوں نے ہر قسم کی جراثیم کش ادویہ بنائی ہوتا کہ بیماریوں کے جراثومے انسانی ہلاکت کا باعث نہ بنیں ۱۲ر فروری کو ڈاکٹر ایس پی سہگل صاحب امراض، ادویہ اور جراثیم سے متعلق تقریر فرمائیں گے۔

رہائشی مکانات کا مسئلہ | رہائش انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اگر کسی کے پاس رہنے کو مکان نہ ہو تو وہ آسودگی اور خوشحال کی زندگی نہیں بسر کرسکتا۔ اگر گھر نہ ہو تو انسان کا ذہنی سکون چھن جاتا ہے۔ چونکہ انسان میں ہر چیز کو اپنانے خواہش ہوتی ہے اس لئے ترقی یافتہ ملکوں میں غریبوں کے لئے مکانات بنوائے جاتے ہیں اور بالا قساط فروخت ہوتے ہیں۔ حیدرآباد میں بھی جنرمعاش ملازموں کے لئے کشادہ اور ہوادار مکانات تعمیر کروائے گئے ہیں۔ لیکن آبادی کی روز افزوں ترقی سے رہائشی مکانات کی قلت محسوس ہو رہی ہے جس کو دور کرنے کے لئے محکمہ آرائش بلدہ کی جانب سے مکانات کی تعمیر شروع ہو رہی ہے ۲۲ر فروری کو چندو لعل صاحب ڈنگوریا ناظم آرائش بلدہ کی تقریر ہوگی۔

سلسلے کی تقریریں | اس تیم ماہی میں سلسلے کی حسب ذیل تقریریں ہوں گی۔

۱۸۔ فروری "طباعت اور اشاعت" تقریر مسلم ضیائی صاحب۔

۱۹ر فروری "فلسفہ کی کہانی" تقریر ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب
۲۱۔ فروری "کیا آپ یقین کریں گے" تقریر ابن علی صاحب
۲۴ر فروری "نئی کتابیں" ڈاکٹر سید محی الدین صاحب زور
۲۷۔ فروری "ہوائی جہاز کی کہانی" تقریر آفتاب حسن صاحب

ساعت خواتین۔ | زیر تبصرہ نیم ماہی کی ساعت خواتین کے قابل ذکر اجزا یہ ہیں۔

۲۱۔ فروری ۱۰ ساعت صبح "رنگینیاں"۔ خاص پروگرام
۲۱ر فروری ۱۰½ ساعت صبح "میری پسند کے کام" تقریر سکینہ بیگم صاحبہ
۲۷ر فروری ۱۰ ساعت صبح۔ "مفید مشغلے" تقریر سلطانہ عزیز۔
۲۷ر فروری ۱۰½ ساعت صبح۔ "میری پسند کے کام"۔ تقریر مسز انوار اللہ

موسیقی | اس نیم ماہی میں حسب ذیل بیرونی فنکار ہمارے موسیقی کے پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں۔

افضل حسین بے پوری ——— سیتا ملکی (بمبئی)
ماسٹر انکار ——— ماسٹر ساولے

۱۶ر اور ۱۸ر فروری ۱۹۵۶ء کو افضل حسین اور سیتا ملکی سے آپ استادی اور علم پسند گانے سنیں گے۔ ماسٹر انکار سے ۲۱ر کو اور ماسٹر ساولے سے ۲۲ر فروری کو گانا سنیئے۔
ان کے علاوہ مقامی فنکار شنگاری بائی۔ شکنتلا بائی۔ سوشیلا بائی۔ زہرہ بائی۔ سرسوتی بائی رام لکشمی بائی۔ نور جہاں بیگم۔ اور دوسرے فنکار بھی اپنا گانا سنائیں گے۔ ۱ور ۲۰ر فروری کو

موسیقی کا خاص پروگرام پیش کیا جا رہا ہے۔

فیچر اور ڈرامے تسنیم۔ حیدرنگر کی مشہور مغنیہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئل کی کوک ویرانوں میں کھو جائے۔ بیش قیمت ہیرا، پتھروں میں دب کر رہ جائے۔ اور اس کے محبوب شاعر کی وجہ اور شاعری پر گمنامی کا پردہ پڑا رہے۔ کیونکہ اسکو شاعر ہی نہیں بلکہ اسکے شعر، اسکے نغمہ اس کے لاابالی پن اور اس کے غرور سے والہانہ محبت تھی وہ چاہتی تھی کہ سارا عالم اسکے شاعر کی قدمبوسی کے لئے دیوانہ ہو جائے۔ وہ چاہتی تھی کہ اسکی شاعری پر موسیقی کا رنگ دے کر اسے دنیا کا مشہور ترین شاعر بنا دے۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ "وہ" ہو جائے جو اسکے دل میں ہے۔!!

رقاصہ کے اس والہانہ جذبہ کا کیا حشر ہوا۔ اسکے لئے خالد لطیف صاحب کا لکھا ہوا فیچر "شاعر اور رقاصہ" ۱۲ر فروری کو صبح کے پروگرام میں سنیئے۔

آج کے بڑے جب بچے تھے تو انھیں ریڈیو کی ایجاد پر بڑی حیرت تھی کہ ایک ڈبے سے ملک ملک کے گانے تقریریں اور ڈرامے ایسے سنائی دیتے ہیں۔ ٹیلیویژن یا دورنمائی ایجاد نے مقرروں، شاعروں، ہوشیاروں اور صداکاروں کی تقریریں ریڈیو کے پردہ پر دکھائی دینگی۔

بچو تم ۱۹ر فروری کو اسکی معلومات کے لئے سیدہ عنبر النساء بیگم کا لکھا ہوا فیچر ضرور سنو رشید قریشی صاحب نے تمہارے لئے ایک فیچر "آنکھیں" لکھا ہے جسکو ۲۶ر فروری کے پروگرام میں سنایا جائیگا فقط

مشاہیر سے ملاقات

(مولنا محمدؐ علی مرحوم)

تقریر ۔ ڈاکٹر یوسف حسین خان

مولنا محمدؐ علی مرحوم کی شخصیت میں بلا کی کشش تھی وہ دوسروں کو اپنی طرف اس طرح کھینچتے تھے جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے ۔ چونکہ طبیعت میں تصنع نام کو نہ تھا اس لئے ہر شخص سے چاہے بڑا آدمی ہو یا چھوٹا کھل کر ملتے تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص ان سے ایک دفعہ مل لیتا تھا تو دوبارہ ملنے کی آرزو اس کے دل کو گدگداتی رہتی تھی ۔

میں نے مولنا کو پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۲۱ عیسوی میں دیکھا اور اسی زمانے میں پہلی مرتبہ ان سے ملا ۔ ان سے مل کر ہمیشہ میری یہ خواہش رہی کہ ان کے فیض صحبت سے جتنا مستفیض ہونا ممکن ہو اُس میں کوتاہی نہ کیجائے ۔ لیکن مجھے اس کا موقع بہت کم مل سکا اس لئے کہ اس کے تھوڑے دن بعد وہ قید فرنگ میں گرفتار ہوگئے اور کئی سال گزر لے کے بعد پھر اُنہیں قریب سے دیکھنے اور ان کے ساتھ رہنے کے مواقع مل سکے ۔

اسکول کی طالب علمی کے زمانہ میں میرے دل و دماغ پر "ہمدرد" کے مضمونوں کا بڑا اثر تھا ۔ پھر اس کے علاوہ پہلی جنگِ عظیم کے دوران میں اپنی نظربندی اور قید میں مولنا جو غزلیں لکھیں اور جن کی اشاعت اس زمانے میں ہوتی رہی ان سے میرے جذبات

متاثر ہوئے چونکہ اس عمر میں حافظہ اچھا تھا اور سینکڑوں اشعار یاد تھے مولانا کے بھی بہت سے اشعار خود بخود بلا کسی کوشش کے یاد ہو گئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری ذہنی اور جذباتی تربیت میں اُن اشعار کا اچھا خاصہ اثر تھا۔ ان میں سے بعض اشعار مجھے آج تک یاد ہیں اور کبھی کبھی یادوں میں اُبھر آتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

ہم تک بھی دورِ جام پھر آئے تو کیا عجب
یہ بھی نہیں ہے گردشِ چرخِ کہن سے دور

(✽)

فصل گل کے متمنی تھے سبھی پر اے چرخ
کیا ضروری تھا کہ اک مرغِ گرفتار بھی ہو

(✽)

عشق مجنوں کے لئے ناقۂ لیلیٰ کے سوا
شرط یہ بھی ہے کہ اک وادیٔ پُرخار بھی ہو

(✽)

سنتے ہی جس کو خلق میں کہرام مچ گیا
جوہر یہ میری ہی تو کہیں داستاں نہ ہو

مولانا محمد علی جوہر کی وہ مشہور غزل جس میں قید تنہائی کی تصویر کھینچی ہے مجھے پوری کی پوری یاد تھی۔ اب بھی چند شعر یاد ہیں۔

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں ✽ اب ہونے لگیں اُن سے خلوت میں ملاقاتیں
معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت ✽ اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں

مولانا مرحوم نے جب دہلی سے دوبارہ "کامریڈ" اور "ہمدرد" جاری کئے تو میں دونوں اخباروں کا خریدار تھا۔ انکی تحریر کا ایک ایک لفظ غور سے پڑھتا تھا جس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا اور جس کا احساس مجھے اس وقت تک نہ ہوا بلکہ بعد میں۔ کبھی کبھی ان سے دہلی جاکر ملتا رہتا تھا۔ جب جامعہ دہلی آگئی تو مولانا سے ملنے کے مواقع بہ نسبت پہلے کے زیادہ ہوگئے۔ چھوٹوں سے اس طرح ملتے تھے کہ انکی محبت انہیں گرویدہ کرلیتی تھی معلوم ہوتا ہے کہ انکے دل میں اخلاص و محبت کا جو طوفان موجزن تھا اس کی لہریں بلا فرق و امتیاز ہر شخص کو اس کے ظرف کے مطابق سیراب کرتی تھیں۔ ایک اور بات جو ہم سب لوگ انکی صحبت میں محسوس کرتے تھے وہ یہ تھی کہ وہ اپنی حوصلہ افزائی سے ہر ایک کے جوہر کو نکھارنے کی کوشش کرتے تھے۔ اس وقت ملک میں بہت سی ایسی نمایاں شخصیتیں ہیں جن کے جوہر مولانا محمد علی جوہر کے فیض صحبت ہی سے اجاگر ہوئے۔

اگرچہ مولانا سے میری جو ملاقاتیں رہیں وہ سرسری سی تھیں لیکن ان کی عظمت کا نقش میرے دل میں گہرا ہوتا گیا۔ انکی تحریر و تقریر نے میرے ذہن و جذبات کی جلا کی۔ چونکہ میں دل سے انکی عظمت کی قدر کرتا تھا اسلئے انکی ہر بات میں میرے لئے ایک طرح کی دلپذیری تھی۔

زمانہ گزرتا گیا۔ خلافت اور ترک موالات کی تحریکیں شروع بھی ہوئیں اور ختم بھی ہوگئیں۔ کبھی فرقہ واری آندھیاں اٹھیں اور کبھی سیاست ملک و ملت کا مطلع صاف ہوا۔ غرضکہ زندگی کی دھوپ چھاؤں کی مبہم کیفیات میرے دل و دماغ پر مرتسم ہوتی رہیں۔ ذاکر صاحب کی جرمنی سے واپسی کے بعد میں ۱۹۲۶ء میں تعلیم کی غرض سے یورپ چلا گیا اور جامعہ پیرس میں شریک ہوگیا۔ یورپ کی زندگی کی رنگارنگی اور ہمہ ہمی نے ہندوستان کی یادوں کے بہت سارے نقوش کو مدھم کردیا۔ کئی سال تک

مولانا کی کوئی تحریر پڑھنے کا بھی اتفاق نہ ہوا لیکن دل میں مولانا کا احترام جو اپنا مقام پیدا کر چکا تھا وہ بدستور برقرار تھا۔

میں پیرس کی ساربون یونیورسٹی کے قریب گلیوں کے مشہور میوزیم کے بازو والی سڑک پر رہتا تھا۔ ایک دن صبح سویرے کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں سمجھا ملازم ہوگا جو روزانہ صبح کمرہ پر ناشتہ لاتا تھا۔ میں نے بستر ہی میں لیٹے لیٹے پکارا "انترے" یعنے دروازہ کھول کر اندر آجاؤ۔ دروازہ کھلا تو دیکھتا کیا ہوں کہ مولانا محمد علی اپنی مخصوص بالوں دار ٹوپی اور جبہ پہنے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ میں ہڑبڑا کر بستر سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ مولانا حسب معمول بڑی محبت سے بغل گیر ہوئے میں ہکا بکا تھا کہ یہ ایک دم سے کہاں سے تشریف لے آئے۔ میں اسی سوچ میں تھا کہ انہوں نے بعض ظریفانہ فقروں سے میرے تحیر کو بے تکلفی میں تبدیل کر دیا۔ میں نے مولانا کے سامنے صوفے کی کرسی پیش کی جو میرے کمرہ میں تھی اور معمولی کرسی پر بازو میں خود بھی بیٹھ گیا۔ طالب علم کا کمرہ آپ جانتے ہیں کیسا ہوتا ہے۔ کہیں کتابوں کا ڈھیر ہے اور کہیں اور سامان بے ترتیبی سے پڑا ہوا ہے میں نے مولانا سے معذرت کی۔ بہت ہنسے۔ اپنی طالبعلمی کے زمانے کے حالات بیان کرنے لگے۔

ہندوستان میں جب کبھی مولانا سے ملنے کا موقع ملا تو ہمیشہ وہ بڑی محبت سے پیش آتے لیکن اب اس موقع پر انکی گفتگو میں برابر والوں کی سی بے تکلفی تھی۔ اپنی پوری داستان سُناتے رہے۔ سفر میں کس کس کو ڈانٹا اور کس کس سے خاص ملاقاتیں رہیں۔ جب بولتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ خوش بیانی کا دریا اُمڈ رہا ہے جس کے اور چھور کا پتہ نہیں گفتگو میں واقعات کے بیان کے علاوہ ظرافت اور خوش بیانی کی چاشنی بڑا مزہ دیتی تھی۔ مولانا کی بے تکلفی نے میرے اور ان کے درمیان خوردی اور بزرگی کے سارے حجابات اٹھا دیے۔

لیکن پھر بھی میں اپنی گفتگو میں محتاط تھا اور مولانا مجھے کہ قصے پر قصے سنائے جاتے تھے۔

پھر اک دم سے مجھ سے پوچھا کہ وقت کیا ہوگا میں نے کوٹ کی جیب سے گھڑی نکالکر دیکھی تو نو کے قریب تھے مجھ سے کہنے لگے چلو جھٹ پٹ تیار ہو جاؤ۔ شاہد سہروردی سے ملنا ہے۔ میں نے کہا نیچے ڈرائنگ روم میں جو پوری پانسیوں کے لئے مشترک تھا تشریف لے چلئے۔ کہنے لگے نہیں میں یہیں بیٹھونگا۔ تم شیو وغیرہ کرلو۔ میں شیو کرنے گیا تو جلدی میں ایک جگہ بلیڈ لگ گیا اور دیر تک خون نکلتا رہا مولانا نے بعد میں دیکھا تو کہنے لگے "اتنی جلدی کرنے کو میں نے تھوڑی کہا تھا"۔

تیار ہونے کے بعد میں نے اپنے لئے اور مولانا کے لئے ناشتہ منگایا۔ ناشتہ کے بعد ہم لوگ باہر نکلے۔ سامنے کلیونی کا میوزیم نظر پڑا۔ مولانا نے اس میوزیم کی جو ازمنہ وسطی میں فرانس کی مشہور خانقاہ تھی پوری تاریخ بیان کرنی شروع کردی۔ میں اگرچہ تقریباً دو سال سے کلیونی میوزیم کے قریب رہتا تھا لیکن مجھے اتنی تفصیل سے اس خانقاہ کی تاریخ نہیں معلوم تھی جس تفصیل سے مولانا نے بیان فرمائی پھر اسی ضمن میں اس زمانے کی یورپ کی خانقاہوں تحریک اصلاح مذہبی اور نشاۃ ثانیہ کے متعلق بڑی بصیرت افروز گفتگو کرتے رہے۔

ایک ٹکسی کرایہ پر لیکر ہم لوگ شاہد سہروردی کے پاس پہونچے۔ جو بوائے بولون کے قریب رہتے تھے۔ گھنٹہ بھر کے قریب ٹھیرے۔ دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھایا۔ وہاں سے مولانا کے ہوٹل پر پہونچے۔ جو پیرس کے بہترین علاقے یعنے شان زلزے کے قریب تھا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ "میں تین روز پیرس میں ٹھیروں گا۔ تمہارا ہرج تو ہوگا لیکن بغیر تمہارے رہنمائی نہیں ہو سکے گی" میں نے کہا کہ میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ چنانچہ ان تین دنوں میں میں صبح سے شام تک برابر مولانا کے ساتھ رہا۔

ترکی اور ایران کے سفیروں سے جو مولانا کی ملاقاتیں ہوئیں ان میں میں نے مولانا کی فرانسیسی زبان میں ترجمانی کی اس لئے کہ یہ دونوں حضرات انگریزی میں گفتگو نہیں کر سکتے تھے۔ مولانا نے فارسی میں بھی تھوڑی دیر تک ایرانی سفیر سے گفتگو کی لیکن بعد میں وہ اردو میں کہتے جاتے اور میں فرانسیسی میں اس کا ترجمہ کرتا جاتا تھا۔ مولانا تین چار روز کے قیام کے بعد پیرس سے لندن تشریف لے گئے۔ مولانا نے پیرس سے جو متعدد خطوط اپنے عزیزوں اور احباب کو لکھے ان میں میرے متعلق بڑی محبت سے ذکر کیا ہے۔ مجھے ان خطوط کا علم اسوقت ہوا جب مولانا کے انتقال کے بعد یہ کتابی شکل میں مکتبہ جامعہ سے شائع ہوئے۔

میں نے مولانا سے کہا تھا کہ تعطیلات میں تین ماہ کے لئے میرا ارادہ لندن آکر رہنے کا ہے چنانچہ لندن پہونچ کر مولانا نے مجھے لکھا کہ وہ جس مکان میں ہیں اس میں ایک کمرہ خالی ہے وہ میرے لئے محفوظ کرا لیا ہے۔ چنانچہ میں بھی لندن پہونچ گیا اور کیونڈش روڈ پر اسی مکان میں ٹھیرا جس میں مولانا پہلے سے تشریف رکھتے تھے مجھے اب مولانا کو بہت قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اکثر ہوتا ہے کہ دور سے جو چمک دکھائی دیتی ہے وہ قریب سے اتنی نمایاں نہیں رہتی۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس تھا مولانا سے قریب رہ کر ان کی خدمت کا جو موقع ملا اسے میں اپنی زندگی کا نہایت قیمتی زمانہ تصور کرتا ہوں۔ صبح سے شام تک ساتھ رہتا تھا۔ کھانا ساتھ، رہنا ساتھ، ٹہلنے کے لئے ساتھ جانا۔ سوائے ان اوقات کے جبکہ میں انڈیا آفس یا برٹش میوزیم جاتا تھا میرا پورا وقت مولانا کے ساتھ گزرتا تھا ایک شام میں اور مولانا قریب کے سینما کے پاس سے گذرے وہاں "شیخ اور شیخ کا بیٹا" (شیک اینڈ دی سن آف شیک) کا تماشا دکھایا جا رہا تھا اور اشتہار میں عربستان کی زندگی کے منظر دکھائے گئے تھے۔ مولانا نے فرمایا چلو دیکھیں کیا تماشا ہے

میں نے ٹکٹ خریدے تماشا گاہ کے اندر گئے۔ فلم بڑی کاوش اور خرچ سے تیار کیا گیا تھا مولانا کو پسند آیا۔ وقفہ کے وقت ہم دونوں گیلری میں آکر ٹہلنے لگے۔ ہمیں دیکھکر نوجوان لڑکیوں نے "شیک آینڈ دی سن آف شیک" کے گیت گانے شروع کر دئے اور ہم دونوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ مولانا انگلستان میں بھی عربی جبہ جو ابن سعود نے نذر کیا تھا پہنتے تھے اور ایک وجیہ عرب معلوم ہوتے تھے۔ وقفہ دس منٹ کا تھا اس دس منٹ میں مولانا نے اس سینما کے تمام نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنی گفتگو اور ظرافت سے گرویدہ کر لیا تھا۔ چنانچہ تماشا ختم ہونے کے بعد تقریباً ایک درجن اشخاص ہم لوگوں کے ساتھ ٹہلتے ہوئے مکان تک چھوڑنے آئے۔

ایک اس سینما کے واقعہ پر کیا کم و بیش روز یہی ہوتا تھا کہ پکہم کامن میں ٹہلنے گئے ہیں۔ کسی سے جان پہچان نہیں۔ لیکن چند منٹ کے اندر ان کے گرد مجمع نظر آتا تھا۔ میں شروع میں خیال کرتا تھا کہ چونکہ مولانا کا لباس عربی وضع کا ہے جس کو دیکھنے کے اہل انگلستان عادی نہیں ہیں شاید اس سبب سے لوگ مولانا میں دلچسپی لیتے ہیں۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ خیال غلط تھا میں لندن میں اور بعض مواقع پر عربی لباس پہنے ہوئے لوگوں کو دیکھا لیکن کوئی ان کی جانب توجہ نہیں کرتا تھا۔ دراصل مولانا کی باتوں میں ایسی دلکشی تھی کہ لوگ خود بخود ان کی طرف کھنچتے تھے حالانکہ اکثر اوقات میں نے دیکھا کہ وہ انگریز قوم کی برائیاں بر ملا انگریزوں کے سامنے بیان کرتے تھے لیکن پھر بھی لوگ برا نہیں مانتے تھے۔

ایک روز سر ٹامس آرنلڈ مولانا سے ملنے آئے۔ مولانا نے انہیں ایسے آڑے ہاتھوں لیا کہ وہ چکرا گئے خصوصاً خلافت کے مسئلہ کے متعلق انہیں سر ٹامس آرنلڈ کے

خیالات سے سخت اختلاف تھا لیکن باوجود اس اختلاف کے میں کچھ عرصے بعد جب سرٹامس سے ملا تو وہ مولانا کی قابلیت اور ان کے کیرکٹر کی تعریف میں قصیدہ خواں تھے۔ اس سے سرٹامس آرنلڈ کی بھی شرافت ظاہر ہوتی ہے کہ رائے کے اختلاف نے انہیں تنگ نظر نہیں بنا دیا جیسا کہ ایسے حالات میں اکثر ہوتا ہے۔
جارج برنارڈ شاہ اور ایچ جی ویلس سے مولانا کے دوستانہ تعلقات تھے۔ ان دونوں نے انہیں اپنے یہاں مدعو کیا۔ دعوت سے واپسی پر دونوں کی تعریف کرتے تھے اور برنارڈ شاہ کو آدھا مسلمان کہا کرتے تھے۔ چنانچہ فرماتے تھے کہ برنارڈ شاہ نے ان سے کہا کہ "اگر میں کوئی مذہب قبول کرتا تو یقیناً وہ اسلام ہوتا لیکن میں واقعی مذہب ہی کو غیر ضروری سمجھتا ہوں۔"
انگلستان سے بغرض علاج جرمنی جانے سے قبل مولانا نے لندن کے مشہور ہوٹل سیوائے میں اپنے قدیم انگریز دوستوں اور پارلمنٹ کے بعض اراکین کو لنچ پر مدعو کیا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے جو تقریر کی تھی اس کی تعریف میں نے انگریزوں سے سنی۔ اور یہ کہتے ہوئے سنا کہ انگریزی زبان پر ایسی قدرت شاید انگریزوں میں بھی چند ہی لوگوں کو ہوگی۔
سنہ ۱۹۳۰ء میں ہندوستان واپس آنے کے بعد میں جب کبھی دہلی جاتا تو مولانا سے قرول باغ میں ملنے جاتا جہاں انہوں نے ایک مکان کرایہ پر لے رکھا تھا اکثر بیمار اور مالی حیثیت سے پریشان رہتے تھے لیکن طبیعت کا وہی جوش وہی خلوص برابر قائم رہا۔ ان سے مل کر آدمی محسوس کرتا تھا کہ خود اس کی شخصیت میں کسی چیز کا اضافہ ہو گیا بعض لوگوں سے مل کر آدمی محسوس کرتا ہے کہ اس کی شخصیت کے عناصر میں

کسی چیز کی کمی ہو گئی۔ یہ لوگ جنکی صحبت میں ایسا احساس پیدا ہو چھوٹے قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ مولانا کی صحبت میں جیسا انشراح قلب ہوتا تھا ویسا میں نے اپنی زندگی میں بہت کم لوگوں کی صحبت میں محسوس کیا۔

مولانا کی بعض ادائیاں بچوں کی سی معصومانہ نہیں۔ لندن میں جس ڈاکٹر کے زیر علاج تھے اسنے ذیابیطس کی شکایت کی وجہ سے میٹھا کھانے کی سخت ممانعت کی تھی ڈاکٹر جانتا تھا کہ مولانا کو میٹھا بیحد مرغوب ہے چنانچہ ایک مرتبہ جبکہ میں بھی مولانا کے ساتھ ڈاکٹر کے ہاں گیا تھا تو اس نے مجھے علیحدہ بلاکر تاکید کی کہ تم مولانا کو میٹھا نہ کھانے دینا۔ میں نے کہا بہت اچھا پوری کوشش کروں گا۔ کچھ دنوں بعد جو میڈ مولانا کے کمرے کو صاف کرتی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ انکے بستر میں تکیہ اور چادر کے نیچے ہمیشہ چاکلیٹ نکلتے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ یہ مجھ سے چھپانے کی کوشش ہے۔ چنانچہ میں نے ایک دن ہنسی ہنسی میں ان چاکلیٹوں کا ذکر کر دیا۔ بہت ہنسے۔ کہنے لگے کہ تمہیں کیسے خبر ہوئی۔ میں نے بتلا دیا کہ میڈ سے معلوم ہوا۔ کہنے لگے کہ اب میڈ کو رشوت دونگا کہ آئندہ کسی کو نہ بتلائے۔

مولانا کی طبیعت میں انسانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ان کے انداز میں ایک طرح کا معصومانہ بچپن پایا جاتا تھا۔ جو آخر تک موجود رہا۔ اور جسکی وجہ سے بھی ان میں بلا کی مقناطیسی قوت پیدا ہو گئی تھی جس سے ہر کس و ناکس متاثر ہوتا تھا مولانا کی شخصیت میں علم و عمل کی جو صلاحیتیں موجود تھیں ویسی قدرت شاذونادر ہی عطا کرتی ہے۔ وہ اگرچہ پکے دیندار مسلمان تھے لیکن ان کے دل میں انسانیت کا درد تھا جو حقیقی مسلمان کی شان ہونی چاہیے۔ ان کی پوری زندگی حق و صداقت کے

قیام اور ظلم و تعدی کے انسداد کے لئے وقف رہی۔ کسی شاعر نے ان کی زندگی کو ایک سرپھرے ملاح سے خوب تشبیہ دی ہے۔ جو عمر بھر طوفان سے چوکھی لڑتا رہا اور جس کو کبھی لحظہ بھر کے لئے بھی چین و آرام نصیب نہیں ہوا مولانا کی زندگی میں اقبال کے "مرد مومن" کی ایک جھلک نظر آتی ہے جس کی جمالی اور جلالی کیفیات اجتماعی زندگی کی سرسبزی کی ضامن ہوا کرتی ہیں۔

یکشنبہ ۱۶ ار فروردی مطابق ۱۶ ار فروری

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ لکشمن راؤ ۔ جلیل کی غزلیں
۸-۴۵ راجمنی گیت
۸-۵۵ ریکارڈ
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ راجمنی ۔ گیت
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ افضل حسین (جیپوری) دادرا اور غزل
۵-۲۰ سیتا ملکی ۔ (بمبئی) استادی گانے
۵-۴۰ پریمی ۔ سازوں کے ساتھ نظم
۵-۵۰ مس اینگار ۔ گیت

۶-۰ مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ ۔ تقریر ۔ مسٹر بسولے ۔ ریکارڈ
۶-۳۰ سیتا ملکی ۔ استادی اور عام پسند گانے
۶-۵۰ افضل حسین ۔ مانڈ
۷-۵ ذاکر علی ۔ یوں کسی نے اپنے جلوں کو نمایاں کر دیا (خسرو)

۷-۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب

۷-۴۵ محمد یعقوب ۔ عام پسند گانے
۸-۰ کاشٹ ترنگ ۔ حسن محمد
۸-۵ بلبل ترنگ ۔ خلیل
۸-۱۰ "سائنس اور سماج" تقریر ۔ ڈاکٹر مہدی علی
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ سیتا ملکی ۔ استادی اور عام پسند گانے
۹-۳۰ افضل حسین ۔ عام پسند گانے
۹-۴۵ سیتا ملکی ۔ مرہٹی پد
۹-۵۵ محمد یعقوب ۔ دادرا و غزل
۱۰-۱۰ سیتا ملکی ۔ استادی اور عام پسند گانے
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۱۷ ام فروردی مطابق ۱۷ ام فروری

خاص پروگرام

صبح — پہلی نشر

۸ - ۴۰ "کورس" تا ابد خالق عالم یہ ریاست رکھے
خواجہ محمود بیگ - ذاکر علی کنہیا لال
اقبال - عامر

۸ - ۴۰ کلام شاہانہ - تدبر میں سیاست میں اولوالعزمی میں اے عثمان
ترا ثانی کوئی دنیا میں پیدا ہو نہیں سکتا

۸ - ۵۰ "نوید صبح" خاکہ نوشتہ محمد عاقل علی خان

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ "بڑھے جا رہے ہیں" نظم مختار صدیقی

۹ - ۳۰ سارنگی

۹ - ۴۰ "اچھے دن" نظم نظر حیدرآبادی

۹ - ۴۵ "راہی" گیتوں کا ملا جلا پروگرام تبصرہ کیا تم

۱۰ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۳ - ۰ مجلس مقننہ سے افتتاح کی راست نشر

۵ - ۱۵ کلام فصاحت التیام
(۱) محبت میں نہ دل باقی ہے نہ تاب و تواں باقی
(۲) کیا کیا ہوئیں نصیب مجھے سرفرازیاں

۵ - ۳۰ والاشان حضرت شجیع کے ارشادات
(۱) غم دل سنانے کو جی چاہتا ہے
(۲) وہ کبھی اپنے مقابل نہیں ہونے پاتے

۵ - ۴۵ "دکن میں نیا اک جہاں بن رہا ہے"

۵ - ۵۵ "نسیم صبح"

لسانی نشریات

۶ - ۰ "نیا حیدرآباد" تلنگی تقریر

۶ - ۱۰ تلنگی موسیقی

۶ - ۳۰ "مجلس مقننہ" مرہٹی تقریر

۶ - ۴۰ مرہٹی پد و بھاؤ گیت

۶ - ۵۵ "ہمارا دستوری ارتقا" کنڑی تقریر

۷ - ۰ "پیام امید"

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"مجلس مقننہ" خاص پروگرام

۷-۴۵ "ذوق سفر"

۸-۰ "منزل کی تلاش"

۸-۱۰ "ہمارا نیا دستور" تقریر

۸-۲۵ وائلن پر نغمۂ بہار

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ "نغموں کی گونج"

۹-۳۰ ہمارا دستوری ارتقا تقریر جانکی پرشاد

۹-۴۰ "نئی ہیں امنگیں نیا ہے زمانہ"

۱۰-۰ "نیا ترانہ"

۱۰-۱۰ سارنگی

۱۰-۳۰ "یہ حیدرآباد ہے" (مجلس مقننہ کے افتتاح کی تقاریب، صدا بند تقریریں)

۱۱-۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۸ اسفندار ۱۳۵۹ ف مطابق ۱۸ فروری

صبح　　　پہلی نشر

۸-۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ پنڈت رام نواس شرما

۸-۴۵ بھجن (ریکارڈ)

۹-۰ سیتا ملکی۔ جونپوری کا خیال

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ سیتا ملکی۔ عام پسند گانے

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام　　　دوسری نشر

۵-۰ افضل حسین (جے پوری) عام پسند گانے

۵-۱۵ اقبال بانو غزل (اسٹوڈیو ریکارڈ)

۵-۳۰ سارنگی پر پوریا۔ دھناسری۔ عبدالشکور خاں

۵-۴۵ نذیر بیگم۔ عام پسند گانے

۶-۰ تلنگی نشریات

حیدرآباد کے چند تاریخی مقامات۔ تقریر۔ (اے دبیر بعد رارا)" قلیل پس اندازی" فیچر

۶۔۳۰ سیتا ملکی۔ استادی اور عام پسند گانے

۶۔۴۵ شیخ احمد۔ دادرا

۷۔ نذیر بیگم۔ غزلیں۔

۷۔۱۵ بچوں کے لئے

نظمیں اور کہانیاں

۷۔۴۵ سیتا ملکی۔ عام پسند گانے

۸۔۔ شیخ احمد۔ غزل

۸۔۔۱ "طباعت اور اشاعت" (سلسلہ) تقریر سلیم ضیائی

۸۔۲۵ ریکارڈ

۸۔۳۰ اردو میں خبریں

۸۔۴۵ انگریزی میں خبریں

۹۔۔ تلنگی میں خبریں

۹۔۱۰ محفل موسیقی

جس میں سیتا ملکی افضل حسین شوکت علی خاں۔ نذیر بیگم

شکور خان۔ اور اشتیاق احمد حصہ لے رہے ہیں۔

۱۰۔۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ۔ ۱۹ ہر فروردی مطابق ۱۹ ہر فروری

صبح — پہلی نشر

۸۔۳۰ ریکارڈ

۹۔۱۵ خبریں

۹۔۲۰ ریکارڈ

۹۔۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵۔۔ "ٹھمریاں" ریکارڈ

(۱) استاد غلام علی خاں

(۲) روشن علی

۵۔۳۰ "دو خیال" (ریکارڈ)

(۱) کیسر بائی

(۲) روشن آرا بیگم

۵-۴۵ "دو دادرے" (ریکارڈ)

(۱) اختری فیض آبادی

(۲) ایم-اے رؤف

۶-۰ "دو غزلیں" (ریکارڈ)

(۱) افضل حسین

(۲) برکت علیخان

۶-۱۵ **مرہٹی نشریات**

تقریر۔ پروفیسر نارائن راؤ نند اپورکر

بھاؤگیت۔ میناساڈیکر۔ اخباری تبصرہ

۶-۳۰ فلمی کھانی

۷-۱۵ بچوں کے لئے

فیچر۔ "ٹیلی وژن" نوشتہ سیدہ

غیور النساء بیگم۔

۷-۴۵ پرانی فلمی طرزیں۔ ریکارڈ

۸-۰ بسم اللہ خاں۔ شہنائی کے ریکارڈ

۸-۱۰ "فلسفے کی کہانی" تقریر۔ ڈاکٹر

ظہیر الدین

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں۔

۹-۰ تلنگی میں خبریں۔

۹-۱۰ یوروپین موسیقی۔ مس گرین

"ہماری زبان اور ادب کا

اگلا قدم" (پہلا اجلاس)

۹-۳۰ اقبال کی ایک نظم

"اردو نظم" مقالہ۔ خواجہ احمد عباس

عظمت اللہ خان کی ایک نظم

"علمی نثر" مقالہ ڈاکٹر زور

مولانا سلیم کی نظم

"ادبی تنقید" مقالہ۔ پروفیسر

عزیز احمد

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ۔ ۲۰ سر فروردی م ۲۰ فروری

صبح　　پہلی نشر

۸-۳۰ بنگاری بائی۔ استادی گانے

۸-۴۵ افضل حسین جے پوری۔ عام پسند گانے

۹-۰ بنگاری بائی۔ ٹھمری و غزل

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ ریکارڈ

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰۰ بنگاری بائی۔ استادی گانے۔

۵-۱۵ عبدالغفار۔ غزلیں

۵-۲۵ بنگاری بائی۔ عام پسند گانے

۵-۴۰ فلمی ریکارڈ

۶-۰۰ کنڑی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

"ادب اور سائنس" (بات چیت)

نوشتہ وینکو با آچاری۔

۶-۳۰ افضل حسین جے پوری۔ عام پسند گانے

۶-۴۵ غلام صابر۔ سارنگی پر مدھونتی۔

۷-۰۰ بنگاری بائی۔ دادرا اور غزل

۷-۱۵ بچوں کے لئے

دیوانی ہانڈی

۷-۴۵ تسنیم حسین خان۔ دو خیال۔

۸-۰۰ پیانو۔ وائلن۔ طبلہ۔ (ریکارڈ) پروفیسر چٹرجی و مکرجی

۸-۲۰ "افسانہ" محبوب حسین جگر

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں۔

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں۔

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ بنگاری بائی۔ غزل۔

"ہماری زبان اور ادب کا اگلا قدم" (دوسرا اجلاس)

۹-۳۰ مولانا حالی مرحوم کی نظم

"اردو افسانہ" مقالہ کرشن چندر

نظیر اکبرآبادی کی نظم

"اردو نظم" مقالہ۔ سجاد ظہیر

چکبست کی ایک نظم

"صدارتی تقریر" پروفیسر رشید احمد صدیقی

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۲۱ فروردی م ۲۱ فروری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ "تلاوت کلام پاک مع تفسیر" قاری محمد عبد الباری

جلد (۹) — نوا — شمارہ (۱۰)

۸-۴۵ "نعت" عدنان

۸-۵۰ نعتیہ گانے "ریکارڈ"

۹-۰۰ سید حسین اور ساتھی۔ قوالی

۹-۱۴ خبریں

۹-۲۰ شکنتلا بائی۔خیال

۹-۲۵ سید حسین اور ساتھی۔ قوالی

خواتین کے لئے

عالم نسواں

۱۰-۰۰ "رنگینیاں" (خاص پروگرام)

۱۰-۲۰ شکنتلا بائی۔ ٹھمری

۱۰-۳۰ "میری پسند کے چند کام" سکینہ بیگم

۱۰-۴۰ سازی ریکارڈ

۱۰-۴۵ فیچر "شاعر اور رقاصہ"

نوشتہ خالد لطیف

۱۱-۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲-۰۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰۰ سید حسین اور ساتھی۔ قوالی

۵-۱۵ شکنتلا بائی۔دادرا اور غزل

۵-۳۰ عبدالوہاب۔غزلیں

۵-۴۵ ماسٹر اونکار۔استادی گانے

۶-۰۰ عربی نشریات

تقریر "مفتاح اللغۃ العربیہ" شیخ

عیسی بن احمد زبیری۔موسیقی۔

مسرور بن مبروک۔اخباری تبصرہ۔

۶-۳۰ عبدالوہاب۔عام پسند گانے

۶-۴۵ سید حسین اور ساتھی۔ قوالی

۷-۰۰ ماسٹر اونکار۔خیال

۷-۱۵ بچوں کے لئے

تمہارے پسند کے ریکارڈ

۷-۴۵ شکنتلا بائی۔دادرا اور غزل

۸-۰۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸-۱۰ "کیا آپ یقین کرینگے" تقریر ابن علی

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ کلن خان اور ساتھی۔ (ریکارڈ)

۹-۳۰ "ہماری زبان اور ادب کا اگلا قدم"
تیسرا اجلاس)
"مشاعرہ" (جس میں ممتاز مقامی اور بیرونی شعراء حصہ لیں گے)
۱۱- ترانہ دکن

شنبہ - ۲۲ ہر فروردی م ۲۲ ہر فروری

صبح پہلی نشر
۸-۳۰ ریکارڈ
۹- . ماسٹر سادلے - استادی گانے -
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ شوشیلا بائی - عام پسند گانے -
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر
۵- . شوشیلا بائی - عام پسند گانے
۵-۱۵ ماسٹر سادلے - استادی گانے
۵-۳۰ بانسری پہ مرہٹی پد - شنکر راؤ
۵-۴۰ ریکارڈ
۶- . تلنگی نشریات
نباتاتی زندگی کے چند اہم پہلو "تقریر
بی - وی (سناراؤ) "محفل شوق"

۶-۳۰ سوشیلا بائی - عام پسند گانے -
۶-۴۵ ماسٹر سادلے - استادی گانے -
۷- . ذاکر علی غزلیں -
۷-۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی - گانا
کہانی - ریکارڈ - معمہ -
۷-۴۵ سوشیلا بائی - عام پسند گانے -
۸- . قائم حسین خان - سارنگی -
۸-۱۰ "امراض - ادویہ اور جراثیم" تقریر
ڈاکٹر - ایس - پی - سہیگل -
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹- . تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹-۲۵ ذاکر علی - دادرا اور غزل
۹-۳۰ سوشیلا بائی - استادی گانے -
۹-۴۵ "رنگا رنگ" خاص پروگرام
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ - ۲۳ رفروری مطابق ۲۳ رفروری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ ریکارڈ

۹-۰۰ زہرہ بائی (دہلی والی) عام پسند گانے

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ عبدالکریم - عام پسند گانے

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰۰ زہرہ بائی - عام پسند گانے

۵-۱۵ مادھوراؤ - بھیم پلاس کا خیال

۵-۳۰ عبدالعزیز - دادرا و غزل

۵-۴۵ حبیب الدین احمد - دو غزلیں

۶-۰۰ مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ - تقریریں - ڈی جوشی

ریکارڈز

۶-۳۰ عبدالکریم - عام پسند گانے

۶-۴۵ مادھوراؤ - استادی گانے

۷- زہرہ بائی - عام پسند گانے

۷-۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب

۷-۴۵ حبیب الدین احمد - عام پسند گانے

۸-۰۰ غلام صابر - سارنگی سولو

۸-۱۰ "رہائشی مکانات کا مسئلہ" تقریر چندولعل ڈنگوریا

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ عبدالعزیز - عام پسند گانے

۹-۲۵ سازوں کے ساتھ نظم

۹-۳۵ مادھوراؤ - استادی گانے

۹-۵۰ آرکسٹرا

۱۰-۰۰ عبدالعزیز - عام پسند گانے

۱۰-۱۵ زہرا بائی - عام پسند گانے

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ - ۲۴ رفروری مطابق ۲۴ رفبوری

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ ریکارڈ

وقت	پروگرام
۹-۱۵	خبریں
۹-۲۰	ریکارڈ (فلم شاہجہان)
۹-۳۰	ترانۂ دکن
شام	دوسری نشر
۵-۰	"استادی گانوں کے ریکارڈ"
	(۱) عبدالکریم خاں
	(۲) روشن آرا بیگم
	(۳) ہیرابائی بروڈکر
	(۴) سرسوتی رانی
۶-۰	فارسی نشریات
	اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ تقریر
	"جدید حیدرآباد" سلسلہ آقا محمد علی
۶-۳۰	غزلیں (ریکارڈ)
	(۱) برکت علی خاں
	(۲) افضل حسین
	(۳) ایم۔ اے رؤف
	(۴) وزیر بائی
	(۵) رشیدہ بیگم
	(۶) مجدد نیازی
	(۷) روشن لعل بھٹناگر
۷-۰	سازی موسیقی (ریکارڈ)
	شہنائی۔ ستار بین
۷-۱۵	ننھوں کا پروگرام
۷-۴۵	استاد جھنڈے خاں کی بنائی ہوئی طرزیں (ریکارڈ)
۸-۰	سروپ رانی۔ غزل۔ (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۸-۱۰	"پر اسرار جوہر" تقریر عنقا احمد
۸-۲۵	ریکارڈ
۸-۳۰	اُردو میں خبریں
۸-۴۵	انگریزی میں خبریں
۹-۰	تلنگی میں خبریں
۹-۱۰	"پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۰-۳۰	ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۲۵ رفروردی مطابق ۲۵ رفروری

وقت	پروگرام
صبح	پہلی نشر
۸-۳۰	شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ۔ پنڈت رام نواس شرما
۸-۴۵	بھجن (ریکارڈ)
۹-۰	تصدق حسین۔ جونپوری

وقت	پروگرام
۹-۱۵	خبریں
۹-۲۰	سرسوتی بائی - غزل
۹-۳۰	ترانہ دکن
شام	دوسری نشر
۵-۰	تصدق حسین - استادی گانے
۵-۱۵	سرسوتی بائی - عام پسند گانے
۵-۳۰	سید احمد - غزلیں
۵-۴۵	تصدق حسین - استادی گانے
۶-	تلنگی نشریات
	بچوں کے لئے خاص پروگرام
۶-۳۰	سرسوتی بائی - عام پسند گانے
۶-۴۵	"ٹھمری اور غزلیں"
	تصدق حسین ٹھمری
	سید احمد اور سرسوتی بائی غزلیں
۷-۱۵	بچوں کے لئے
	نظمیں اور کہانیاں
۷-۴۵	چھوٹے خاں - طبلہ سولو
۸-۰	سید احمد - دادرا
۸-۱۰	"دو مہی کتابیں" تقریر - ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
۸-۳۰	اردو میں خبریں
۸-۴۵	انگریزی میں خبریں
۹-۰	تلنگی میں خبریں
۹-۱۰	تصدق حسین - ٹھمری
۹-۲۰	"جھنکار"
۹-۳۵	سرسوتی بائی - عام پسند گانے
۹-۵۰	سید احمد - غزلیں
۱۰-۰	"وائلن اور بالنسری پر دو فلمی طرزیں"
۱۰-۱۵	سرسوتی بائی - عام پسند گانے
۱۰-۳۰	ترانہ دکن

چہارشنبہ - ۲۶ رفروردی مطابق ۲۶ رفروری

وقت	پروگرام
صبح	پہلی نشر
۸-۳۰	ریکارڈ (فلم چتر لیکھا)
۹-۰	مانک راؤ بھجن اور استادی گانا
۹-۱۵	خبریں
۹-۲۰	کنہیا لعل - غزلیں
۹-۳۰	ترانہ دکن
شام	دوسری نشر
۵-۰	مانک راؤ بھجن اور مرہٹی پد

۵-۱۵ للشمن راؤ۔ وادرا اور غزل

۵-۳۰ عبدالحمید۔ غزلیں

۵-۴۰ "بانسری اور وائلن" "چلے ہیں جانا"

۵-۴۵ مانک راؤ۔ دو بھجن

۶-۰ **مرہٹی نشریات**

اخباری تبصرہ "دور نمائی اور ریڈیو" تقریر مسٹر پالیکر اپنی پسند کے ریکارڈ

۶-۳۰ فلمی کہانی

۷-۱۵ **بچوں کے لئے**

فیچر

۷-۴۵ "ہارمونیم" وینکٹ راؤ

۷-۵۵ "قانون" حسن محمد

۸-۰ "تمبوز" صالح بن ناصر

۸-۱۰ ریڈیو کی ڈاک۔ ندیم

۸-۲۵ ریکارڈ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰ سلنگی میں خبریں

۹-۱۰ یوروپین موسیقی

۹-۳۰ آرگوس آرکسٹرا

۹-۴۵ "صحافت" انگریزی تقریر۔ عزیز رضوی

۱۰-۰ آرگوس آرکسٹرا

۱۰-۳۰ **ترانہ دکن**

پنجشنبہ۔ ۲۷ رفروردی مطابق ۲۷ رفروری

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ ریکارڈ

۹-۰ نورجہاں بیگم۔ جونپوری

۹-۱۵ خبریں

۹-۲۰ زاہد علی۔ عام پسند گانے

۹-۳۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵-۰ نورجہاں بیگم۔ ٹھمری و غزل

۵-۱۵ زاہد علی۔ غزلیں

۵-۲۵ نورجہاں بیگم۔ گیت

۵-۳۵ غلام صابر۔ سارنگی

۵-۵۰ خواجہ محمود بیگ وادرا

کنڑی نشریات

۶-۰ ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ افسانہ۔ یوگندرا چاریہ

۶ - ۳۰ نورجہاں بیگم - دادرا و غزل۔
۸ - ۴۵ زاہد علی - غزلیں۔
۷ - ۰ استاد غلام حسین خان - طبلہ سولو
۷ - ۱۵ بچیوں کیلئے۔
"دیوانی ہانڈی"
۷ - ۴۵ ذاکر علی - گیت۔
۸ - ۰ ریکارڈ۔
۸ - ۱۰ منتخب کلام - علی اختر۔
۸ - ۲۰ ریکارڈ۔
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں۔
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں۔
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں۔
۹ - ۱۰ نورجہاں بیگم - عام پسند گانے
۹ - ۲۵ زاہد علی - گیت۔
۹ - ۳۵ آرگسٹرا۔
۹ - ۴۵ استاد غلام حسین خان - طبلہ پرگت توڑا
۱۰ - ۵ خواجہ محمود بیگ - انکی پسند کے گانے۔
۱۰ - ۱۵ نورجہاں بیگم - عام پسند گانے۔
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۲۸ فروری مطابق ۲۸ فروری

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک مع تفسیر
قاری محمد عبدالباری۔
۸ - ۴۵ نعت - نظر حیدرآبادی
۸ - ۵۵ شمس الدین و رساتھی - قوالی۔
۹ - ۵ رام لکشمی بائی - استادی گانے۔
۹ - ۱۵ خبریں۔
۹ - ۲۰ شمس الدین اور ساتھی۔
۹ - ۳۰ یوسف شریف - غزلیں۔
۹ - ۴۵ شمس الدین اور ساتھی - قوالی۔

ساعت خواتین

عالم نسواں

۱۰ - ۰ مفید مشغلے - تقریر - سلطانہ عزیز۔
۱۰ - ۱۵ نظم خوانی۔
۱۰ - ۲۰ رام لکشمی بائی - عام پسند گانے۔
۱۰ - ۳۰ "میری پسند کے کام" - مسز انوراللہ
۱۰ - ۴۰ ریکارڈ۔

۱۰-۴۵ ”زندگی“ (فیچر)
۱۱-۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۲-۰ ترانہ دکن۔

شام — دوسری نشر

۵-۰ رام لکشمی بائی ٹھمری اور غزل۔
۵-۱۵ شمس الدین اور ساتھی۔ قوالی۔
۵-۲۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)۔
۶-۰ عربی نشریات
”حیاۃ النباتات“ تقریر العسیری بعدانۂ سالم یافعی۔ اخباری تبصرہ۔
۶-۳۰ رام لکشمی بائی۔ ٹھمری اور غزل۔
۶-۴۵ شمس الدین اور ساتھی۔ قوالی۔
۷-۵ کنہیا لعل۔ دادرا۔
۷-۱۵ بچوں کیلئے
تمہاری پسند کے ریکارڈ۔
۷-۴۵ یوسف شریف۔ دو غزلیں۔

۸-۰ رام لکشمی بائی۔ خیال۔
۸-۱۰ ”حضرت غفران مکاں“ تقریر مجید صدیقی۔
۸-۲۵ ریکارڈ۔
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ کلن قوال (ریکارڈ)
۹-۲۰ رام لکشمی بائی۔ عام پسند گانے۔
۹-۳۰ ”طبلہ پر پندرہ ماترے کی سواری“ شیخ داؤد۔
۹-۴۵ شمس الدین اور ساتھی۔ قوالی۔
۱۰-۰ رام لکشمی بائی۔ عام پسند گانے۔
۱۰-۵ شمس الدین اور ساتھی۔ قوالی۔
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

ریڈیو کلب کے ممبر

۱۸۶۱ حامد سہیل۔
۱۸۶۲ محمد علیؔ۔
۱۸۶۳ ساجد رابدی۔
۱۸۶۴ یس۔ کرشنا مورتی۔
۱۸۶۵ فضل الرحمٰن قریشی۔
۱۸۶۶ غلام محی الدین قریشی۔
۱۸۶۷ مسیح الرحمٰن قریشی۔
۱۸۶۸ عبدالمجید عرف گلاب خان۔
۱۸۶۹ نجم الحسن۔
۱۸۷۰ ملکۂ جہاں۔
۱۸۷۱ معیز الدین احمد۔
۱۸۷۲ مرزا عثمان بیگ عرف محمود۔
۱۸۷۳ مرزا مجتبےٰ بیگ۔
۱۸۷۴ مریم۔
۱۸۷۵ میر علی رضا۔
۱۸۷۶ یوسف (ناگپور)۔
۱۸۷۷ راجہ وجے کرن۔
۱۸۷۸ تیج کرن۔
۱۸۷۹ رشید احمد شاہ خان۔
۱۸۸۰ مکرم النساء بیگم عرف حور النساء
۱۸۸۱ سید یحییٰ احمد جعفری۔
۱۸۸۲ سید یوسف احمد جعفری۔
۱۸۸۳ صدیقہ بیگم۔
۱۸۸۴ فاطمہ بیگم۔
۱۸۸۵ محمد عبدالعظیم فاروقی۔
۱۸۸۶ گول نوروجی۔
۱۸۸۷ شریف النساء ڈالی۔
۱۸۸۸ احمد عبدالشکور صدیقی۔
۱۸۸۹ اوشا رانی۔
۱۸۹۰ سوشیل کماری۔
۱۸۹۱ خلیل الرحمٰن صدیقی۔
۱۸۹۲ لنگیا چاری۔
۱۸۹۳ عذرا محمدی۔
۱۸۹۴ محمد اقبال علی خان خویشگی۔

۱۸۹۵ نا درخان۔
۱۸۹۶ غوث محی الدین صدیقی۔
۱۸۹۷ سید فدائے بشیر۔
۱۸۹۸ گرشن چندبی
۱۸۹۹ سید ہاشم علی ہاشمی۔
۱۹۰۰ اے۔ پی۔ نندم۔
۱۹۰۱ مریم بسم اللہ بیگ۔
۱۹۰۲ میر نصیر الدین حیرت۔
۱۹۰۳ منوہر لعل۔
۱۹۰۴ غفار احمد۔
۱۹۰۵ کے۔ راج گوپال۔
۱۹۰۶ رحمٰن ذلیخا۔
۱۹۰۷ محمد ممتاز علیخان افضلی۔
۱۹۰۸ محمد عبد الغفار۔
۱۹۰۹ وقار سلطانہ۔
۱۹۱۰ انور جہاں۔
۱۹۱۱ احمد جہاں سلطانہ
۱۹۱۲ عشرت۔
۱۹۱۳ شام سندر۔
۱۹۱۴ سید محمد قاسم خلیق۔
۱۹۱۵ ذکیہ فیض النساء۔
۱۹۱۶ سید مرتضیٰ رضوی۔
۱۹۱۷ رضیہ بیگم۔
۱۹۱۸ عبد الرزاق قریشی قسمت۔
۱۹۱۹ سید خورشید الحسن۔
۱۹۲۰ شیخ معیز الدین احمد امانت اللہ۔
۱۹۲۱ حبیب عبد الرحیم عرف قیصر۔
۱۹۲۲ گوپال۔
۱۹۲۳ جولیک۔
۱۹۲۴ محمد نظام الدین عرف حسن میاں
۱۹۲۵ ساجدہ احمد۔
۱۹۲۶ ملکہ اسد۔
۱۹۲۷ میر مہدی علی خان۔
۱۹۲۸ محمد عبد الرشید۔
۱۹۲۹ محمد احمد سعید۔
۱۹۳۰ دنیش چندر بھٹانگر۔

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد

رجسٹری شدہ ٹھپہ سرکار عالی نشان (۱،۲)

بکار سرکاری ON H.E.H THE NIZAM'S SERVICE

بخدمت جناب [illegible] رسالہ "جامعہ"

مکتبہ جامعہ دھلی -

Maktaba Jamea,

DELHI

FROM OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
BROADCASTING STATION. HYDERABAD (D.N.)

از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد دکن
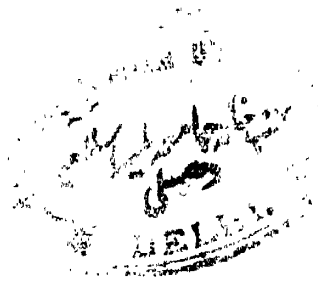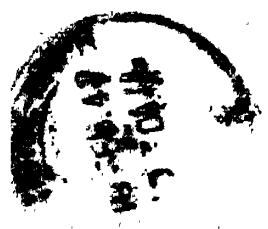
پندرہ روزہ رسالہ
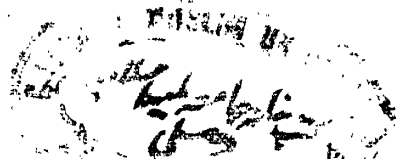
نشر گاہ حیدرآباد
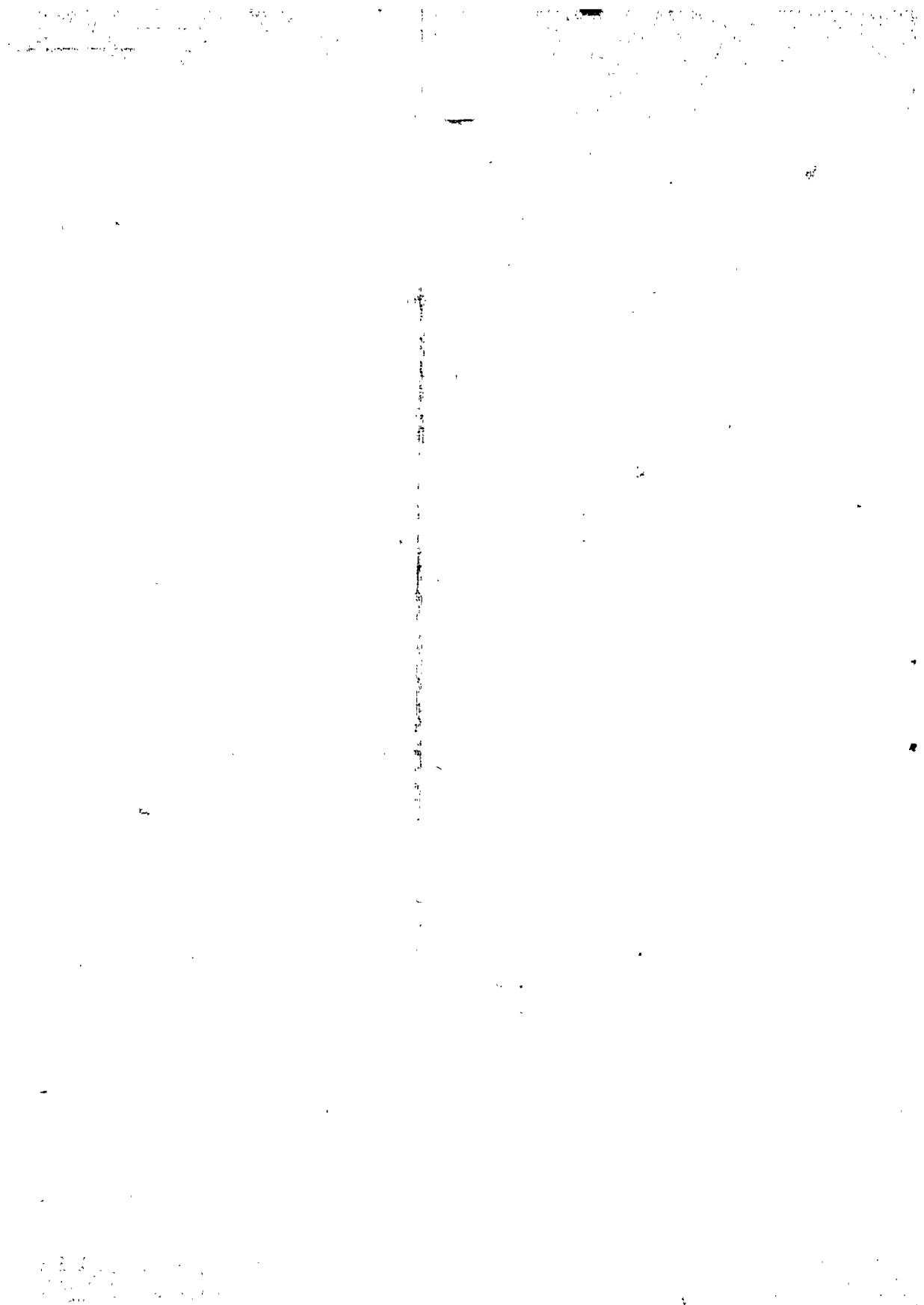
مانکی بائی
۱۳ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵٦ف کے پروگرام میں
ان کا گانا ہوگا

آغا بابر صاحب
جنکا فیچر ۱۴ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف
کو نشر ہوگا

سلیمان جاوید
جنکا فیچر ۵ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف
کو نشر ہوگا

دکن ریڈیو

۴۱۱ میٹر

۷۳۰ کیلو سائیکل

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۴

ٹیلیفون نمبر (۲۰۰۸)

تار کا پتہ "Lasilki"
"لاسلکی"

چندہ سالانہ

ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ عثمانیہ

بیرون ریاست

ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ کلدار

قیمت فی پرچہ ۱۔ آنہ ۶۔ پائی
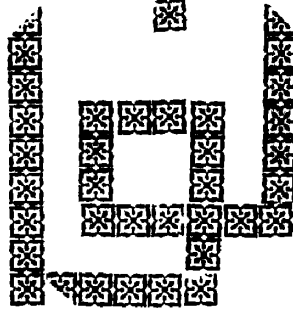
جلد (۹) یکم تا ۱۰۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف مطابق یکم تا ۱۰۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع شمارہ (۱۱)

فہرس

نوائیہ

زیر نظر نیم ماہی کی قابل ذکر تقریریں یہ ہیں

ہندوستان کی زبانیں | ہندوستان تو زبانوں کا عجائب خانہ ہے۔ یہاں بھانت بھانت کی بولیاں بولی جاتی ہیں ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان میں جملہ ۱۸۹ زبانیں اور ۵۴۴ بولیاں بولی جاتی ہیں ۔ لیکن یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ان زبانوں میں صرف اردو ہی ہندوستانی عوام کی مشترکہ زبان ہے۔ بقول سرتیج بہادر سپرو" اردو ہندووں اور مسلمانوں کا مشترکہ سرمایہ ہے جو قطعاً ناقابل تقسیم ہے"۔ اردو سب کی چہیتی زبان ہے اس لئے کہ مشترکہ کوششوں سے اس لشکری زبان نے جنم لیا اور سبھوں نے ملکر اس کو پروان چڑھایا ۔ یکم اردی بہشت کو علی احمد صاحب جلیلی" ہندوستان کی زبانیں" کےعنوان پر تقریر نشر فرمائینگے

پرانے دوست | استاد ذوق نے کہا تھا ۔

اے ذوق کسی ہمدم دیرینہ کا ملنا بہتر ہے ملاقات مسیحا و خضر سے

لیکن اگر ہم بیسویں صدی کے دوستوں کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ آج کل پرانے ہم نشینوں کا ملنا ناگہانی آفت سے کچھ کم نہیں ۔ بات یہ ہے کہ آج انسانیت خود غرضیوں کا شکار ہے۔ ہمارے دوست نام کے ہیں کام کے نہیں ۔ وہ آڑے وقت میں کام نہیں آتے ۔ ان کے پاس خلوص کی دولت نہیں ۔ ہمارے دوست مصیبت کے انیس نہیں ، راحت کے جلیس ہیں ۔ وہ خوشی کے وقت ہمارا دم تو بھرتے ہیں لیکن رنج میں وہ ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ تو پھر ہم کیونکر کہیں کہ کسی ہمدم دیرینہ کی ملاقات مسیحا و خضر کی ملاقات سے بہتر ہے۔ ۲ ۔ اردی بہشت ۔ کو محمود حسین خاں صاحب سے" پرانے دوست" کےعنوان سے تقریر سنئیے ۔

یازدھم شریف | یازدھم شریف ، حضرت عبدالقادر جیلانی رح کے وصال کی یادگار ہے حضرت عبدالقادر جیلانی رح کا شمار ان لوگوں میں ہے جو صداقت کے نام کو اونچا کرنے کے لئیے اپنی جان تک کی بازی لگا دیتے ہیں۔ حضرت عبدالقادر رح نے ماں کے آگے عہد کیا تھا کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے ۔ چنانچہ انہوں نے آخر دم تک وعدہ وفا کیا ۔ دنیا میں ایسے کتنے بیٹے ہیں جنہوں نے بیمار ماں کو پانی پلانے کے لئیے رات بھر کٹورا لئیے کھڑے رہنے کی زحمت گوارا کی ہو مگر ماں کو نیند سے بیدار نہ کیا ہو۔ ۵ ۔ اردی بہشت کو قاری عبدالباری صاحب یازدھم شریف کے موقع پر اسلام کے اس فرزند کی انسانی خدمت کو پیش کریں گیے ۔

ہولی | ہولی ایک جشن بہاراں ہے۔ وہ بہار کا آغاز اور مسرت کا پیام ہے۔ جب غم کی شام ، مسرت کی صبح میں بدل جاتی ہے تو ہولی کھیلی جاتی ہے ۔ لیکن آج پریم کی بستی میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ اس دھرتی کے لال آپس میں کٹ مر رہے ہیں پہلے اسی سرزمین پر ہولی ، محبت کی پینگ بڑھانے آئی تھی لیکن آج ہمارے دل بجھ چکے ہیں ۔ دل کی دنیا اجڑ چکی ہے آج ہماری سونی بزم کو زندہ کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ ہم محبت کی دولت کو عام کریں ۔ اسی وقت ''ہولی،، پھر سے کیف و سرور کا دعوت نامہ بنکر آئے گی - ۶ - اردی بہشت کو جانکی پرشاد صاحب ''ہولی،، کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے ۔

اردو غزل | حال حال تک غزل اور حقیقت میں دور کا بھی تعلق نہ تھا ۔ ہماری غزلوں میں کام کی باتیں کم اور بیکار باتیں زیادہ ہوتی تھیں کیونکہ وہ ہمارے ماحول کی مظہر اور انسانی زندگی کا عکس نہیں تھیں ۔ آج زندگی کی قدروں کے ساتھ ہماری شاعری کی قدریں بھی بدل چکی ہیں ۔ اس لئے نئے غزل گو شاعر زندگی کے مسائل کو غزل میں سمونے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ آج کے شاعروں کی وہی غزلیں کامیاب سمجھی جاتی ہیں جن میں ہمارے سماج کی صحیح نمایندگی ہو ۔ - اردی بہشت کو ''اردو غزل،، کے عنوان پر ڈاکٹر یوسف حسین خان صاحب کی تقریر ہو گی۔

میری شاعری | شاھد صدیقی کا شمار ان چند غزل گو شاعروں میں ہے جن کی شاعری زندگی سے ہم آھنگ ہے ۔ ان کی غزلیں گل و بلبل کے رومانی افسانوں کو پیش نہیں کرتیں بلکہ زندگی کی تلخ حقیقتوں کی ترجمانی کرتی ہیں شاھد صدیقی کا کلام بے نواؤں کا ہم نوا ہے۔ پھر اس میں سلاست بھی ہے اور روانی بھی ، صداقت بھی ہے اور گھلاوٹ بھی ۔ سادگی اور خلوص ان کے کلام کے جو ہر ہیں ۔ آئیے ۹ - اردی بہشت کو ہم شاعر کی کہانی خود اس کی زبانی سنیں ۔

طفیلی پودے | انسان ہوں کہ حیوان ، جمادات ہوں کہ نباتات ان سب کی دنیا طفیلیوں سے خالی نہیں ۔ طفیلیوں کی زندگی دوسروں کے لئے موت کا پیغام لاتی ہے ۔ وہ آپ ھی کے سہارے ترقی کریں گے لیکن جب وقت آئے گا تو وہ آپ ھی کو کفنا دیں گے۔طفیلی انسانوں کی طرح طفیلی پودے بھی ہوتے ہیں جو دوسروں کی جڑوں کو کھوکھلا کرکے پروان چڑھتے ہیں۔ ۱۰ - اردی بہشت کو پروفیسر سعیدالدین صاحب طفیلی پودوں کی قسمیں بتائیں گے ۔

ساعت خواتین | زیر تبصرہ نیم ماھی میں ساعت خواتین کے بعض قابل ذکر اجزا یہ ھیں ۔

۶ - اردی بہشت ''ہولی،، خاص پروگرام

۱۰ - ۵ ساعت صبح نظم ''ہولی،، شیل بالا صاحبہ

۱۰ - ۳۰ ساعت صبح تقریر ''ہولی،، کماری چندرا ماتھر صاحبہ

۱۴ - اردی بہشت ۱۰-۵ ساعت صبح '' آئندہ کے بارے میں ،، (بات چیت) جس میں رحمانی لطیفی صاحبہ اور شہر یار حقانی صاحبہ حصہ لیں گی ۔

۱۰ - ۳۰ ساعت صبح تقریر ''مشورے،، طیبہ بیگم باقر علی خاں

انگریزی تقریر | اس نیم ماھی میں حسب ذیل انگریزی تقریر ھوگی -

۱۲ - اردی بہشت تقریر - ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب

سلسلے کی تقریریں | زیر تبصرہ نیم ماھی میں سلسلے کی حسب ذیل تقریریں ھونگی -

۳ - اردی بہشت ''مشاھیر سے ملاقات،، ابن علی صاحب

۸ - اردی بہشت ''ملک ملک کے آئین،، سعید اصغر صاحب قدوائی

۱۱ - اردی بہشت ''مشاھیر سے ملاقات،، علی اختر صاحب

حیدرآباد اور صنعتی ترقی کے لوازم

حبیب الرحمن صاحب

موجودہ زمانہ میں اگر کوئی ملك اپنی صنعت و حرفت کو جدید پیمانہ پر ترقی دینا چاہے تو اس کے لئے چند چیزیں لازمی ہیں۔ ایک قدرتی وسائل - دوسرے مہارت یافتہ کام کرنے والے - تیسرے سرمایہ اور چوتھے قوت محرکہ - ممالك محروسہ سرکارعالی کی جو جداگانہ اور ممتاز حیثیت تاریخی اور سیاسی اعتبار سے ہے وہ تو ظاہر ہے۔ لیکن معاشی نقطہ نظر سے بھی یہ مملکت بر اعظم ہند کا ایک ایسا خطہ ہے جو صنعتی ترقی کے تمام لوازم اپنے اندر رکھتا ہے - مثلا قدرتی وسائل پرنظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ ہمارے ملك میں قسم قسم کی زرعی ، جنگلاتی ، حیوانی اور معدنی پیداواریں کافی مقداروں میں مہیا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ زراعت سے ہم نہ صرف چاول ، گیہوں ،جوار ، باجرا جیسی اشیاء خوردنی اگاتے ہیں بلکہ کپاس ، گنا اور روغندار تخم جیسی اہم خام پیداواریں بھی حاصل کرتے ہیں - اگر چہ ہمارے جنگلات کا رقبہ ملك کی وسعت کے لحاظ سے کسی قدر ناکافی ہے تاہم یہ بات یقینی ہے کہ ہم اپنے جنگلات سے متعدد کار آمد چیزیں حاصل کر سکتے ہیں - ممالك محروسہ کی معدنی دولت تو مسلم ہے۔ کوئلہ لوہا وغیرہ یہ ایسی پیداواریں ہیں جنکی بنیاد پر ہم بعض بڑی اور اہم صنعتیں قائم کر سکتے ہیں - وسائل قدرت کے علاوہ ایک اور اہم لازمہ جو ملك کے صنعتی نشو ونما کے لئے درکار ہے وہ قوت محرکہ کی بہمرسانی ہے - اور اس بارے میں بھی ہم خدا کے فضل سے ایسے ذرائع سے بہرہ مند ہیں جن کو کام میں لاکر ہم جسقدر چاہیں برق قوت پیدا کر سکتے ہیں - کوئلہ سے کام لیکر تھرمل اسٹیشنوں کے ذریعہ یا آبشاروں سے کام لیکر برقابی اسکیموں کے ذریعہ حسب دلخواہ برقی قوت پیدا کرکے ہم اپنی معاشی حالت کی کایا پلٹ کر سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جہاں تک قدرت کی دین کا تعلق ہے ہمیں کوئی وجہ شکایت نہ ہونی چاہئے - لیکن باوجود وسائل قدرت کی اس افراط کے عملاً ہماری یہ حالت ہے کہ دنیا کا شاید ہی کوئی ملك ایسا ہو جہاں کے باشندے بہ حیثیت مجموعی ہم سے زیادہ مفلس ہوں - معاشیات اور شماریات کے ماہرین مختلف تحقیقاتوں کی بناء پر اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ہندوستان میں فی کس آمدنی کا اوسط سالانہ (۶۰) روپے ہے -

دوسرے ملکوں میں اسباب دولت کم ہونے کے باوجود دولت کی فراوانی ہے اور ہمارے ملك میں اسباب دولت تو خاصی اچھی مقدار میں موجود ہیں لیکن دولت دوسروں کے مقابلے میں انتہا درجہ کم ہے - بہ الفاظ دیگر ملك تو دولت مند ہے لیکن اہل ملك مفلس ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے - یوں تو اس صورت حال کے اسباب کی ایک طویل فہرست پیش کی جا سکتی ہے لیکن

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان سب کی بنیاد دو بڑی خرابیوں میں پوشیدہ ہے ایک یہ کہ ہمارے یہاں مہارت یافتہ کام کرنے والوں کی بے حد کمی ہے اور دوسرے یہ کہ ہمارے کام کرنے کے طریقے اور وہ آلات و اوزار جن کی مدد سے ہم کام کرتے ہیں بالعموم بہت ہی ناقص اور ادنی قسم کے ہوتے ہیں مثلاً زراعت میں ہم اب تک وہی لکڑی کے ہل اور وہی معمولی آلات استعمال کرتے ہیں جو آج سے شاید ہزاروں سال پہلے بھی رائج تھے ۔ پارچہ بافی میں اب تک قدیم طرز کے دستی ماگھ بکثرت نظر آتے ہیں ۔ نقل و حمل کے لئے ہمارا سب سے بڑا ذریعہ اب بھی بیل گاڑی ہی ہے آب پاشی سے کام لینے کی ہم چنداں ضرورت نہیں سمجھتے چنانچہ ہندوستان میں صرف ۲۰ فیصد رقبہ کاشت پر آب پاشی کی جاتی ہے اور ممالک محروسہ میں تو یہ مقدار ۷ فیصد سے بھی کم ہے ۔ غرض پیدائش دولت کے جس شعبہ پر بھی نظر ڈالی جائے یہی پتہ چلتا ہے کہ ہم سیکڑوں بلکہ شاید ہزاروں سال قبل جس درجہ ارتقاء پر پہنچ گئے تھے اس سے آگے ہم نے قدم بڑھایا ہی نہیں ہے ۔نتیجہ یہ ہے کہ ہماری کارکردگی بہت ہی پست سطح پر نظر آتی ہے مثلاً جاوا میں نیشکر کی پیدوار فی ایکر چالیس من ہے تو ہمارے یاں صرف دس من ہے ۔ امریکہ میں کپاس فی ایکر دوسو پونڈ اور مصر میں (۴۰۰) پونڈ پیدا ہوتی ہے تو ہمارے یاں وہ پورے سو پونڈ بھی نہیں ہوتی ۔ اسی طرح گیہوں کی اوسط پیداوار برطانیہ میں فی ایکر دو ہزار پونڈ ہوتی ہے تو ہمارے یاں وہ پورے سات سو پونڈ بھی نہیں ہوتی ۔ یہی حال کم و بیش دوسرے تمام شعبوں کا بھی ہے ۔ مختصر یہ کہ انسانی دماغ نے سائنس کے انکشافات کی بدولت جو نت نئی ایجادیں کی ہیں اور جن سے کام لیکر یورپ اور امریکہ کے ممالک اس قدر دولت مند بن گئے ہیں ان سے ہم بڑی حد تک ابھی نا آشنا ہیں ۔ اور اس وجہ سے باوجود قدرتی وسائل کی افراط کے ہمارے یہاں عام طور پر افلاس پھیلا ہوا ہے ۔ اب رہا یہ سوال کہ اس صورت حال کی اصلاح کیونکر ہو تو اس کا جواب آپ کو معاشیاتی نصابی کتابوں اور معاشی اخبارات و رسائل میں تفصیل کے ساتھ ملے گا ۔ یہاں نہ اس کی گنجائش ہے اور نہ ضرورت ۔ البتہ ایک بات جس کی طرف میں باشندگان حیدرآباد کو خصوصیت کے ساتھ متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب تک وہ خود بھی اس معاملہ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس نہ کریں گے محض حکومت کی مساعی سے منزل مقصود تک پہونچنے میں بڑی دیر لگے گی ۔اس احساس ذمہ داری کے عملی اظہار کی سب سے اہم صورت یہ ہے کہ اولاً وہ اس خیال کو اپنے ذہن سے نکال باہر کریں کہ جسمانی محنت کرکے روٹی کمانا صرف ادنی طبقوں کے افراد کا کام ہے ۔ جب تک ہمارے نو جوان اس جھوٹی شان میں مبتلا رہیں گے ملک میں حسب ضرورت مہارت یافتہ کاریگر دستیاب نہیں ہوسکتے ۔ ضرورت ہے کہ وہ اول تو روز افزوں تعداد میں پیدائش دولت کے مختلف شعبوں میں عملی کام کرنا سیکھیں اور پھر جب کسی شعبہ کی کار آموزی کا انہیں پروانہ مل جائے تو اس بات کے لئے تیار رہیں کہ اگر ضرورت پڑے تو اپنی کارگزاری کا آغاز اس شعبہ کی ادنی سے ادنی خدمت سے کریں گے ۔ ہمارے نو جوانوں میں بالعموم یہ میلان پایا جاتا ہے کہ ڈگری یا ڈپلوما حاصل کرنے کے بعد وہ فوراً عہدہ دار بن جانا چاہتے ہیں ۔ یوں تو سرکاری ملازمت میں بھی یہ رجحان

ناپسندیدہ اور بہت سی خرابیوں کا باعث ہوتا ہے لیکن کاروباری اور صنعتی شعبوں میں تو ان کی
قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ وہاں تو اس کی ضرورت ہے کہ بڑے سے بڑا مینیجر یا ڈائرکٹر بھی اپنے
شعبے کے تمام ضروریات کا عملی تجربہ رکھے۔ اس کے بغیر وہ اپنے فن میں حقیقی طور پر مہارت
یافتہ نہیں سمجھا جا سکتا۔

پبلک کے احساس ذمہ داری کی دوسری اہم صورت یہ ہے کہ وہ صنعت و حرفت کے کاروبار میں
اپنا سرمایہ لگانے سے دریغ نہ کرے۔ مدتوں سے ہندوستان کے سرمایہ داروں کا تمام رجحان یہ
رہا ہے کہ بیرونی مصنوعات درآمد کرکے اور ملک کی خام پیداواریں برآمد کرکے زیادہ سے زیاد
نفع کمائیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے معدودے چند لکھ پتیوں میں بہت بڑی تعداد تاجروں
کی ہے نہ کہ صناعوں کی۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے سرمایہ داروں کی ایک بہت بڑی تعداد
ضرورت مند کاشتکاروں کو گراں سود پر قرضے دیکر نفع کماتی ہے۔ ان قرضوں کا بہت تھوڑا جزدر حقیقت
پیدا آور کہلانے کا مستحق ہے ورنہ ان زرعی قرضوں کی لین دین سے ملک کی حقیقی دولت میں
بہت کم اضافہ ہورہا ہے۔ بہت سے مالدار اشخاص ایسے بھی ہیں جو اپنے سرمایہ کو عورتوں کے
زیورات کی شکل میں محض بیکار ڈال رکھتے ہیں اور اپنی دانست میں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی
پس انداز کرنے کی ایک صورت ہے۔ حقیقت میں یہ ایک غلط فہمی ہے۔ صحیح پس اندازی وہ ہے کہ
آپ کی پس انداز کی ہوئی رقم ملک کے کاروبار کو ترقی دینے میں کام آئے اور یہ اسی وقت ممکن
ہے جب کہ ہمارے ذی استطاعت افراد اور جماعتیں اپنی زاید آمدنیوں کو نہ تو اسراف اور فضول
خرچیوں میں اڑا ڈالیں اور نہ زیورات یا دفینوں کی شکل میں ڈال رکھیں بلکہ انہیں ایسے اداروں
کے حوالے کریں جن کے ذریعہ سے وہ ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دینے میں کام آسکیں۔ بڑے
پیمانے پر جدید طرز کے صنعتی کارخانے قائم کرنے کے لئے ملک کو بکثرت روپے کی ضرورت ہے۔
بالخصوص تنظیم مابعد جنگ کے تحت جو وسیع اسکیمیں تیار کی جارہی ہیں ان کے لئے کروڑوں
روپے درکار ہیں اور ان رقموں کا حاصل ہونا منحصر ہے سرا سر اہل ملک کی کفایت شعاری اور
صحیح پس اندازی پر۔ مختصر یہ کہ قدرت نے تو ہماری اس ریاست ابد مدت کو مختلف وسائل سے
بہرہ مند کیا ہے۔ اب ہمارا یہ کام ہے کہ ان وسائل سے کما حقہ استفادہ کریں۔ اس طرح استفادہ کرنے
کے لئے سردست دو چیزوں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ایک ملک میں مہارت یافتہ کاریگر تیار کرنا
دوسرے جہاں تک ممکن ہو سکے پس انداز کرنا۔ اہل حیدر آباد میں اب خدا کے فضل و کرم
اور ہمارے شاہ ذیجاہ کے اقبال سے ایسی بیداری پیدا ہوگئی ہے کہ ہمیں ان سے مایوس ہونے کی
کوئی وجہ نہیں ہے۔ قوی امید ہے کہ وہ ان دونوں ضروریات کو بدرجہ اتم پورا کریں گے اور اسطرح
صرف خود اپنے ذاتی فائدہ کی صورت پیدا کریں گے بلکہ ملک اور مالک کی بھلائی کا راستہ اختیار کرکے
اطمینان قلب بھی حاصل کریں گے۔

شنبہ ۔ یکم اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

یکم مارچ سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ریکارڈ
۹ ۔ ۱۵ خبریں
۹ ۔ ۲۰ ریکارڈ
۹ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۰ مجدد نیازی (لکھنو والے) استادی گانے
۵ ۔ ۱۵ کملا دیوی ۔ عام پسند گانے
۵ ۔ ۳۰ نظام الدین ۔ غزلیں
۵ ۔ ۴۵ مجدد نیازی ۔ غزل اور گیت
۶ ۔ ۰ تلنگی نشریات
آرکسٹرا ۔ چند معاشی مسائل ۔
تقریر۔ نروتم ریڈی ۔ فلمی گانے
۶ ۔ ۳۰ کنہیا لعل ۔ غزلیں
۶ ۔ ۴۵ کملا دیوی ۔ ٹھمری
۶ ۔ ۵۵ مجدد نیازی ۔ سری راگ
۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں ۔ گانا ۔ کہانی ۔
ریکارڈ ۔ کہانی ۔ معمہ
۷ ۔ ۴۵ کملا دیوی ۔ عام پسند گانے
۸ ۔ ۰ نظام الدین ۔ غزل
۸ ۔ ۱۰ ”ہندوستان کی زبانیں“ تقریر
علی احمد جلیلی
۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ
۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں
۸ ۔ ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۰ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۱۰ کملا دیوی ۔ عام پسند گانے
۹ ۔ ۲۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ ۔ ۳۵ کنہیا لعل ۔ عام پسند گانے
۹ ۔ ۴۵ کملا دیوی ۔ عام پسند گانے
۱۰ ۔ ۰ مجدد نیازی۔ استادی اور عام پسند گانے
۱۰ ۔ ۱۵ کملا دیوی ۔ دادرا
۱۰ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۔ ۲ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ”گیت مالا“ (ریکارڈ)
۹ ۔ ۱۵ خبریں
۹ ۔ ۲۰ ریکارڈ (فلم چتر لیکھا)
۹ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۰ شنکرا بائی ۔ خیال
۵ ۔ ۱۵ علی محمد حسین ۔ ٹھمری اور غزل
۵ ۔ ۳۰ ہارمونیم ۔ وینکٹ راؤ
۵ ۔ ۴۰ شنکرا بائی ۔ عام پسند گانے
۵ ۔ ۵۵ حسن محمد ۔ قانون
۶ ۔ ۰ مرہٹی نشریات
اخباری تبصرہ ۔ ”پنٹوجی“ ۔
تقریر ۔ گھانیکر ۔ دیویداس وامن راؤ
جولکر بھاؤ گیت
۶ ۔ ۳۰ شنکرا بائی۔ استادی اور عام پسند گانے
۶ ۔ ۵۰ سری کشن ۔ ستار
۷ ۔ ۰ ذاکر علی ۔ غزل اور گیت

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے خطوں کے جواب
۷ - ۴۵ علی محمد حسین - عام پسند گانے
۸ - ۰۰ اقبال بانو - دادرا - (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۸ - ۱۰ "پرانے دوست" تقریر - محمود حسین خان
۸ - ۲۵ بلبل ترنگ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ "ستار پر بھاگ" سری کشن
۹ - ۲۰ علی محمد حسین - عام پسند گانے
۹ - ۳۵ شنکرا بائی - استادی گانے
۹ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ - ۰۰ ذاکر علی - دو گیت
۱۰ - ۱۰ شنکرا بائی - ٹھمری اور غزل
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

دو شنبہ - ۳ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۳ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ "صبح کے راگ"
مجدد نیازی - بھیرو کا خیال
روشن علی - دیس کار کا خیال
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ مجدد نیازی - استادی اور عام پسند گانے
۵ - ۳۰ شیلا بائی - بھجن اور پد
۵ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا اور غزل
۶ - ۰۰ فارسی نشریات
اخباری تبصرہ - ریکارڈ - تقریر
۶ - ۳۰ مجدد نیازی - عام پسند گانے
۶ - ۴۵ روشن علی - استادی گانے
۷ - ۰۰ شیلا بائی - عام پسند گانے
۷ - ۱۵ ننھوں کا پروگرام
۷ - ۴۵ مجدد نیازی - یمن کا خیال
۸ - ۰۰ خواجہ محمود بیگ - ٹھمری
۸ - ۱۰ "مشاہیر سے ملاقات" - تقریر - ابن علی
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ "پسند اپنی اپنی" - سننے والونکے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۴ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۴ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ پنڈت رام نواس شرما
۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)
۹ - ۰۰ مجدد نیازی - بھیرویں کی ٹھمری
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ مجدد نیازی - غزل
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ مجدد نیازی ـ عام پسند گانے
۵ - ۱۵ للتا بائی ـ استادی گانے
۵ - ۳۰ عبد الغزیز ـ غزلیں
۵ - ۴۵ مجدد نیازی ـ استادی گانے
۶ - ۰۰ تلنگی نشریات
ستار ـ تنالی رام کرشنا ـ تقریر ـ یس پرتاب ریڈی ـ کرناٹک موسیقی ـ
۶ - ۳۰ للتا بائی ـ عام پسند گانے
۶ - ۴۵ مجدد نیازی ـ ٹھمری اور گیت
۷ - ۰۰ عبد الغزیز ـ غزلیں
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
بات چیت ـ کہانی ـ نظمیں
۷ - ۴۵ للتا بائی ـ عام پسند گانے
۸ - ۰۰ مجدد نیازی ـ بندش کی ٹھمری
۸ - ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائیگا
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ موسیقی
۹ - ۳۰ ریکارڈ
۱۰ - ۰۰ ڈرامہ ـ ”آئین اکبری،، ـ جسے مشتاق جلیلی نے لکھا
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ ۵ ـ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۵ ـ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شہاب الدین اور ساتھی ـ قوالی
۸ - ۴۵ نعت
۸ - ۵۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ شہاب الدین اور ساتھی ـ قوالی
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ ابراہیم خان ـ نعتیہ کلام
۵ - ۱۵ نعت
۵ - ۲۵ شہاب الدین اور ساتھی ـ قوالی
۵ - ۴۰ ابراہیم خان ـ نعتیہ گانے
۶ - ۰۰ مرہٹی نشریات
اخباری تبصرہ ـ نظم خوانی ـ ایشونت راؤ کاٹنکر ـ ملے جلے گانوں کے ریکارڈ
۶ - ۳۰ شہاب الدین اور ساتھی ـ قوالی
۶ - ۴۵ ابراہیم خان ـ نعتیہ گانے
۷ - ۰۰ شہاب الدین اور ساتھی ـ قوالی
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
”گیارھویں شریف،، (خاص پروگرام
۷ - ۴۵ شہاب الدین اور ساتھی ـ قوالی
۸ - ۰۰ ابراہیم خان ـ نعتیہ گانے
۸ - ۱۰ ”یازدھم شریف ،، تقریر قاری محمد عبدالباری
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر ـ قاری محمد عبد الباری

۲۵ - قصیدہ بردہ شریف شیخ سعید اور ساتھی
۴۵ - شہاب الدین اور ساتھی - قوالی
۱ - ۰۰ قصیدہ بردہ شریف شیخ سعید اور ساتھی
۱ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۶ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۶ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۳۰ - "ہماری پسند کے ریکارڈ"
۱۵ - خبریں
۲۰ - ریکارڈ (گیت)
۳۰ - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۰۰ - "ہولی آئی" کورس
۱۰ - سروپ رانی - کیسی یہ دھوم مچائی (ہوری)
۲۵ - کرناٹک موسیقی
۴۵ - سروپ رانی - گیت
۰۰ - کنڑی نشریات
اخباری تبصرہ - ریکارڈ "ہولی" تقریر - ہنمنت راو
۳۰ - لہانو باپو راؤ - ایسی نہ مارو پچکاری
۴۵ - "ہولی کا دوگانہ"
سروپ رانی - خواجہ محمود بیگ
۵۵ - لہانو باپو راؤ - استادی گانے
۱۵ - بچیوں کے لئے
"دیوانی ہانڈی"
۴۵ - سروپ رانی - خیال
۰ - لکشمن راؤ - غزل

۸ - ۱۰ "ہولی" تقریر - جانکی پرشاد
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ "ہولی کی خاص گت" اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۰ لہانو باپو راؤ - استادی گانے
۹ - ۳۵ سروپ رانی - عام پسند گانے
۱۰ - ۰ "ہولی" فیچر
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۷ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۷ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر - قاری محمد عبد الباری
۸ - ۴۵ نعت - مختار صدیقی
۸ - ۵۵ قوالی - محبوب بخش اور ساتھی
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ممتاز بائی - عام پسند گانے
۹ - ۳۵ محبوب بخش اور ساتھی - قوالی
عالم نسواں
("رنگ ترنگ" ہولی کا خاص پروگرام)
۱۰ - ۰ بھجن - سوشیلا اور لیلا
۱۰ - ۵ "ہولی" - نظم شیل بالا
۱۰ - ۱۵ کاٹی پھوار - (ہولی کے ریکارڈ)
۱۰ - ۲۰ ہوری - ممتاز بائی
۱۰ - ۳۰ "ہولی" تقریر - کماری چندراماتھر
۱۰ - ۴۰ بھجن - شیلا اور لیلا
۱۰ - ۴۵ فیچر "اف یہ جونک" نوشتہ - سلطان جاوید

۱۱ - ۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

۵ - ۰ ممتاز بائی - ٹھمری اور غزل
۵ - ۱۵ محبوب بخش اورساتھی - قوالی
۵ - ۳۰ باپو راؤ - استادی گانے
۵ - ۴۵ کنھیا لعل - عام پسند گانے
۶ - ۰ عربی نشریات
'' یوم غزالی ''
''حضرت غزالی رح کا فلسفہ ''، تقریر
خواجہ قطب الدین - فیچر متعلق
غزالی - حبیب ابونمئی اور ساتھی -
اخباری تبصرہ -
۶ - ۳۰ محبوب بخش اور ساتھی - قوالی
۶ - ۴۵ باپو راؤ - استادی گانے
۷ - ۰ ممتاز بائی - دادرا و غزل
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
انکی پسند کے ریکارڈ
۷ - ۴۵ ممتاز بائی - عام پسند گانا
۷ - ۵۰ '' جھلکیاں ''
۸ - ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۸ - ۱۰ اردو غزل تقریر - ڈاکٹر یوسف حسین خان
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ باپو راؤ - استادی گانے
'' دور رس '' خاص پروگرام
۹ - ۳۰ تلاوت کلام پاک -
قاری محمد عبد الباری

۹ - ۴۰ محبوب بخش اور ساتھی - قوالی
۹ - ۵۰ ممتاز بائی - عام پسند گانے
۱۰ - ۰ ''صدائے موج ''، غنائی خاکہ - نوشـ
رضیہ مظہر
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۸ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف

م ۸ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ء

صبح **پہلی نشر**

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

۵ - ۰ سروپ رانی - استادی گانے
۵ - ۲۰ کشن لعل - عام پسند گانے
۵ - ۳۵ لیلا سوھنی - بھجن اور پد
۵ - ۵۰ وائلن
۶ - ۰ تلنگی نشریات
ستار ''صحافت''، تقریر سی یس نائیڈ
فلمی گانے -
۶ - ۳۰ ''حیدرآباد کے فنکار''، ریکارڈ
ایم - اے رؤف - خواجہ محمود بیگ
ویملا بائی - کشن لعل - بنگاری بائی
محمد یعقوب
۶ - ۵۰ سروپ رانی - عام پسند گانے
۷ - ۵ کشن لعل - دادرا
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی -
اسمعیل - گانا - تقریر ''سائنس کیا
وحید یوسف زئی -

۴۵- کشن لعل - دادرا اور غزل
۰۰- لیلا سوھنی - عام پسند گانے
۱۰- ''ملک ملک کے آئین،، تقریر -
سعید اصغر قدوائی
۲۵- ریکارڈ
۳۰- اردو میں خبریں
۴۵- انگریزی میں خبریں
۰۰- تلنگی میں خبریں
۱۰- ''تلنگ کی ایک مشہور ٹھمری،،
سروپ رانی
۲۵- طبلہ سولو - واجد حسین
۳۰- کشن لعل-غزل والاشان حضرت شجیع
۵۰- اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰-۰۰ واجد حسین - طبلہ سولو
۱۰-۱۰ سروپ رانی - عام پسند گانے
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۹ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف

م ۹ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ء

صبح — پہلی نشر

۳۰- ریکارڈ
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ ریکارڈ
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۰- بیو بائی - عام پسند گانے
۹-۱۵ ریاض الدین خان - استادی گانے
۳۰- محسن خان - غزل اور گیت
۴۵- بیو بائی - عام پسند گانے
۰- مرہٹی نشریات

بچوں کے لئے پروگرام - ریڈیو -
دیال متھرا سنگھ
۶-۳۰ محسن خان - دو گیت
۶-۴۵ بیو بائی - دادرا اور غزل
۷-۰۰ ریاض الدین خان - ٹھمری
۷-۱۵ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب
۷-۴۵ بیو بائی - عام پسند گانے
۸-۰۰ طبلہ - ریکارڈ - حبیب الدین -
امیرحسین خان - نتھو خان
۸-۱۰ ''میری شاعری،، تقریر-شاھد صدیقی
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ ریاض الدین خان - خیال
۹-۲۵ بیوبائی عام پسند گانے
۹-۴۰ محسن خان - دو گیت
۹-۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰-۰۰ ریاض الدین خان - استادی گانے
۱۰-۱۵ بیو بائی - دادرا و غزل
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۱۰ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۰ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ ریکارڈ
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ ریکارڈ
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ تارا بائی گولے گاؤنکر - استادی گانے
۵ - ۱۵ لکشمن راؤ - غزلیں
۵ - ۳۰ تارا بائی - گولے گاؤنکر - عام پسند موسیقی
۵ - ۴۵ سید حسین علی - غزل اور گیت
۶ - ۰ فارسی نشریات
تقریر - تبصرہ - ریکارڈ
۶ - ۳۰ تارا بائی گولے گاونکر - استادی گانے
۶ - ۴۵ لکشمن راؤ - ٹھمری و غزل
۷ - ۰ سید حسین علی - گیت
۷ - ۱۵ نتھو کا پروگرام
۷ - ۴۵ تارا بائی - عام پسند گانے
۸ - ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۸ - ۱۰ طفیلی پودے - تقریر پروفیسر سعید الدین
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ ''پسند اپنی اپنی،، سننے والونکے پسند کئے ہوے ریکارڈ
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۱۱ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۱ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ پنڈت رام نواس شرما
۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)
۸ - ۵۵ فلمی گانے (ریکارڈ)
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ غلام محمد خان - لاہور والے - خیا
۵ - ۱۵ شاملا دیوی - عام پسند گانے
۵ - ۳۰ غلام محمد خان لاہور والے - ٹھمری اور دادرا
۵ - ۵۰ راجمنی - گیت
۶ - ۰ تلنگی نشریات
''تلنگی نثر - تقریر - تاتاچاری - شوقین فنکار سے موسیقی سنئے
۶ - ۳۰ شاملا دیوی - خیال
۶ - ۴۵ غلام محمد خان - سارنگی
۷ - ۰ خواجہ محمود بیگ - دادرا و غزل
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
بات چیت - کہانی - نظمیں
۷ - ۴۵ ہلکے پھلکے گانے
۸ - ۰ راجمنی - گیت
۸ - ۱۰ ''مشاہیر سے ملاقات،، تقریر - علی اخ
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ ''دو گانوں اور سازوں کا ملاجلا پروگرام،،
حسن محمد - گلاس ترنگ
شاملا دیوی - خیال
غوث الدین - ہارمونیم

۱۰ - ۰ ڈرامہ'' شمع ''، نوشتہ انتصار نیوتنوی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۱۲ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۲ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ '' محفل شوق ''
جس میں مقامی شوقین فنکار حصہ لینگے
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
''ناتھہ سشٹی''۔ تقریر ۔ پروفیسر نارائن راؤ نندا پورکر ۔ بھجن کے ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰ فلمی کہانی
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
فیچر
۷ - ۴۵ ٹھمری دادرا غزل اور گیت (ریکارڈ)
اختری بائی فیض آبادی ۔ جمیلہ کانپور والی ۔ رشیدہ امرتسر والی ۔ پریم شرما ۔ ودیا ناتھہ سیٹھ ۔ مجدد نیازی
۸ - ۱۰ ''نفسیاتی الجھنیں''، تقریر ۔ سید عالم خوند میری
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی
۹ - ۳۰ آرگوس آرکسٹرا
۹ - ۴۵ انگریزی تقریر ۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم
۱۰ - ۰ آرگوس آرکسٹرا
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۳ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۳ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ عبد الرشید خان ۔ استادی گانے
۵ - ۱۵ مانکی بائی ۔ عام پسند گانے
۵ - ۳۰ عبدالرشید خان ۔ استادی اور عام پسند گانے
۵ - ۵۰ احمد بن عبد اللہ ۔ غزلیں
۶ - ۰ کنڑی نشریات
افسانہ ۔ آر کرشنا ۔ ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰ مانکی بائی ۔ خیال
۶ - ۴۵ ذاکر علی ۔ دادرا اور غزل
۷ - ۰ مانکی بائی ۔ عام پسند گانے
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
'' دیوانی ہانڈی ''
۷ - ۴۵ عبد الرشید خان ۔ ٹھمری و غزل
۸ - ۰ احمد بن عبد اللہ ۔ غزل
۸ - ۱۰ ''موجوں کی کہانی''، تقریر پروفیسر نصیر احمد عثمانی

۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۵ عبد الرشید خان - عام پسند گانے
۹ - ۴۰ مانکی بائی - استادی گانے
۹ - ۵۵ ذاکر علی - غزلیں
۱۰ - ۵ عبد الرشید خان- مالکونس کا خیال
۱۰ - ۲۰ مانکی بائی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۱۴ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۴ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر - قاری محمد عبد الباری
۸ - ۴۵ نعت خوانی
۸ - ۵۵ محمد علی - نعتیہ گانے
۹ - ۱۰ سازی ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ کملا بائی - عام پسند گانے
۹ - ۳۵ سید حسین اور ساتھی - قوالی
عالم نسواں
۱۰ - ۰ نعت - عائشہ بیگم یوسف
۱۰ - ۵ ''بات چیت،، رحمانی لطیفی وشہریار حقانی
۱۰ - ۱۵ ستار
۱۰ - ۲۰ نظم خوانی
۱۰ - ۳۰ ''مشورے'' تقریر - طیبہ بیگم باقرعلی خان
۱۰ - ۴۰ ریکارڈ
۱۱ - ۰ ''نقش رنگین،، ایک تمثیلچہ جسے آغا بابر نے لکھا ہے
۱۱ - ۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ سید حسین اور ساتھی - قوالی
۵ - ۲۰ کملا بائی - عام پسند گانے
۵ - ۳۵ حیدر علی - غزلیں
۵ - ۵۰ کملا بائی - بھجن
۶ - ۰ عربی نشریات
اعلان - ''جہاد علی النفس''- تقریر حبیب مصطفےٰ - موسیقی - احمدبن سیف الکثری
اخباری تبصرہ - ریکارڈ
۶ - ۴۰ قوالی کے ریکارڈ
کلن قوال- ممتاز قوال - دکن ریڈیو پارٹی
علی بخش قوال
۷ - ۰ حیدر علی - غزلیں
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
تمہاری پسند کے ریکارڈ
۷ - ۴۰ سید حسین اور ساتھی - قوالی
۷ - ۵۰ ''جھلکیاں،،
بانسری اور کلاریونیٹ
۸ - ۰ ''افسانہ،، محبوب حسین جگر
۸ - ۱۰
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ مادھو راؤ ۔ استادی اورعام پسند گانے
''دور رس،، خاص پروگرام

۹ - ۳۰ تلاوت کلام پاک ۔
قاری محمد عبد الباری

۹ - ۴۰ سید حسین اور ساتھی ۔ قوالی

۹ - ۵۵ ''ھمارے ساز کار ،،
استاد امیر بخش ۔ سارنگی پر باگیسری
وینکٹ راؤ ۔ ھارمونیم پر کھمباوتی

- ۱۵ کملا بائی ۔ عام پسند گانے

- ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۵ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۵ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**

- ۳۰ ریکارڈ

- ۱۵ خبریں

- ۲۰ ریکارڈ

- ۳۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

- ۰ شبیر حسین ۔ دادرا و غزل

- ۲۰ نور جہاں ۔ استادی موسیقی

- ۳۵ معین قریشی ۔ غزلیں

۵ - ۵۰ نور جہاں ۔ عام پسند موسیقی

۶ - ۰ تلنگی نشریات
فیچر پروگرام

۶ - ۳۰ شبیر حسین ۔ عام پسند موسیقی

۶ - ۵۰ نور جہاں ۔ دادرا

۷ - ۰ خواجہ محمود بیگ ۔ ''شبنم کے گیت،،

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں ۔ کہانی ۔
موھن لعل ۔ گانا ۔ وسیم ۔ ''بی بی سی لیا
ھے،، حمید اقبال ۔ ریکارڈ ۔ تقریر ۔
''حیدرآباد کے وزیر آعظم ،،

۷ - ۴۵ معین قریشی ۔ دادرا و غزل

۸ - ۰ شبیر حسین ۔ عام پسند موسیقی

۸ - ۱۰ ''ریڈیو کی ڈاک '' ندیم

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ معین قریشی ۔ غزلیں

۹ - ۲۵ نور جہاں بیگم ۔ عام پسند موسیقی

۹ - ۴۰ شبیر حسین ۔ انکی پسند کے گانے

۱۰ - ۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۱۰ - ۱۵ نور جہاں بیگم ۔ ٹھمری اور دادرا

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

ریڈیو کلب کے ممبر

کلب نمبر	نام
۱	۲
۱۹۳۱	رحمت ذکریا
۱۹۳۲	محمودہ ذکریا
۱۹۳۳	منیر
۱۹۳۴	محمد ریاض الدین عرف رئیس پاشاہ
۱۹۳۵	سلطانہ بیگم
۱۹۳۶	ابوالفضل سید غلام اکبر
۱۹۳۷	میر مقتداء علی
۱۹۳۸	ایچ - رمیش چندر
۱۹۳۹	روھیت کمار
۱۹۴۰	محمد جہانگیر حسین عرف مسکین میاں
۱۹۴۱	پدما دیوی سہگل
۱۹۴۲	زرینہ بیگم
۱۹۴۳	جلال خاں
۱۹۴۴	حسین پاشاہ
۱۹۴۵	سید انور الدین احمد
۱۹۴۶	سید محمد طاہر
۱۹۴۷	نور جہاں بیگم
۱۹۴۸	محمد علی حسین عرف تسکین میاں
۱۹۴۹	محمد عثمان حسین
۱۹۵۰	بتول ہمایون علی بیگ
۱۹۵۱	عبدالرسول
۱۹۵۲	نسیم
۱۹۵۳	شمیم
۱۹۵۴	محمد عبدالجبار
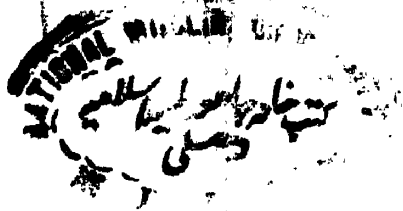
کلب نمبر	نام
۱	۲
۱۹۵۵	خواجہ تمیز الدین غازی
۱۹۵۶	بلقیس سعید
۱۹۵۷	کے۔ ایم پطرس
۱۹۵۸	محمد عبدالقدیر قادری
۱۹۵۹	کنیز فاطمہ نیر بی بی
۱۹۶۰	سید احمد علی ہاشمی
۱۹۶۱	نجیب الدین عرف فاروق
۱۹۶۲	بدیع الدین عرف ماجد
۱۹۶۳	سید شوکت اللہ
۱۹۶۴	محمد عتیق الدین صدیقی
۱۹۶۵	طاہرہ اسد
۱۹۶۶	راشدہ اسد
۱۹۶۷	شہباز قدرت علی خاں
۱۹۶۸	معز حقانی
۱۹۶۹	غلام رزاق صدیقی
۱۹۷۰	مرزا حمید بیگ

پروگرام نشرگاه حیدرآباد

رجسٹری شدہ ٹپہ سرکار عالی نشان (۱۷۳)

ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE. بکار سرکاری

To the Editor, "Jamea";
Maktaba Jamea Karol Bagh
Delhi.

FROM OFFICE OF THE STATION DIRECTOR,
BROADCASTING STATION, HYDERABAD (Dn.) از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد دکن

پندرہ روزہ رسالہ

نشرگاہ حیدرآباد
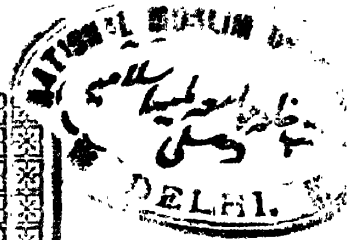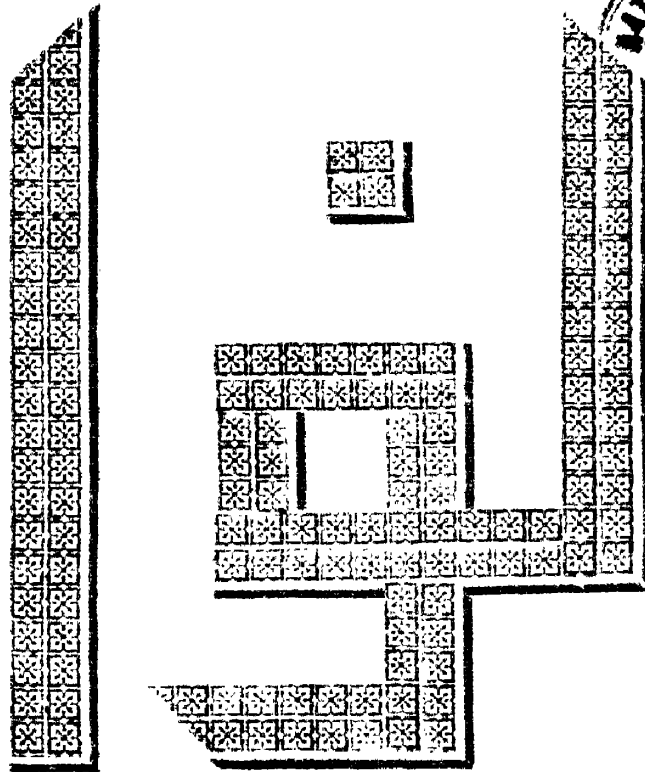
محمّد اقبال

۲۲ - اردی بہشت کو ان سے گانا سنئے

ڈاکٹر ایس ۔ بی ۔ سہیگل جو ہماری نشرگاہ سے
صحت عامہ پر تقریریں نشر فرماتے ہیں

دکن ریڈیو

۷۳۰ کیلو سائیکل

چندہ سالانہ
ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ عثمانیہ
بیرون ریاست
ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ کلدار
قیمت فی پرچہ ۱- آنہ ۶- پائی

۴۱۰ میٹر
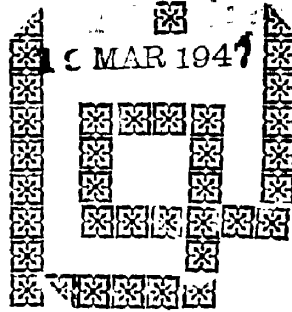
نشان ٹپہ سرکارعالی ۱۷۲

ٹیلیفون نمبر (۲۰۰۸)

تار کا پتہ "Lasilki"
"لاسلکی"

جلد (۹) | ۱۶ تا ۳۱- اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف مطابق ۱۶ تا ۳۱- مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع | شمارہ (۱۲)

فہرس

نوائیہ

زیر نظر نیم ماہی کی قابل ذکر تقریریں یہ ہیں

ہندی ادب کے جدید رجحانات

کسی زبان کی قدر و قیمت کا اندازہ ، اس کے سرمایہ سے ہوتا ہے ۔ اگر ک
زبان دوسری زبانوں کی بھی دولت سے مالا مال ہو تو اس کے کیا کہنے ۔ ا
زبان ، ہندی اور سنسکرت ، عربی اور فارسی کے خزانوں سے فیض پاتی رہی ہے ۔ یہی نہیں بل
اردو زبان نے انگریزی جیسی دنیا کی مشہور زبان کا نمک کھایا ہے ۔ اسی لئے اردو عوام کی بولی
اور اسے خواص کی سند حاصل ہوئی ۔ اردو کے سرمایہ میں اضافہ کرنے کے لئے مختلف زبانوں
ادب کو اردو میں منتقل کیا جانا ضروری ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ۱۸ ۔ اردی‌بہ
کو امجد یوسف زئی صاحب کی تقریر ” شہری ادب کے جدید رجحانات ،، کے عنوان پر ہوگی ۔

جبلت اور عادت

جبلت اور عادت کی نفسیات بڑی نرالی ہے ۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکت
لیکن جبلت اپنی جگہ سے نہیں ٹل سکتی ۔ انسان اپنی جبلتوں کی بناء پر کچھ عادتیں پیدا کرلیتا
پھر اس کی یہ عادتیں فطرت ثانیہ بن جاتی ہیں بلکہ بعض لوگوں نے تو کسی قدر مبالغے سے
ہے کہ عادت فطرت سے دس گناہ زیادہ اٹل ہوتی ہے ۔ چونکہ عادتیں ابتدا ہی سے قائم ہوجاتی ہی
اس لئے ان کے عمل کے رخ کو ابتدا ہی سے بدلنا چاہئے ۔ یہ یاد رہے کہ کچی ٹہنی کو
طرف چاہے موڑا جا سکتا ہے لیکن پختہ ہونے کے بعد زیادہ موڑنے سے وہ ٹوٹ جائے گی ۔ اسی
والدین کا فرض ہے کہ وہ ابتدا ہی سے بچوں کی صحیح تعلیم اور صالح تربیت کا خاص طور پر خ
رکھیں کیونکہ اگر معمار دیوار کی پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھے تو اوپر کی پوری دیوار ٹیڑھی ہوجائے گ
۱۹ ۔ اردی بہشت کو ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ”جبلت اور عادت،، کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گ

روسو

پندرھویں صدی میں یورپ نے جب ” تاریک دور ،، سے نجات پائی تو ا
دور سعید آیا ۔ اس مبارک دور میں جن رہنماؤں اور معلموں نے فکری انقلاب پیدا کیا ان م
ژین ژیک روسو بھی ہے ۔ ایک انگریزی مصنف کا قول ہے کہ ” روسو ،، تعلیمی دنیا کا کاپر نیکس
جس طرح کاپر نیکس نے نظام شمسی کا مرکز زمین سے سورج کی جانب منتقل کرکے دنیا میں ا
انقلاب پیدا کیا اسی طرح روسو نے دنیا کے نظام تعلیم کا مرکز ثقل ” مرد بالغ ،، کی جانب
” مرد صغیر ،، کی طرف منتقل کردیا ۔ یہ وہی روسو ہے جس نے ” انقلاب فرانس ،، کی بناء

اور حریت ، مساوات اور اخوت کی تعلیم دی ۔ ۲۳ اردی بہشت کو سید محمد اعظم صاحب '' روسو ،، سے متعلق تقریر نشر فرمائیں گے ۔

کہاوتیں | کہاوت ایک مسلمہ حقیقت اور جگ بیتی بات ہوتی ہے ۔ اگر کسی کا قول چل پڑے اور قبول عام کے درجے کو پہنچ جائے تو وہ ضرب المثل بن جاتا ہے ۔ کہاوتیں سو فیصد تجربے کی باتیں ہوتی ہیں ۔ ان میں '' دو ملا میں مرغی مردار ،، جیسی تلخ حقیقتیں بھی ہوتی ہیں جن کو مانے بغیر چارہ نہیں ۔ بعض کہاوتیں مفید اور معلوماتی ہیں جیسے '' ضرورت ایجاد کی ماں ہے ،، اور '' تندرستی ہزار نعمت ہے ،، ۔ ان کہاوتوں نے نہ صرف ہماری زبان و ادب کو زندہ رکھنے بلکہ اس عہد کی تاریخ کا پتہ چلانے میں بڑی حد تک مدد دی ہے ۔ ۲۴ ۔ اردی بہشت کو وحید یوسف زئی صاحب سے کہاوتیں سنئے گا ۔

افسانہ | آج افسانہ حقیقت ہے اور حقیقت افسانہ ۔ آج کا افسانہ نگار سو فیصد حقیقت نگار ہے ۔ وہ زندگی کی تلخ حقیقتوں کو رنگ آمیزی کے ساتھ پیش کرتا ہے ۔ وہ سماج کا نقیب اور عوام کا پیامی ہے ۔ سماج کی دکھتی رگوں پر اس کی انگلیاں کام کرتی ہیں ۔ وہ سماج کے دشمنوں کا دشمن اور اس کے دوستوں کا دوست ہے ۔ آج کا افسانہ نگار بیکسوں کا سہارا اور نہتوں کا ہاتھ ہے ۔ ایسے ہی افسانہ نگاروں میں ابراہیم جلیس بھی ہیں جنہوں نے سماج کے ناسوروں پر پڑی ہوئی پٹیوں کو اپنے مخصوص انداز میں ہٹایا ہے ۔ آئیے ۲۹ ۔ اردی بہشت کو ابراہیم جلیس سے تازہ افسانہ سنیں ۔

سلسلے کی تقریریں | زیر تبصرہ نیم ماہی میں سلسلے کی حسب ذیل تقریریں شریک ہیں ۔

۱۶ ۔ اردی بہشت '' طباعت اور اشاعت ،، ۔ عصمت اللہ بیگ صاحب ۔

۲۰ ،، '' معاشی مسائل ،، ۔ محمد عبدالقادر صاحب ۔

۲۲ ،، '' مشاہیر سے ملاقات ،، پروفیسر عزیز احمد صاحب ۔

۲۵ ،، '' ہوائی جہاز کی کہانی ،، آفتاب حسن صاحب ۔

۲۶ ،، '' نئی کتابیں ،، ۔ ڈاکٹر زور

ساعت خواتین | اس نیم ماہی میں ساعت خواتین کے بعض قابل ذکر اجزا یہ ہیں ۔

۲۱ ۔ اردی بہشت ۱۰ بجے صبح '' ایک دن ،، افسانہ زینت ساجدہ

۱۰ ۔ ۱۰ '' ایک رات ،، افسانہ عزیزہ رضوانہ

۱۰ ۔ ۳۰ '' خانہ داری ،، تقریر مسز اے فخرالدین

۱۰ ۔ ۴۰ اپنی باتیں

۲۸ - اردی بہشت ۱۰ بجے صبح ”میری تازہ نظم،، سعیدہ مظہر
۱۰ - ۵ ”یہ ہماری رائے ہے،، بحث
۱۰ - ۳۰ ” میری پسند کے کام ،، تقریر صغرا بیگم امیر علی خاں
۱۰ - ۴۰ اپنی باتیں

موسیقی | ہمارے موسیقی کے پروگرام میں حسب ذیل تاریخیں قابل ذکر ہیں۔
۱۶ - ۱۸ - اور ۲۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۶ ف کو آپ دھلی والی فرحت جہان بیوے استادی اور عام پسند گانے سنیں گے ۔

۱۶ - کو رات کے نو بجکر دس منٹ سے موسیقی کی خاص محفل پیش کی جائے گی ۔

۲۹ - کو ساڑھے نو بجے سے ”خیال سے گیت تک ،، کے عنوان سے موسیقی کا پروگرام پیش ہوگا۔ اس کے علاوہ ہر پیر کو آپ ریکارڈوں کا خاص پروگرام اور ہر چہارشنبہ کو یورپی موسیقی کے پروگرام سنیں گے۔

فیچر اور ڈرامے | نباتات کی دنیا بھی ایک ذی روح دنیا ہے ۔ یہ بات تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ پودے بھی جاندار ہوتے ہیں ۔ ایسے ہی پودوں کے سماج کی جھلک آپ اویس احمد صاحب ادیب کے لکھے ہوئے فیچر” پودوں کا سماج،، میں دیکھیں گے جو بچوں کی معلومات کے لئے ہے فیچر چہارشنبہ ۱۹ - اردی بہشت کو شام کے سواسات بجے نشر ہوگا ۔

۲۱ - اردی بہشت کو خواتین کے پروگرام میں صبح کے ۱۰ - ۴۵ سے ۱۱ - ۱۵ تک ایک فیچر ” پاپن،، کے عنوان سے نشر ہوگا ۔ اس میں آپ سماجی چٹکیاں محسوس کریں گے ۔عشرت رحمانی صاحبہ نے اسے لکھا ہے ۔

سہ شنبہ ۲۵ - اردی بہشت کو ہندوستان کے مشہور افسانہ نویس ابراہیم جلیس کا لکھا ہوا ریڈیائی ناٹک ” موم کی مریم ،، ۱۰ سے ساڑھے دس بجے شب پیش کیا جائے گا۔ ابراہیم جلیس کے اس تفریحی خاکہ سے آپ محظوظ ہوں گے ۔

چہارشنبہ ۲۶ - اردی بہشت کو علی احمد صاحب جلیلی کا لکھا ہوا فیچر” نیکی اور بدی ، پیش ہوگا ۔

جمعہ ۲۸ - اردی بہشت کو غلام ربانی صاحب کے لکھے ہوئے ” نظارے،، خواتین کے پروگرام میں ۱۰ - ۴۵ سے پیش کئے جائیں گے ۔

اڈیٹر کے فرائض

محمد حبیب اللہ اوج

ارباب نشر گاہ کی یہ ستم ظریفی نہیں تو کیا ہے کہ ایک اڈیٹر سے ، جو روز اپنے اخبار کے ذریعہ ارباب اقتدار کی فرض شناسی کے متعلق سوال کرتا ہے ، حکومت کے مختلف کل پرزوں کا جائزہ لیتا ہے اوز عوام کو ان کے فرائض جتلاتا رہتا ہے ۔ جی ہاں ، آج وہ خود اوس سے اونکے فرائض دریافت کر رہے ہیں ، بہر حال جب سوال کیا ہی گیا ہے تو بغیر جواب دئے کوئی چارہ بھی نہیں ۔

صحافت کا شمار دنیا کے نہایت ہی اہم ، با وقار اور ذمہ دار پیشوں میں کیا جاتا ہے ۔صحافت کا ہمہ گیر اثر مسلمہ ہے ۔ سچ پوچھئے تو صحافت موجودہ زندگی اور ترقی کی ایک اہم ضرورت بن گئی ہے اسلئے کہ اخبارات انسان کی روز مرہ زندگی کے ہر شعبہ پر گہرا اثر ڈالتے ہیں ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ صحافت سے بڑھکر کوئی اور ایسا ادارہ نہیں جو عوامی زندگی سے اسقدر قریبی ربط قائم رکھتا ہو ۔ اس کا اثر خواہ برا ہو یا بھلا ، عالمگیر اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے غرض ان تمام امور کا لحاظ کرتے کسی اخبار کے اڈیٹر پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کامیاب اخبار اور اچھا اڈیٹر وہی ہے جو اپنی ان ذمہ داریوں کو پورا کرے اور اپنے فرائض کی اہمیت کا کامل احساس رکھتے ہوئے انکی تکمیل کی ممکنہ کوشش کرے ۔

ایک اڈیٹر کا یہ مطمح نظر اور اوسکی زندگی کا یہ مقصد اولین ہونا چاہئے کہ وہ اخبار کو ایک مثالی جریدہ بنائے ۔ اس سلسلہ میں لندن ٹائمز کے مشہور اڈیٹر وکہم اسٹیڈ نے ایک مثالی اخبار کی یہ خصوصیات بتائی ہیں ' اخبار بے باکی سے اظہار رائے کرے ۔ نزاعی مسائل میں خواہمخواہ نہ الجھے ایسے ہی اشتہارات قبول کرے جو قابل اعتماد ہوں کیونکہ ان اشتہارات کی قبولیت پڑھنے والوں کی طرف سے اڈیٹر پر ایک اخلاقی ذمہ داری عائد کرتی ہے ۔ انعامی ترغیبات جیسی چیزوں سے خریداروں کی تعداد میں اضافہ کی کوشش نہ کرے ، جماعت بندی کے جھمیلے میں نہ پھنسے ، قابل اشاعت خبروں ہی کو شائع کرے خواہ یہ اخبار کی پالیسی کے مغائر ہی کیوں نہ ہوں عوامی مفاد مقدم سمجھا جائے کسی عہدہ دار یا حکومت کی بیجا حمایت نہ کرے ، عوام کے سامنے سچی چیزیں پیش کرے ، ایک اڈیٹر کا نصب العین قومی ہو نہ کہ قوم پرست ، آزاد خیالی کے ساتھ قیام امن انفرادی آزادی ، انسانی حقوق اور معاشرے کی تعمیر کے لئے ہر ممکنہ ذریعہ کام میں لائے ۔

ایک کامیاب اڈیٹر وہی ہے جو ان بھاری ذمہ داریوں کو سنبھالے ایک اڈیٹر کے لئے جذباتی ہونا بڑا جرم ہے اگر وہ خود جذبات کی رو میں بہنے لگے تو یقین جانئیے کہ وہ کبھی بھی

عوام کی صحیح رہنمائی نہیں کر سکتا " ایک جان اور سو آفتیں " اس محاورہ کا سب سے بہتر اطلاق اڈیٹر پر ہوتا ہے - ایک طرف حکومت ہے جو اسے اپنے اقتدار سے ڈراتی ہے دوسرے طرف پریس کے قوانین ہیں جو ہمیشہ اڈیٹر کے سرپر معلق تلوار کی طرح لٹکے رہتے ہیں لیکن یہ سب کچھ ہونے پر بھی اڈیٹر کے سامنے اس کا وہ مقدس فرض ہے جو عوامی بھلائی کی خاطر اسے پورا کرنا ہی ہوتا ہے خواہ اس کے لئے اسے کتنی ہی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں -

صحافتی دنیا کا بھی ایک مذہب ہوتا ہے جس کے چند مسلمہ اصول ، عقائد قوانین وضوابط ہیں جن کی پابندی اڈیٹروں کا اخلاقی فرض سمجھا جاتا ہے اس سلسلہ میں فلاڈلفیہ کے اخبار پبلک لیجر (Public ledger) کے مینجنگ اڈیٹر نے جو قواعد مرتب کئے تھے ان کا اظہار بے محل نہ ہوگا اس نے بتایا تھا کہ ایک اڈیٹر کو کن خصوصیات کا حامل ہونا چاہئے چند اہم باتیں یہ تھیں -

امریکہ کے مشہور پریسنڈنٹ ابراہام لنکن نے ایک بار کہا تھا " عوام کے احساسات ساتھ ہوں تو دنیا کے کسی کام میں ناکامی نہیں ہوتی اور اگر عوام کی تائید حاصل نہ ہو تو پھر کامیابی کی کوئی صورت نہیں اس لحاظ سے جو کوئی عوام کے جذبات ، احساسات و خیالات کو اپنے سانچہ میں ڈھالتا ہے وہ قانون دانوں ، حکمرانوں اور منصفین سے کہیں زیادہ کامیاب رہتا ہے " یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ لنکن نے الفاظ کے انتخاب میں کامل احتیاط برتی ہے اور رائے عامہ کی بجائے عوامی احساسات ، کی اصطلاح استعمال کی ہے موجودہ زمانہ میں عوامی احساسات و جذبات طاقت ، و اثر کا بڑا خزانہ ہیں اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ رائے عامہ پر پریس کا گہرا اثر ہے اخبار عوام کے ہاتھوں میں روز پہنچتا ہے اور عوام اس اخبار کی ظاہر کردہ آراء کا روز مطالعہ کرتے ہیں اس طرح چپکے چپکے اور غیر شعوری طور پر اخبار عوام کے خیالات پر اس قدر حاوی ہوجاتا ہے کہ ان کی رائے وہی ہوتی ہے جو اس اخبار کی رائے ہے اور عوام کے فہم و فکر کا سانچہ ، اخبار کی فکر کا سانچہ بن جاتا ہے - یہ صحیح ہے کہ عوام محض کسی اخبار کا اداریہ پڑھنے کی خاطر اخبار نہیں خریدتے بلکہ وہ خبروں کی خاطر اخبار خریدتے ہیں جن کا نمبر پہلے آتا ہے اور رائے کا بعد لیکن کسی دلچسپ خبر پڑھنے یا اہم مسئلہ سے واقف ہونے کے بعد جب یہ خبر یا مسئلہ اپنے پڑھنے والے کو دعوت غور و فکر دیتا ہے تو اسکے مضمرات اور مفہوم معلوم کرنے کے لئے پڑھنے والا فوراً ادارتی کالموں کی جانب رجوع ہوتا ہے اور اس طرح ادارتی کالموں کے پس پردہ اڈیٹر کی شخصیت سے وہ ربط قائم کرتا ہے - ان کالموں کے ذریعہ اڈیٹر عوام سے متعلقہ مسائل پر اپنے پڑھنے والوں سے راست گفتگو کرتا ہے انہیں مسائل کے اونچ نیچ ، عواقب و نتائج اور مالہ و ماعلیہ سے واقف کرواتا ہے اور ایسے موقعہ پر جبکہ عوام کی معلومات کمزور ہوں ! جب ان کا استدلال ان کا ساتھ نہ دے اور جب وہ کوئی رائے قائم کرنے کے قابل نہ ہوں ، ایک دوست ، ایک مشیر اور ایک رہنما کی طرح انہیں سمجھاتا ہے اور انہیں ایک رائے قائم کرنے پر مجبور کر دیتا ہے - اڈیٹر کسی

یغ مقرر یا سیاس کی طرح کبھی کبھار چند سو اشخاص کو مخاطب نہیں کرتا بلکه روزانه هزاروں
لاکھوں اشخاص اسکے مخاطب هوتے هیں ۔ اسکے سامعین کی تعداد محدود نہیں اسکے حلقه اثرکی
کوئی حد نہیں ۔

یه تو آپ جانتے هی هیں که اخبار محض خبروں هی کا مجموعه نہیں ۔ نه هی محض آراء اور
نظریات کا نام هے بلکه اخبار ان دونوں کا مجموعه هے اور (News and views) میں
چولی دامن کا ساتھ هے ۔ اخبار کے جسد میں رائے کے اظہار هی سے روح پھونکی جاتی هے اور
اسی روح کی بدولت اخبار متحرک و متکلم هستی بن جاتا هے جسکے پاس دل و دماغ کے ساتھ
ارادہ اور مقصد هو اور اس طرح اخبار کی ایک شخصیت بن جاتی هے اخبار کی یه شخصیت انسانی
شخصیت سے یوں مختلف هوتی هے که اخبار بذات خود ایک اداره بن جاتا هے عوام یه نہیں کہتے
که اخبار کے اڈیٹر زید بکر یا عمر کا یه خیال هے بلکه وہ اخبار کا نام لے کر یه کہتے هیں که ٹائمز
کا یه خیال هے میزان یه کہتا هے اور رهبر کی یه رائے هے ۔ اس طرح انسان نہیں بلکه اخبار کی
اور رائے عامه کو متاثر کرتی هوئی اپنے خیالات ، اپنے کردار اور اپنی شخصیت کا انکشاف کرتی هے
اس لحاظ سے کسی اخبار میں ادارتی صفحه کی بڑی اهمیت هوتی هے ۔

کوئی اخبار اپنے تمام پڑھنے والوں کو مطمئن یا خوش نہیں کرسکتا ۔ اسکے برخلاف جواخبار
کسی کو بھی کامل طور پر مطمئن نہیں کرسکتا وهی زیادہ کامیاب رهتا هے ۔ بہتر اور محفوظ طریقه
یه هے که پہلے اپنے ضمیر کا محاسبه کیا جائے اسکے لئے آزادی خیال اور رائے کی ضرورت هے مطلب
یه که اڈیٹر یا اخبار کسی فرد یا جماعت کی رائے کا تابع نه هو ۔ اور رائے عامه کو متاثر کرنے والے
تمام امور کی تائید کرے جنکو وہ صحیح سمجھتا هے اوران امور کی مخالفت کرے جنکو وہ اوراس کاضمیر
غلط خیال کرتا هے اس طرح اڈیٹر کا یه اولین فریضه هے که وہ حق و صداقت کا دامن نه چھوڑے ، عوام
اور ملک کے مفاد کی راہ میں ذاتی مصلحتوں کو آڑے آنے نه دے ۔ اسکو اسکا احساس هونا چاهئے که
اخبارات کی زندگی کے لئے تشہیر اور صداقت هوا اور روشنی هیں جب اخبارات کو حقائق کا علم هوتا هے تو
ان کا یه فرض هے که وہ انہیں چھپائے نہیں بلکه کسی خوف یا اندیشه کے بغیر اسکا اظہار کردیں اور
اس طرح ان حقائق کو وہ عوام کی ملکیت بنادیں ٹائمز کے ایک اوراڈیٹر ڈیلیئین کے الفاظ میں ایک
اخبار کی ذمه داریاں ایک ماهر معاشیات یا مقنن کی سی هیں جو حالات کا لحاظ کرتے کوئی نظام تشکیل
نہیں دیتا بلکه حقائق کی چھان بین کر کے مقررہ اصولوں کی بناء پر ان کا اطلاق عالمی امور پر کرتا هے
حقائق کی چھان بین اور صداقت کا اظہار معمولی کام نہیں ۔ اس مہم میں پریس اور حکومت اکثر
متصادم هوجاتے هیں اسلئے که حکومت کے مصالح اسکی اجازت نہیں دیتے اپنے اس حق کو حاصل کرنے
کے لئے اخبارات همیشه سے لڑتے رهے هیں جب کبھی حکومت کی جانب سے احتساب قائم کیا جاتا هے
احتجاجاً جرائد اپنی اشاعت روک لیتے هیں اور اس طرح نه اپنے وقار کو متاثر هونے دیتے هیں نه
اس آزادی اوراعتماد کو هاتھ سے جانے دیتے هیں جو انہیں عوام سے حاصل هے ۔ پریس اور حکومت

کےمتضاد فرائض پر ایک بحث کے دوران میں جو لارڈ ڈربی اور ٹائمز کے مابین چھڑ گئی تھی لارڈ
بروک نے جو اس زمانہ میں ٹائمز کے اڈیٹر تھے، بتلایا تھا ''پریس پر سب سے پہلا یہ فرض
ہوتا ہے کہ وہ ان قومی مفادات کا وفا دار رہے جنکی وہ ترجمانی کرتا ہے۔ حکومت سیاسی مصالح
تحت حلیف حکومتوں کے کار ناموں کو بظاہر سراھتی ہے خواہ ان کا اعمال نامہ سیاہ کیوں نہ
لیکن ایسے وقت صحافت ان کے دامن کے داغ بے نقاب کردیتی ہے،، اس مقالہ کا نچوڑ یہ
'' عوام کے ساتھ ہمیشہ صاف دلی اور ایمان داری کا سلوک، قابل اعتماد خبریں
کی جائیں اور مفید مشورے دئے جائیں، غلط رھنمائی اڈیٹر کا سب سے بڑا جرم ہے، کسی مسئا
متعلق آخری فیصلہ کرنے سے پہلے اسکے دونوں پہلوؤں پر پوری طرح غور کرلیا جائے، قیاس
کو اھمیت نہ دی جائے اور نہ افواھوں پر یقین کیا جائے ایک اڈیٹر میں خود اعتمادی کا
سب سے زیادہ ضروری ہے، اڈیٹر وقت شناس ہو، وہ عوام کے جذبات پر قابو رکھنے کی کو
کرے قیام نظم و ضبط کےلئے ارباب اقتدار کو توجہ دلائے اور قانون کے ذریعہ غلطی کی اہ
کی جائے۔ اگر کسی قانون میں نقص ہوتو اڈیٹر کا یہ فرض ہے کہ وہ تخریبی تنقید کی بجائے تعم
تنقید سے کام لے کر اسکی اصلاح کا بیڑہ اٹھائے اور ہر موقعہ پر عوامی فلاح و بہبود کا خیال ر
ایک اڈیٹر کا یہ بھی فریضہ ہے کہ وہ اپنے خیالات کو سیدھے سادے انداز میں عوام کے ذہن
کرانے کی کوشش کرے۔ غرض ایک اڈیٹر کےلئے روشن خیالی، بالغ نظری، اور صداقت پس
جیسی خصوصیات از حد ضروری ھیں۔

یہ تھے وہ فرائض جو ایک اڈیٹر کو عوام کے تعلق سے پورے کرنے پڑتے ھیں آئیے
ذرا یہ دیکھیں کہ اخبار کے دفتر کے تعلق سے ایک اڈیٹر کو کیا فرائض انجام دینے ہوتے
اور وھاں اس کی حیثیت کیا ہے۔

کسی معیاری اخبار کا دفتر ایک مملکت کا مختصر نمونہ اور ایک چھوٹی سی دنیا ہے
وقت واحد میں وھاں بادشاھت بھی ہے اور عمومیت بھی، آمریت بھی ہے اور جمہوریت بھ
ایک ایسا مقام ہے جہاں اجتماعی طور پر بھی کام ہوتا ہے اور انفرادی کوششوں کی بھی ضرورت ہے اس
ساتھ ساتھ اس دفتر کے مختلف شعبے تقسیم کار کے اصول پر بٹے ہوئے ہوتے ھیں جہاں سیاس
معاشیات، ادب، آرٹ، موسیقی، ڈرامہ، تجارت، مالیہ، زراعت جہاز رانی، انجنیرنگ، فلکیا
علم ھئیت، اسپورٹس، امور داخلہ و خارجہ غرض سب ھی ھیں اور ان سب کا بادشاہ یا وزیر ا
ہے اڈیٹر جن کے وزراء یا اراکین کونسل اسکے معاون مدیران ہوتے ھیں اس طرح سے صحافت
مشنری کا سب سے اھم پرزہ اڈیٹر ھی ہے۔ اڈیٹر ھی اخبار کو چلاتا ہے، اوسکی پالیسی کا تع
کرتا ہے (بشرطیکہ وہ اس اخبار کا مالک بھی ھو) نامہ نگار مقرر کرتا ہے، مقالات افتتاحیہ ل
ہے اسکے علاوہ ایک اڈیٹر کو اخبار کے پڑھنے والوں کے خطوط بھی دیکھنے اور شائع کرنے پڑ
ھیں۔ وہ ان کا تجزیہ کرکے عوام کے خیالات سے وقفیت حاصل کرتا ہے اور ان کی مدد سے

موضوعات پر روشنی ڈالتے ہوئے عوام کی صحیح رہبری کرتا ہے ۔ بعض اوقات وہ معاون مدیروں کی کانفرنس کی صدارت کرتا ہے غرض اڈیٹر کی اہم ذمہ داریاں اسے غیر معمولی شخصیت بخشتی ہیں عوام اس سے شخصی طور پر بہت کم واقف ہوتے ہیں لیکن اوسکے اخبار کے تعلق سے ہرایک اسے جانتا ہے ۔ اڈیٹر کی غلط رہنمائی ملک کو غلط راستہ پر ڈالسکتی ہے وہ جہاں قیام امن کے لئے اپنا زور قلم صرف کرسکتا ہے وہیں اس تحریری قوت کے غلط استعمال سے ملک میں جھگڑے پیدا کرسکتا ہے ۔

اڈیٹر کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کے حالات و واقعات کا سطحی نہیں بلکہ بنظرغائر مطالعہ کرے اور قبل اسکے کہ عوام اپنی کوئی رائے قائم کریں وہ عوام کی رہنمائی کے لئے اپنی غور کردہ رائے کا اظہار کرے ۔ عوام کسی چیز کی سطح کو دیکھتے ہیں اوراسی پر رائے قائم کرتے ہیں لیکن اڈیٹر کی نگاہ گہری ہونی چاہئے ہوسکتا ہے کہ سطح ساکن ہو لیکن اسکے نیچے طوفان کے آثار ہوں ایسے موقعہ پر اڈیٹر عوام کو خبردار کر دیتا ہے کہ وہ فریب نظر کا شکار نہ بنیں بلکہ طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں کئی ایسے مواقع آتے ہیں جبکہ عوام کی رائے کچھ ہوتی ہے اور اخبار کی کچھ اور ایسے وقت عوام کی ہاں میں ہاں ملانے میں عارضی طور پر اخبار کو مالی فائدہ پہنچ سکتا ہے لیکن یہ خود غرضی ہوگی ۔ ایمان داری نہیں ۔ اگر کسی اخبار کو عوام کی حقیقی خدمت کرنی مقصود ہے تو اسے رائے عامہ کا انتظار نہ کرنا چاہئے نہ یہ دیکھنا چاہئے کہ عوام کس جانب جھک رہے ہیں بلکہ اسے ہمیشہ حالات ، واقعات اور ذاتی تجربہ کی بناء پر رائے قائم کرکے بےباکی کے ساتھ اسے ظاہر کردنیا چاہئے اس میں اس کا اندیشہ ضرور ہے کہ ممکن ہے عوام اوسکی رائے قبول کرنے سے انکار کردیں ۔ لیکن اگر کوئی اڈیٹر تجربہ کار اور نبض شناس ہوتو یہ اندیشے بڑی حدتک گھٹ جاتے ہیں اسکے باوجود ایک وقت ضرور آتا ہے جب اڈیٹر یہ محسوس کرتا ہے کہ اسکی رائے ، عوام کی رائے سے متصادم ہوگی لیکن عوام کی غلط رائے کے مقابلہ میں اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ضمیر صاف ہے اور جو کچھ وہ کہ رہا ہے اس میں صداقت ہے تو اوس کا یہ فرض ہے کہ وہ چٹان کی طرح اڑ جائے اور عوام کی غلط رائے کا مستقل مزاجی سے مقابلہ کرے ہوسکتا ہے کہ اس جنگ میں اڈیٹر کو ناکامی ہو لیکن یہ شکست عارضی ہوگی اس لئے کہ عوام جذبات کی رو میں آسانی سے بہ جاتے ہیں یا پھر غلط واقعات یاافواہوں پر یقین کر کے غلط راستہ پرچل سکتے ہیں جب سطلع صاف ہوجائیگا اورعوام پراصل حقیقت ظاہر ہوجائے تواس وقت عوام کی نظروں میں اخبار کا وقار بڑھ جائیگا جہاں تک صحافت کی آزادی کا تعلق ہے صحافت پر دو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ۔ اول اپنے اس حق کی حفاظت جس کا اتلاف شہری آزادی اور آزاد حکومت کے لئے خطرہ کا باعث ہو دوسرے عوام کی بھلائی کی خاطر اس حق کا صحیح استعمال " پریس کواسقدر آزادی یورپ اوربعض جمہوری ممالک میں ایک عرصہ دراز کی جد و جہد کے بعد حاصل ہوچکی ہے اسی باعث وہاں پریس چوتھی طاقت تصور کیا جاتا ہے مگر ہندوستان میں پریس اب بھی مقید ہے اور ہندوستانی اڈیٹر

پریس کی آزادی کے لئیے مسلسل جدو جہد کر رہے ہیں۔ پریس کی اسی آزادی اور صحافت کے وقار کی خاطر کئی اڈیٹر جیل جاچکے ہیں جن میں مولنا محمد علی مرحوم مولنا ظفر علی خاں اڈیٹر زمیندار اور مسٹر دیو داس گاندھی اڈیٹر ھندوستان ٹائمز کے نام قابل ذکر ھیں ۔ یہ ایک تلخ حقیقت ھے کہ ھندوستان میں صحافت بالخصوص ھندوستانی صحافت ابھی تک پس افتادہ اور محکوم ھے اور زیادہ تر سرمایہ داروں کی ملکیت یا حکومتوں کی امداد کی محتاج ھے لیکن پریس کی آزادی کا جو جذبہ پیدا ھو چلا ھے وہ اس کے درخشان مستقبل کا پتہ دیتا ھے اور وہ دن دور نہیں جبکہ ھندوستانی پریس بھی آزاد ممالک کے آزاد پریس کی صف میں شامل ھو جائیگا ۔ ان کے اس مقصد کی تکمیل کی راہ میں عوام کی عدم توجہی اور سرمایہ کی کمی کو بھی بڑا دخل ھے ۔ چنانچہ اکثر ھندوستانی اخبارات میں سرمایہ کی کمی کے باعث غریب اڈیٹر ھی سب کچھ ھوتا ھے وہ بیک وقت سب اڈیٹر بھی ھے اور نیوز اڈیٹر بھی ، مینجر بھی ھے اور مدیر اشتہارات بھی مصحح بھی ھے اور مترجم بھی ۔ بمبئی اور لاھور کے ایک دو اخبارات کے متعلق ، دروغ بر گردن راوی ، یہ تک مشہور ھے کہ اوس کے اڈیٹر صاحبان از راہ کسر نفسی خود ھی کتابت بھی فرمالیتے ھیں اور نفس نفیس خود ھی مشین پر کام کرتے ھیں ۔

یکشنبہ ۔ ۱۶ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۶ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح	پہلی نشر
۸ - ۳۰	ریکارڈ
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	ریکارڈ
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام	دوسری نشر
۵ - ۰	فرحت جہاں ببو ۔ عام پسند گانے
۵ - ۲۰	تصدق حسین ۔ استادی گانے
۵ - ۳۵	فرحت جہاں ببو ۔ دادرا
۵ - ۵۰	محمد یعقوب ۔ غزل
۶	مرہٹی نشریات
	اخباری تبصرہ ۔ تقریر ۔ وینکٹشور راؤ تلک ہیرا بائی بروڈکر کے ریکارڈ
۶ - ۳۰	فرحت جہاں ببو ۔ استادی گانے
۶ - ۴۵	محمد یعقوب ۔ دادرا اور غزل
۷ - ۰	فرحت جہاں ببو ۔ مانڈ
۷ - ۱۵	**بچوں کے لئے** خطوں کے جواب
۷ - ۴۵	تصدق حسین ۔ استادی گانے
۸ - ۰	ستار ۔ احمد حسین
۸ - ۱۰	”طباعت اور اشاعت“ تقریر ۔ عصمت اللہ بیگ
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	”محفل موسیقی“ جس میں تصدق حسین ۔ فرحت جہاں ببو ۔ احمد حسین ۔ محمد یعقوب اور شیخ داود حصہ لینگے
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

دوشنبہ ۔ ۱۷ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۷ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح	پہلی نشر
۸ - ۳۰	ریکارڈ
۹ - ۰	زہرہ بائی دہلی والی ۔ عام پسند گانے
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	ریکارڈ
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام	دوسری نشر
۵ - ۰	زہرہ بائی دہلی والی ۔ عام پسند گانے
۵ - ۲۰	مادھو راؤ ۔ بھجن
۵ - ۳۰	لچھمیا ۔ طبلہ سولو
۵ - ۴۵	زہرہ بائی دہلی والی ۔ عام پسند گانے
۶ - ۰	فارسی نشریات
	ریکارڈ ۔ تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ ”نوروز“ تقریر آقائی فردوسی ۔ ریکارڈ
۶ - ۳۰	زہرہ بائی دہلی والی ۔ عام پسند گانے
۶ - ۴۵	ہارمونیم اور پیانو
۷ - ۰	مادھو راؤ ۔ استادی گانے
۷ - ۱۵	**ننھوں کا پروگرام**
۷ - ۴۵	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۸ - ۰	ترانے کے ریکارڈ
۸ - ۱۰	”تربیت جنسی“ تقریر ڈاکٹر عبدالحی
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ " اپنی اپنی پسند کے ریکارڈ "
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۱۸ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۸ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
پنڈت رام نواس شرما
۸ - ۴۵ بھجن (ریکارڈ)
۹ - ۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

۵ - ۰ شبیر حسین - دادرا اور غزل
۵ - ۱۵ فرحت جہاں ببو - عام پسند گانے
۵ - ۳۰ شبیر حسین - عام پسند گانے
۵ - ۴۵ روح اللہ حسینی - غزلیں
۶ - ۰ تلنگی نشریات
ستار - ہندوستانی رقص - تقریر -
جی - موریا پرکاش راؤ - فلمی گانے
۶ - ۳۰ فرحت جہاں ببو - عام پسند گانے
۶ - ۴۵ روح اللہ حسینی - غزل اور گیت
۷ - ۰ شبیر حسین - انکی پسند کے گانے
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"کیا تم جانتے ہو" (خاص پروگرام)
۷ - ۴۵ استاد نثار حسین خاں - (ریکارڈ)
۸ - ۰ بانسری اور وائلن پر دو فلمی طرزیں

۸ - ۱۰ " ہندی ادب کے جدید رجحانات "
تقریر - امجد یوسف زئی
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ روح اللہ حسینی - گیت
۹ - ۲۰ فرحت جہاں ببو - عام پسند گانے
۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۵۰ فرحت جہاں ببو - عام پسند گانے
۱۰ - ۵ شبیر حسین - غزل
۱۰ - ۱۵ فرحت جہاں ببو - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ ۱۹ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۹ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

۵ - ۰ " نور جہاں "
(ریکارڈوں کا خاص پروگرام)
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
فیچر - نوشتہ کھامکاونکر
۶ - ۳۰ " ملتی جاتی آوازیں "
سہیگل - درانی - پریم شرما - ودیاناتھ
سیٹھ - شیودیال باتش

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
فیچر'' پودوں کا سماج ،، نوشتہ ۔اویس احمد ادیب
۷ - ۴۵ '' ساز ھی ساز ،، (ریکارڈ)
۸ - ۱۰ '' جبلت اور عادت ،، تقریر
ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی ۔ مس گرین
۹ - ۴۵ انگریزی تقریر
۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲۰ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۰ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر
۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۰ فرحت جہاں ببو ۔ صبح کا ایک راگ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ فرحت جہاں ببو ۔غزل
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر
۵ - ۰ فرحت جہاں ببو ۔ استادی گانے
۵ - ۲۰ ابراھیم خاں ۔ غزل
۵ - ۳۰ مدھوکر بھاوے ۔ استادی گانے
۵ - ۴۵ فرحت جہاں ببو ۔ عام پسند گانے
۶ - ۰ کنڑی نشریات
(خواتین کا خاص پروگرام)
۶ - ۳۰ ذاکر علی ۔ غزلیں
۶ - ۴۵ فرحت جہاں ببو ۔ عام پسند گانے
۷ - ۰ ابراھیم خاں ۔ غزل اور گیت
۷ - ۱۵ بچیوں کے لئے
دیوانی ھانڈی
۷ - ۴۵ فرحت جہاں ببو ۔ استادی گانے
۸ - ۰ مدھوکر بھاوے ۔ بھجن
۸ - ۱۰ '' معاشی مسائل ،، تقریر
محمد عبد القادر
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ '' غزلیں ،،
فرحت جہاں ببو ۔ ذاکر علی ۔
ابراھیم خاں
۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۴۰ فرحت جہاں ببو ۔ عام پسند گانے
۹ - ۵۵ روشن علی ۔ استادی گانے
۱۰ - ۱۵ فرحت جہاں ببو ۔ عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۲۱ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۱ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر
۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر ۔
قاری محمد عبدالباری
۸ - ۴۵ نعت
۸ - ۵۵ نظم خوانی
۹ - ۰ '' جمشید نو روز ،، تقریر
سیاوکس پسٹن جی پٹیل

۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ شکنتلا بائی - عام پسند گانے
۹ - ۳۵ محمد غوث اور ساتھی - قوالی

خواتین کے لئے

۱۰ - ۰۰ " ایک دن "، افسانہ زینت ساجدہ
۱۰ - ۱۰ " ایک رات "، افسانہ عزیزہ رضوانہ
۱۰ - ۲۰ شکنتلا بائی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ " خانہ داری "، تقریر - مسز اے۔ فخر الدین
۱۰ - ۴۰ اپنی باتیں
۱۰ - ۴۵ فیچر " پاپن "، جسے عشرت رحمانی نے لکھا ہے
۱۱ - ۱۵ ریکارڈ سنئے
۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ محمد غوث اور ساتھی - قوالی
۵ - ۱۵ فتح خاں - غزل اور گیت
۵ - ۳۰ شکنتلا بائی - عام پسند گانے
۵ - ۴۵ محمد غوث اور ساتھی - قوالی
۶ - ۰ عربی نشریات
" اساطیرالاولین "، تقریر - محبوب الدین - موسیقی - مسرور بن مبروک - اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰ " نوروز "، (کورس)
۶ - ۴۰ شکنتلا بائی - عام پسند گانے
۶ - ۵۰ فتح خاں - غزل اور گیت
۷ - ۰ نظم " پریمی "
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
اپنی پسند کے ریکارڈ سنو
۷ - ۴۵ قوالی (ریکارڈ)

۷ - ۵۰ " جھلکیاں "
۸ - ۰ پوربی گت (ریکارڈ)
۸ - ۱۰ " نئے ادب کا نیا دور "، تقریر - عابد علی خاں
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۰ محمد غوث اور ساتھی - قوالی
۹ - ۳۵ کنھیالال - بھجن
۹ - ۴۵ محمد غوث اور ساتھی - قوالی
۱۰ - ۰ شکنتلا بائی - خیال
۱۰ - ۱۵ محمد غوث اور ساتھی - قوالی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۲۲ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف

م ۲۲ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ کملا دیوی - استادی گانے
۵ - ۱۵ محمد اقبال - غزلیں
۵ - ۳۰ ماسٹر اونکار - استادی گانے
۵ - ۴۵ کملا دیوی - عام پسند گانے
۶ - ۰ تلنگی نشریات
منتخب کلام - نرسا شاستری
ریکارڈ - فلمی گیت

۳۰-۶	ماسٹر اونکار۔ استادی گانے
۴۵-۶	محمد اقبال ۔ غزل اور گیت
۰-۷	خواجہ محمود بیگ ۔ دادرا اور غزل
۱۵-۷	**بچوں کے لئے**
	ریڈیو کلب کی خبریں ۔ کہانی ۔ گانا کہانی ۔ ریکارڈ ۔''تقریر ۔ سائنس کی دنیا'' ۔'' معمہ ''
۴۵-۷	کملا دیوی ۔ عام پسند گانے
۸-	''وائلن اور بانسری پر فلمیں طرزیں'' ڈومنگو ۔ شنکر راؤ
۱۰-۸	'' مشاهیر سے ملاقات'' تقریر ۔ پروفیسر عزیز احمد
۲۵-۸	ریکارڈ
۳۰-۸	اردو میں خبریں
۴۵-۸	انگریزی میں خبریں
۰-۹	تلنگی میں خبریں
۱۰-۹	ماسٹر اونکار ۔ استادی گانے
۳۰-۹	کملا دیوی ۔ ٹھمری اور غزل
۴۵-۹	خواجہ محمود بیگ ۔ عام پسند گانے
۰-۱۰	'' ہمارا اسٹوڈیو آرکسٹرا ''
۱۰-۱۰	کملا دیوی ۔ آنکی پسند کے گانے
۳۰-۱۰	ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۳ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۳ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۳۰-۸	'' ہماری پسند کے ریکارڈ''
۱۵-۹	خبریں
۲۰-۹	'' فلم بھائی جان '' ریکارڈ
۳۰-۹	ترانہ دکن

شام — **دوسری نشر**

۰-۵	ببو بائی ۔ عام پسند گانے
۱۵-۵	حبیب خاں ۔ بھیم پلاس کا خیال
۳۰-۵	یوسف شریف ۔ غزلیں
۴۵-۵	ببو بائی ۔ عام پسند گانے
۰-۶	مرہٹی نشریات ''سال نو'' تقریر ۔ بھیم راؤ ۔ ونائک راؤ بھاؤ گیت اور پد ۔ اخباری تبصرہ
۳۰-۶	حبیب خاں ۔ استادی گانے
۵۰-۶	جاوید لطیفی اقبال ۔ ستار
۰-۷	یوسف شریف ۔ غزل اور گیت
۱۵-۷	**بچوں کے لئے** خطوں کے جواب
۴۵-۷	ببو بائی ۔ عام پسند گانے
۰-۸	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰-۸	'' روسو'' تقریر ۔ سید محمد اعظم
۲۵-۸	ریکارڈ
۳۰-۸	اردو میں خبریں
۴۵-۸	انگریزی میں خبریں
۰-۹	تلنگی میں خبریں
۱۰-۹	حبیب خاں ۔ استادی اور عام پسند گانے
۳۰-۹	ببو بائی ۔ غزلیں
۴۵-۹	اسٹوڈیو فنکار ۔ گیت
۰-۱۰	حبیب خاں ۔ خیال
۱۵-۱۰	ببو بائی ۔ هلکے پھلکے گانے
۳۰-۱۰	ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۴ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۴ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۳۰-۸	''گنگا جمنی'' (ریکارڈ)

۹ - ۰۰ سرسوتی بائی ۔ عام پسند گانے

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ سرسوتی بائی ۔ بھیروین

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ ماسٹر ساولے ۔ استادی اورعام پسند گانے

۵ - ۲۰ سرسوتی بائی ۔ دادرا اور غزل

۵ - ۳۵ کنھیا لعل ۔ بھجن اور پد

۵ - ۵۰ محبوب خان ۔ غزلیں

۶ - ۰۰ فارسی نشریات

نغمہ فروردین ۔ نظم ۔ معظم خان معظم

اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ ماسٹر ساولے ۔ استادی گانے

۶ - ۴۵ سرسوتی بائی ۔ عام پسند گانے

۷ - ۰۰ محبوب خان ۔ غزلیں

۷ - ۱۵ **ننھوں کا پروگرام**

۷ - ۴۵ سرسوتی بائی ۔ عام پسند گانے

۸ - ۰۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ ”کہاوتیں“، تقریر ۔ وحید یوسف زئی

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ ”پسند اپنی اپنی“، (سننے والونکے پسند کئے ہوئے ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۵ ۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۵ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اورترجمہ
پنڈت رام نواس شرما

۸ - ۴۵ بالکشن راؤ ۔ بھجن اور پد

۸ - ۵۵ ”گیت مالا“، ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ بالکشن راؤ ۔ بھجن

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ رام لکشمی بائی ۔ ٹھمری و غزل

۵ - ۲۰ بالکشن راؤ ۔ بھجن اور پد

۵ - ۳۰ اصغر علی ۔ غزلیں

۵ - ۵۰ رام لکشمی بائی ۔ دادرا

۶ - تلنگی نشریات

بانسری ۔ ”فن اداکاری“ ۔ تقریر

ہلکے پھلکے گانے

۶ - ۳۰ شیخ داود ۔ طبلہ سولو

۶ - ۴۵ رام لکشمی بائی ۔ عام پسند گانے

۷ - ۰۰ بالکشن راؤ ۔ ٹھمری و بھجن ۔

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
نظمیں اور کہانیاں

۷ - ۴۵ اصغرعلی ۔ غزلیں

۸ - ۰۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ ”ہوائی جہاز کی کہانی“، تقریر ۔
آفتاب حسن ۔

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ رام لکشمی بائی ۔ استادی اورعام پسند گانے

”دور رس“، خاص پروگرام

۹ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک ۔
پنڈت رام نواس شرما

۹ - ۴۰ بالکشن راؤ ۔ بھجن

۹ - ۵۰ رام لکشمی بائی۔ عام پسند گانے
۱۰ - ۰ ''موم کی مریم،، ایک ریڈ بائی ناٹک
نوشتہ ابراھیم جلیس
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ۔ ۲۶۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵٦ ف

۲٦۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ع

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ ''ھمارے اسٹوڈیو میں تیار کئے ہوئے ریکارڈ،،
(۱) استاد نثار حسین خان (بڑودہ)
(۲) روشن آراء بیگم (بمبئی)
(۳) غلام علی خان (لاھور)
(۴) اقبال بانو (دھلی)
٦ - ۰ مرھٹی نشریات
سنت ایکناتھ۔ تقریر۔ بھجن۔ کیرتن
[illegible] - ۰ ریکارڈ
ثریا۔ زھرہ اسبالے والی
[illegible] - ۱۵ بچوں کے لئے
''نیکی اور بدی،، فیچر نوشتہ
علی احمد جلیلی
[illegible] - ۴۵ '' پنچھی کے گانے،، (ریکارڈ)
۸ - ۱۰ '' نئی کتابیں،، تقریر۔
ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ یوروپی موسیقی (ریکارڈ)
۹ - ۴۵ انگریزی میں تقریر۔
۱۰ - ۰ یوروپی موسیقی (ریکارڈ)
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲۷۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۵٦ف م

۲۷۔ مارچ سنہ ۱۹۴۷ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ پیارو بائی۔ عام پسند گانے
۵ - ۱۵ شریف خان۔ استادی گانے
۵ - ۳۰ شاہ علی شریف۔ غزلیں
۵ - ۴۵ پیارو بائی۔ ٹھمری و غزل
٦ - ۰ کنڑی نشریات
فیچر پروگرام (سری رام نومی)
٦ - ۳۰ شاہ علی شریف۔ غزلیں
٦ - ۴۰ پیارو بائی۔ عام پسند گانے
٦ - ۵۵ شریف خان۔ استادی اورعام پسند گانے
۷ - ۱۵ بچیوں کے لئے
دیوانی ھانڈی
۷ - ۴۵ ذاکر علی۔ دادرا و غزل
۸ - ۱۰ ریڈیو کی ڈاک۔ ندیم
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	سارنگی سولو - شریف خان
۹ - ۲۰	پیارو بائی - عام پسند گانے
۹ - ۳۵	ذاکر علی - غزلیں
۹ - ۵۰	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ - ۰	شریف خان - خیال
۱۰ - ۱۵	پیارو بائی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

جمعہ ۲۸ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۸ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح	پہلی نشر
۸ - ۳۰	تلاوت کلام پاک معہ تفسیر - قاری محمد عبد الباری
۸ - ۴۵	نعتیہ نظم - امیر احمد خسرو
۸ - ۵۵	نعتیہ گانوں کے ریکارڈ
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	شاملا دیوی - دادرا و غزل
۹ - ۳۵	حسین خان اور ساتھی - قوالی
	خواتین کے لئے
۱۰ - ۰	''میری تازہ نظم،، سعیدہ مظہر
۱۰ - ۵	''یہ ہماری رائے ہے،، بحث (حصہ لینے والے رابعہ - باجی - اور ایک سہیلی)
۱۰ - ۲۰	شاملا دیوی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰	''میری پسند کے کام،، - تقریر - صغرا بیگم امیر علی خاں
۱۰ - ۴۰	'' اپنی باتیں ،،
۱۰ - ۴۵	فیچر ''نظارے،، نوشتہ غلام ربانی
۱۱ - ۱۵	خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۲ - ۰	ترانہ دکن

شام	دوسری نشر
۵ - ۰	حسین خان - اور ساتھی - قوالی
۵ - ۲۰	شاملا دیوی - دادرا و غزل
۵ - ۳۵	حبیب الدین احمد - عام پسند گانے
۵ - ۵۰	اسٹوڈیو فنکار - ٹھمری
۶ - ۰	عربی نشریات اعلان ''الادب العربی،، تقریر - العسیری موسیقی - صالح بن ناصر - اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰	شاملا دیوی - عام پسند گانے
۶ - ۴۵	حبیب الدین احمد - غزلیں
۷ - ۰	حسین خان اور ساتھی - قوالی
۷ - ۱۵	بچوں کے لئے تمہاری پسند کے ریکارڈ
۷ - ۴۵	عام پسند گانے (ریکارڈ)
۷ - ۵۰	'' جھلکیاں ،،
۸ - ۰	اسٹوڈیو فنکار - دادرا
۸ - ۱۰	''منتخب کلام ،، علی اختر
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	شاملا دیوی عام پسند گانے ''دور رس،، (خاص پروگرام)
۹ - ۳۰	تلاوت کلام پاک - قاری محمد عبد البا[ری]
۹ - ۴۰	حسین خان اور ساتھی - قوالی
۹ - ۵۵	''اے عشق کہیں لے چل ،، راگنی (اختر شیرانی کی نظم سازوں کے ساتھ
۱۰ - ۵	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ - ۱۵	شاملا دیوی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

شنبہ ۲۹ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵٦ ف م

م ۲۹ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ,, رنگارنگ ،، (ریکارڈز)
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈز
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ لہانو باپو راؤ - استادی گانے
۵ - ۱۵ مانکی بائی - دادرا و غزل
۵ - ۳۰ ملہار راؤ - غزلیں
۵ - ۴۰ لہانو باپوراؤ - استادی اورعام پسند گانے
۶ - ۰ تلنگی نشریات
خواتین کے لئے خاص پروگرام
۶ - ۳۰ مانکی‌بائی - عام پسند گانے
۶ - ۴۵ چھوٹے خان - طبلہ سولو
۷ - ۰ ملہار راؤ - غزلیں
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی - گانا
- کہانی - ,, بی بی سی کیا ھے ،،
(سلسلہ کی تقریر)
حمید اقبال - معمہ -
۷ - ۴۵ لہانو باپو راؤ - خیال
۸ - ۰ ذاکرعلی - غزل اور گیت
۸ - ۱۰ ,, افسانہ ،، ابراھیم جلیس
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ لہانو باپو راؤ - ٹھمری
۹ - ۲۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۰ ,,خیال سے گیت تک ،،
(موسیقی کا خاص پروگرام)
لہانو باپو راؤ - خیال
مانکی بائی - ٹھمری
خواجہ محمود بیگ - دادرا
مانکی بائی - غزل
ذاکرعلی - گیت
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۳۰ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵٦ ف

۳۰ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ,,نورجہاں اور زہرہ انبالہ والی (ریکارڈ)
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ نور جہاں بیگم - بھیم پلاس
۵ - ۱۵ حبیب الدین - عام پسند گانے
۵ - ۳۰ غلام محمد خان - عام پسند گانے
۵ - ۴۵ نور جہاں بیگم - غزل اور گیت
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
تقریر - آر - بی دیس پانڈیہ -
فلمی گانوں کے ریکارڈ
۶ - ۳۰ غلام محمد خان - خیال
۶ - ۴۵ نور جہاں بیگم - عام پسند گانے
۷ - ۰ حبیب الدین - غزلیں
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
خطوں کے جواب

۷ - ۴۵	نور جہاں بیگم - عام پسند گانے
۸ - ۰۰	حبیب الدین - عام پسند گانے
۸ - ۱۰	''سری رام نومی'' تقریر - سرنیواس لاھوٹی
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	غلام محمد خان - پہاڑی ٹھمری
۹ - ۲۵	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۵	نور جہاں بیگم - عام پسند گانے
۹ - ۵۰	مادھو راؤ - بھجن
۱۰ - ۰۰	غلام محمد خان - انکی پسند کے گانے
۱۰ - ۱۵	نور جہاں بیگم - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

دوشنبہ ۳۱ - اردی بہشت سنہ ۱۳۵۶ ف م

۳۱ - مارچ سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح	پہلی نشر
۸ - ۳۰	''ملی جلی آوازیں'' (ریکارڈ)
۹ - ۰۰	بنگاری بائی - عام پسند گانے
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	بنگاری بائی - بھیرویں کی ٹھمری
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام	دوسری نشر
۵ - ۰۰	بنگاری بائی - خیال
۵ - ۱۵	مرزا جہانگیر علی بیگ - دادرا و غزل
۵ - ۳۰	نرہر راؤ - ٹھمری و بھجن
۵ - ۴۵	بنگاری بائی - عام پسند گانے
۶ - ۰۰	فارسی نشریات ریکارڈ - تبصرہ - ریکارڈ ''جدید حیدرآباد (سلسلہ تقریر) حسن الدین فاضل - ریکارڈ
۶ - ۳۰	مرزا جہانگیر علی بیگ - دو گیت
۶ - ۴۰	نرہر راؤ - دو بھجن
۶ - ۵۰	بنگاری بائی - دو غزلیں
۷ - ۰۰	آرکسٹرا
۷ - ۱۵	ننھوں کے لئے
۷ - ۴۵	بنگاری بائی - عام پسند گانے
۸ - ۰۰	نرہو راؤ - بھجن
۸ - ۱۰	صنعتی تہذیب'' تقریر - حبیب الرحمن
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	''اپنی اپنی پسند'' سننے والونکے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

فرمائشی ریکارڈوں کا پروگرام

چونکہ فرمائشی ریکارڈوں کے پروگرام میں آئے دن فرمائشی خطوط کا اضافہ ہوتا جارہا ہے
س لئے آئندہ سے وقت کی کمی کے باعث فرمائش کرنے والوں کے نام نشر نہیں ہونگے صرف
رمائشی ریکارڈ بجائے جائینگے۔
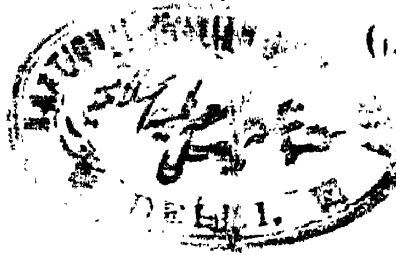
پندرہ روزہ رسالہ

نوا
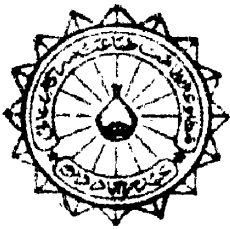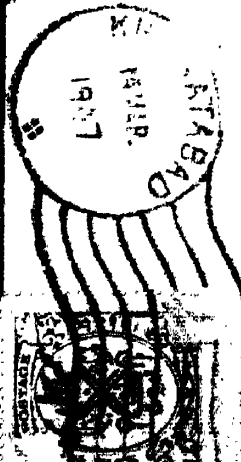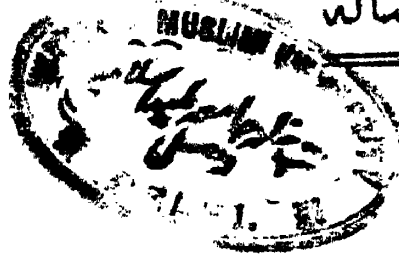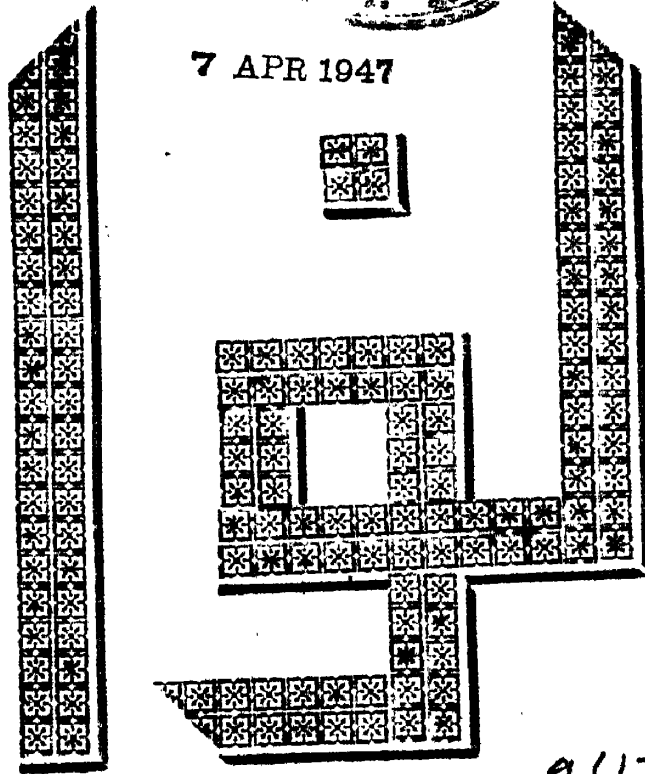
نشرگاہ حیدرآباد

سعید اصغر صاحب قدوائی

جو ۲ - خورداد کو "ملک ملک کے آئین" کے عنوان

سے تقریر نشر فرمائیں گے -

سوشیلا بائی

جو ۳ - خورداد کے پروگرام میں حصہ لے رہی ہیں -

دکن ریڈیو

۷۳۰ کیلو سائیکل

۴۱۱ میٹر

چندہ سالانہ
ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ عثمانیہ
بیرون ریاست
ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ کلدار
قیمت فی پرچہ ۱-آنہ ۶-پائی

نشان ٹپہ سرکارعالی ۱۷۲
ٹیلیفون نمبر (۲۰۰۸)
تارکا پتہ "Lasilki"
"لاسلکی"

جلد (۹) | یکم تا ۱۵ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف مطابق یکم تا ۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ع | شمارہ (۱۳)

فہرس

زیر نظر نیم ماہی کی قابل ذکر تقریریں یہ ھیں

نیا حیدر آباد | حیدر آباد بجائے خود ایک سلطنت ھے - رقبہ کے لحاظ سے یہ ھندوستان
عظیم ترین مملکت ھے - دولت کے اعتبار سے ایسا معلوم ھوتا ھے کہ قارون نے یہیں اپنا خزانہ
ھے - فیاضی کے نقطہ نگاہ سے دولت کے اس شہر نے حاتم کی سخاوت کو شرمایا ھے- روحانی نقطہ نظر
یہ مرشدوں اور رشیوں کی سر زمین ھے - یہی نہیں بلکہ حیدر آباد علم کے قافلے کی منزل بھی ھے
یہاں جامعہ عثمانیہ نے جنم لیا جو بجائے خود علم کا مدینہ ھے - پھر آج کا حیدرآباد تو علم و ادب
دستور و قانون ، آرائش و زیبائش ، سائنس و صنعت غرض زندگی کے تمام اھم شعبوں میں آگے
بڑھ رھا ھے - ایسا محسوس ھوتا ھے کہ ایک نئی مملکت بن رھی ھے - یکم خورداد کو مظفر حسین
صاحب شمیم نئے حیدر آباد کی سیر کرائیں گے -

صحافت کے چند دلچسپ پہلو | کل تک صحافت کو ''کار بیکاراں،، سمجھا جاتا تھا - آج صحافت قوم کے
معماروں کا پیشہ ھے - صحافت ایک زندہ قوت اور طاقتور حربہ ھے - اس کا گذ
دولت و اقتدار کے ایوانوں میں ھوتا ھے - ترقی یافتہ ملکوں میں صحافت کا سکہ جاری ھے - جس
ملک میں صحافت کی آواز نہیں اس ملک کا مستقبل روشن نہیں - صحافت سے ملکوں اور قوموں کی تقدیر
بنتی ھے - وہ آب حیات بھی ھے اور زھر ھلاھل بھی - اس کے غلط استعمال سے قوموں کی قسمت
بگڑتی ھے - صحافت پھولوں کی سیج نہیں ، کانٹوں کا بستر ھے- اردو صحافت ابھی کچی کلی ھے جس
کھلنے کچھ دن لگیں گے - ھماری نو خیز صحافت اس لئے دلچسپ ھے کہ اس کا ھر کام نرالا ھے
اس مشین کی کوئی کل سیدھی نہیں - نہ تو ھمارے اکثر صحیفہ نگاروں میں اھلیت و صلاحیت ھے ا
نہ خدمت کا جذبہ - اگر چند گنے چنے صحیفہ نگار اھل ھیں بھی تو ان کے پاس دوسرے ساز و سامان
نہیں - انگریزی صحافت کی طرح نہ ان کے ھاں طباعت کی بہترین مشینیں ھیں نہ ان کے پاس ا
سرمایہ کہ وہ صحافت کے معیار کو اونچا کر سکیں اور نہ عوام کا مذاق اتنا پاکیزہ ھے کہ وہ خو
اچھے اخبار خرید کر پڑھ سکیں - یہاں اکثر لوگ مانگے تانگے کے اخبار پڑھتے ھیں- پھر ھ
صحافت ترقی کرے تو کیونکر؟ ۳ - خورداد کو حبیب اللہ صاحب اوج صحافت کے چند دلچسپ پہلو
پیش کریں گے -

توھمات | وھم بھی کیا بری بلا ھے کہ اس شیطانی چکر میں چھوٹے بڑے ، اچھے
برے ، جاھل عالم ، ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ، روشن خیال اور دقیا نوسی سبھی گرفتار ھ

ہمارے توہمات بتو زیادہ تر جہالت کا نتیجہ ہیں ۔ لیکن تعجب تو یہ ہے کہ ترقی یافتہ مغربی قومیں بھی توہمات کا شکار ہیں ۔ وہ بھی بعض چیزوں کو مبارک اور بعض کو منحوس تصور کرتی ہیں ۔ اب تک بھی ان کے ہاں نمبر (۱۳) منحوس ہے۔ سعد و نحس کا یہ جھگڑا بہت پرانا ہے۔ لیکن مشرق میں ''الو،، کو منحوس خیال کیا جاتا ہے تو مغرب میں اس کو لوگ مسعود تصور کرتے ہیں ۔ آئیے ۶ ۔ خورداد کو شفقت اللہ شاہ صاحب سے ''توہمات،، سنیں ۔

اردو غزل

حال حال تک غزل اور حقیقت میں دور کا بھی تعلق نہ تھا ۔ ہماری غزلوں میں کام کی باتیں کم اور بیکار باتیں زیادہ ہوتی تھیں کیونکہ وہ ہمارے ماحول کی مظہر اور سماجی زندگی کا عکس نہیں تھیں ۔ آج انسانی زندگی کی قدروں کے ساتھ ساتھ ہماری شاعری کی قدریں بھی بدل چکی ہیں ۔ اس لئے نئے غزل گو شاعر عوامی زندگی کو غزل میں سمونے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ آج شاعروں کی وہی غزلیں کامیاب اور مشاعروں کا حاصل سمجھی جاتی ہیں جن میں ہمارے سماج کی صحیح نمایندگی ہو ۔ ۹ ۔ خورداد کو ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب ''اردوغزل،، کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے ۔

ضیافتیں

ضیافتیں تہذیب و تمدن کا جزو ہیں ۔ اگر کسی قوم کی تہذیب کا پتہ چلانا ہو تو اس کا دستر خوان یا کھانے کی میز دیکھ لیجئیے ۔ مشرق کا دستر خوان مشرقی اور مغربی ، عربی اور عجمی پڑوسی اور اجنبی سب کے لئے تھا ۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی بھوکا کسی کے گھر آئے اور بغیر کھانے چلا جائے ۔ اس وقت جو کچھ بھی گھرمیں ہوتا حاضر کردیا جاتا ۔ یہ تھی دعوت شیرازی ۔ پھر حاتم طائی کا دستر خوان تو اتنا وسیع تھا کہ دوست تو دوست دشمن بھی نوازے جاتے تھے ۔ حاتم طائی کی دعوت ، دعوت خاص وعام تھی ۔ غرض مشرقی قوموں نے بڑی آن بان سے ضیافتیں ترتیب دیں ۔ مغربی قومیں بھی ''کھاؤ پیو اور خوش رہو،، کے اصول پر عمل پیرا ہیں۔ ضیافتوں کے سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کسی قوم کے باورچی خانے اچھے ہوتے ہیں تو کسی کے کھانے کی میز یا دستر خوان خوش وضع ، اور بعضوں کا پکوان لذیذ ہوتا ہے۔ ۱۰۔ خورداد کو حاجی بشیر احمد خاں صاحب ''ضیافتیں،، کے عنوان سے تقریر نشر فرمائیں گے ۔

سلسلے کی تقریریں

زیر تبصرہ نیم ماہی میں سلسلے کی حسب ذیل تقریریں شریک ہیں ۔

۹ ۔ خورداد ''طباعت اور اشاعت،، چندر سین صاحب جاسوال

۱۱ ۔ خورداد ''فلسفے کی کہانی،، ۔ ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب

۱۲ ۔ خورداد ''مشاہیر سے ملاقات،، مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب

انگریزی تقریر

اس نیم ماہی میں حسب ذیل انگریزی تقریر نشر ہوگی ۔

۹ - خورداد " اسٹاک اکسچینج "، کے - یو بروڈیا صاحب

ساعت خواتین | زیر تبصرہ نیم ماھی میں ساعت خواتین کے قابل ذکر اجزاء یہ ھیں -

۴ - خورداد

۱۰ - ۰ " میری تازہ نظم "، شیل بالا صاحبہ

۱۰ - ۱۰ " کیا آپ یقین کرینگی "، تقریر اشرف اکبر صاحبہ

۱۰ - ۳۰ " میں کبھی نہ بھولونگی " - افسانہ رفیعہ سلطانہ صاحبہ

۱۱ - خورداد

۱۰ - ۰ "کالج کے دن"، تقریر بانو فخر الدین صاحبہ

۱۰ - ۱۰ "جگمگاتے اندھیرے"، تقریر محمودہ یاسمین صاحبہ

۱۰ - ۳۰ " ھمارے سماجی مسائل تقریر رضیہ اکبر حسن صاحبہ

موسیقی | موسیقی کے پروگرام میں ممتاز بیرونی فن کار استاد اسد علی خاں (لاھور) حصہ لے رھے ھیں۔

۳ - ۵ اور ۸- خورداد کو اسد علی خاں سے استادی گانے سنئیے -

مقامی فن کاروں میں ، نور جہاں بیگم ، ببوبائی ، کملا بائی ، حبیب خاں ، ریاض الدین خاں ، کملا دیوی ، لہانو باپو راؤ ، بالو بائی ، باپوراؤ ، شاملا دیوی ، اور سوشیلا بائی قابل ذکر ھیں ،

۴ - خورداد کو ۶ - ۳ شام سے "سہیگل"، ایک خاص پروگرام پیش کیا جائیگا -

۷ - خورداد کو شام میں ۵ سے ۶ بجے تک شوقین فن کاروں کا پروگرام ھوگا -

ھر پیر کو فرمائیشی ریکارڈ اور ھر چہار شنبہ کو یوروپین موسیقی کا پروگرام پیش کیا جاتا ھے۔

مشاہیر سے ملاقات

(مولانا وحیدالدین سلیم)

حضرت علی اختر

مولوی وحیدالدین صاحب سلیم سے میں یوں تو اوس وقت سے واقف ہوں جب نہ مجھے خود اپنے مستقبل کی خبر تھی اور نہ مولانا کسی ایسی منزل تک پہنچے تھے جو ابدیت کی سرحدوں سے مل جاتی ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب وہ علیگڈھ میں تھے اور وہاں ہندوستان کے منتخب ارباب علم و عقل کی صحبت میں ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی تربیت ہو رہی تھی۔ مولانا فارسی اور عربی کے اس قدیم مکتب کے تعلیم یافتہ تھے جس میں بورئے پر بیٹھکر اور استادوں کی چلمیں بھر کر علم و یقین کی منزلیں طے کی جاتی ہیں۔ ان مکتبوں میں نہ دولت و ثروت کا کوئی تصور تھا نہ حکومت و اقتدار کا کوئی سوال۔ سیدھی سادھی انسانی زندگی کے اصول سکھائے جاتے تھے اور استاد شاگردوں کی تعلیم سے بڑھکر ان کی ذہنی ترقی اور نشو نما کا خیال رکھتے تھے۔ خود میرے استاد مولانا نصیر الدین صاحب ایک صاحب دل اور صاحب اوقات بزرگ تھے۔ جن سے میں نے عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ میرے ہی گھر پر تشریف رکھتے تھے اور دل یہ تھا کہ میں اگر کسی وجہ کسی دن نہ پڑھ سکوں تو وہ اس دن میرے گھر پر کھانا نہیں کھا سکتے تھے۔ میرے بزرگوں کے اصرار پر فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے محنت نہیں کی تو صلہ محنت حاصل کرنے کا مستحق میں کیونکر ہو سکتا ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گو فکر و دانش اور علم و آگاہی کے لحاظ سے انسان قدیم منزل حیات سے بہت آگے ہے لیکن وہ گہری نظر وہ فکر بسیط اور سیرت و اخلاق کا وہ اصول محکم کہیں نہیں پایا جاتا غرض مولانا سلیم نے اسی مدرسہ میں تعلیم پائی تھی اور اسی کا اثر تھا کہ ان کی زندگی نمائش و تکلف اور مصنوعی اصول حیات سے بالکل مختلف تھی۔ وہ ایک کمرہ میں میلی سی چادر بچھائے بیٹھے رہتے تھے اور جو لوگ اون کی خدمت میں حاضر ہونے کا تجربہ رکھتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ یہیں بڑے بڑے علمی مسائل ہنس بول کر سمجھادئے جاتے تھے۔ پرانے بزرگوں کی ایک عادت یہ بھی تھی موقع بہ موقع ظرافت اور خوش مزاجی سے بچوں کے لچکیلے ذہنوں پر کوئی دباؤ ڈالے بغیر مطالب واضح کردیا کرتے تھے۔ مولانا بھی اپنی غیر معمولی ذہانت کے ساتھ نہایت خوش مزاج واقع ہوئے تھے اور میں نے خود دیکھا ہے کہ کسی سوال پر طالب علم ان سے الجھ رہے ہیں اور

وہ ایک زیر لب تبسم کے ساتھ ان کو جواب دیتے چلے جا رہے ہیں۔ میرے والد مرحوم سے چونکہ ان کے بہت قدیم تعلقات تھے اس لئے اس حیدر آباد میں کبھی کبھی ہفتہ ہفتہ بھر وہ میرے ہی غریب خانہ پر قیام رکھتے تھے اکثر ایسا ہوا ہے کہ رات کا وقت ہے مولانا صحن میں پلنگ پر لیٹے ہوئے ہیں اور میں اون کے سامنے کرسی پر بیٹھکر ان سے باتیں کر رہا ہوں ۔ ان باتوں میں عہد قدیم کے ارباب علم کے تذکرہ بھی ہوتے تھے ۔ شاعروں کے مقامات پر بھی گفتگو کی جاتی تھی اور فن شعر پر بھی بحثیں چھڑ جاتی تھیں ۔ مذہبی اور قومی نظریوں پر بھی بات چیت ہوتی تھی ایک ایسی ہی صحبت میں میں نے مولانا سے ان کی ابتدائی تعلیم کے حالات دریافت کئے فرمانے لگے " اسے کیا پوچھتے ہو آج سے ساٹھ ستر برس ادھر کا ہندوستان کچھ اور تھا ۔ میں لاہور میں پڑھتا تھا اور مجھے دو روپے مہینہ ملتا تھا جس میں سے ایک روپیہ میں اپنی والدہ کو بھیجتا تھا اور ایک اپنے لئے رکھتا تھا ۔ غور کیجئے کیا زمانہ تھا اور کتنے سکون سے گزر رہا تھا ۔ آج اس کا تصور بھی دشوار ہے کہ ایک روپیہ ماہانہ میں کوئی شخص اپنی زندگی گزار سکتا ہے

مولانا سلیم کو مولانا حالی سے عشق تھا اس کی وجہ کچھ تو یہ تھی کہ مولانا حالی کی ذات سے پانی پت کو جو شہرت نصیب ہوئی وہ محتاج اظہار نہیں ۔ دوسرے مولانا حالی کی ذات بجائے خود اس عہد کے علم و عقل کا دریائے ناپیدا کنار تھی ان کی سیرت و اخلاق کا جواب بھی زمانہ پھر نہ پیش کر سکا ۔ ایک رات اس قسم کے مسائل پر گفتگو ہو رہی تھی اسی میں موازنہ انیس و دبیر کا ذکر آگیا ۔ مولانا سلیم نے ایک قہقہہ لگایا اور پلنگ پر اٹھکر بیٹھ گئے ۔ میں اس پر کچھ حیران ہوا اور میں نے دریافت کیا کہ واقعہ کیا ہے مولانا کچھ دیر ہنستے رہے اور پھر فرمایا کہ دنیا بھی عجیب جگہ ہے لوگ موازنہ انیس و دبیر کو مولوی شبلی کی تصنیف قرار دیتے ہیں حالانکہ مولوی شبلی صاحب کو اس سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ یہ تو مولانا حالی کے وہ چند نا تمام نوٹ ہیں جو وہ لکھنو کے ایک ہوٹل میں موازنہ کے متعلق انیس و دبیر کے مرثیہ کو سامنے رکھکر مجھے لکھواتے رہتے تھے ۔ مولانا شبلی بھی ان صحبتوں میں اکثر شریک رہے ہیں اور چونکہ غیر معمولی ذہین تھے اس لئے اس تمام مواد کو لے اڑے اور قبل اس کے کہ مولانا حالی موازنہ انیس و دبیر کی تکمیل فرماتے مولانا شبلی نے ان ہی بنیادوں پر موازنہ شائع کرادیا اور تم جانتے ہو مولوی حالی نے اس کا جواب کیا دیا ۔ انہوں نے مولوی شبلی صاحب کو لکھا کہ آپ کی تصنیف بہت قابل قدر ہے ۔ آپ نے بہت الجھے ہوئے مسئلہ کو واضح کیا ہے ۔ میں خود بھی اسپر کچھ لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر حق یہ ہے کہ یہ کام آپ ہی کے لئے تھا ۔، پہلے تو میں نے یہ خیال کیا کہ مولانا سلیم اپنی عادت کے مطابق کوئی لطیفہ بیان کر رہے ہیں لیکن میرے اصرار پر بڑی سنجیدگی سے انہوں نے اس کا یقین دلایا کہ یہ بالکل واقعہ ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں وہ مسودات بھی دکھا سکتا ہوں جو میں نے اس وقت ترتیب دئیے تھے اور وہ میرے پاس پانی پت میں محفوظ ہیں ۔

ایک دن میں نے دریافت کیا کہ مولانا شاعری کی جو صلاحیت آپ میں ہے اس کے دیکھتے ہوئے مجھے اس پر تعجب ہے کہ آپ نے مولوی حالی اور مولوی شبلی صاحب کی طرح ایسی نظمیں نہیں لکھیں جو آپ کو انہی کی طرح مقبول بنا دیتیں ۔ مولانا کچھ بیچین سے ہوئے اور کہنے لگے کہ اول تو شروع سے میں نے اس پر کم توجہ کی دوسرے مولوی حالی صاحب کے مقابلہ میں میرا کیا مقام تھا تیسرے برا ہو اس غم روزگار کا کہ اس سے سر اٹھانے کی فرصت نہ مل سکی ۔

اسی طرح ایک مرتبہ قدیم ارباب علم کا ذکر آیا اور گفتگو ڈپٹی نذیر احمد صاحب تک پہنچی ۔ میں نے پوچھا مولانا کیا یہ صحیح ہے کہ ڈپٹی صاحب اکبر حسین صاحب اکبر کی طرح بہت محتاط تھے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ سود بھی لیا کرتے تھے ۔ کہنے لگے یہ سب تو مجھے نہیں معلوم لیکن میں اپنا ایک تجربہ بیان کرتا ہوں ۔ میری دو بھانجیوں کی شادی کا معاملہ تھا دو مرتبہ میرے کہنے سے شادی کی تاریخ بڑھائی جا چکی تھی حالات کچھ ایسے تھے کہ سید صاحب کا ھاتھ بھی تنگ تھا ۔ میری کچھ کتابیں پریس میں جا چکی تھیں لیکن ان کی رقم وصول ہونے میں بھی دیر تھی ۔ آخری تاریخ کو جب چار پانچ روز رہ گئے تو مجھے یکا یک ڈپٹی نذیر احمد کا خیال آیا اور میں پہلی گاڑی سے دھلی روانہ ہوگیا ۔ ان کے دولتکدہ پر پہنچکر میں نے اطلاع دی وہ کچھ لکھ رہے تھے مگر کام چھوڑ کر فوراً باھر آگئے اور مجھے دیکھ کر فرمایا ارے بھئی وحید الدین تم کیسے آگئے خیریت تو ہے میں نے عرض کیا سب خیریت ہے میں اپنی ایک ضرورت سے حاضر ہوا ہوں ۔ اور مختصر الفاظ میں میں نے واقعہ بیان کردیا ۔ ڈپٹی صاحب الٹے پاؤں واپس ہوئے اور کوئی دس منٹ کے بعد باھر آئے ۔ ھاتھ میں ایک تھیلی تھی اور پیچھے آدمی کھانا لئے ہوئے ساتھ تھا ۔ میں نے پانسو روپے کا مطالبہ کیا تھا چنانچہ وہ تھیلی انہوں نے مجھے دیدی اور فرمایا اس میں آپ کی مطلوبہ رقم ہے کھانا کھائیے اور گاڑی ایک گھنٹہ کے بعد جاتی ہے ۔ اس سے تشریف لیجائیے میں چاھتا تھا کہ دو ایک روز آپ قیام کریں لیکن شادی کی تاریخ قریب ہے اسلئے آپ کو جانا چاھئیے ۔ یہ مرحلہ گزر گیا میں پانی پت سے علیگڈہ واپس ہوا اور کچھ ایسی صورتیں پیدا ہو گئیں کہ مجھے رقم امید سے زیادہ جلد مل گئی ۔ میں پانسو روپے لیکر فوراً ڈپٹی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ ارے بھئی! اتنی عجلت کیا تھی رقم بہر حال ادا ہو جاتی میں نے کہا آپ نے جو احسان فرمایا ہے میں اس کا کیا شکریہ ادا کروں چونکہ رقم مل گئی تھی اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ادا کردی جائے ۔ ڈپٹی صاحب نے رقم لے لی اور اس میں سے پچاس روپے مجھے واپس دیدئے اور فرمایا کہ یہ ہماری طرف سے بچیوں کو سلامی دینا ۔ اس کے بعد مولانا سلیم کچھ دیر خاموش رہے اور پھر کہنے لگے کہ تم نے جو سنا ہے ایسی بہت سی باتیں میں نے بھی سنی ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ پرانے لوگ مردم شناس ہوتے تھے اور ہر شخص کے ساتھ اسکی سطح پر ملا کرتے تھے ۔ ممکن ہے کہ ڈپٹی صاحب کسی کا مطالبہ پورا نہ کرسکے ہوں اور اس نے اون کے متعلق ایسے افسانے مشہور کردئے ہوں اور بھئی کسی کو

بدنام کرنے کے لئیے کسی کے اعزہ و اقربا کیا کم ہوتے ہیں۔ غرض ان صحبتوں میں ایسی بیسیوں باتیں بیان ہوگئیں بہت سے علمی مسائل پر گفتگو کی گئی اور فن شعر پر تو تقریباً ہر صحبت میں بحث ہو ہی جاتی تھی۔ میں نے قدیم فن شعر کے بعض رسوم و قیود کو ترک کر دیا ہے۔ مثلاً میں ایطاء کا قائل نہیں ہوں ۔ میں نے بعض تحریروں میں بھی ترمیم کی ہے لیکن مولانا باجود ایک روشن خیال بزرگ ہونے کے اس سلسلہ میں کسی اقدام پر تیار نہیں تھے ۔

مولانا کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ انکی احتیاط بخل کی حدتک پہنچ گئی تھی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حال ان سب بزرگوں کا تھا جو عہد مغلیہ کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے لیکن میرا تجربہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی بخیلی ہماری فضولی کے مقابلہ میں ایک طرح کی برکت تھی ۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ میں جب کبھی مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھے بغیر کچھ کھلائے واپس نہیں ہونے دیا ۔ اگرچہ انہوں نے زندگی کی بیشمار فضائیں دیکھی تھیں اسکے باوجود وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے اب صرف دو دوست ہیں ۔ ایک تمہارے والد اور دوسرے ڈاکٹر عبدالکریم ۔ یہ ڈاکٹر عبدالکریم وہی بزرگ ہیں جو مدت سے مایح آباد میں مقیم ہیں اور جنکے مکان پر مولانا نے طویل اور شدید علالت کے بعد اس دار فانی کو خیر باد کہا ۔ اس حقیقت سے بہت کم لوگ باخبر ہیں کہ مولانا سایم کی جزو رسی اور احتیاط کے وجوہ کیا تھے ۔ انکے ذمہ ایک بڑے خاندان کی پرورش تھی جن میں بیوائیں بھی تھیں اور یتیم بھی اسکے ساتھ انکی زندگی بھی ابتدا سے بہت سادہ رہی تھی اس لئے ظاہری نمائشوں میں گم ہو جانے والے لوگوں کی نظروں میں وہ جچتے نہ تھے ۔ میں اب ان صفحات کو ختم کر رہا ہوں کیونکہ نہ ریڈیو میں اس سے زیادہ تفصیل کی گنجائش ہے اور نہ اتنا وقت ہے ۔ میں اسے مانتا ہوں کہ مولانا سایم نہ کوئی بہت بڑے شاعر تھے نہ ایسے عالم جنکو انکے علمی فضایل کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے ایک تو انہیں مولوی حالی صاحب کی معیت ہمیشہ حاصل رہی دوسرے وہ ایسی جگہ رہے جہاں ہندوستان کے بڑے بڑے ارباب فکر جمع تھے اور ان ہی کی صحبت نے انکے ذوق علم کی پرورشی کی ۔ انکو اردو کی تعمیر و تکمیل کی دھن تھی اور اس سلسلہ میں انہوں نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ ہرگز بھلائی نہیں جاسکتیں ۔ بعض کے خیال میں وہ لا مذہب بھی تھے لیکن اسکی وجہ علیگڈہ کا وہ کھلنڈرا پن تھا جو انکے مزاج میں رچ گیا تھا ورنہ میں نے ان سے حشر و نشر اور دوسرے مسایل پر بھی گفتگو کی ہے اور جب کبھی وہ سنجیدگی سے اس طرف آتے تھے تو اکابر مذہب کے نام بڑی عزت و احترام سے لیا کرتے تھے اور ان بنیادی مسائل پر انکی نظر بہت وسیع تھی ۔ مولانا سایم نے کم عمر پائی اپنی محنت سے وہ مقام حاصل کیا جسنے انکو ہندوستان کے قدیم مشاہیر کی صف اول میں ایک ممتاز جگہ دی ہے ۔ ہوا کا رخ بدل چکا ہے اور اب اسکی کوئی امید نہیں کہ ایسے پابند وضع منکسر اور مخلص افراد اس خاک کی سطح پر زندگی کی سانس لے سکینگے ۔

سہ شنبہ یکم ۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

یکم ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح　　**پہلی نشر**

۸ - ۰ شریمدبھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ ۔ پنڈت رام نواس شرما

۸ - ۱۰ بھجن اور گیت (ریکارڈ)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - ۰ ترانہ دکن

شام　　**دوسری نشر**

۵ - ۰ ریاض الدین خان ۔ استادی گانے

۵ - ۲۰ تارا بائی ۔ عام پسند گانے

۵ - ۳۵ ریاض الدین خان ۔ استادی گانے

۶ - ۰ تلنگی نشریات

آرکسٹرا ۔ ”حیدرآباد کے ترقی پسند ادیب“ تقریر ۔ بی رگناتھ راؤ ۔

فلمی گانے

۶ - ۳۰ تارا بائی ۔ ٹھمری اور غزل

۶ - ۴۵ سریدھر سنگھ ۔ بھجن

۷ - ۰ بنواری لعل ۔ عام پسند گانے

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

کہانیاں اور نظمیں ۔ بات چیت ۔ نظم ۔ لطیفے ۔

۷ - ۴۵ بنواری لعل ۔ غزلیں

۸ - ۰ سندھی کافی (ریکارڈ امیر علی خان)

۸ - ۱۰ ”نیا حیدرآباد“ تقریر ۔ مظفر حسین شمیم

۸ - ۲۵ **ریکارڈ**

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ آرکسٹرا

۹ - ۲۰ بنواری لعل ۔ بھجن

۹ - ۳۰ تارا بائی ۔ عام پسند گانے

۹ - ۴۵ ریاض الدین خان ۔ استادی گانے

۱۰ - ۰ ” اپریل فول “ (خاکہ)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۲ ۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح　　**پہلی نشر**

۸ - ۰ ریکارڈ

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - ۰ ترانہ دکن

شام　　**دوسری نشر**

۵ - ۰ ”سیم وزر“ (ریکارڈوں کا خاص پروگرام)

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ تبصرہ ۔ تقریر ۔ ”گاؤں سدھار“ کایان کر ۔ گانا ۔ جبرلکر

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

فیچر ” انصاف “ جسے مسلم ضیائی نے لکھا ہے ۔

۷ - ۴۵ ”سری راگ“ (ریکارڈ ۔ امیر علی خان)

۸ - ۰ اقبال بانو ۔ غزل (ریکارڈ)

۸ - ۱۰ ”ملک ملک کے آئین “ تقریر ۔ سعید اصغر قدوائی

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی
۹ - ۴۵ بحث (انگریزی میں)
۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۳۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۳۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۱۵ استاد اسد علی خان ۔ ''جم کا ایک راگ اور بھروین کی ٹھمری ،،
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ استاد اسد علی خان ۔ استادی گانے
۵ - ۲۰ سوشیلا بائی ۔ عام پسند گانے
۵ - ۳۵ خواجہ محمود بیگ ۔ دادرا
۵ - ۵۰ سوشیلا بائی ۔ غزل
۶ - ۰ کنڑی نشریات
''لارڈ سہاویر،، فیچر ۔ نوشتہ نارائن راؤ
۶ - ۳۰ ''سہاویر جینتی،، (خاص پروگرام)
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
دیوانی ھانڈی
۷ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ ۔ دادرا و غزل
۸ - ۰ سوشیلا بائی ۔ عام پسند گانے
۸ - ۱۰ ''صحافت کے چند دلچسپ پہلو ،، تقریر ۔ حبیب اللہ اوج
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ '' بزم موسیقی ،،
اسد علی خان ۔ غلام محمد خان ۔ روشن علی
خواجہ محمود بیگ ۔ شیخ داود ۔
شوشیلا بائی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۴۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۴۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر ۔ قاری محمد عبد الباری
۸ - ۱۵ نعت
۸ - ۲۵ علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی
۸ - ۴۰ بالو بائی ۔ دادرا
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی
۹ - ۳۰ بالو بائی ۔ ٹھمری
۹ - ۴۵ علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی
ساعت خواتین
۱۰ - ۰ '' میری تازہ نظم،، شیل بالا
۱۰ - ۱۰ ''کیا آپ یقین کریں گی ،، تقریر اشرف اکبر
۱۰ - ۲۰ بالو بائی ۔ استادی گانے
۱۰ - ۳۰ '' میں کبھی نہ بھولونگی ،، افسانہ رفیعہ سلطانہ

۱۰ - ۴۵ ”فیچر“ نیل کے کنارے“ جسے دستگیر حامد نے لکھا ہے

۱۱ - ۱۵ ویکارڈ

۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

- ۰ علی بخش اورساتھی۔ قوالی

- ۱۵ بالو بائی ۔ استادی گانے

- ۳۰ محسن خان ۔ گیت

- ۴۰ بالو بائی ۔ دادرا

- ۵۰ علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی

- ۰ عربی نشریات

” سیرۃ عمر بن عبد العزیز “ تقریر۔ حبیب عبد اللہ العطاس ۔ موسیقی

مسرور بن مبروک ۔ اخباری تبصرہ

- ۳۰ ” سہیگل “ (خاص پروگرام)

- ۱۵ **بچوں کے لئے**

تمہاری پسند کے ریکارڈ

- ۴۵ وائلن پر فلمی طرز

- ۵۰ ” جھلکیاں “

- ۰ ریکھا دیوی ۔ اور روپا دیوی ۔ گیت

- ۱۰ ”میرے پسندیدہ شاعر“ تقریر ۔ وقار الدین خان

- ۲۵ ریکارڈ

- ۳۰ اردو میں خبریں

- ۴۵ انگریزی میں خبریں

- ۰ تلنگی میں خبریں

- ۱۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

- ۲۰ علی بخش اورساتھی قوالی

- ۳۵ بالو بائی ۔ عام پسند گانے

- ۵۰ ذاکر علی ۔ ہارمونیم

۱۰ - ۰ بالو بائی ۔ باگیسری

۱۰ - ۱۵ علی بخش اور ساتھی قوالی

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۵ ۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۵ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ

۸ - ۳۰ استاد اسد علی خان ۔ استادی گانا

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ استاد اسد علی خان ۔ خیال

۵ - ۲۰ شاملا دیوی ۔ ٹھمری

۵ - ۳۵ یوسف شریف ۔ غزلیں

۵ - ۴۵ استاد اسد علی خان ۔ راگ

۶ - ۰ تلنگی نشریات

ستار ”مزاح“ تقریر ۔ کے ۔ رام مو رتی دوگانے (ریکارڈ)

۶ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ ۔ غزل

۶ - ۴۰ شاملا دیوی ۔ عام پسند گانے

۷ - ۵ یوسف شریف ۔ غزل

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

ریڈیو کلب کی خبریں ۔ کہانی ۔ گانا ۔ تقریر ۔ ریکارڈ ۔ کہانی ۔ معمہ

۷ - ۴۵ استاد اسد علی خان ٹھمری اور غزل

۸ - ۰ خواجہ محمود بیگ ۔ غزل

٨ - ١٠ ''طباعت اور اشاعت'' تقریر۔
چندر سین جاسوال
٨ - ٢٥ ریکارڈ
٨ - ٣٠ اردو میں خبریں
٨ - ٤٥ انگریزی میں خبریں
٩ - ٠٠ تلنگی میں خبریں
٩ - ١٠ شاملا دیوی۔ استادی گانے
٩ - ٢٥ استاد اسد علی خان۔ ٹھمری
٩ - ٣٠ اسٹوڈیو آرکسٹرا
٩ - ٥٠ ''پہچانئے''
١٠ - ٣٠ ترانہ دکن

یکشنبہ ٦۔ خورداد سنہ ١٣٥٦ ف م

٦۔ اپریل سنہ ١٩٤٧ء

صبح **پہلی نشر**

٨ - ٠٠ ریکارڈ
٨ - ٥٥ خبریں
٩ - ٠٠ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

٥ - ٠٠ عام پسند گانے
٥ - ٢٠ باپو راؤ۔ استادی گانے
٥ - ٣٥ بلبل ترنگ.. رفیع الدین
٥ - ٤٥ استادی گانے
٦ - ٠٠ مرہٹی نشریات
اخباری تبصرہ۔ وسنت راؤ۔ بھاؤگیت
تقریر۔ ڈیسپانڈیہ
٦ - ٣٠ عام پسند گانے
٦ - ٤٥ ذاکر علی۔ گیت
٧ - ٠٠ باپو راؤ۔ استادی گانے

٧ - ١٥ **بچوں کے لئے**
خطوں کے جواب
٧ - ٤٥ استاد محمد خان۔ طبلہ پرگت توڑ
٨ - ٠٠ ذاکر علی۔ غزل
٨ - ١٠ ''توہمات'' تقریر۔ شفقت اللہ شاہ
٨ - ٢٥ ریکارڈ
٨ - ٣٠ اردو میں خبریں
٨ - ٤٥ انگریزی میں خبریں
٩ - ٠٠ تلنگی میں خبریں
٩ - ١٠ اسٹوڈیو آرکسٹرا
٩ - ٢٠ باپو راؤ۔ استادی گانا
٩ - ٣٥ عام پسند گانا
٩ - ٥٠ محمد خان۔ طبلہ سولو
١٠ - ١٠ عام پسند گانا
١٠ - ٣٠ ترانہ دکن

دوشنبہ ٧۔ خورداد سنہ ١٣٥٦ ف م

٧۔ اپریل سنہ ١٩٤٧ء

صبح **پہلی نشر**

٨ - ٠٠ ریکارڈ
٨ - ٥٥ خبریں
٩ - ٠٠ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

٥ - ٠٠ ''محفل شوق''
٦ - ٠٠ فارسی نشریات
ریکارڈ۔ تبصرہ۔ ریکارڈ۔ تقریر۔
محمد محمود۔ ریکارڈ
٦ - ٣٠ کنہیا لعل۔ غزل
٦ - ٤٠ راجمنی۔ گیت

۶-۵۰ لکشمن راؤ - غزل
۷-۰ احمد محی الدین رؤف - گیت
۷-۱۵ ننھوں کا پروگرام
۷-۳۵ احمد محی الدین رؤف - غزل
۸-۰ راجمنی - گیت
۸-۱۰ "آسان اردو" تقریر - مقبول احمد سیوھاروی
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۳۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ "اپنی اپنی پسند کے ریکارڈ"
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ - ۸ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۸ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر

۸-۰ شریمدبھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ - پنڈت رام نواس شرما
۸-۱۰ نرہر راؤ - بھجن
۸-۲۵ عام پسند گانے
۸-۵۵ خبریں
۹-۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۶-۰ عام پسند گانے
۶-۱۵ استاد اسد علی خان - بھیم پلاس کا خیال
۶-۳۰ نرہر راؤ - بھجن اور پد
۶-۴۵ غزل اور گیت

۶-۰ تلنگی نشریات
محفل ساز (وائلن - ستار - بانسری)
افسانہ - نندا گری اندرا دیری
۶-۳۰ استاد اسد علی خان - استادی گانے
۶-۴۵ عام پسند گانے
۷-۰ نرہر راؤ - ٹھمری
۷-۱۵ بچوں کے لئے
نظمیں اور کہانیاں
۷-۴۵ استاد اسد علی خان - یمن
۸-۰ ٹھمری
۸-۱۰ "قبائلی باشندے" تقریر - محمد بن عمر
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۳۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ عام پسند گانے
۹-۳۰ شری بھگوت گیتا - پنڈت رام نواس شرما
۹-۴۰ نرہر راؤ بھجن
۹-۵۰ استاد اسد علی خان - ٹھمری
۱۰-۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰-۱۵ اپنی پسند کے گانے
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ - ۹ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۹ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر

۸-۰ ہماری پسند کے ریکارڈز
۸-۵۵ خبریں
۹-۰ ترانہ دکن

شام — **دوسری نشر**

۵ - ۰ ٹھمری ۔ غزل اور گیت (ریکارڈ)

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ ۔ مس شکنتلا بائی موسیقی "تعلیمی رہنمائی" ۔ تقریر ۔ ڈاکٹر شنڈارکر

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

فیچر "جنت کا فرشتہ" جسے انتصار نیوتنوی نے لکھا ہے

۷ - ۴۵ نغمے (ریکارڈ)

۸ - ۱۰ "اردو غزل" تقریر ۔ ڈاکٹر یوسف حسین خان

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ یورپین موسیقی

۹ - ۴۰ "اسٹاک اکسچینج" انگریزی تقریر ۔ کے ۔ یو بروڈیا

۱۰ - ۰ یورپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۰ ۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۰ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۸ - ۰ "غزل اور گیت"

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — **دوسری نشر**

۵ - ۰ عام پسند گانے

۵ - ۱۵ لہانو باپو راؤ ۔ استادی گانے

۵ - ۳۰ غزل اور گیت

۵ - ۴۵ عبد العزیز ۔ عام پسند گانے

۶ - ۰ کنڑی نشریات

بچوں کا پروگرام

۶ - ۳۰ لہانو باپو راؤ ۔ استادی گانے

۶ - ۴۵ عام پسند گانے

۷ - ۰ عبد العزیز ۔ غزلیں

۷ - ۱۵ **بچیوں کے لئے**

"دیوانی هانڈی"

۷ - ۴۵ لہانو باپو راؤ ۔ استادی گانے

۸ - ۰ عبد العزیز ۔ گیت

۸ - ۱۰ "ضیافتیں" تقریر حاجی بشیر احمد خان

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ لہانو باپو راؤ ۔ استادی گانے

۹ - ۲۵ عام پسند گانے

۹ - ۴۰ دو دادرے ۔ اسٹوڈیو فن کار

۹ - ۵۵ بانسری اور وائلن پر فلمی طرزیں

۱۰ - ۵ لہانو باپو راؤ ۔ ٹھمری

۱۰ - ۱۵ ہلکے پھلکے گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۱۱ ۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۱ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر ۔ قاری محمد عبد الباری
۸ ۔ ۱۵ نعت
۸ ۔ ۲۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۸ ۔ ۵۵ خبریں
۹ ۔ ۰ ظہور علی اور ساتھی ۔ قوالی
۹ ۔ ۳۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

ساعت خواتین

۱۰ ۔ ۰ ”کالج کے دن“، تقریر۔ بانو فخر الدین
۱۰ ۔ ۱۰ ”جگمگاتے اندھیرے“، تقریر ۔ محمودہ یاسمین
۱۰ ۔ ۲۵ نظم خوانی
۱۰ ۔ ۳۰ ” ہمارے سماجی مسائل “ ۔ تقریر ۔ رضیہ اکبر حسن
۱۰ ۔ ۴۰ ” اپنی باتیں “
۱۰ ۔ ۴۵ ” راز حیات “ فیچر نوشتہ یوسف حسین
۱۱ ۔ ۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۲ ۔ ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۰ ظہور علی اور ساتھی ۔ قوالی
۵ ۔ ۲۰ کملا بائی ۔ عام پسند گانے
۵ ۔ ۳۵ امبا پرشاد ۔ استادی گانے
۵ ۔ ۵۰ کملا بائی ۔ بھجن
۶ ۔ ۰ عربی نشریات
”الحصاۃ العربیۃ الاسلامیۃ“، تقریر۔ سید عبد الکریم الحسینی۔ موسیقی۔ عبد اللہ بن سالم یافعی ۔

اخباری تبصرہ

۶ ۔ ۳۰ ظہور علی اور ساتھی ۔ قوالی
۶ ۔ ۴۵ خواجہ محمود بیگ ۔ غزل اور گیت
۷ ۔ ۰ کملا بائی ۔ عام پسند گانے
۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے
تمہاری پسند کے ریکارڈ
۷ ۔ ۴۵ امبا پرشاد ۔ دادرا
۷ ۔ ۵۰ ” جھلکیاں “
۸ ۔ ۰ خواجہ محمود بیگ ۔ غزلیں
۸ ۔ ۱۰ ”فلسفہ کی کہانی“، تقریر ڈاکٹر ظہیر الدین
۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ
۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں
۸ ۔ ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۰ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۱۰ امبا پرشاد ۔ ٹھمری
۹ ۔ ۳۰ ” دور رس “
تلاوت کلام پاک ۔ قاری محمد عبد الباری
۹ ۔ ۴۰ ظہور علی اور ساتھی ۔ قوالی
۹ ۔ ۵۵ غزل کی طرزیں“، اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ ۔ ۰ کملا بائی ۔ عام پسند گانے
۱۰ ۔ ۱۵ ظہور علی اور ساتھی ۔ قوالی
۱۰ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۲ ۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۲ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۰ ریکارڈ
۸ ۔ ۱۵ ببو بائی ۔ عام پسند گانے
۸ ۔ ۳۰ تصدق حسین ۔ جونپوری کا خیال
۸ ۔ ۵۵ خبریں

۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ بیو بائی - عام پسند گانے
۵ - ۱۵ تصدق حسین - استادی گانے
۵ - ۳۰ بیو بائی - غزل اور گیت
۵ - ۴۵ حیدرعلی - غزلیں
۶ - ۰ تلنگی نشریات
خواتین کے لئے (خاص پروگرام)
۶ - ۳۰ تصدق حسین - خیال
۶ - ۴۵ بیو بائی - عام پسند گانے
۷ - ۰ کنہیا لعل - غزل
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی - گانا - ریکارڈ - تقریر - معمہ
۷ - ۴۵ بیو بائی - عام پسند گانے
۸ - ۰ حیدرعلی - غزلیں
۸ - ۱۰ "مشاہیر سے ملاقات" تقریر - مرزا فرحت اللہ بیگ
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ تصدق حسین - استادی گانے
۹ - ۲۵ بیو بائی - عام پسند گانے
۹ - ۴۰ کنہیا لعل - گیت
۹ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ - ۰ تصدق حسین - باگیسری
۱۰ - ۱۵ بیو بائی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۱۳ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۳ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ ماسٹر ساولے - استادی گانے
۵ - ۱۵ کملا دیوی - عام پسند گانے
۵ - ۳۰ مرزا جہانگیرعلی بیگ - غزل اور گیت
۵ - ۴۵ کملا دیوی - عام پسند گانے
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
خواتین کا پروگرام
کیا جنگ ختم ہوچکی - تقریر - مسز پھاٹک -
تقریر مس جٹکر - بھاؤ گیت شانتا بائی -
اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰ ماسٹر ساولے - استادی گانے
۶ - ۴۵ کملا دیوی - عام پسند گانے
۷ - ۰ مرزا جہانگیر علی بیگ - غزلیں
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
خطوں کے جواب
۷ - ۴۵ لکشمن راؤ - عام پسند گانے
۷ - ۵۵ کملا دیوی - عام پسند گانے
۸ - ۱۰ "افسانہ" یحییٰ صدیقی
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ ماسٹر ساولے - استادی گانے
۹-۲۵ کملا دیوی - دادرا و غزل
۹-۴۰ لکشمن راؤ - ٹھمری
۹-۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا - فلمی طرزیں
۱۰-۰۰ ماسٹر ساولے - باگیسری
۱۰-۱۵ کملا دیوی - عام پسند گانے
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۱۴ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۸-۰۰ مادھو راؤ - دیس کار کا خیال
۸-۱۵ للتا بائی - گیت
۸-۳۰ ریکارڈ
۸-۵۵ خبریں
۹-۰۰ ترانہ دکن

شام — **دوسری نشر**

۵-۰۰ مادھو راؤ - پوریا دھنا سری
۵-۱۵ للتا بائی - عام پسند گانے
۵-۳۰ مرزا محمود بیگ - غزل
۵-۴۵ للتا بائی - عام پسند گانے
۶-۰۰ فارسی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ
"جدید حیدرآباد" تقریر - مرزا باقر علی
۶-۳۰ حسن علی کریم - غزلیں
۶-۴۰ للتا بائی - عام پسند گانے
۷-۰۰ مادھو راؤ - خیال

۷-۱۵ **ننھوں کا پروگرام**
۷-۴۵ ٹھمری اور گیت - اسٹوڈیو فن کار
۸-۰۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۸-۱۰ "نامہ نگاروں کے فرائض" تقریر - صفی اللہ احمد
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ "پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۱۵ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۸-۰۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ پنڈت رام نواس شرما
۸-۱۰ استاریا - بھجن
۸-۳۰ نورجہاں بیگم - عام پسند گانے
۸-۴۵ ابراہیم خان - غزل
۸-۵۵ خبریں
۹-۰۰ ترانہ دکن

شام — **دوسری نشر**

۵-۰۰ نورجہاں بیگم - پوریا
۵-۱۵ ابراہیم خان - دادرا و غزل
۵-۳۰ حبیب خان - استادی گانے
۵-۴۵ نورجہاں بیگم - نغمے
۶-۰۰ تلنگی نشریات

فیچر پروگرام

وقت	پروگرام
٦ - ۳۰	استاریا - بھجن
٦ - ۴۰	نور جہاں بیگم - عام پسند گانے
٦ - ۵۵	ابراھیم خان - جھولے کا گیت
۷ - ۰	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۷ - ۱۵	بچوں کے لئے بات چیت - نظمیں - کہانی
۷ - ۴۵	حبیب خان - استادی گانے
۸ - ۰	استاریا - بھجن
۸ - ۱۰	”ریڈیو کی ڈاک“، ندیم
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	حبیب خان - خیال
۹ - ۲۰	نور جہاں بیگم - ٹھمری اور غزل
۹ - ۳۵	ابراھیم خان - گیت
۹ - ۴۵	سارنگی پر جے جے ونتی کی الاپ - استاد امیر بخش
۱۰ - ۰	ڈرامہ ”دھکے“، جسے احمد عبد القیوم نے لکھا ہے -
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

ضروری اطلاع

(۱) خریدار صاحبان مراسلت کے وقت اپنا خریداری نمبر درج فرمائیں جو لیبل پر نام سے پہلے درج رہتا ہے -

(۲) چندہ بہ شکل نقد رقم یا منی آرڈر کے ذریعہ روانہ فرمایا جائے - چندے کی ادائی میں ٹکٹ ٹپہ یا پوسٹل آرڈر قبول نہیں کئے جائیں گے -

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد

رجسٹری شدہ بہ سرکار عالی نشان (۱۲۳)

بکار سرکاری

ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE.

To The Editor, "Jamea"

Maktaba Jamea,
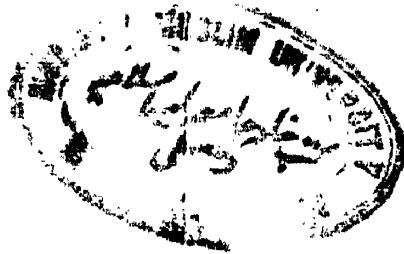
DELHI.

FROM OFFICE OF THE STATION DIRECTOR,
BROADCASTING STATION, HYDERABAD (Dn.) از دفتر مہتممی نشرگاہ حیدرآباد دکن

پندرہ روزہ رسالہ

نوا

نشرگاہ حیدرآباد

امجد یوسف زئی صاحب
جو ہماری نشر گاہ سے ادبی عنوانوں پر تقریر نشر
کرتے ہیں

بالریڑی صاحب
جو ۲۰۔ خورداد کو "کبیر کی شاعری" کے
عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے

احمد بن عبداللہ
جو موسیقی کے پروگراموں میں اکثر حصہ لیتے ہیں

عزیز احمد خان وارثی سے
۱۹ - خور داد سنہ ۱۳۵٦ ف کو گانا سنئے

دکن ریڈیو

۴۱۱ میٹر

۷۳۰ کیلوسائیکل

نشان ٹپہ سرکارعالی ۱۷۲

ٹیلیفون نمبر (۲۰۰۸)

تار کا پتہ "Lasilki"
"لاسلکی"

چندہ سالانہ
ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ عثمانیہ
بیرون ریاست
ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ کلدار
قیمت فی پرچہ ۱- آنہ ۶- پائی

جلد (۹) | ۱۶ تا ۳۰- خورداد سنہ ۱۳۵۶ف مطابق ۱۶ تا ۳۰- اپریل سنہ ۱۹۴۷ع | شمارہ (۱۴)

فہرس

نوائیہ

زیر نظر نیم ماھی کی قابل ذکر تقریریں یہ ھیں

مشاھیر سے ملاقات

مشاھیر سے ملاقات ھماری فکر و نظر کے زاویوں کو درست کرتی اور ھم میں عزم و ایمان پیدا کرتی ھے ۔ ان ھی بے تکلف صحبتوں میں علم و عرفان کے پیالے پلائے جاتے ھیں خوش قسمت ھیں وہ لوگ جنھیں مشاھیر کی ھم نشینی کا شرف حاصل ھوتا ھے ۔ بڑے آدمی اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درس دئے جاتے ھیں ۔ جب وہ اس دنیا سے چلے جاتے ھیں تو ترکہ میں علم و حکمت کا سرمایہ چھوڑ جاتے ھیں اور ایک عالم ان کا مرید ھوتا ھے۔ ایسے ھی مشاھیر میں مولوی عنایت اللہ خاں صاحب مرحوم بھی ھیں جنھوں نے ترجموں سے اردو زبان کی پونجی بڑھائی ان کے نزدیک ترجمہ وھی اچھا ھوتا جس میں ترجمہ پن نہ ھو۔ اگر آج مولوی عنایت اللہ خاں صاحب مرحوم جیسے مترجم زیادہ پیدا ھوں تو اردو زبان کی بے مائیگی باقی نہ رھے گی ۔ ۱۷ ۔ خورداد کو آپ جانکی پرشاد صاحب کی زبانی مولوی عنایت اللہ صاحب مرحوم کی کہانی سنیں گے ۔

حدیث نبوی عیسائی محققین کی نظر میں

محمد عربی کی الہامی باتیں آج تک پوری ھو رھی ھیں ۔ حدیث نبوی کو زمانے نے جانچا پرکھا اور جب وہ ھر زمانے کی کسوٹی پر پوری اتری تو مادہ پرست دنیا نے اس کو تسلیم کیا ۔ محققوں نے اس پر تنقیدی نظر ڈالی لیکن کیا اس شخص کی باتیں بھی بیکار ھو سکتی تھیں جس نے ساری دنیا کو اخوت مساوات اور حریت کا سبق دیا اور جو دنیا کو صرف امن کا پیغام سنانے آیا تھا ۔ یہی وجہ ھے کہ آج تک اس کے نام لیوا دنیا کے ھر گوشے میں پھیلے ھوئے ھیں ۔ آئیے ۱۹ ۔ خورداد کو خواجہ قطب الدین صاحب سے اس پیغمبر کی باتیں سنیں جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں اور جس نے دشمنوں کو دوست بنالیا ۔

کبیر کی شاعری

کبیر اس گھر کا چشم و چراغ تھا جو ھندو و مسلم تہذیب کا شاھکار تھا اس نے ایک ایسے دور میں جنم لیا جبکہ ھندوستان میں رواداری کا سکہ جاری تھا ۔ چنانچہ اس کی تعلیمات میں تعصب سب سے بڑا گناہ ھے ۔ وہ انسان پہلے اور بعد شاعر تھا ۔ اس نے لڑتوں کو ملا کر پریم جل پلایا ۔ کبیر نے اسلام سے وحدانیت لی اور ھندومت سے پریم مانگ لیا ۔ اس کی مقدس شاعری کے افق پر اسلام اور ھندومت کے ڈانڈے ملتے ھیں ۔ اسی لئے آج تک کبیر کا پیام لافانی ھے جب تک انسانیت کے پجاری باقی رھیں گے اس وقت تک کبیر کی شاعری زندہ رھیگی ۔ ۲۰ ۔ خورداد کو بال ریڈی صاحب ''کبیر کی شاعری،، کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے ۔

یوم اقبال | اقبال دور جدید کا مبلغ اعظم ہے جس نے شعر کے پردوں میں انسانوں کو انسانیت کی تکبیریں سنائی ہیں ۔ اس کی شعلہ نوائی نے مردہ انسانوں میں حرکت پیدا کردی ۔ اس کے آتشیں راگ نے انسانی برادری کو سوز جگر بخشا ۔ اقبال منزل شوق کا راہی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی ۔ وہ تو ہر آن نیا طور اور نئی برق تجلی چاہتا ہے ۔ وہ سکون کا دشمن اور حرکت کا دوست ہے ۔ اقبال زندگی کو ایک مسلسل جہاد تصور کرتا ہے اور اس جہاد زندگانی میں حصہ لینے والوں کو یوں آگاہ کرتا ہے ۔

یقین محکم،عمل پیہم ، محبت فاتح عالم ۔ جہاد زندگانی میں ہیں مردوں کی یہ شمشیریں ۔

آئیے ساری انسانیت کو آداب خود آگاہی سکھلانے والے انسانیت نواز شاعر کا یوم منا کر ہم اپنی زندگی کا ثبوت دیں۔ ۲۵- خورداد کو ''یوم اقبال،، کے خصوصی پروگرام میں عبدالواحد صاحب تقریر نشر فرمائیں گے اور موسیقی کے پروگرام ، اور غنائی خاکے نشر ہونگے ۔

سلسلے کی تقریریں | زیر تبصرہ نیم ماہی میں سلسلے کی حسب ذیل تقریریں شریک ہیں ۔

۲۱ - خورداد - ہوائی جہاز کی کہانی ———— آفتاب حسن صاحب

۲۶ ,, معاشی مسائل ———— امتیاز حسین خاں صاحب

۲۸ - ,, ''نئی کتابیں،، ———— ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

۳۰ - ,, ''ریڈیو کی ڈاک،، ———— ندیم

انگریزی تقریریں | اس پروگرام میں حسب ذیل انگریزی تقریریں شریک ہیں ۔

۱۶ - خورداد '' روزگار ،، وی ۔ ایس سندرم صاحب

۲۳ - خورداد ''اقبال،، ——— سعادت علی خاں صاحب

۳۰ - خورداد ''فراہمی روزگار ،، انگریزی تقریر ۔ شاہ علی صاحب

ساعت خواتین | اس نیم ماہی میں ساعت خواتین کے قابل ذکر اجزاءیہ ہیں ۔

۱۸ - خورداد ۱ بجے صبح ''خواتین اور سیاست،، بات چیت جس میں بیگم حسین علی خاں اور بیگم عبدالحفیظ حصہ لیں گی ۔

۱۰ - ۳ ''استحان،، تقریر ۔ جعفری بیگم صاحبہ ۔

۲۵ - خورداد

۱۰ - ساعت صبح '' اقبالیات،، خاص پروگرام

۱۰ - ۳ ساعت صبح '' اقبال کے یہاں عورت کا تصور،، تقریر جہاں بانو بیگم صاحبہ نقوی۔

۱۰ - ۴ ''اقبال،، نظم سعیدہ مظہر صاحبہ

موسیقی

ہمارے موسیقی کے پروگرام کی حسب ذیل تاریخیں قابل ذکر ہیں :—

۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۷، اور ۲۹- ۲۲ - خورداد کی رات کے نو بجکر دس منٹ سے گانوں اور سازوں کا ملا جلا پروگرام پیش کیا جائیگا ۔

۲۵- خورداد کو بمبئی والے ماسٹر اقبال اور جے پور والی فرحت جہاں بیو سے آپ علامہ اقبال کا کلام سنیں گے ۔
اسکے علاوہ ۲۷- اور ۲۹ - تاریخ کو بھی یہ فن کار ہمارے موسیقی کے پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں ۔
۲۳ - خورداد کو شام میں پانچ بجے سے چھ بجے تک ریکارڈوں کا ایک خاص پروگرام ''خیال سے گیت تک ،، کے عنوان سے پیش کیا جا رہا ہے ۔
مقامی فن کاروں میں قابل ذکر یہ ہیں ۔
نور جہاں بیگم ۔ شنکرا بائی ۔ بنگاری بائی ، رام لکشمی بائی ، سرسوتی بائی ، سراج احمد خان عزیز احمد خان وارثی ، ماسٹر اونکار ، کشن لعل ، محمد یعقوب ۔
ہر پیر کو آپ ریکارڈ اور ہر چہارشنبہ کو یوروپین موسیقی کا پروگرام سنیں گے ۔

فیچر و ڈرامے

'' تار کا کھیل ،، زندگی میں اکثر حزنیئے غلط فہمیوں کی بناء پر ہوئے ہیں خالد لطیف صاحب کے فیچر '' تار کا کھیل ،، میں آپ کو اسکی ایک اچھی مثال ملیگی یہ فیچر ۱۸-خورداد سنہ ۱۳۵۶ف کو صبح کے پروگرام میں ۱۰-۴۵ پر نشر ہوگا ۔
'' اقبال،، ۲۵-خورداد سنہ ۵۶ف کو '' یوم اقبال،، میں ایک فیچر دس بجکر ۴۵ منٹ پر نشر ہو رہا ہے ۔
'' سودا ،، عاقل علی خان صاحب کا لکھا ہوا ڈرامہ '' سودا ،، ۲۹- خورداد سنہ ۱۳۵۶ف کو رات میں نو بجکر چالیس منٹ پر پیش ہوگا ۔
'' گولکنڈہ کی سیر ،، پیارے بچو ۔ آؤ تمھیں ہم نشر گاہ حیدرآباد سے گولکنڈہ کی سیر کرائیں ۱۶ - خورداد کو محمود علی صاحب کا لکھا ہوا فیچر سنو تو تم گولکنڈہ کی سیر کرلوگے ۔

'' سچی خوشی ،، پیارے بچو ۔ دنیا میں ہمدردی اور ایثار سے بڑی نیکی کوئی نہیں ۔ نیکی اصل میں سچی خوشی ہے ۔ ۲۳ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ف کو اپنے فیچر پروگرام میں ''سچی خوشی، سنو ۔ جسے اظہر افسر صاحب نے لکھا ہے ۔

''سکندر اعظم،،۔ ہندوستانی بادشاہوں میں ۔ اشوک اعظم۔ اکبر اعظم کے نام تو تمھیں خوب یاد ہونگے ۔ اور تمھیں یونان کے بادشاہ '' سکندر اعظم ،، کا نام بھی یاد ہوگا ۔ آؤ ہم تمھیں اس سے متعلق ایک فیچر سنائیں ۔ یہ فیچر تمہارے پروگرام میں ۳۰ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ف کو نشر ہوگا جسے وحید سلیم نے تمہارے لئے لکھا ہے ۔

مشاہیر سے ملاقات

(ای - ام - فارسٹر)

پروفیسر عزیز احمد

میں جب سنہ ۱۹۳۵ء میں تعلیم کے لئے یورپ گیا تو مولوی عبد الحق صاحب کا ایک تعارفی خط مسٹر ای - ایم - فارسٹر کے نام لیتا گیا - اوس وقت تک میں نے اون کا کوئی ناول نہیں پڑھا تھا۔ اس لئے خط پڑا رہا اور میں نے کئی مہینوں تک اسے بھیجا بھی نہیں - سرما کی چھٹیوں میں جب میں پیرس جا رہا تھا ، اور رودبار انگلستان بہت طوفانی تھا ، میں نے انکے ناول (Passage to India) یا سفر ہند کو پڑھنے کی کوشش کی - مین نے اس سے پہلے ہندوستان کے متعلق کپلنگ کے ناول پڑھے تھے ، اور مین سمجھتا تھا کہ یہ ناول زیادہ سے زیادہ کپلنگ کا رد عمل ہوگا - لیکن فارسٹر کے اس ناول کا انصاف ، اس کا طنز ، اسکی انسانی رواداری ، اسکا چبھتا ہوا اخلاص ، یہ سب ایسی خصوصتیں تھیں کہ میں مسحور سا رہا - پیرس پہنچ کے اوسی رات میں نے ناول پورا پڑھ ڈالا - اور اوس کا خاتمہ آج تک ذہن میں گونجتا ہے - اس صدی کے دوسرے عشرے میں متوسط طبقے کے انگریز اور ہندوستانی میں دوستی نا ممکن تھی - فیلڈنگ اور ڈاکٹر عزیز کی آخری جدائی کا منظر جدید انگریزی ناول نگاری کے شاہکاروں میں ہے - ہندوستانی ڈاکٹر کا یہ دعوی تھا کہ ہندو اور مسلمان اور سکھ سب ایک ہو جائیں گے اور ہندوستان کو آزاد کرائیں گے اور اس وقت ایک انگریز اور ایک ہندوستانی میں دوستی ممکن ہوسکے گی - اس دعوے کو اب بیس برس گزرچکے - اب ہندوستان آزادی کے دروازے پر کھڑا ہے - آج متوسط طبقے کے انگریز اور ہندوستانی کی دوستی بڑی عام اور بڑی معمولی چیز بن چکی ہے اور پکی صاحبیت جس کے خلاف فارسٹر نے اس زمانے میں جہاد کیا تھا ختم ہوچکی ہے - لیکن ہندو مسلم سکھ اتحاد ابھی تک حاصل نہوسکا - اور یہ صورت حال پھر فارسٹر ھی کی یاد دلاتی ہے جنکے نزدیک انسان اور انسان کی دوستی سے زیادہ مقدس کوئی اور رشتہ نہیں -

تعطیلات کے خاتمے پر جب میں دوبارہ لندن پہنچا - تو میں نے مولوی صاحب کا تعارفی خط فارسٹر کو بھیجا اور اون سے ملاقات کی درخواست کی - انہوں نے نے فوراً جواب دیا وہ اوس زمانے میں بہت علیل تھے - صحتیابی کےلئے اور تبدیلی آب و ہوا کے خیال سے ولٹ شائر جا رہے تھے انہوں نے لکھا کہ جب وہ لندن آئیں گے تو مجھے خود ھی اطلاع دیدیں گے تا کہ میں آکے اون سے مل لوں مسٹر فارسٹر اسکے بعد ولٹ شائر سے بر آعظم یورپ چلے گئے - کئی مہینے گزر گئے - یہاں تک کہ

ایک دن خلاف توقع مجھے انکا ایک خط ملا جسکا مضمون یه تھا ۔ ” میں بہت دنوں سے اسکی کوشش کر رہا ہوں که آپ سے ملاقات کا کوئی انتظام کروں ۔ ایک موقع بہر حال نکل آیا ہے ۔ اگر آپ کو فرصت ہے تو اگلے اتوار یعنی ۴ ۔ اکتوبر کو میں لندن آ رہا ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر آپ ذرا اول وقت آ جائیں اور میرے ساتھ چائے پی لیں ۔ ۲۶ برونزوک اسکوائر میں ۔ چار بجے آجائیے ۔ شام کو مجھے کہیں اور جانا ہے ۔ مگر ہمیں بات چیت کرنے کو گھنٹه بھر کے قریب وقت مل سکے گا برونزدک اسکوائر تو آپ جانتے ہوں گے آپ کی رہائش گاہ سے بالکل قریب ہے بہتریه ہوگا که آپ مجھے ایک چھوٹی سی چٹھی بھیج دیں که آپ آسکیں گے یا نہیں ۔ اسی برونزوک اسکوائر کے پتے پر آپ کا مخلص ۔ ای ۔ ایم ۔ فارسٹر “ ۔

میں نے فوراً شکریه کے ساتھ انکی دعوت قبول کرلی ۔ انکا خط مجھے ۲ ۔ اکتوبر کو ملا تھا میں قریب ہی ٹازبگٹن اسکوائر میں رہتا تھا ۔ میں فوراً برونزوک اسکوائر پہنچا ۔ نمبر ۲۶ ۔ پر میں نے اون کا نام دیکھا ۔ لیکن اس فلیٹ کو انہوں نے فارسٹر نہیں بلکه فاسٹر کے نام سے لے رکھا تھا آلڈس ہکسلے نے بھی اسی طرح ایک فلیٹ اپنا نام ذرا بدل کے لے رکھا تھا ۔ انگلستان کے ادبی مشاہیر یه احتیاط اس لئے کرتے ہیں که انکے قدردان انہیں زیادہ نه ستائیں ۔

۴ ۔ اکتوبر کو میں فارسٹر صاحب سے ملنے کے لئے چلا تو لندن اور خصوصاً بلومسبری پر سناٹا چھایا ہوا تھا جو ہر اتوار کی خصوصیت ہے ۔ میں نے انکی ہدایت کے مطابق گھنٹی کا کھٹکا دبایا ۔ ایک معمر آدمی نے جو سیاہ سوٹ پہنے تھا ، اور جسکے سر کے چھدرے بالوں اور چہرے کی تراش سے میں نے فوراً پہنچان لیا که مسٹر فارسٹر یہی ہیں نیم استفہامیه اور نیم استقبالیه لہجے میں پوچھا ” مسٹر احمد “ ۔ او پھر مصافحه کرکے ایک صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا ۔ وہ فوراً حیدرآباد میں ایک ایک کا حال پوچھنے لگے اور مجھے یه احساس ہوا که میں انکو برسوں سے جانتا ہوں چائے آئی ۔ اسکے ساتھ صرف توس اور مکھن اور پنیر تھی ۔ کہنے لگے کچھ دن ہوے مجھے لیڈی حیدری نے گاجر کا حلوہ بنوا کے بھیجا تھا ۔ مجھے ہندوستان کی تمام میٹھائیوں میں گاجر کا حلوہ بہت پسند ہے ۔ پھر سرراس مسعود کا ذکر کرنے لگے ۔

میں نے چائے پیتے میں کمرے کے چاروں طرف نظر ڈالی ۔ کمرے میں بالکل معمولی آرائش تھی اور ظاہر ہوتا تھا که مسٹر فارسٹر اسکو صرف لندن کے قیام کے زمانے میں استعمال کرتے ہیں ایک ایرانی قالین تھا جو وہ ہندوستان سے لے گئے تھے ۔ ایک چھوٹا سا شیلف تھا ۔ میں نے بڑے اشتیاق سے کتابوں پر نظر ڈالی محض یه دیکھنے کے لئے که کن مصنفوں کا اس بے مثل ناول نگار پر اثر ہے ۔ کچھ نئی کتابیں تھیں جو غالباً ریویو کے لئے آئی تھیں ۔ انکے سوا زیادہ تر یونانی ڈرامے تھے اور ورڈ سورتھ کے کلام کا مجموعه اور ان کتابوں کو دیکھکر مجھے اپنے استفہام کا جواب مل گیا یونانی ڈرامے اور ورڈ سورتھ ۔ فارسٹر کا فلسفه حیات زیادہ تر انہیں سے متعلق تھا ۔

میں نے جدید انگریزی شاعری کا ذکر چھیڑا - ٹی - ایس ایلیٹ کے مداح ضرور تھے مگر میں نے ان کی تعریف میں کوئی خاص جوش نہیں دیکھا - کچھ عرصہ بعد ان کے مضامین کے مجموعے (Abinger Harvest) میں - ٹی - ایس ایلیٹ کا ذکر پڑھا ، تو اسی تاثر کی تصدیق ہوئی وہ ٹی - ایس ایلیٹ کی شاعرانہ شعبدہ گری کے ضرور قائل تھے - مگر یونان اور انسان کا ان پر اتنا اثر تھا کہ اینگلو کیتھولک تحریک میں انہیں اپنے لئے کوئی قدر مشترک نہیں مل سکتی تھی پھر انگلستان کے نوجوان شاعروں کا ذکر چھڑا - ڈے لیوس کے متعلق کہنے لگے کہ وہ تو اشتمالی جماعت کا رکن بھی ہے آڈن کے بھی بہت معترف تھے - آڈن اور اشروڈ کا ڈرامہ (On the Frontier) ان کے پاس ریویو کیلئے آیا تھا - اس پر انہوں نے جو ریویو لکھا تھا وہ مجھے پڑھنے کے لئے دیا - ٹیلیفون کی گھنٹی بج رہی تھی اور وہ باتیں کرنے کے لئے چلے گئے -

جب واپس آئے تو کہا تم کو معلوم ہوگا آج بہت بڑی فاشسط ریلی تھی - اور ایسٹ انڈین فاشسطوں اور یساریوں کے درمیان جھڑپ کا اندیشہ تھا - ابھی پولیس کے انسپکٹر کا ٹیلیفون آیا تھا جھگڑا تو نہیں ہوا کشید گی ہے -

میں نے اور کچھ تفصیلات پوچھیں - سیاسیات کے متعلق میں ان سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا - عام طور پر اون کا شمار یساریوں میں ہے مگر ان کا اصلی فرقہ انسانیت اور ان کی پارٹی تمام بنی نوع انسان ہے - گفتگو کا موضوع خود انہوں نے بدلا - کہنے لگے تم نے اشروڈ کے کوئی ناول پڑھے ہیں - اسوقت تک میں نے نہیں پڑھے تھے - میں نے کہا اینگلو سیکسن سے فرصت ہی نہیں ملتی - بہت ہنسے - اور کہنے لگے اشروڈ ہمارے ہونہار نئے لکھنے والوں میں ہے اور آگے چل کے وہ بہت ترقی کریگا - آج اشروڈ ہالی وڈ کے قریب یوگی بن چکا ہے - فارسٹر کی انسانیت پرستی میں البتہ کوئی فرق نہیں آیا - اوس دن جب میں مسٹر فارسٹر سے رخصت ہوکے باہر نکلا تو برونزوک اسکوائر کے دوڑ پر پیدل روش پر چاك سے ہتوڑے اور درانتی کا نشان بنا ہوا تھا - یہ فاشسط ریلی کا رد عمل تھا -

اس کے بعد لندن میں متعدد مرتبہ فارسٹر صاحب سے ملاقاتیں ہوئیں - میں نے اون کے سب ناول پڑھ ڈالے - اور اون کے ناولوں میں جو چیز میں کبھی نہیں بھول سکتا وہ جرات رندانہ کی دعوت ہے - یہ دعوت کہ ایک مرتبہ تو قید اور بندتوڑ کے ناممکن بات کر جاؤ - ناممکن عمل میں اپنے آپ کو جھونک دو - ان کا یہی ایک پیغام بے انتہا حرکی ہے ، اور ایک ایسے ناول نگار کے یہاں جس نے یونان کے ڈرامے سے اس قدر سکون اور نظم و ضبط سیکھا ہے بڑا حیرت ناك ہے - ان کے تمام ناولوں میں میں نے ہمیشہ دیکھا کہ ایک نہ ایک کردار روحانی طور پر ذرا پر اسرار ہوتا ہے - مجھ سے کہنے لگے کہ کیا کروں - یہ روحانیت بالکل ہندوستان کی لال مٹی کی طرح ہے ، جس کا رنگ ملبوس پر لگ ہی جاتا ہے - یونان سے انہوں نے انسانی جسم کے حسن اور تناسب کی

ستائش سیکھی مگر وہ انکے ناولوں میں اس قدر شائستہ ھے ، کہ آلڈس ھکسلے کے طنزیہ عریا
بیانات کے بالکل متضاد معلوم ھوتی ھے۔

ایک مرتبہ میں نے انہیں شفیع کے ریسٹوران میں رات کے کھانے پر مدعو کیا ۔ کہنے لگے
مجھے شامی کباب اور چپاتیاں بہت پسند ھیں ان کے سوا کچھ اور نہ کھاونگا ۔ اوس دن بڑی دیر تک
یونان کے ڈراما نگاروں کا ذکر کرتے رھے ۔ میں نے کہا کے آپ نے بہت کم ناول لکھے ھیں مگ
انگلستان کی نئی پود پر جتنا اثر آپ کا ھے اتنا آلڈس ھکسلے کے سوا کسی اور کا نہیں ۔ کہنے لگ
کہ یہ پبلک اسکول کی تعلیم کا اثر ھے ۔ جس زمانہ میں میں کیمرج میں پڑھتا تھا یونانی ادب
ھر شریف آدمی کے لئے مہذب بننے کا خاص ذریعہ اور آلہ تھا ۔ میں نے یونانی ادب سے بہت س
چیزیں سیکھیں ۔ مثلاً الفاظ کی قدر و قیمت ۔ ذھنی اور علمی مباحثے کی اھمیت ۔ معلوم نہیں تم ۔
ڈکنسن کی کوئی کتاب پڑھی ھے یا نہیں وہ میرا بڑا رفیق اور دوست تھا ۔

میں نے کہا کہ میرے خیال میں یونانی ڈرامے کا اثر آپ کے ناولوں کے مکالمے پر پڑا ھے
آپ کے مکالموں میں بڑی وضاحت ھے ۔ اور کردار نگاری کی صفت بھی آپ کے یہاں انگلستان ک
روایت سے ذرا مختلف ھے ۔ آپ کے کردار محسوس ھوتے ھیں ۔،،

کہنے لگے اس میں پلاٹ سازی کے کرتبوں کو بھی ذرا دخل ھے ۔ لیکن بے شک میں
یونانی ڈرامہ سے بہت متاثر ھوا ھوں ۔ کلاسیکی نثر میں کہیں کہیں ایک دم سے شاعری کا چشمہ
پھوٹ نکلتا ھے ،،۔

میں نے کہا'' یہ تو میں نے (Passage to India) اور (Howard's End) پڑھتے میں بار بار محسو
کیا پھر میں (Passage to India) کا ذکر کرتا رھا ۔ میں نے بعض حصوں کی تعریف کی ۔ اور یہ بھ
کہا کہ ھندوستانی عورتوں خصوصاً پردہ نشیں عورتوں کے متعلق جو مناظر ھیں ، اون میں
میرے خیال میں واقعیت زیادہ نمایاں نہیں ۔ انہوں نے اس کو تسلیم کیا ۔ پھر میں نے کہا بعض
ھندوستانیوں کا یہ بھی خیال ھے کہ آپ کا ناول ھندوستانی زندگی کی تصویر مجموعی طور پر پیش نہیں کر
مگر یہ توقع بھی تو غلط ھے کہ ایک ناول بجائے زندگی کے ایک باب کے کسی ملک کی پوری زند
کی عکاسی کرے ۔ فارسٹر صاحب نے میری تائید کی ۔

پھر کہنے لگے ۔ یہ نتیجہ نکالنا غلط ھوگا کہ میرے ذھن اور فن کی تعمیر بالکل غیر اینگ
سیکسن عناصر سے ھوئی ھے ، مجھ پر بہت سے انگریز ناول نگاروں کا اثر ھوا ھے۔ ڈی فو ، رچرڈ س
جین آسٹن ، لارنس — مجھے وہ دوسرا لارنس بھی بہت پسند ھے عربوں کا لارنس ۔ اور باھر کے ناو
نگاروں میں ٹالسٹائے اور ھنری جیمس ۔

ایک مرتبہ میرے اصرار پر یونیورسٹی کالج لندن کی انگریزی انجمن اتحاد میں انہوں نے اپ

مقالہ پڑھنا منظور کیاجس کا عنوان تھا ''برج عاج،، یا ''ھاتھی دانت کا مینار،، - یہ اصطلاح اس زمانے میں صحافت میں عام طور پر استعمال ھونے لگی تھی - اور اس سے ادب کے وہ رجحانات مراد تھے جن میں زندگی سے گریز یا فرار کی کوشش کی جاتی ھے - اب وہ زمانہ آگیا تھا کہ یورپ پر جنگ کے بادل امنڈتے ھی چلے جاتے تھے - ٹی - ایس ایلیٹ نے اسی زمانہ میں ذھنی کشمکش سے ھار کر (Criterion) کو بند کردیا - یہ زمانہ مسٹر فارسٹر کے لئے پکی صاحبیت اور سفید آدمی کے بوجھ کے زمانے والے جہاد سے زیادہ نازك اور مہیب جہاد کا تھا - اس زمانے میں انھوں نے وہ بے مثل تلقین کی کہ دو مختلف اقوام یا ممالك یا نسلوں کے آدمیوں کے درمیان انفرادی اور شخصی دوستی ، ان ممالك کی باھمی جنگ اور خونریزی سے زیادہ پائدار ھے- ان کی انسان پرستی نے اس زمانے میں ذاتی تعلقات اور شخصی خلوص کو اس تیرہ و تاریک دنیا میں امید کی شعاع اور مستقبل کی کرن قرار دیا-

دوسری جنگ عظیم نے اور بہت سے انسانیت دوست ادیبوں کی طرح فارسٹر کی کمر توڑدی - (Passage to India) کا جو اڈیشن (Everyman's Library) میں شائع ھوا اس میں انھوں نے ذرا یاسیت کے انداز میں لکھا ھے کہ یہ ان کی زندگی میں اس کتاب کا آخری اڈیشن ھوگا-

اس کے بعد بھی وہ ایک مرتبہ ھندوستان آئے - میری بدقسمتی تھی کہ وہ جس زمانے میں حیدر آباد آئے میں یہاں نہیں تھا اور تجدید ملاقات نہ ھوسکی -

چہار شنبہ - ۱۶ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۶ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ "ہمارے اسٹوڈیو میں تیار کئے ہوئے ریکارڈ"
(۱) سروپ رانی
(۲) غلام علی خاں
(۳) اقبال بانو
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ
تقریر - پونیر کر - فیچر نوشتہ بھاسکر راؤ
۶ - ۳۰ فلمی کہانی
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"گولکنڈہ کی سیر" فیچر جسے محمد محمود علی نے لکھا ہے۔
۷ - ۴۵ پنڈت گوبند رام کی بنائی ہوئی طرزیں (ریکارڈ)
۸ - ۰ طمنچہ جان اور رشیدہ بیگم - (ریکارڈ)
۸ - ۱۰ "عمومیت اور آزادی" تقریر - علی محمد موسوی
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی
۹ - ۴۵ "روزگار" انگریزی تقریر - وی - ایس سندرم
۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۷ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ سراج احمد خاں - استادی گانے
۵ - ۱۵ سرسوتی بائی - عام پسند گانے
۵ - ۳۰ حبیب الدین احمد - غزلیں
۵ - ۴۵ سرسوتی بائی - دادرا اور غزل
۶ - ۰ کنڑی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - افسانہ راما چاری - ریکارڈ
۶ - ۳۰ سراج احمد خاں - ٹھمری
۶ - ۴۵ سرسوتی بائی - گیت
۷ - ۰ حبیب الدین احمد - عام پسند گانے
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"دیوانی ہانڈی"
۷ - ۴۵ سراج احمد خاں - استادی گانے
۸ - ۰ سرسوتی بائی - ٹھمری
۸ - ۱۰ "مشاہیر سے ملاقات" جانکی پرشاد
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ سراج احمد خاں ـ عام پسند گانے
۹ - ۲۵ سرسوتی بائی ـ غزل
۹ - ۳۰ دادرا ـ اسٹوڈیو فن کار
۹ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ - ۰ غنائی خاکہ
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۱۸ ـ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۸ ـ اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح　　پہلی نشر

۸ - ۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر ـ
قاری محمد عبدالباری
۸ - ۱۵ نعت عبدالرحمن خاں
۸ - ۲۵ محمد یسین اور ساتھی ـ قوالی
۸ - ۴۰ نعتیہ گانے ـ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ رام لکشمی بائی ـ ٹھمری اور غزل
۹ - ۱۵ محمد یعقوب ـ دادرا اور غزل
۹ - ۳۰ رام لکشمی بائی ـ عام پسند گانے
۹ - ۴۵ محمد یسین اور ساتھی ـ قوالی

ساعت خواتین

۱۰ - ۰ "خواتین اور سیاست"، بات چیت
(بیگم حسن علی خاں اور بیگم عبدالحفیظ
۱۰ - ۱۵ نظم خوانی ـ اقبال آمنہ
۱۰ - ۲۰ رام لکشمی بائی ـ عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ "امتحان"، تقریر ـ جعفری بیگم
۱۰ - ۴۰ ریکارڈ
۱۰ - ۴۵ "تار کا کھیل"، فیچر جسے خالدلطیف
نے لکھا ہے ـ
۱۱ - ۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام　　دوسری نشر

۵ - ۰ رام لکشمی بائی ـ عام پسند گانے
۵ - ۱۵ محمد یسین اور ساتھی ـ قوالی
۵ - ۳۰ رام لکشمی بائی ـ ٹھمری اور غزل
۵ - ۴۵ محمد یعقوب ـ غزلیں
۶ - ۰ عربی نشریات
"اللغته العربیة الحضرمیه"، تقریر ـ
سیف بن سلطان حسین ـ عبداللہ بن
عوض المجحم ـ موسیقی اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰ محمد یسین اور ساتھی ـ قوالی
۶ - ۴۵ ماسٹر اونکار ـ خیال
۷ - ۰ "فلمی گیت"
منظور احمد
مینا دیوی
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
ریکارڈ سنو
۷ - ۴۵ فلمی گیت ـ مس اینگار
۷ - ۵۰ جھلکیاں
۸ - ۰ رام لکشمی بائی ـ دادرا
۸ - ۱۰ "جدید فارسی شاعری"، تقریر ـ ڈاکٹر
قاری کلیم اللہ حسینی
۸ - ۲۵ فلمی گیت ـ مس اینگار
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۰ "غزلیں"
رام لکشمی بائی ـ جگر کی غزل
محمد یعقوب ـ حضرت شجیع کی غزل
۹ - ۳۵ محمد یسین اور ساتھی ـ قوالی

۹ - ۵۰ ماسٹر اونکار ۔ استادی گانے
۱۰ - ۰ رام لکشمی بائی ۔ عام پسند گانے
۱۰ - ۱۵ محمد یسین اور ساتھی ۔ قوالی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۹ ۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۹ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ بنگاری بائی ۔ استادی گانے
۵ - ۱۵ عزیز احمد خان وارثی ۔ عام پسند گانے
۵ - ۳۰ بنگاری بائی ۔ دادرا اور غزل
۵ - ۴۵ ست نارائن ۔ غزل اور بھجن
۶ - ۰ تلنگی نشریات
آرکسٹرا ۔ ''کرشنا دیوارایا'' تقریر ۔ ایس ۔ وشواناتھ شاستری ۔ سازی ریکارڈ
۶ - ۳۰ عزیز احمد خان وارثی ۔ دادرے
۶ - ۴۵ بنگاری بائی ۔ خیال
۷ - ۰ ست نارائن ۔ عام پسند گانے
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں ۔ کہانی ۔ گانا ۔ کہانی ۔ تقریر ۔ معمہ
۷ - ۴۵ طبلہ سولو ۔ شیخ داؤد
۸ - ۰ کنھیا لعل ۔ غزل
۸ - ۱۰ ''حدیث نبوی عیسائی محققین کی نظر میں'' تقریر ۔ خواجہ قطب الدین

۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ بنگاری بائی ۔ عام پسند گانے
۹ - ۲۵ کنھیا لعل ۔ غزل
۹ - ۳۵ آرکسٹرا
۹ - ۴۵ عزیزاحمدخان وارثی ۔ عام پسندگانے
۱۰ - ۰ بنگاری بائی ۔ غزل
۱۰ - ۱۰ لکشمن راؤ ۔ عام پسند گانے
۱۰ - ۲۰ بنگاری بائی ۔ عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۰ ۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۰ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ استادی گانے
۵ - ۲۰ کشن لعل ۔ عام پسند گانے
۵ - ۳۵ ٹھمری
۵ - ۵۰ جنید محی الدین ۔ گیت
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ افسانہ ۔ ایم راؤ ۔ ریکارڈ
۶ - ۳۰ کشن لعل ۔ عام پسند گانے
۶ - ۴۵ استادی گانے
۷ - ۰ خواجہ محمود بیگ ۔ شبنم کے گیت

۷-۱۵ **بچوں کے لئے**
خطوں کے جواب
۷-۴۵ " غزلیں "
جنید محی الدین
عبد الغفار
۸-۰۰ سارنگی سولو
۸-۱۰ "کبیر کی شاعری" تقریر - بال ریڈی
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹-۲۵ کشن لعل - دادرا
۹-۳۵ پد اور بھاؤ گیت
۹-۵۰ "ایک ہی راگ" (دو فنکاروں سے)
۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۱ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۱ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸-۰۰ ریکارڈ
۸-۵۵ خبریں
۹-۰۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ ایم - ایچ - خاں - عام پسند گانے
۵-۱۵ آرکسٹرا
۵-۲۵ ایم - ایچ - خاں - عام پسند گانے
۵-۴۰ کنھیا لعل - عام پسند گانے
۵-۵۰ سروپ رانی - غزل (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۶-۰۰ فارسی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ -
" پناہ گاہ عالم "، نظم - بہادر - ریکارڈ
۶-۳۰ " سہیگل "، (ریکارڈ)
۷-۰۰ " ثریا "، (ریکارڈ)
۷-۱۵ **ننھوں کا پروگرام**
۷-۴۵ ایم - ایچ خاں - عام پسند گانے
۸-۰۰ عبد الغنی - غزلیں
۸-۱۰ " ہوائی جہاز کی کہانی "
(سلسلہ تقریر) آفتاب حسن
۸-۲۵ عبد الغنی - گیت
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ "اپنی اپنی پسند"، (ریکارڈ)
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ - ۲۲ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۲ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸-۰۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور
ترجمہ - پنڈت رام نواس شرما
۸-۱۰ بھجن (ریکارڈ)
۸-۳۰ استادی گانے
۸-۵۵ خبریں
۹-۰۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ منظور احمد - عام پسند گانے
۵-۱۵ استادی گانے
۵-۳۵ حیدر علی - غزل اور گیت
۵-۵۰ منظور احمد - عام پسند گانے

۶ - ۰ تلنگی نشریات
ستار۔ تلنگی نثر ،، ۔ تقریر
مانے پلی تاتا چاری ۔ دو گانے
۶ - ۳۰ ،، ملتی جلتی گائیکی ،، (ریکارڈ)
۶ - ۵۰ منظور احمد ۔ غزل
۷ - ۰ استادی گانے
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
نظمیں اور کہانیاں
۷ - ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۸ - ۰ حیدر علی ۔ غزلیں
۸ - ۱۰ ،،حسن کار اور ساج ،، تقریر ۔
اکبر وفاقانی
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ ،،گانوں اورسازوں کاملا جلا پروگرام،،
جس میں منظوراحمد۔راجندر راؤ
شیخ داؤد ۔ قاسم حسین خاں ۔
خواجہ محمود بیگ اور دوسرے فن کار
حصہ لینگے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۲۳ ۔خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۳ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**
۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**
۵ - ۰ ،،خیال سے گیت تک ،،
(ریکارڈوں کا خاص پروگرام)

خیال
عبد الکریم خاں
وامن راؤ سڈولیکر
ڈی وی پلوسکر
عظمت حسین خاں
نثار حسین خاں

ٹھمری
روشن آرا بیگم
فرحت جہاں ببو
غلام علی خاں

غزل
افضل حسین جے پور والے
وزیر بائی پونہ والی
کرامت علی خاں
رشیدہ بیگم

گیت
زہرہ امبالہ والی
اقبال بانو دھلی والی
نور جہاں

۶ - ۰ مرہٹی نشریات
اخباری تبصرہ ۔ فیچر ۔نوشتہ کھالے
ریکارڈ
۶ - ۳۰ فلمی کہانی
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
،،سچی خوشی،، فیچر جسے اظہرافسر
نے لکھا ھے ۔
۷ - ۴۵ انل بسواس کی بنائی ہوئی طرزیں،،
(ریکارڈ)
۸ - ۱۰ ،، افسانہ ،، محبوب حسین جگر

۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ یوروپین موسیقی۔ مس کوینی ہنڈرکس اور مس لوبو
۹-۳۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۹-۴۵ "ڈاکٹر اقبال"، انگریزی تقریر۔ سعادت علی خاں
۱۰-۰ یوروپین موسیقی۔ مس کوینی ہنڈرکس اور مس لوبو
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲۴۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۴۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح　پہلی نشر

۸-۰ ریکارڈ
۸-۵۵ خبریں
۹-۰ ترانہ دکن

شام　دوسری نشر

۵-۰ زہرہ بائی دہلی والی۔ عام پسند گانے
۵-۱۵ وینکٹ راؤ۔ استادی گانے
۵-۳۰ زہرہ بائی۔ دادرا و غزل
۵-۴۵ لیلا سوہنی۔ بھجن اور پد
۶-۰ کنڑی نشریات
ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ "فنون لطیفہ اور تعلیم"، تقریر۔ وینکوبا راؤ
۶-۳۰ اسٹوڈیو فنکار۔ عام پسند گانے
۶-۴۵ زہرہ بائی۔ غزلیں
۷-۰ وینکٹ راؤ۔ استادی گانے
۷-۱۵ **بچیوں کے لئے**
"دیوانی ہانڈی"
۷-۴۵ لیلا سوہنی۔ عام پسند گانے
۸-۰ ہارمونیم کا دوگانہ۔ ذاکر علی اور لکشمن راؤ
۸-۱۰ "فراہمی روزگار"، تقریر۔
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ زہرہ بائی۔ غزل اور گیت
۹-۲۰ راگنی۔ نظم خوانی سازوں کی سنگت میں
۹-۳۰ وینکٹ راؤ۔ استادی گانے
۹-۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا پر دو طرزیں
۱۰-۰ ذاکر علی۔ غزلیں۔
۱۰-۱۵ زہرہ بائی۔ عام پسند گانے
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۲۵۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۵۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح　پہلی نشر

"یوم اقبال"

۸-۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر۔ قاری محمد عبد الباری
۸-۱۵ "ترے آسمانوں کے تاروں کی خیر"، (کورس)
۸-۲۵ فرحت جہاں بیوجے پوروالی۔ کلام اقبال
۸-۴۰ ماسٹر اقبال بمبئی والے۔ اقبال کی غزلیں
۸-۵۵ خبریں
۹-۰ فرحت جہاں بیو۔ کلام اقبال

۹ - ۱۵ ماسٹر اقبال - اقبال کا کلام
۹ - ۳۰ نور جہاں بیگم - ،،
۹ - ۴۵ فرحت جہاں ببو - ''ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں،، (اقبال)

خواتین کے لئے

۱۰ - ۰ ''اقبالیات،، (خاص پروگرام)
۱۰ - ۲۰ فرحت جہاں ببو - غزل اقبال
هر شئے مسافر هر چیز راهی
۱۰ - ۳۰ '' اقبال کے یہاں عورت کا تصور،،
تقریر - جہاں بانو بیگم نقوی
۱۰ - ۴۰ ''اقبال،، نظم - سعیدہ مظہر
۱۰ - ۴۵ '' اقبال ،، فیچر
۱۱ - ۱۵ نور جہاں بیگم - اقبال کی غزلیں
۱۱ - ۳۰ ماسٹر اقبال - کلام اقبال
۱۱ - ۴۵ فرحت جہاں ببو - اقبال کی غزلیں
۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

۵ - ۰ '' رومی بدلے شامی بدلے بدلا هندوستان ،، (کورس)
۵ - ۱۰ نور جہاں بیگم کلام اقبال
۵ - ۲۰ ماسٹر اقبال - اقبال کی غزلیں
۵ - ۳۵ فرحت جہاں ببو - کلام اقبال
۵ - ۵۰ ذاکر علی - اقبال کی غزلیں
۶ - ۰ عربی نشریات ،،
''اقبال،،
تقریر الاستاذ العسیری - نظم خوانی -
شیخ عبد الرحمن عمودی
اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰ فرحت جہاں ببو - کلام اقبال
۶ - ۴۵ ماسٹر اقبال - ،،

۷ - ۰ نور جہاں بیگم - کلام اقبال

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
'' اقبال ،، (خاص پروگرام)
۷ - ۴۵ فرحت جہاں ببو - گیت
۷ - ۵۰ جھلکیاں
۸ - ۰ خواجہ محمود بیگ - گیت
۸ - ۱۰ ''اقبال کی عالمگیریت،، تقریر - عبد الواحد
۸ - ۲۵ نظم خوانی
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ فرحت جہاں ببو - اقبال کی غزلیں

''دور رس،، خاص پروگرام

۹ - ۳۰ تلاوت کلام پاک - قاری محمد عبد الباری
۹ - ۴۰ '' اقبال بارگاہ رسالت میں ،،
۹ - ۵۰ ماسٹر اقبال - کلام اقبال
۱۰ - ۰ نور جہاں بیگم - ،،
۱۰ - ۱۵ فرحت جہاں ببو - ،،
۱۰ - ۳۰ غنائی خاکہ (اقبال کے کلام سے مرتبہ)
۱۱ - ۰ ترانہ دکن

شنبہ ۲۶ - خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح **پہلی نشر**

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

۵ - ۰ شنکرا بائی - استادی گانے

۵ - ۱۵ علی محمد حسین ـ عام پسند گانے
۵ - ۳۰ شنکرا بائی ـ ٹھمری اور غزل
۵ - ۴۵ ملہار راؤ ـ عام پسند گانے
۶ - ۰۰ تلنگی نشریات
وائلن ـ منتخب کلام ـ کورس (ریکارڈ)
۶ - ۳۰ علی محمد حسین ـ عام پسند گانے
۶ - ۴۵ شنکرا بائی ـ استادی گانے
۷ - ۰۰ ملہار راؤ ـ بھجن اور پد
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
ریڈیو کلب کی خبریں ـ کہانی ـ گانا ـ کہانی ـ تقریر ـ معمہ
۷ - ۴۵ شنکرا بائی ـ عام پسند گانے
۸ - ۰۰ سری کشن ـ ستار
۸ - ۱۰ ''معاشی مسائل،، تقریر امتیاز حسین خاں
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ سری کشن ـ ستار
۹ - ۲۵ شنکرا بائی ـ استادی گانے
۹ - ۴۰ ملہار راؤ ـ عام پسند گانے
۹ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ - ۰۰ اسٹوڈیو فن کار ـ دادرا اور غزل
۱۰ - ۱۵ شنکرا بائی ـ عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۷ ـ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۷ ـ اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**

۸ - ۰۰ ''ہماری پسند،، (ریکارڈ)
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

۵ - ۰۰ فرحت جہاں بیو ـ استادی گانے
۵ - ۱۵ ماسٹر اقبال ـ ٹھمری اور غزل
۵ - ۳۰ فرحت جہاں بیو ـ عام پسند گانے
۵ - ۴۵ ابراہیم خاں ـ دادرا
۶ - ۰۰ مرہٹی نشریات
اخباری تبصرہ ـ مرہٹی پد ـ وٹھل راؤ ''سماج اور فنون لطیفہ،، تقریر ـ سنگی کر ـ مرہٹی پد ـ وٹھل راؤ
۶ - ۳۰ ماسٹر اقبال ـ گیت
۶ - ۴۵ فرحت جہاں بیو ـ استادی گانے
۷ - ۰۰ ابراہیم خاں ـ غزلیں
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
خطوں کے جواب
۷ - ۴۵ ''دو دادرے،، اسٹوڈیو فن کار
۸ - ۰۰ غوث الدین ـ ہارمونیم
۸ - ۱۰ ''حیدر آباد کی تاریخی عمارتیں،، عباس جعفری
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۰ فرحت جہاں بیو ـ استادی گانے
۹ - ۳۵ ماسٹر اقبال ـ عام پسند گانے
۹ - ۵۰ غوث الدین ـ ہارمونیم پر انکی پسند کا راگ
۱۰ - ۰۰ ماسٹر اقبال ـ عام پسند گانے

۱۰-۱۵ فرحت جہاں بیو۔عام پسندگانے
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۸۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف۔م

۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸-۰ ریکارڈ
۸-۵۵ خبریں
۹-۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ وی۔وی۔پانٹکر۔استادی گانے
۵-۱۵ راجمنی۔گیت
۵-۲۵ لکشمن راؤ۔غزلیں
۵-۴۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۵-۵۰ راجمنی۔گیت
۶-۰ فارسی نشریات
ریکارڈ۔اخباری تبصرہ۔ریکارڈ۔ ''صائب تبریزی،، تقریر آقا محمدعلی۔ ریکارڈ
۶-۳۰ وی۔وی۔پانٹکر۔استادی گانے
۶-۴۵ راجمنی۔ہلکے پھلکے گانے
۷-۰ کنہیا لعل۔ٹھمری اور بھجن
۱۵- ننھوں کے لئے۔
۷-۴۵ وی۔وی۔پانٹکر ٹھمری
۸-۰ سارنگی۔منجھلے خاں
۸-۱۰ ''نئی کتابیں،، تقریر ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ ''اپنی اپنی پسند،، ریکارڈ
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۹۔ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف۔م

۲۹۔ اپریل سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸-۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ۔پنڈت رام نواس شرما
۸-۱۰ بالکشن راؤ۔بھجن
۸-۲۵ فرحت جہاں بیو۔عام پسندگانے
۸-۴۰ ماسٹر اقبال۔بہیرویں
۸-۵۵ خبریں
۹-۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ ماسٹر اقبال۔عام پسندگانے
۵-۱۵ فرحت جہاں بیو۔عام پسندگانے
۵-۳۰ ماسٹر اقبال۔استادی گانے
۵-۴۵ بالکشن راؤ۔بھجن اور پد
۶-۰ تلنگی نشریات
''محفل ساز،، (گمبوز کاشٹ ترنگ۔ اور قانون) ''شیشہ کی صنعت،، تقریر۔ این۔راجچندر راؤ
۶-۳۰ مادھو راؤ۔استادی گانے
۶-۴۵ فرحت جہاں بیو۔عام پسندگانے
۷-۰ ماسٹر اقبال۔غزل اور گیت
۷-۱۵ **بچوں کے لئے**
نظمیں اور کہانیاں
۷-۴۵ ماسٹر اقبال۔عام پسندگانے

۸ - ۰۰ حسن محمد ـ کاشٹ ترنگ
۸ - ۱۰ ''منتخب کلام،، علی اختر
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۰ مادھو راؤ ـ ٹھمری
''دوررس،، (خاص پروگرام)
۹ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک ـ پنڈت رام نواس شرما
۹ - ۴۰ ماسٹر اقبال ـ بھجن
۹ - ۴۵ ''سودا،، ڈرامہ نوشتہ عاقل علی خاں
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۳۰ ـ خورداد سنہ ۱۳۵۶ ف

۳۰ ـ اپریل سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ ''فلمستان،، ریکارڈوں کا خاص پروگرام
۶ - ۰۰ مرہٹی نشریات
اخباری تبصرہ ـ فلوٹ ـ شنکر راؤ ـ تقریر ـ بھالچندر راؤ ـ بانسری ـ شنکر راؤ
۶ - ۳۰ فلمی کہانی
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
''سکندر اعظم،، فیچر
۷ - ۴۵ ''رنگارنگ،، ریکارڈ
۸ - ۱۰ ''ریڈیو کی ڈاک،، ندیم
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی
۹ - ۴۵ ''فراہمی روزگار،، انگریزی تقریر ـ شاہ علی
۱۰ - ۰۰ یوروپین موسیقی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

ضروری اطلاع

(۱) خریدار صاحبان مراسلت کے وقت اپنا خریداری نمبر درج فرمائیں جو لیبل پر نام سے پہلے درج رہتا ہے ۔

(۲) چندہ بہ شکل نقد رقم یا منی آرڈر کے ذریعہ روانہ فرمایا جائے ۔ چندے کی ادائی میں ٹکٹ ٹپہ یا پوسٹل آرڈر قبول نہیں کئے جائیں گے ۔

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد

رجسٹری شدہ بہ سرکار عالی نشان (۱۷۲)

ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE.

بکار سرکاری

To The Editor, Risala "Jamea"

Maktaba Jamea,

DELHI.

FROM OFFICE OF THE STATION DIRECTOR,
BROADCASTING STATION, HYDERABAD (Dn.)

از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد دکن

پندرہ روزہ رسالہ

نوا
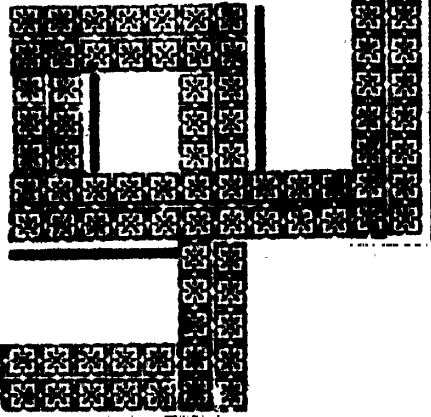
نشرگاہ حیدرآباد

غفار احمد صاحب

جو سائنسی موضوعوں پر تقریریں نشر کرتے ہیں

عظمت

بچوں کے فیچروں کے ایک صداکار اور مقرر

مرزا جہانگیر علی بیگ

جو موسیقی کے پروگرام میں ا[illegible]

حصہ لیتے ہیں
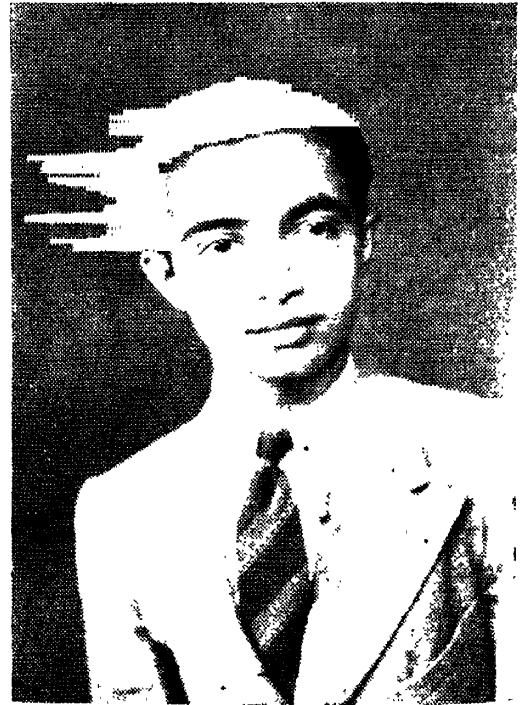
محمد مظفر علی صاحب

فیچر پروگرام کے ایک صداکار فیچر نگار

دکن ریڈیو

۴۱۱ میٹر

۷۳۰ کیلوسائیکل

نشان ٹپہ سرکارعالی ۱۷۴

ٹیلیفون نمبر (۲۰۰۸)

تار کا پتہ "Lasilki"
"لاسلکی"

چندہ سالانہ

ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ عثمانیہ

بیرون ریاست

ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ کلدار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
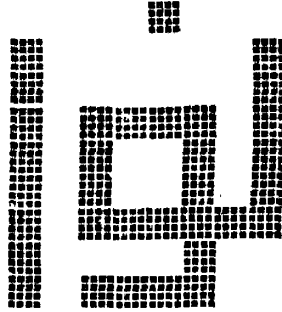
چھ پائی

جلد (۹) ۱۶ تا ختم تیر سنہ ۱۳۵۶ف مطابق ۱۶ تا ختم مئی سنہ ۱۹۴۷ع شمارہ (۱۶)

فہرس

زیر نظر نیم ماہی کی قابل ذکر تقریریں یہ ہیں۔

اردو شاعری اور خمریات | اردو شاعری مینا و جام کی حدیث سے خالی نہیں - ہماری زبان کے بڑے سے بڑے شاعر نے بھی بادہ و ساغر کا استعمال کیا ھے - غالب نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ھے بادہ و ساغر کہے بغیر

حقیقت یہ ھے کہ ہماری شاعری ابتدا ھی سے "دخت رز" کی دلدادہ رہی ھے۔ لیکن ہمارے شاعروں نے خمریات کے حسن استعمال سے حقائق اور اسرار کی ترجمانی کی ھے۔ بہادر شاہ ظفر نے کیا اچھی بات کہی ھے۔

نشہ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجھکو
عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا

۱۷ - تیر کو علی احمد صاحب جلیلی " اردو شاعری اور خمریات" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے -

مبارك دور عثمانی | رعایا کے لئے راعی کی سالگرہ سے بڑھ کر اور کونسی خوش نصیب ساعت ہو سکتی ھے اور سالگرہ ہمایونی تو اہل دکن کی عید ھے - یہ دور مسعود اپنی گونا گوں ترقیوں کی بناء پر تاریخ دکن کا زرین باب بنا رہیگا اس عہد مبارك میں دنیائے علم کو ایک شہریار مل گیا جس نے اپنی دولت علم و فن کے لئے وقف کردی - کس نے اردو کے بجھتے ہوئے چراغ کو نور بخشا؟ وہ کون تھا جس نے حیدر آباد کی اجتماعی زندگی میں حیات نو بخشی؟ کس نے عدالت کے سر فضیلت کی دستار باندھی؟ وہ کونسی ہستی ھے جس نے جان بہ لب مریضوں کے لئے شفا خانے قائم کئے - تنگ و تاریک کوچوں کو صاف اور سیدھی سمنٹ کی سڑکوں میں تبدیل کرنا اندھیرے گھروں کو منور کرنا شہروں اور دیہاتوں میں ریلوں اور موٹروں کا جال بچھانا اسی معمار اعظم کی بدولت مکمل ہوسکا - آئیے ۲۲ - تیر کو "مبارك دور عثمانی" پرجانکی پر شاد صاحب سے تقریر سنیں -

انگلستان کے اخبارات | انگلستان میں صحافت کی ابتدا اور اس کے ارتقاء کی کہانی بڑی ھی دلچسپ اور رومانی ھے۔ سنہ ۱۸۸۰ میں مینچسٹر کے ایک ہوٹل کے مالك جارج نیولسن کو جس کا دلچسپ مشغلہ پر لطف قصوں کے تراشوں کو اکھٹا کرنا تھا ایک دن ایک انوکھا خیال سوجھا - اس نے

اپنی رفیقہ حیات سے اس کا تذکرہ کیا کہ کیا اچھا ھو اگر کوئی شخص ان نصوں کا مجموعہ ایک اخبار کی شکل میں شائع کرے - بیوی نے کہا ''آپ ھی کیوں نہ اس کام کو شروع کریں،، بیوی کے اس مشورے پر اس نے ایک ہفتہ وار اخبار '' Tit-Bits '' کے نام سے شائع کیا جو عوام میں بے حد مقبول ھو گیا - غرض اس طرح انگلستان میں صحافت کی ابتدا ہوئی - اس کے ارتقاء کی داستان بھی بڑی نرالی ھے - ۲٦ - تیر کو ''انگلستان کے اخبارات،، سے متعلق حبیب اللہ صاحب اوج کی تقریر ھوگی -

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح | حضرت خواجۂ اجمیری کا شمار ان روحانی رھنماؤں میں ھے جنھوں نے اپنے قول و عمل سے انسانی قلوب پر حکمرانی کی - ان کے قلب و نظر کی پاکی نے انسانوں کو مسحور کرلیا - خواجہ معین الدین چشتی رح ایک مرد مومن تھے جو دنیا میں گم نہیں ھوتا بلکہ جس میں دنیا گم ھوتی ھے - واقعہ یہ ھے کہ جس کی نگاہ زبان ، اور دل پاك ھو وہ انسان و یزداں کو شکار کرتا ھے - ایسے ھی پاکبازوں میں حضرت خواجہ اجمیری بھی ھیں بقول اقبال

نرم دم گفتگو گرم دم جستجو ———————— رزم ھو یا بزم ھو پاك دل و پاکباز

۲۷ - تیر کو اعجاز الحق صاحب قدوسی حضرت خواجہ اجمیری کے کارناموں کو پیش کرینگے -

سلسلے کی تقریریں | زیر تبصرہ نیم ماھی میں سلسلے کی حسب ذیل تقریریں ھوں گی -

۱٦ - تیر میرے پسندیدہ شاعر - مسلم ضیائی صاحب

۱۸ - ,, طباعت اور اشاعت - احمد مکی صاحب

۱۹ - ,, ''فلسفہ کی کہانی،، ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب

۲۳ - ,, ''مشاھیر سے ملاقات،، (عظمت اللہ خاں مرحوم -)
عصمت اللہ بیگ صاحب

۲۸ - تیر ''مشاھیر سے ملاقات،، (سر اکبر حیدری مرحوم اور سر امین جنگ) ڈاکٹر غلام یزدانی صاحب

۳۰ - ,, ''نئی کتابیں ،،— ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور

ساعت خواتین | اس نیم ماھی میں ساعت خواتین کے بعض دلچسپ اجزا یہ ھیں -

۱٦ - تیر ۱۰ ساعت صبح ''میری پسند کے کام،، تقریر - مسز رابعہ برنی

۱۰-۱۰ ,, ''خواتین اور ادب،، تقریر مس محبوب محمود

۱۰-۳۰ ,, ''چند مفید ورزشیں ،، تقریر نجم النسا بیگم صاحبہ

۱۰-۴۰ ,, '' اپنی باتیں ،،

۲۳ - تیر ۱۰ ساعت صبح ''یہ ھے زندگی،، تقریر عظمت عبدالقیوم خاں

۱۰-۱۰ ,, ''بھولی بھوئی کہانی،، افسانہ عظمت فضل رسول خاں
۱۰-۳۰ ,, ''ہم کیونکر ترقی کر سکتی ہیں،، تقریر بیگم حسین علی خاں
۱۰-۴۰ ,, '' اپنی باتیں،،

۳۰ تیر . ۱ ساعت صبح بولتے خطوط
ذکیہ کے نام ـ نوشتہ زینت ساجدہ ـ زینت کے نام ـ نوشتہ ذکیہ

۱۰-۳۰ ساعت صبح '' مشہور شخصیتیں،،
(طیبہ بیگم خدیو جنگ) سلسلہ تقریر بیگم امیر حسن

۱۰-۴۰ ,, '' اپنی باتیں،،

موسیقی زیر نظر نیم ماھی میں موسیقی کے پروگرام کی حسب ذیل تاریخیں یاد رکھئے
۲۲ اور ۲۳ تیر کو سالگرہ ھمایونی کا خاص پروگرام پیش کیا جارھا ھے جس میں آپ حسب ذیل بیرونی فن کاروں کا گانا سنیں گے ـ

وزیر بائی پونہ‌والی انوری بیگم بنارس‌والی علی بخش قصور والے فرحت جہاں بیو جے پور والی

ان دونوں تاریخوں میں رات کو نو بجکر دس منٹ سے موسیقی کی محفلیں پیش کی جارھی ھیں ۲۲ ـ کو ھماری نشریات گیارہ اور ۲۳ ـ کو ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رھیں گی اس کے علاو ۲۵ ـ اور ۲۶ کو بھی یہ فن کار ھمارے پروگرام میں حصہ لے رھے ھیں ـ ۲۹ ـ کو بمبئی والے صادق علی اختر سے عام پسند اور مس ویمل چور گھوڑے سے استادی گانے سنئے ـ

ھر پیر کو فرمایشی ریکارڈوں اور ھر چہار شنبہ کو یوروپین موسیقی کا پروگرام پیش کیا جاتا ھے ـ

فیچر پروگرام زیر نظر نیم ماھی کے قابل ذکر فیچر حسب ذیل ھیں ـ

۱۶ ـ تیر کو صبح کے پروگرام میں دس بجکر پینتالیس منٹ سے جناب یحیی صدیقی صاحب کا لکھا ھوا فیچر ''پردیسی،، نشر ھوگا ـ ۲۰ ـ تیر کو رات کے دس بجے سے جناب غلام ربانی صاحب کے خاکے '' نظارے،، سنئے ـ

۲۳ ـ تیر کو صبح میں دس بجکر پینتالیس منٹ پر جنابہ سلطانی معراج علی کا لکھا ھوا فیچر '' چلو سینما چلیں ،، نشر ھوگا ـ

۳۰ ـ تیر کو صبح کے پروگرام میں دس بجکر پینتالیس منٹ سے فیچر '' رنج و غم،، نشر ھوگا جسے محی الدین حسن صاحب نے لکھا ھے

٢١ - تیر کو بچوں کے پروگرام میں جناب اویس احمد صاحب ادیب کا لکھا ہوا معلوماتی فیچر ” میں آگرہ ہوں “ نشر ہوگا۔

٢٨ - تیر کو بچوں کے پروگرام میں پریم چند جی کی ایک کہانی سے مرتب کیا ہوا فیچر ” شوالہ “ نشر ہوگا جسے عبدالرحمن خان صاحب نے مرتب کیا ہے۔

بچوں کا پروگرام | زیر نظر نیم ماہی میں بچوں کے پروگرام کے قابل ذکر اجزاء یہ ہیں -

١٦ - تیر ” دیوانی ہانڈی “ (لڑکیوں کے لئے)

٢٠ - ” مشاعرہ “

٢٢ - ” سالگرہ ہا یونی “ (خاص پروگرام)

٢٧ - خاکہ - منظوم کہانیاں ، جانوروں کی بولیاں اور لطیفے (خاص پروگرام) -

٢٨ - فیچر

٢٩ - ” دیوانی ہانڈی “ (لڑکیوں کے لئے) آپاؤں کا ملا جلا پروگرام۔ ہر پیر کو ننھوں کے لئے پروگرام نشر کیا جائے گا -

ہر اتوار کو خطوں کے جواب سنائے جاتے ہیں - ہر ہفتہ کو نیا معمہ اور حل کرنے والوں کے نام سنئیے گا -

مشاہیر سے ملاقات

(مرزا فرحت اللہ بیگ مرحوم کی یہ تقریر جو انہوں نے ۱۲ - خورداد کو نشر فرمائی تھی ہم تبرکاً شائع کر رہے ہیں - کسے خبر تھی کہ یہ ان کی آخری تقریر ہو گی - مرزا صاحب کی موت سے اردو ادب میں ایک صاحب طرز مزاحیہ نگار کی جو جگہہ خالی ہو گئی ہے وہ مشکل ہی سے پر ہوسکے گی -

اردو کے پرانے بادہ خوار اب اٹھتے جاتے ہیں - مرزا صاحب بھی ان '' باقیات الصالحات،، میں سے تھے جنہوں نے سر سید کے ساتھیوں کا زمانہ دیکھا ، مولانا نذیر احمد جیسے با کمال سے شرف تلمذ حاصل کیا ، اور جب خود لکھنا شروع کیا تو اردو کی ظرافت نگاری میں ایک خاص مقام پیدا کر لیا - جو شوخی اور ظرافت مرزا صاحب کی تحریروں میں تھی - وہی طرز انکی زندگی میں بھی رچ پچ گیا تھا - ان کی زندگی عبارت تھی شگفتگی اور زندہ دلی سے - وہ خوش جئے اور دوسروں کو خوش جینے کی تلقین کرتے رہے - ہنستے ہنساتے ہی انہوں نے زندگی کا کٹھن سفر ختم کر دیا - اور جب آخری وقت آپہونچا تو اس خاموشی سے رخصت ہو گئے کہ کسی کو خبر نہ ہوئی -
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا ،،)

کوئی مہینہ بھر ہوتا ہے کہ مہتمم صاحب نشریات نے مجھ سے کہا تھا کہ ''مشاہیر سے ملاقات ،، کے عنوان سے آپ ایک تقریر نشر کیجئے - اس کا جواب میں نے یہ دیا کہ میں مشاہیر سے ملا ہی نہیں - ایسی صورت میں تقریر کیا کروں - مجھے معاف کیا جائے '' مگر ان کے اصرار نے تقاضہ کی شکل اختیار کر لی - اس لئے میں اس وقت اون پرانے نقشوں کو آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں جو اب تک میری نظر سے گزریں ہیں - لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ آپ اس تقریر سے اتنا لطف نہ اٹھا سکیں گے جتنا اس مضمون پر دوسرے لوگوں کی تقریروں سے اٹھا چکے ہیں یا آئندہ اٹھانے والے ہیں - چند مشاہیر کا ایک خاکہ سا آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں تاکہ ان کا اور ان کی مجلس کا رنگ آپ کی آنکھوں کے سامنے پھر جائے - تو پھر بسم اللہ سنئے جہاں تک میری یاد کام کرتی ہے دھلی کے مشاہیر میں سب سے پہلے جن سے مین ملا ہوا وہ حکیم محمود خاں مرحوم ہیں - ایسا حکیم ہندوستان اب تک پیدا نہ کرسکا - نہایت وجیہہ اور

خوبصورت آدمی تھے- بہت گورا رنگ تھا سر پر پھٹے تھے - گول بھری ہوئی ڈاڑھی تھی جسکو یہ روزآنہ کئی دفعہ چڑھاتے تھے - جامہ زیبی غضب کی تھی - کسرتی بدن تھا- نہایت سفید ململ کا انگرکھا سفید پایجامہ اور دوپلی ٹوپی پہنتے تھے مطب میں آتے تو معلوم ہوتا تھا کہ فرشتہ رحمت آگیا ھے طبعیت میں غصہ بہت تھا لیکن غریبوں کے آگے یہ حد سے زیادہ جھکتے تھے - ان کے اوصاف معلوم کرنے میں تو مولانا حالی مرحوم کا وہ مرثیہ دیکھئے جو حکیم صاحب کے انتقال پر انہوں نے لکھا ھے -

تو صاحب ایک روز کا ذکر ھے کہ مطب گرم تھا - سینکڑوں مریض سلسلہ وار بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب آکر آخری صف میں ٹک گئے مگر کھانس کھانس کر سارے مطب والوں کا ناک میں دم کردیا - ہوتے ہوتے ان کا بھی نمبر آیا انہوں نے اپنی بپتا بیان کی کہ دنیا بھر علاج کرچکا ہوں کھانسی کسی طرح نہیں جاتی حکیم صاحب نے نسخہ لکھکر ان کے حوالہ کیا انہوں نے نسخہ پڑھا اورکہا واہ حکیم جی واہ یہ نسخہ تو میں کئی مہینے تک پی چکاہوں رتی بھر فایدہ نہیں ہوا - جیب میں سے نسخوں کی ایک گڈی نکالی اور اس میں سے چھانٹ کر ایک نسخہ حکیم جی کے حوالہ کیا - دیکھا تو واقعی دونوں نسخوں میں رتی برابر فرق نہیں تھا - حکیم جی نے کہا " میاں تمہارے اور میرے نسخہ میں یہ فرق ھے کہ میرے نسخہ کے اوپر "ھوالشافی " لکھا ہوا ھے اور تمہارے ھاں صرف دو لکیریں ھیں بھلا جس نسخہ پر اللہ کا نام نہ ھو وہ کیا خاک فائدہ کریگا ، ان صاحب نے اعتراض کیا حکیم صاحب نے بڑی نرمی سے کہا کہ میاں پیوتو دو تین روز کے بعد آکر کیفیت بیان کرنا - خدا کی قدرت دیکھئے کہ تیسرے روز میں پھر نبض دکھانے مطب میں گیا وہ صاحب بھی آئے بالکل اچھے تھے کھانسی نام کو نہیں تھی - حکیم جی کے دونوں ھاتھ پکڑ کررونے لگے اور بہت کچھ تعریف کی اور آخر میں کہا "حکیم صاحب یہ بتایئے کہ یہ کیا بات ھے کہ یہی نسخہ پہلے اثر نہ کرے اور اب مرض کو جڑ مول سے اکھیڑ کر پھینک دے" - حکیم صاحب نے کہامیاں بات یہ ھے کہ دوا وقت پر کام کرتی ھے - جن حکیم جی نے تم کو پہلے یہ نسخہ دیا تھا وہ دوا کا اثر تو جانتے تھے لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ دوا دینی کسوقت چاھئے-ھر چیز وقت پر کام کرتی ھے ورنہ تم جانتے ھی ھو کہ اور تو اور بے وقت کی راگنی بھی بری معلوم ھوتی ھے اس کے بعد میری طرف دیکھکر کہنے لگے " میاں صاحبزادہ سمجھے- وقت پر پڑھنا اور وقت پر کھیلنا "، یہ سبق میرے لئے تو کیا ساری دنیا والوں کے لئے ھے - مگر اللہ کے فضل سے عمل کون کرتا ھے -

حکیم محمود خاں مرحوم کے صاحبزادے حکیم عبدالمجید خاں مرحوم ھیں نباضی میں ان کا جواب اب تک پیدا نہیں ھوا یہ اتنے وجیہ تو نہیں تھے مگر دھلی کے خوبصورت لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے - ورزش سے بدن بنا ھوا تھا - سرخ و سفید رنگ تھا سیاہ ڈاڑھی تھی - مگر ذرا ھلکی - یہ بھی انگرکھا پہنتے تھے مگر اکثر اس پر صدری ھوتی تھی - آنکھوں میں بلا کی روشنی تھی اور طبیعت بھی ویسی ھی

تیز تھی ۔ ان کا طب یونانی ایورویدک پر بڑا احسان ہے۔ انہوں نے ہی اس طبیہ کالج کی بنیاد ڈالی جسکو ان کے چھوٹے بھائی حکیم اجمل خاں نے تکمیل کو پہنچایا اور جسکی وجہ سے ہزاروں اچھے اچھے طبیب اورویدہندوستان میں پیدا ہوگئے ۔ حکیم عبد المجید خاں کے مطب کا بھی ایک واقعہ سن لیجئے ایک روز میں بیمار ہوکر نبض دکھانے ان کے ہاں گیا۔ ان کے مطب کا یہ رنگ تھا کہ وہاں چھوٹے بڑے میں فرق نہیں کیا جاتا تھا۔ جو جس نمبر سے آتا اوسی نمبر سے بیٹھتا۔ اس روز ایک حیدرآباد والے صاحب شیروانی زیب تن تھی سر پر دستار کمر میں بکلوس تھا پہلے تو انہوں نے اگلی صف میں جگہ نکالنے کی کوشش کی مگر جب اس میں ناکامی ہوئی تو سلسلہ میں آکر جم گئے ہوتے ہوتے ان کی نبض دیکھنے کا نمبر آیا انہوں نے نہایت ادب سے ایک اشرفی نذر کی حکیم جی نے کہا کہ ”مطب میں فیس نہیں لیا کرتا“ انہوں نے جواب دیا ”حکیم جی مفت میں کوئی بھی دل لگا کر علاج نہیں کرتا ۔ حکیم جی نے کہا ”مجھے بھی آزما لیجئے“ یہ کہہ کر انہوں نے نبض دیکھنے کے بعد کہا فرمائیے کیا حال ہے اب وقت کی بات دیکھئے کہ ان کے منہ سے نکل گیا کہ ”حکیم جی اگر میں نے حال بیان کیا تو آپ نے نبض ہی کیا دیکھی“ بھلا مجید خاں سے یہ بات کہی جائے اوران کو تاؤ نہ آئے کہنے لگے کہ آپ بیٹھ جائیے میں آپ کی نبض آخر میں دیکھونگا میں نے دل میں کہا ”میاں فرحت ذرا ٹھیر جاؤ اب مزہ آئے گا“ چنانچہ میں نبض دکھا ایک کونہ میں جا بیٹھا ۔ جب سب مریضوں سے حکیم جی نبٹ چکے تو کہا ”صاحب اب آپ آئیے“ وہ سامنے جا بیٹھے حکیم جی بڑی دیر تک ان کی نبض دیکھتے رہے ۔ اس کے بعد کہا فرمائیے اب آپ اپنا حال کہتے ھیں یا میں کہوں انہوں نے کہا ”آپ ہی فرمائیے“ مجید خاں نے کہا ”دیکھئے جہاں میں غلطی کروں فوراً مجھے ٹوک دیجئے یہ نہ ہو کہ آپ اس معاملہ میں میری رعایت کریں ۔ اس کے بعد انہوں نے مریض کا حال بیان کرنا شروع کیا کہ پہلے تم کو یہ مرض ہوا اس کے بعد یہ ہوا۔ اس کے بعد اوس نے یہ رنگ اختیار کیا ۔ یوں ہوا یوں ہوا۔ یوں ہوا اور اب تمہاری یہ حالت ہے ”وہ بیچارہ جی ہاں جی ہاں کہتا جاتا تھا۔ اور یہ برابر حال بیان کئے جاتے تھے اس کے بعد ان سے کہا کہ اب آپ کیا علاج فرماتے ھیں انہوں نے کہا ”تمہارا علاج میرے پاس نہیں ہے کسی اور سے مشورہ کرو ۔ تمہیں میرا امتحان لینا تھا وہ لے لیا ۔ اگر کسی تشخیص میں غلطی ہو جاتی تو میری تمام عمر کی کمائی ہوی عزت خاک میں ملجاتی ۔ وہ غریب بہت رویا حکیم صاحب کے دوست بہت سر ہوئے مگر حکیم صاحب یہ کہہ کر اٹھ گئے کہ جو شخص طالب امداد ہو کر معاملہ کو سمجھانے میں مدد کرنے والے کا ہاتھ نہ بٹائے اس سے کنارہ ہی کرنا بہت اچھا ہے آج کل کے زمانہ میں ان کے اس قول پر عمل کرنے کی بڑی ضرورت ہے ۔

حکیم عبدالمجید خاں مرحوم کے چھوٹے بھائی حکیم محمد اجمل خاں مرحوم تھے کون ہوگا جو ان کے نام سے واقف نہ ہو ۔ میرے بھائی جتنے اپنے فن میں ماہر تھے اتنے ہی یہ سیاسیات میں ماہر تھے گاندھی جی ان کی حد سے زیادہ عزت کرتے اور ان کی رائے سے کبھی اختلاف نہیں کرتے تھے ۔ ایک دفعہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ حکیم صاحب کے مکان پر ہو رہا تھا اور گاندھی جی

یہ کہہ رہے تھے کہ میں نے حکیم جی جیسا ٹھنڈے دل کا آدمی نہیں دیکھا ان کو کتنا ھی جوش دلاؤ یہ جب رائے ظاھر کریں گے بڑے ٹھنڈے دل سے ظاھر کریں گے'' یہاں یہ باتیں ھو رھی تھیں کہ دلی کے کوئی ھزار بارہ سو آدمی حکیم صاحب کے مکان پر چڑھ آئے وجہ یہ تھی کہ وھاں والوں کو یہ خیال پیدا ھو گیا تھا کہ حکیم جی کانگریس والے سے ملکر مسلمانوں کو نقصان پہنچادیں جب حکیم صاحب کو ان لوگوں کا آنا معلوم ھوا تو وہ بغیر کسی گھبراھٹ کے جلسہ سے اٹھے لوگوں نے روکنا بھی چاھا مگر وہ نہ مانے اور سیدھے اس مشتعل مجمع کے سامنے جا کھڑے ھوئے اور کہا کہ '' دیکھو بھائیو اگر تم سمجھتے ھو کہ میں تمہارا دشمن ھوں تو مجھے یہیں ختم کردو میں اپنا خون معاف کرتا ھوں ورنہ مجھے میرا کام کرنے دو۔ اجمل خاں تمہیں کبھی دغا نہ دیگا غرض انہوں نے کچھ اس طرح کی باتیں کیں کہ تھوڑی دیر میں مجمع کا جوش ٹھنڈا ھو گیا اور وہ ان کو دعائیں دیتا ھوا منتشر ھو گیا کیا حکیم صاحب کا یہ طرز عمل آج کل کے ان لیڈروں کیلئے شمع ھدایت نہیں ھے۔ جو لوگوں کو بھڑکا دیتے ھیں اور خود پیچھے ھٹ جاتے ھیں اور غریبوں کے لئے خون خرابے کرادیتے ھیں۔

اب ایک ایسے شخص سے میرے ملنے کا حال سنئے جو اپنے فرقہ میں نبی سمجھا جاتا ھے اور دوسرے فرقہ والے خدا جانے اس کو کیا کچھ نہیں کہتے یہ کون ھے جناب مرزا غلام احمد خاں مرحوم قادیانی بانئی فرقہ احمدیہ۔ ان سے میرا یہ رشتہ ھے کہ میری خالہ زادبہن ان سے منسوب تھیں اس لئے یہ جب کبھی دلی آتے تو مجھے ضرور بلا بھیجتے اور پانچ روپیہ دیتے۔ چنانچہ دو تین دفعہ ان سے میرا ملنا ھوا مگر میں یقین دلاتا ھوں کہ انہوں نے کبھی مجھ سے ایسی گفتگو نہیں کی جس کو تبلیغ کہا جاسکے۔ میں اس زمانے میں ایف۔ اے میں پڑھتا تھا زیادہ تر مسلمانوں کی تعلیم کا ذکر ھوتا تھا اور اس پر وہ افسوس ظاھر کیا کرتے تھے کہ مسلمان اپنی مذھبی تعلیم سے بالکل بےخبر ھیں اور جب تک مذھبی تعلیم عام نہ ھوگی اس وقت تک مسلمان ترقی کی راہ سے ھمیشہ ھٹے رھینگے۔ میرے ایک چچا تھے جن کا نام مرزا عنایت اللہ بیگ (مرحوم) تھا یہ بڑے فقیر دوست تھے۔ تمام ھندوستان کا سفر فقیروں سے ملنے کے لئے کیا بڑی بڑی سخت ریاضتیں کیں۔ چنانچہ اس سے ان کی محنت کا اندازہ کرلیجئے کہ تقریباً چالیس سال تک یہ رات کو نہیں سوئے صبح کی نماز پڑھکر دو ڈھائی گھنٹے کے لئے سو جاتے ورنہ سارا وقت یاد الٰہی میں گزارتے۔ ایک دن میں جو مرزا غلام احمد صاحب کے ھاں جانے لگا تو چچا صاحب قبلہ نے مجھ سے کہا '' بیٹا میرا ایک کام ھے وہ کر دو اور وہ کام یہ ھے کہ جن صاحب سے ملنے تم جا رھے ھو انکی آنکھوں کو دیکھو کہ کس رنگ کی ھیں '' مین سمجھا بھی نہیں اس سے ان کا کیا مطلب ھے مگر جب مرزا صاحب کے پاس گیا تو بڑے غور سے ان کی آنکھوں کو دیکھتا رھا۔ مین نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ھوتا ھے۔ اسی سلسلہ میں مین نے بھی خود ان کو بھی ذرا غور سے دیکھا کیونکہ اس سے پہلے جو میں ان کے پاس جاتا تھا تو ھمیشہ نیچی آنکھیں کرکے بیٹھتا تھا اس دفعہ

مین نے دیکھا ان کا چہرہ بہت با رونق ہے۔ سر پر کوئی دو دو انگل کے بال ہیں۔ ڈاڑھی خاصی نیچی ہے۔ آنکھیں جھکی جھکی ہیں۔ بات کرتے ہیں تو بہت متانت سے کرتے ہیں مگر بعض وقت جھلا بھی جاتے ہیں۔ بہر حال وہاں سے واپس آنے کے بعد مین نے چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے۔ انہوں نے کہا ''فرحت دیکھو اس شخص کو برا کبھی نہ کہنا فقیر ہے اور یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے عاشق ہیں،، میں نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا۔ فرمایا کہ جو اہل دل آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے خیال میں ہر وقت غرق رہتا ہے اسکی آنکھوں میں سبزی آجاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہران میں دوڑ رہی ہے مین نے اس وقت توان سے اس کی وجہ نہیں پوچھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ سب فقرا٫ اور اہل طریقت اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا رنگ سبز ہے۔ اسی کا عکس آپ کا زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے،،

بہر حال یہ ایک فقیراور فقیردوست کی رائے تھی جو میں نے عرض کردی۔ اس کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

دلی میں میری ملاقات دو بڑی شخصیتوں سے بہت رہی ہے۔ ایک مولوی نذیر احمد مرحوم اور دوسرے ریورینڈ سی رالف اینڈروز مگر ان دونوں کے متعلق میں سب کچھ کہہ چکا ہوں اوراب یہاں اس کا دوھرانا کچھ اچھا معلوم نہیں ہوتا البتہ مولوی نذیر احمد مرحوم کی اس ایک گفتگو کو کھے دیتا ہوں جو ان کی کہانی کہتے وقت چھوٹ گئی تھی۔ ہوا یہ کہ ایک دن بہ ذکر چھڑا کہ مولوی صاحب اب آپ نے لکچر دینے کیوں بند کردیئے ہیں آپ کی یہ کنارہ کشی زبان اردو پرایک ظلم ہے اس کا انہوں نے جو جواب دیا وہ انہی کے الفاظ میں کہے دیتا ہوں کہنے لگے'' میاں ہرکام ایک خاص وقت میں مزہ دیتا ہے وقت گزر جانے کے بعد اس میں مزہ نہین رہتا ہمارا بھی کسی زمانہ میں ایک طائفہ تھا مجلس گرم ہوتی ہمارا طائفہ جاتا۔ ایک صاحب روں۔ روں۔ روں۔ روں اپنی سارنگی بجاتے جانتے ہو کہ یہ کون تھے یہ تھے حالی دوسرے تن تن۔ تن تن مجیری بجاتے یہ کون تھے۔ شبلی ایک صاحب دنا دن دنا دن طبلہ کھونکتے یہ کون تھے۔ نذیر احمد۔ اب رہیں گانے والی کہ وہ بھاؤ بتاتیں ھاتھ پھیلاتیں اورکہتیں۔ '' لاچندہ۔ لاچندہ۔ لاچندہ،، یہ کون تھیں۔ سر سیّد احمد۔ اری بھئی جب وہی نہیں جس کےلئے یہ سارے جتن کئے جاتے تھے تو طائفہ ٹوٹ کر ٹھکانے نہ لگ جاتا تو اور کیا ہوتا قسم اللہ کی : اب میرا کسی جگہ لکچر دینے کو جی نہیں چاہتا لوگوں کی تنہا تھمی سے تو چلا جاتا ہوں مگر میرے آج کل کے لکچروں اور پہلے کے لکچروں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ میاں جب کسی کام کرنے کو دل ہی نہ چاہے تو وہ کام اچھا ہوتو کیسے ہو،،۔

اس سلسلہ میں مولانا شبلی مرحوم کا ذکر آگیا ہے تو لیجئے ایک واقعہ ان کا بھی سن لیجئے مولانا شکل سے تو بالکل مولانا معلوم ہوتے تھے۔ ڈاڑھی بھی تھی شملہ بھی تھا کبھی کبھی

جبہ بھی پہن لیتے تھے مگر خیالات بالکل دھریوں کے سے تھے۔ گھر میں غلطی سے پڑی ہوئی بندوق چلنے کی وجہ سے ایک ٹانگ ضائع ہو گئی تھی۔ اس لئے لکڑی کی ٹانگ لگانی پڑی۔ تو صاحب ہوا یہ کہ ایک روز شام کے وقت کاچی گوڑہ میں ڈاکٹر حامد علی صاحب کے مکان پر محفل گرم تھی۔ مولانا شبلی بھی تھے مسعود علی صاحب محوی اور چند حضرات تھے۔ میں بھی ڈاکٹر صاحب کے مکان کے قریب ہی رہتا تھا کبھی کبھی ان کے ہاں چلا جاتا تھا اور اس روز بھی چلا گیا کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے کسی مذہبی معاملہ پر بحث ہو رہی ہے لوگ حجتیں کرتے ہیں اور مولانا شبلی اپنی منطق کے زور سے زچ کر دیتے ہیں جب لوگ بحث کرتے کرتے تھک گئے تو مولوی مسعود علی صاحب نے مولانا روم کا یہ شعر پڑھا :

پائے استدلالیاں چوبیں بود * پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

یعنی ان منطق بگھارنے والوں کا پاؤں لکڑی کا ہوتا ہے اور تم جانتے ہی ہو کہ لکڑی کا پاؤں کتنا کمزور ہوتا ہے یہ سنناتھا کہ مولانا شبلی ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ بھئی میں ہارا اور تم جیتے۔ ہمارا تمہارا تصفیہ مولانا روم نے کردیا اور بتادیا کہ جس کا پاؤں لکڑی کا ہے وہ کٹ حجتی کررہا ہے مجھ سے پوچھو کہ لکڑی کا پاؤں کسقدر ناقابل بھروسہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے گفتگو کا رخ بدلدیا اور دوستوں میں جو ذرا سے لطانی پیدا ہوگئی تھی وہ رفع ہوگئی۔

پنڈت موتی لعل نہرو آنجہانی سے ملکر جیسا میرا دل خوش ہوا وہ بیان نہیں کرسکتا۔ ان کی تقریریں میں دو دفعہ اسمبلی میں سن چکا تھا ان کے ہر فقرہ کا کوئی مقصد ہوتا تھا اور ہر لفظ میں جان۔ اس کے بعد میرا ملنا ان سے اس وقت ہوا جب وہ حیدرآباد میں آکر نواب مرزا یار جنگ بہادر کے پاس ٹھیرے وہ دودفعہ ہائیکورٹ دیکھنے آئے اس وقت ان سے ملنا ہوا اور دو ایک دفعہ میں خود نواب صاحب کے مکان پر جاکر ان سے ملا بڑا با رونق سرخ و سفید چہرا تھا۔ سفید موچھیں تھیں سفید لباس تھا۔ بڑی بڑی روشن آنکھیں تھیں۔ غرض ایسی اچھی شکل تھی کہ دیکھنے سے دل نہیں بھرتا تھا اور اردو تو ایسی بولتے تھے کہ تعریف نہیں ہوسکتی جب ہائیکورٹ کی لائبریری میں نے ان کو دکھائی تو کہنے لگے۔ بھئی لائبریری تم نے تو خوب جمع کی ہے یقین مانو کہ اس جیسی لائبری ہندوستان کی کسی ہائیکورٹ میں نہیں ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ ان کتابوں کو کوئی دیکھتا بھی ہے یانہیں اب آپ ہی بتائیے کہ میں اس کا جواب کیا دیتا کیونکہ اللہ کے فضل سے ہمارے ہاں کے لوگوں کا ان کتابوں کا دیکھنا تو رہا ایک طرف کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کتب خانہ میں کیا کیا کتابیں ہیں۔ میں نے دو ایک دفعہ ان سے ہندوستان کی پالٹکس پر بھی گفتگو کی اور انہوں نے بڑی خوبی سے ہر بات کو بیان کیا۔ خدا جانے یہ کیا بات تھی کہ ان کا مسلمانوں سے بیحد میل جول تھا مگر ان کو توقع نہیں تھی کہ مسلمانوں اور ہندؤں میں کوئی ایسا تصفیہ ہوسکے گا جو دونوں کے لئے قابل قبول ہو۔ خیر یہ ایسی باتیں ہیں کہ چپکے چپکے کانوں میں کی جاسکتی ہیں نشر نہیں ہوا کرتی اس لئے اس بارے میں خاموش ہی رہنا بہتر ہے جس طرح نوابوں کی طرح انہوں نے اپنی

زندگی گزاری تھی اور جس طرح آخر زمانہ میں انہوں نے یہ زندگی گزاری اسکو دیکھنے کے بعد صرف یہ ھی کہا جاسکتا ھے کہ جب تک کوئی اتنا ایثار نہ کرے لیڈر ہونے کا نام نہ لے -

حیدر آباد آنے کے بعد یہاں جو مشاہیر تھے ان سے میرا ملنا جلنا بہت رہا اور ابتک ھے۔ مگر مجھے کچھ پرانی باتیں بیان کرنے میں مزہ آتا ھے اس لئے انھی کو میں نے آپ کے سامنے پیش کردیا اور بھی کچھ سناتا مگر وقت ختم ہو رہا ھے اس لئے اس صحبت کو ختم سمجھئے - والسلام

مرزا فرحت اللہ بیگ

بشارت

چہرے پہ بکھر جائیں گے انوار تبسم ۔ پیشانیٔ گیتی کی شکن کل نہ رہے گی
اٹھتی ہے نقاب رخ لیلائے حقیقت تاریکی اوہام کہن کل نہ رہے گی
پائے گی دلاویزی ملبوس عروسی بے نور سحر مثل کفن کل نہ رہے گی
کھل جائے گا سب پر در میخانہ عشرت افراط غم و رنج و محن کل نہ رہے گی
ہو جائے گی انسان کی فطرت متوازن بیگانگی روح و بدن کل نہ رہے گی
بھائے گی زمانے کو ادا حسن عمل کی یہ دلکشی حسن سخن کل نہ رہے گی
آزادی افکار کے گل دل میں کھلیں گے یہ خار غلامی کی چبھن کل نہ رہے گی
دنے کے لئیے قمری و بلبل کو چمن میں منت کشی زاغ و زغن کل نہ رہے گی
شمشاد صفت بستہ آئین گلستاں بوئے گل و نسرین و سمن کل نہ رہے گی
افسردہ شگوفوں کے جنازوں میں پریشاں مانند صبا روح چمن کل نہ رہے گی
ہمت کے دھنی شاد و سرافراز رہیں گے یہ سرکشی و دار و رسن کل نہ رہے گی
فریاد کناں سینہ خاور میں مقید آزادی مشرق کی کرن کل نہ رہے گی

پر ہول فضاء حسرت صد شام غریباں
یہ کیفیت صبح وطن کل نہ رہے گی

از
سید سکندر علی صاحب وجد

جمعہ ۱۶ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۶ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

وقت	پروگرام
۸ - ۰	تلاوت کلام پاک معہ تفسیر - قاری محمد عبدالباری
۸ - ۱۵	نعت
۸ - ۲۵	علی بخش اور ساتھی - قوالی
۸ - ۵۵	خبریں
۹ - ۰	علی بخش اور ساتھی - قوالی
۹ - ۱۵	للتا بائی - عام پسند گانے
۹ - ۳۰	معین الدین - غزلیں
۹ - ۴۵	علی بخش اور ساتھی - قوالی
	ساعت خواتین
۱۰ - ۰	"میری پسند کے کام" تقریر - مسز رابعہ برنی
۱۰ - ۱۰	خواتین اور ادب "تقریر - مس محبوب محمود
۱۰ - ۲۰	للتا بائی - ٹھمری
۱۰ - ۳۰	"چند مفید ورزشیں" تقریر - نجم النساء بیگم
۱۰ - ۴۰	"اپنی باتیں"
۱۰ - ۴۵	"پردیسی" فیچر نوشتہ محی صدیقی
۱۱ - ۱۵	ریکارڈ سنئیے
۱۲ - ۰	ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

وقت	پروگرام
۵ - ۰	علی بخش اورساتھی- قوالی
۵ - ۱۵	للتا بائی - عام پسند گانے
۵ - ۳۰	معین الدین - غزلیں
۵ - ۴۵	امان اللہ خان - خیال
۶ - ۰	عربی نشریات "سیرۃ ابی بکر صدیق رض" تقریر حبیب مصطفیٰ- موسیقی- احمد بن سیف اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰	علی بخش اور ساتھی - قوالی
۶ - ۴۵	للتا بائی - عام پسند گانے
۷ - ۰	امان اللہ خاں - استادی گانے
۷ - ۱۵	بچوں کے لئے اپنی پسند کے ریکارڈ
۷ - ۴۵	للتا بائی - عام پسند گانے
۷ - ۵۰	"جھلکیاں"
۸ - ۰	معین الدین - غزل
۸ - ۱۰	"میرے پسندیدہ شاعر" تقریر - مسلم ضیائی
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
	"دور رس" خاص پروگرام
۹ - ۱۰	تلاوت کلام پاک-قاری محمد عبدالباری
۹ - ۲۰	علی بخش اور ساتھی - قوالی
۹ - ۴۰	امان اللہ حان - خیال
۹ - ۵۵	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ - ۵	للتا بائی - ٹھمری
۱۰ - ۱۵	علی بخش اورساتھی- قوالی
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

شنبہ ۱۷ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۷ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

وقت	پروگرام
۸ - ۰	ریکارڈ

٨ - ٥٥	خبریں
٩ - ٠	ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

٥ - ٠	مس وتسلا مدھولکر - استادی گانے
٥ - ١٥	محسن خان - گیت
٥ - ٢٥	محمد رفیع الدین - بلبل ترنگ
٥ - ٣٠	مس وتسلا مدھولکر - بھجن اورپد
٥ - ٤٥	سید حسین علی - غزل اور گیت
٦ - ٠	تلنگی نشریات کرشنا دیو رایا - تقریر - پرتاب ریڈی - شوقین فنکاروں سے موسیقی سنئیے
٦ - ٣٠	محسن خان - غزل اور گیت
٦ - ٤٥	مس وتسلا مدھولکر - استادی گانے
٧ - ٠	اسٹوڈیو فنکار - دادرا اور غزل
٧ - ١٥	بچوں کے لئے ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی - موھن لعل گانا - کہانی - ریکارڈ - تقریر - معمہ
٧ - ٤٥	سید حسین علی - غزلیں
٨ - ٠	وتسلا مدھولکر - بھجن
٨ - ١٠	"اردو شاعری اور خمریات"، تقریر علی احمد جلیلی
٨ - ٢٥	ریکارڈ
٨ - ٣٠	اردو میں خبریں
٨ - ٤٥	انگریزی میں خبریں
٩ - ٠	تلنگی میں خبریں
٩ - ١٠	وتسلا مدھولکر - استادی گانے
٩ - ٢٥	محسن خان - گیت
٩ - ٤٠	اسٹوڈیو آرکسٹرا پر دو طرزیں
٩ - ٥٠	سید حسین علی - غزل اور گیت
١٠ - ٠	اسٹوڈیو فنکار - داد رے
١٠ - ١٥	مس وتسلا مدھولکر - عام پسند گانے
١٠ - ٣٠	ترانہ دکن

یکشنبہ ١٨ - تیر سنہ ١٣٥٦ ف م

١٨ - مئی سنہ ١٩٤٧ء

صبح — پہلی نشر

٨ - ٠	"رنگا رنگ"، (ریکارڈ)
٨ - ٥٥	خبریں
٩ - ٠	ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

٥ - ٠	کملا بائی - خیال
٥ - ١٥	محمد یعقوب - دادرا اورغزل
٥ - ٣٠	کملا بائی - عام پسند گانے
٥ - ٤٥	محمد یعقوب - غزل اور گیت
٦ - ٠	مرھٹی نشریات بھجن - شنکر راؤ - اخباری تبصرہ "نئی کتابیں"، پروفیسر جوشی بھجن شنکر راؤ
٦ - ٣٠	شرف الدین - غزلیں
٦ - ٤٥	کملا بائی - خیال
٧ - ٠	محمد یعقوب - گیت
٧ - ١٥	بچوں کے لئے خطوں کے جواب
٧ - ٤٥	"دادرے"، - (ریکارڈ)
٨ - ٠	بانسری اور وائلن پر دوگانے
٨ - ١٠	"طباعت اور اشاعت"، تقریر احمد مکی
٨ - ٢٥	ریکارڈ
٨ - ٣٠	اردو میں خبریں
٨ - ٤٥	انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ کملا بائی - عام پسند گانے
۹ - ۲۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۵ شرف الدین - عام پسند گانے
۹ - ۴۵ کملا بائی - پد
۱۰ - ۰ ''غنائی خاکہ''
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۱۹ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۹ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر
۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر
۵ - ۰ ''ان کو سنئے''
بدیع الزماں خاں
غلام بھیک خاں
تسنیم حسین خاں
۶ - ۰ فارسی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ
''سالگرہ ھمایونی'' نظم - ریحانی
۶ - ۳۰ عبد المجید خاں - عام پسند گانے
۶ - ۴۵ تسنیم حسین خاں - خیال
۷ - ۰ عبدالمجید خاں - عام پسند گانے
۷ - ۱۵ ننھوں کا پروگرام
۷ - ۴۵ عبدالمجید خاں
عام پسند گانے
۸ - ۰ لکشمن راؤ - گیت
۸ - ۱۰ ''فلسفہ کی کہانی'' ڈاکٹر ظہیرالدین

۸ - ۲۵ امیر بخش - سارنگی
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ ''اپنی اپنی پسند'' سننے والوں کے
پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۰ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۰ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر
۸ - ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
پنڈت رام نواس شرما
۸ - ۱۰ بھجن (ریکارڈ)
۸ - ۳۰ نور جہاں بیگم - خیال اور ٹھمری
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر
۵ - ۰ نورجہاں بیگم - استادی گانے
۵ - ۱۵ منوھر راؤ - بھجن اور پد
۵ - ۳۰ نور جہاں بیگم - ٹھمری اور دادرا
۵ - ۵۰ استاریا - بھجن
۶ - ۰ تلنگی نشریات
محفل ساز (ستار - طنبورہ - بانسری
'' ہندوستانی رقص کی ابتداء'' تقریر
جی پرکاش راؤ -
۶ - ۳۰ حیدرآباد کے فنکار (ریکارڈ)
ایم - اے روف - وملا بائی
خواجہ محمود بیگ - شاملا دیوی
کشن لعل

۷-۰ نورجہاں بیگم - عام پسند گانے

۷-۱۵ **بچوں کے لئے**

مشاعرہ

۷-۴۵ مس آینگار - دو فلمی گیت

۸-۰ استاریا - بھجن

۸-۱۰ " اس مہینے کے رسالے " تقریر

۸-۲۵ مس اینگار - فلمی گیت

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰ تلنگی میں خبریں

" دوررس " خاص پروگرام

۹-۱۰ " شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک "
پنڈت رام نواس شرما

۹-۱۵ نورجہاں بیگم - بھجن اور پد

۹-۳۰ منوہر راؤ - بھجن

۹-۴۵ نورجہاں بیگم - دادرا اور غزل

۱۰-۰ " نظارے " خاکے - جسے غلام ربانی نے لکھا ہے -

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ ۲۱ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۱ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**

۸-۰ ریکارڈ

۸-۵۵ خبریں

۹-۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

۶-۰ " محفل شوق "
شوقین فن کاروں کا پروگرام

۶-۵ شنکر راؤ - ستار

۶-۰ مرہٹی نشریات

مرہٹی پد - لیلاسوھنی - اخباری تبصرہ پد - لیلاسوھنی - تقریر - وسنت راؤ ستار - بھاؤ گیت - لیلا سوھنی

۶-۳۰ فلمی کہانی

۷-۱۵ **بچوں کے لئے**

" میں آگرہ ہوں " فیچر نوشتہ اویس احمد ادیب

۷-۴۵ شنکر راؤ - ستار

۸-۰ اونکار پرشاد - طبلہ

۸-۱۰ افسانہ - رشید قریشی

۸-۲۵ نعیم الدین - بلبل ترنگ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۴۵ انگریزی میں خبریں

۹-۰ تلنگی میں خبریں

۹-۱۰ یوروپین موسیقی

۹-۴۵ " جوش اور اس کی شاعری " انگریزی تقریر سعادت علی خاں

۱۰-۰ یوروپین موسیقی

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲۲ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۲ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

(سالگرہ ھمایونی کا خاص پروگرام)

صبح **پہلی نشر**

۸-۰ حیدرآباد کے فنکار (ریکارڈ)

۸-۵۵ خبریں

۹-۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ — وزیر بائی پونہ والی - ٹھمری
لاگے مورے نین

۵ - ۱۰ — علی بخش قصور والے - دادرا
سوتن گھر سیاں
کلام شاہانہ - ہیں وجہ امتیاز سری
عشق بازیاں

۵ - ۳۰ — انوری بیگم لکھنؤ والی - کلام شاہانہ
(۱) ہرایک شعلہ برق تجلی ہونہیں سکتا
(۲) دیکھکر چہرہ ترا ماہ درخشاں کی قسم

۵ - ۴۵ — فرحت جہاں بوجے پوروالی -
عام پسند گانے

۶ - ۰ — کنڑی نشریات
"سالگرہ مبارک،، خاص پروگرام
اخباری تبصرہ

۶ - ۳۰ — "پورب اور پنجاب،،

۷ - ۰ — کلام الملک

۷ - ۱۵ — لڑکیوں کے لئے
سالگرہ مبارک (خاص پروگرام)

۷ - ۴۵ — انوری بیگم - والاشان حضرت شجیع کا کلام
(۱) وہ کبھی اپنے مقابل نہیں ہونے پاتے
(۲) غم دل سنانے کو جی چاہتا ہے

۸ - ۰ — وزیر بائی پونہ والی - یمن کا خیال

۸ - ۱۰ — "مبارک دور عثمانی،، تقریر - جانکی پرشاد

۸ - ۲۵ — ریکارڈ

۸ - ۳۰ — اردو میں خبریں

۸ - ۳۵ — انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ — تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۰ — "خاص پروا گرام"
"ایک ہی ٹھمری،،
وزیر بائی - انوری بیگم - فرحت جہاں بیو
"کلام شاہانہ"
علی بخش قصور والے - فرحت جہاں بیو
انوری بیگم وغیرہ

۱۱ - ۰ — ترانہ دکن

جمعہ ۲۳ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۳ - مئی سنہ ۱۹۴۷ع

"سالگرہ ہمایونی" خاص پروگرام

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ — تلاوت کلام پاک معہ تفسیر - قاری محمد عبدالباری

۸ - ۱۵ — نعت

۸ - ۲۵ — محمد علی - نعتیہ گانے

۸ - ۳۵ — ظہور علی اور ساتھی - قوالی

۸ - ۵۵ — خبریں

۹ - ۰ — انوری بیگم - عام پسند گانے

۹ - ۱۵ — محمد علی - نعتیہ گانے

۹ - ۳۰ — ظہور علی اور ساتھی - قوالی

ساعت خواتین

۱۰ - ۰ — "یہ ہے زندگی،، تقریر عظمت عبدالقیوم خاں

۱۰ - ۱۰ — "بھولی ہوئی کہانی،، افسانہ - عظمت فضل رسول خاں

۱۰ - ۲۰ — وزیربائی - ٹھمری

۱۰ - ۳۰ — "ہم کیونکر ترقی کرسکتی ہیں" تقریر بیگم حسین علی خاں

۱۰ - ۴۰ — "اپنی باتیں،،

۱۰ - ۴۵ — "چلو سینما چلیں،، فیچر نوشتہ سلطانہ معراج علی

۱۱ - ۱۵ ریکارڈ سنئیے
۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ فرحت جہاں بیو - عام پسند گانے
۵ - ۱۵ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۵ - ۳۰ انوری بیگم - غزلیں
۵ - ۴۵ علی بخش قصور والے - عام پسند گانے
۶ - ۰ عربی نشریات
"حیدرآباد و حصار،، تقریر شیخ عبدالرحمن
موسیقی - مسرور بن مبروک
اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۶ - ۵۰ علی بخش قصور والے - کلام شاہانہ
۷ - ۰ وزیر بائی - دادرا اور غزل
۷ - ۱۵ بچوں کے لئیے
اپنی پسند کے ریکارڈ
۷ - ۴۵ استاد امیرحسن خان - طبلہ سولو
۷ - ۵۰ "جھلکیاں،،
۸ - ۰ ظہور علی اور ساتھی - قوالی
۸ - ۱۰ "مشاہیر سے ملاقات،، (عظمت اللہ خاں مرحوم) تقریر مرزا عصمت اللہ بیگ
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ "سالگرہ ھمایونی،،

موسیقی کا خاص پروگرام

جسمیں وزیر بائی - فرحت جہاں بیو - انوری بیگم - علی بخش قصوری وغیرہ حصہ لیں گے -
۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۲۴ - تیر سنہ ۱۳۵۶ف م

۲۴ - مئی سنہ ۱۹۴۷ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ بالو بائی - استادی گانے
۵ - ۱۵ عبد الشکور - غزلیں
۵ - ۳۰ بابو راؤ - خیال
۵ - ۵۰ لیلا سوھنی - بھجن
۶ - ۰ تلنگی نشریات
تلنگی ناول - تقریر بی - ایس - سٹی -
"پسند اپنی اپنی،، ریکارڈ
۶ - ۳۰ روح اللہ حسینی - گیت
۶ - ۴۵ عبد الشکور - غزلیں
۷ - ۰ لیلا سوھنی - بھجن
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی - گانا
کہانی - ریکارڈ - تقریر - معمہ
۷ - ۴۵ بالو بائی - عام پسند گانے
۸ - ۰ ستار
۸ - ۱۰ "بلوغ اور تربیت جنسی،،
تقریر ڈاکٹر عبد الحی
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ ستار
۹ - ۲۵ لیلا سوھنی - پد اور بھاؤ گیت
۹ - ۳۰ بابو راؤ - ٹھمری
۹ - ۵۵ روح اللہ حسینی - غزل اور گیت
۱۰ - ۳۰ بالو بائی - استادی اور عام پسند گانے
ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۵ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۵ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ تصدق حسین - خیال
۵ - ۱۵ انوری بیگم - عام پسند گانے
۵ - ۳۰ زاھد علی - گیت
۵ - ۴۵ انوری بیگم - عام پسند گانے
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
اعلان بعد میں کیا جائے گا -
۶ - ۳۰ تصدق حسین - ٹھمری
۶ - ۴۰ انوری بیگم - عام پسند گانے
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
خطوں کے جواب
۴۵ زاھد علی - غزلیں
۸ وینکٹ راؤ - ھارمونیم
- ۲۵ افسانہ ،، - ابراھیم جلیس
۳۰ ار
یں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ زاھد علی - گیت
۹ - ۲۰ انوری بیگم - عام پسند گانے
۹ - ۴۰ تصدق حسین - ٹھمری
۱۰ - ۰ خواجہ محمود بیگ - دادرا اور غزل
۱۰ - ۱۰ انوری بیگم - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۶ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۶ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ فرحت جہاں ببو - عام پسند گانے
۵ - ۱۵ علی بخش قصوری - ٹھمری اور غزل
۵ - ۳۰ وزیر بائی - دو دادرے
۵ - ۴۵ لکشمن راؤ - غزل
۶ - ۰ فارسی نشریات
" جدید حیدرآباد ،، (سلسلہ) تقریر
آ قا محمد جعفر - اخباری تبصرہ - ریکارڈ
۶ - ۳۰ فرحت جہاں ببو - عام پسند گانے
۶ - ۵۰ حسن محمد - کاشٹ ترنگ
۷ - ۰ علی بخش قصوری - غزلیں
۷ - ۱۵ **ننھوں کے لئے**
۷ - ۴۵ وزیر بائی - ٹھمری اور غزل
۸ - ۰ لکشمن راؤ - ھارمونیم
۸ - ۱۰ " انگلستان کے اخبارات ،، تقریر -

حبیب اللہ اوج

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ وزیر بائی - عام پسند گانے

۹ - ۳۰ ”پسند اپنی اپنی“ سننے والوں کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۷ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۷ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ شریمدبھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ - پنڈت رام نواس شرما

۸ - ۱۰ بھجن (ریکارڈ)

۸ - ۳۰ نعت خوانی - اکرام اللہ

۸ - ۴۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ حسین خاں اور ساتھی - قوالی

۵ - ۱۵ ابراہیم خاں - خمسہ - عاشق کساروی

۵ - ۳۰ حسین خاں اور ساتھی - قوالی

۵ - ۴۵ نظام الدین - نعتیہ غزلیں

۶ - ۰ تلنگی نشریات

وائلن ”حیدرآباد کے اہم تاریخی مقامات“ تقریر - اے بھدرا راؤ - دوگانے

۶ - ۳۰ حسین خاں اور ساتھی - قوالی

۶ - ۵۰ ابراہیم خاں - کلام عاشق کساروی

۷ - ۵ نظام الدین - نعتیہ غزل

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

خاکہ - منظوم کہانیاں - جانوروں کی بولیاں - لطیفے

۷ - ۴۵ نعتیہ گانے - ریکارڈ

۸ - ۰ نظم خوانی - پریمی

۸ - ۱۰ ”حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح“ تقریر - اعجاز الحق قدوسی

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ ”خواجہ غریب نواز کی شان میں غزلیں“ نظام الدین - ابراہیم خاں

۹ - ۳۰ قصیدہ بردہ شریف - حامد علی اور ساتھی

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۲۸ - تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۸ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ ریکارڈ

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ راجنی - گیت

۵ - ۱۵ شیخ احمد - غزلیں

۵ - ۳۰ راجنی - گیت

۵ - ۴۵ ”سہیگل“ ریکارڈ

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

خواتین کا پروگرام

" پامسٹری " تقریر مسز یکبوٹے
" معاشی مسائل " ۔ تقریر ۔ مس کمال راپول ۔ موسیقی ۔ شانتا بائی

۶ - ۳۰ فلمی ریکارڈ

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

فیچر " شوالہ " نوشتہ عبدالرحمن خاں

۷ - ۴۵ شیخ احمد ۔ غزلیں

۸ - ۰ راجمنی ۔ گیت

۸ - ۱۰ " مشاہیر سے ملاقات "
(سرفریدون الملک ۔ سراقسرالملک ۔ سر اکبر حیدری مرحوم ۔ اور سرامین جنگ) تقریر ۔ ڈاکٹر غلام یزدانی

۸ - ۲۵ جمیل حسین ۔ بلبل ترنگ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی

۹ - ۴۵ "کیٹس اور اس کی شاعری" انگریزی تقریر مرزا آصف علی خاں

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۔ ۲۹ ۔ تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲۹ ۔ مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**

۸ - ریکارڈ

۰۰ خبریں

ترانہ دکن

دوسری نشر

[illegible] مل چور گھڑے ۔ استادی گانے

۵ - ۲۰ صادق علی اختر ۔ عام پسند گانے

۵ - ۳۵ مس ویمل چور گھڑے ۔ استادی گانے

۵ - ۵۰ حبیب الدین احمد ۔ غزلیں

۶ - ۰ کنڑی نشریات
" ہمایون " تقریر ۔ وٹھل آچاریہ ۔ ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔

۶ - ۳۰ صادق علی اختر ۔ عام پسند گانے

۶ - ۴۵ مس ویمل چور گھڑے ۔ استادی گانے

۷ - ۰ حبیب الدین احمد ۔ عام پسند گانے

۷ - ۱۵ **بچیوں کے لئے**

دیوانی ہانڈی ۔ (آپاؤں کا ملا جلا پروگرام

۷ - ۴۵ مس ویمل چور گھڑے ۔ استادی گانے

۸ - ۰ احمد حسین ۔ ستار

۸ - ۱۰ ریڈیو کی ڈاک ۔ ندیم

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ حبیب الدین احمد ۔ ٹھمری

۹ - ۲۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۳۰ مس ویمل چور گھڑے ۔ استادی گانے

۹ - ۴۵ احمد حسین ۔ ستار

۹ - ۵۵ صادق علی اختر ۔ عام پسند گانے

۱۰ - ۱۰ مس ویمل چور گھڑے ۔ اپنی پسند کے گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۳۰ ۔ تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۳۰ ۔ مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**

۸ - ۰ تلاوت کلام پاک معہ تفسیر ۔ قاری محمد عبد الباری

۸-۱۵	نعت -
۸-۲۵	نعتیہ گانے - ریکارڈ
۸-۴۰	قوالی
۸-۵۵	خبریں
۹-۰۰	قوالی
۹-۱۵	سوشیلا بائی - خیال
۹-۳۰	یوسف شریف - غزل
۹-۴۰	سوشیلا بائی - ٹھمری
۹-۵۰	قوالی

ساعت خواتین

۱۰-۰	" بولتے خطوط "ذکیہ کے نام زینت ساجدہ " بولتے خطوط " زینت کے نام - ذکیہ
۱۰-۰۲	سوشیلا بائی - عام پسند گانے
۱۰-۰۳	"مشہور شخصیتیں"(طیبہ بیگم خدیوجنگ) تقریر بیگم امیرحسن
۱۰-۰۴	" اپنی باتیں "
۱۰-۴۵	" رنج و غم " فیچر نوشتہ محی الدین حسن
۱۱-۱۵	ریکارڈ سنئے
۱۲-۰	ترانہ دکن

شام	دوسری نشر
۵-۰	سوشیلا بائی - خیال
۵-۱۵	قوالی
۵-۳۰	سوشیلا بائی - عام پسند گانے
۵-۴۵	یوسف شریف - غزلیں
۶-۰	عربی نشریات " اسرارالصحافہ "، تقریر الاستاذ العسیری - موسیقی - عبداللہ بن عوض - اخباری تبصرہ
۶-۳۰	قوالی
۶-۴۵	سوشیلا بائی - عام پسند گانے

۷-۰	عبدالکریم - فانی کی غزلیں
۷-۱۵	**بچوں کے لئے** اپنی پسند کے ریکارڈ
۷-۴۵	عبدالکریم - عام پسندگانے
۷-۵۰	" جھلکیاں "
۸-۰	سوشیلا بائی - بھجن اور پد
۸-۱۰	" نئی کتابیں "، تقریر - ڈاکٹر سیدمحی الدین قادری زور
۸-۲۵	ریکارڈ
۸-۳۰	اردو میں خبریں
۸-۴۵	انگریزی میں خبریں
۹-۰	تلنگی میں خبریں
۹-۱۰	یوسف شریف - غزل
۹-۲۰	سوشیلا بائی - استادی گانے
۹-۳۰	قوالی
۹-۴۵	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹-۵۵	سوشیلا بائی - عام پسند گانے
۱۰-۱۰	قوالی
۱۰-۳۰	ترانہ دکن

شنبہ ۳۱- تیر سنہ ۱۳۵۶ ف م

۳۱ - مئی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح	پہلی نشر
۸-۰	ریکارڈ
۸-۵۵	خبریں
۹-۰	ترانہ دکن

شام	دوسری نشر
۵-۰	شنکرا بائی - استادی گانے
۵-۱۵	حبیب الدین - غزلیں
۵-۳۰	مانک راؤ - استادی

۵ - ۴۵	جاوید لطیفی - ستار
۶ - ۰	تلنگی نشریات
	" تکنا اوراسکی شاعری " تقریر -
	اے سبرا مینا شاستری - کورس کے ریکارڈ
۶ - ۳۰	شنکرا بائی - استادی گانے
۶ - ۴۵	حبیب الدین - دادرا اور غزل
۷ - ۰	مانک راؤ - بھجن
۷ - ۱۵	بچوں کے لئے
	ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی - گانا -
	کہانی - تقریر - ریکارڈ - معمہ
۷ - ۴۵	ذاکرعلی - دادرا اور غزل
۸ - ۰	فیاض حسین - سارنگی
۸ - ۱۰	" منتخب کلام " علی اختر
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	حبیب الدین - عام پسند گانے
۹ - ۲۵	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۴۰	شنکرا بائی - عام پسند گانے
۹ - ۵۰	" نظم خوانی" سازوں کی سنگت میں -
	راگی
۱۰ - ۰	" غنائی خاکہ "
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

ضروری اطلاع

(۱) خریدار صاحبان مراسلت کے وقت اپنا خریداری نمبر درج فرمائیں جو لیبل پر نام سے پہلے درج رہتا ہے -

(۲) چندہ بہ شکل نقد رقم یا منی آرڈر کے ذریعہ روانہ فرمایاجائے - چندے کی ادائی میں ٹکٹ ٹپہ یا پوسٹل آرڈر قبول نہیں کئے جائیں گے -

ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE.

بکارِ سرکاری

To the Editor, "Jamea".

Maktaba Jamea, DELHI

OFFICE OF THE STATION DIRECTOR,
BROADCASTING STATION, HYDERABAD (Dn.)

از دفتر مہتمم نشر گاہ حیدرآباد دکن
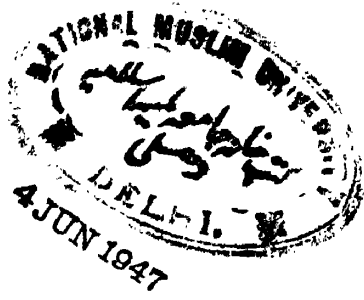
پندرہ روزہ رسالہ
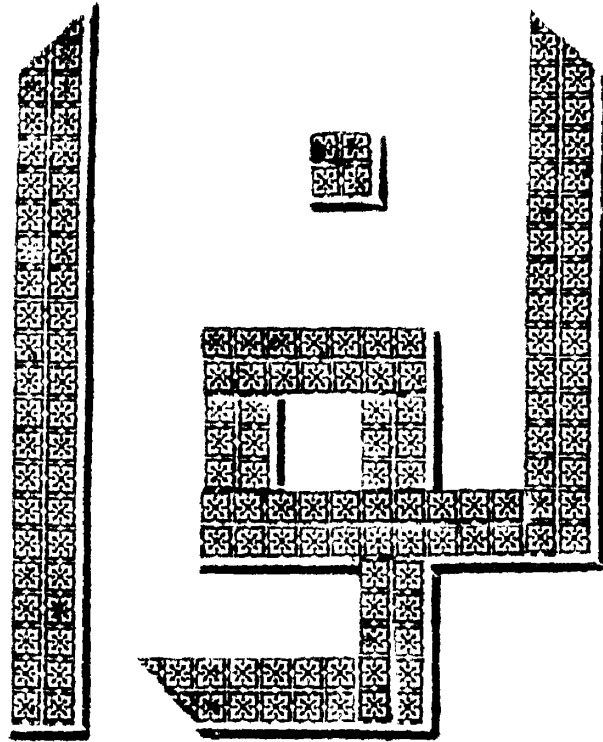
نشرگاہ حیدرآباد
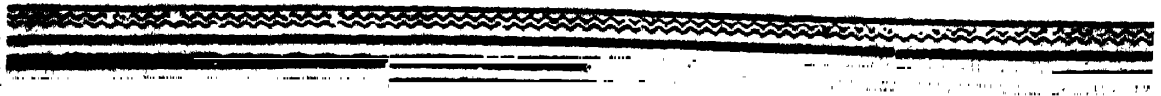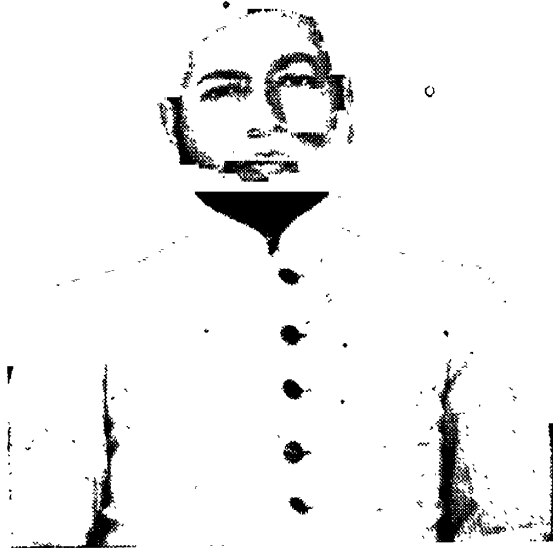
حسام الدین غوری صاحب
جو ۷ - امرداد کو ''عرس کوہ شریف''
کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے۔

بابو راؤ چنتربتی
۱۳ - اور ۲ - امرداد کو ان سے گانا سنئے
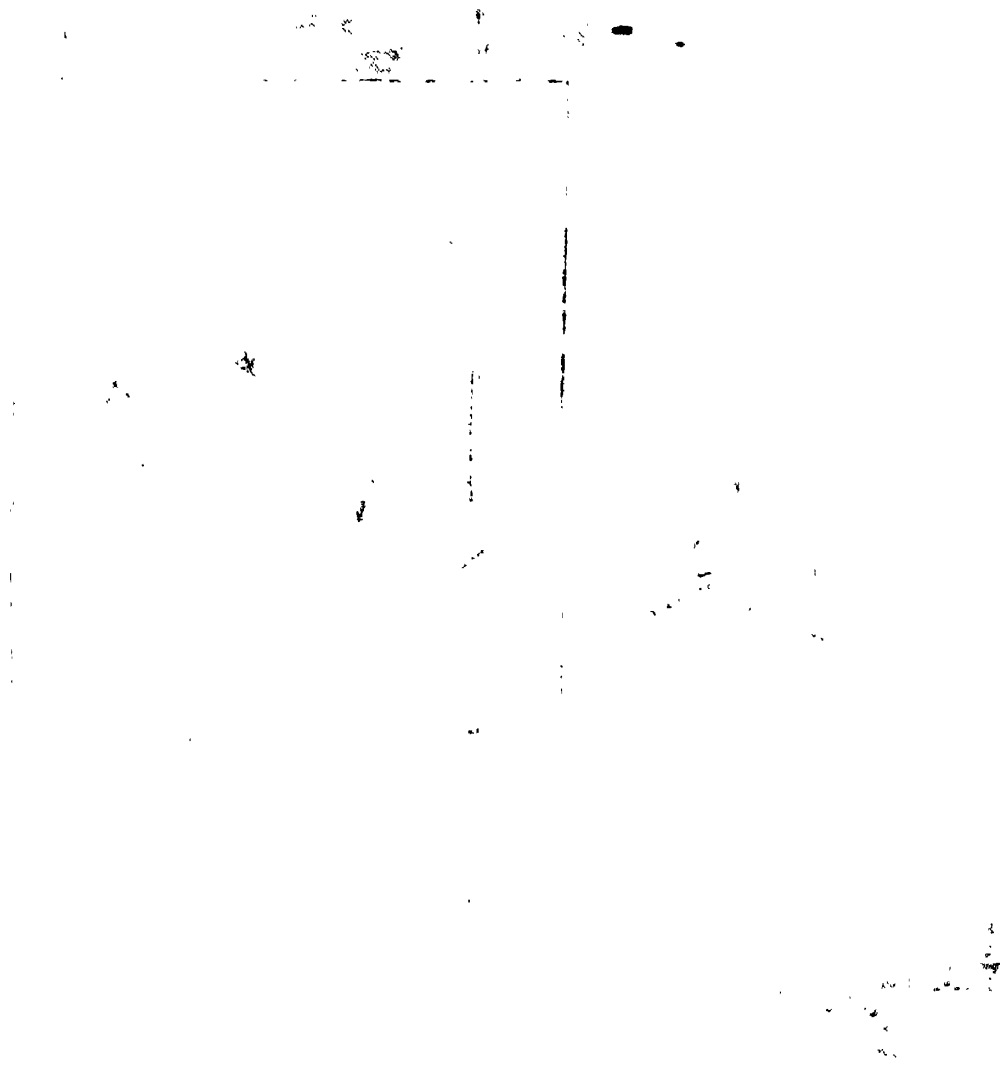
دکن ریڈیو

۴۱۱ میٹر

۷۳۰ کیلوسائیکل

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۴

ٹیلیفون نمبر (۲۰۰۸)

تار کا پتہ "Lasilki"
"لاسلکی"

چندہ سالانہ
ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ عثمانیہ
بیرون ریاست
ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ کلدار
قیمت فی پرچہ ایک آنہ
چھ پائی

جلد (۹) | یکم تا ۱۰ امرداد سنہ ۱۳۵۶ف مطابق یکم تا ۱۰ جون سنہ ۱۹۴۷ع | شمارہ (۱۷)

فہرس
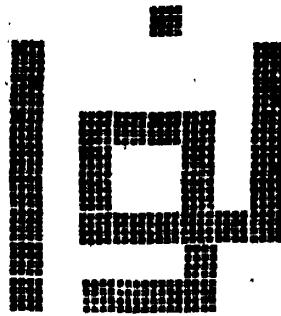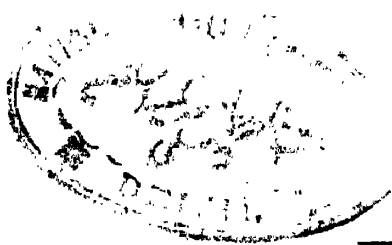
زیر نظر نیم ماہی کی قابل ذکر تقریریں یہ ہیں

میرے پسندیدہ شاعر | شاعر انسانیت کا رسول اور نیکی کا مبلغ ہوتا ہے۔ اس پیغمبر نے ہر دور میں انسانیت کی رہنمائی کی ہے۔ اس کا پیام ساری انسانیت کے لئے ہوتا ہے۔ شاعر کا کلام جام جہاں نما ہے جس میں ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا عکس دیکھ سکتے ہیں ۔ لیکن ایسی شاعری جو پیغمبری کا جزو ہو پیغمبروں کی طرح نایاب ہوتی ہے۔ شاعری خدا کی دین ہے۔ ایک ایسا شاعر جس کو تلمیذ الرحمن کہا جا سکے بار بار پیدا نہیں ہوتا ۔ ہم نے اپنی زندگی میں حرکت و حرارت پیدا کرنے کے لئے ''میرے پسندیدہ شاعر،، کے عنوان سے تقریروں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ آئیے ۲ ۔ امرداد کو شاھد صدیقی صاحب سے ان کی اپنی پسند کے شاعروں سے متعلق تقریر سنیں ۔

حضرت امیر علیہ السلام | بڑے آدمیوں کی سالگرہ اھل ملک کے لئے عید ہوتی ہے اور پھر حضرت امیر علیہ السلام کی سالگرہ تو انسانیت کی عید ہے۔ بڑے آدمیوں کی زندگی سے قوم کی تاریخ بنتی ہے اور حضرت علی کی زندگی انسانی قوم کی تاریخ ہے کیوں کہ انھوں نے حق کے لئے تلوار اٹھائی اور ظلم کے خلاف جہاد کیا ۔ انسانی قافلہ کا یہ امیر دیکھنا چاھتا تھا کہ انسانیت کی خلافت انسانیت کی بہبودی کے لئے ہو۔ اس سے دنیا کی امامت کا کام اس لئے لیا گیا کہ اس نے شجاعت ، صداقت اور عدالت کا سبق پڑھایا اور اس پر عمل کیا ۔ ۳ ۔ امرداد کو مولانا مناظر احسن گیلانی حضرت امیر علیہ السلام کے کارناموں کو پیش کریں گے جن کی امیری غریبی کی بہتری کے لئے وقف تھی ۔

مچھلیوں کی پرورش | سمک پروری ایک ایسا نفع بخش پیشہ ہے جس سے اھل ملک کی غذائی ضرورتیں بھی پوری ہوتی ہیں ۔ کل تک مچھلیوں کی پرورش نااھل اور جاھل مچھیروں کے ہاتھوں میں تھی لیکن آج یہ صنعت حکومت کے اھل اور ذمہ دار ہاتھوں میں ہے۔ چنانچہ اس شعبہ میں سائینسی تحقیقات جاری ہیں ۔ حیدر آباد میں بھی محکمہ سمکیات کا قیام عمل میں آچکا ہے جہاں حکومت کی نگرانی میں مچھلیوں کی پرورش اور افزائش ہو رہی ہے ۔ اس سلسلے میں بعض دلچسپ انکشافات ہوئے ہیں ۔ مثلا یہ کہ بعض مچھلیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جو متعدی بیماریاں پھیلانے والے جراثیم کے لئے مہلک ثابت ہو چکی ہیں ۔ ۸ ۔ امرداد کو ''مچھلیوں کی پرورش،، کے عنوان : امیر الدین حسین صاحب کی تقریر ہوگی ۔

تعمیر کاری کے نفسیاتی پہلو

فنون لطیفہ سے قوم جانی پہچانی جاتی ہے اور فن تعمیر کاری سے کسی قوم کی تہذیب و معاشرت کا پتہ چل سکتا ہے آج بھی پرانے معماروں کی گلکاریاں عظمت رفتہ کی شہادت دے رہی ہیں - تاج محل کی اعلی عمارت اور اجنتا کے حسین غار اس زمانے کے تمدن کا شاہکار ہیں - آج کل مدرسوں کی عمارتیں بھی ایسی بنائی جاتی ہیں جن سے طالب علموں کی ذہنی اور جسمانی تربیت میں مدد ملے - ۹ - امرداد کو میر اکبر علی خاں صاحب تعمیر کاری کے نفسیاتی پہلوؤں کو پیش کریں گے -

غالب کا طرز ادا

اس سے کس کو انکار ہوسکتا ہے کہ غالب کا طرز بیان اچھوتا اور موضوع فکر نرالا ہے - وہ ہنسی ہنسی میں پتہ کی باتیں کہہ جاتا ہے - اسکی زبان کی شیرنی کا یہ حال ہے کہ زبان چٹخارے لینے لگتی ہے - اس کے الفاظ زبان سے نکلتے ہی دل میں گھر کر جاتے ہیں - اسی لئے اس کا بے تکلف کلام آج بھی اپنی آپ نظیر ہے - غالب کی شاعری اور نثر تصنع سے پاک ہے - اس کے کلام میں آمد ہے آورد نہیں - یہی وجہ ہے کہ قرنوں کے گذر جانے کے بعد اب تک بھی غالب کی ہر دلعزیزی میں فرق نہ آیا - ۱۲ - امرداد کو ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب ''غالب کا طرز ادا '' کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے -

سلسلے کی تقریریں

اس نیم ماہی میں سلسلے کی حسب ذیل تقریریں شریک ہیں -

یکم امرداد '' طباعت اور اشاعت '' امجد یوسف زئی صاحب -

۵ - امرداد '' معاشی مسائل '' - امتیاز حسین خاں صاحب

۶ - امرداد مشاہیر سے ملاقات (ڈاکٹر ٹیگور آنجہانی) ڈاکٹر ہاشم امیر علی خاں

۱۱ - امرداد '' طباعت اور اشاعت '' حبیب اللہ اوج

۱۳ - امرداد مشاہیر سے ملاقات (اصغر گونڈوی) ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور

ساعت خواتین

زیر تبصرہ نیم ماہی میں ساعت خواتین کے بعض دلچسپ اجزا یہ ہیں -

۶ - امرداد - ۱۰ بجے صبح '' پستیوں سے بلندیوں کی طرف '' تقریر - سیدہ مہر صاحبہ
۱۰ - ۱۰ '' نجمی بھیا '' - افسانہ - محمودہ یاسمین
۱۰ - ۳۰ '' ہمارے سماجی مسائل '' - تقریر سکینہ بیگم صاحبہ

۱۳ - امرداد ۱۰ بجے صبح - '' ارادے '' - بات چیت نور جہاں - بلقیس جہاں
۱۰ - ۱۰ نظم خوانی - مسز سردار علی
۱۰ - ۳۰ '' میرا بچپن '' تقریر مس عذرا سیف الدین

ہر جمعہ کو ساعت خواتین میں ۱۰ - ۴۰ پر اپنی باتیں سنئے

موسیقی اس نیم ماھی میں حسب ذیل تاریخیں قابل ذکر ھیں -

۱ - ۳ - ۵

۱ - کو بمبئی والے صادق علی اختر عام پسند اور پونہ والی مس وِمل چور گھڑے ایم-اے استادی گانے سنائیں گی -

۳ - اور ۵ تاریخ کو بمبئی والی روشن آرا بیگم ھمارے پروگرام میں حصہ لے رھی ھیں. ان سے آپ استادی اور عام پسند گانے سنیں گے -

مقامی فن کاروں میں قابل ذکر یہ ھیں :-

محمد وزیر ، کنہیا لعل ، بنگاری بائی ، نارائن راؤ سیلوکر ، شاملا دیوی ، عبد الغنی احمد محی‌الدین روف ، مسزھارڈیکر ، ابراھیم خاں ، خواجہ محمودبیگ ، زھرہ بائی ، امبا پرشاد ، حبیب الدین ، شیلا بائی ، سری نواس نائیڈو ، ست نارائن ، ملہار راؤ ، شکنتلا بائی ، عبدالعزیز باپوراؤ چتر پتی ، رام لکشمی بائی ، سریدھرسنگھ ، علی محمد حسین ، لہانو باپوراؤ ، شنکرا بائی -

ھر پیر اورھر چہار شنبہ کو علی الترتیب فرمایشی ریکارڈ اور یوروپین موسیقی کا پروگرام پیش کیا جاتا ھے -

فیچر پروگرام اس نیم ماھی میں حسب ذیل فیچر نشر ھوں گے -

۶ - امرداد . ۱ - ۵ م صبح مشتاق جلیلی صاحب کا لکھا ھوا فیچر ''بزینس،، نشرھوگا

۱۳ - امرداد . ۱ - ۵ م صبح فیچر''پاگل،، نشر کیا جائےگا جسے زینب برھان نے لکھا ھے بچوں کے لئیے ۴ - امرداد کو اویس احمد صاحب ادیب کا لکھا ھوا فیچر ''جھوٹے پھول ،،اور ۱۱ - امرداد کو طاھر عبدالباسط کا لکھا ھوا فیچر ''البم،، نشر ھوں گے -

---

مشاہیر سے ملاقات

(مولوی عنایت اللہ مرحوم)

جانکی پرشاد صاحب

ملازمت کے سلسلے میں سنہ ۱۹۲۱ع میں میرا تقرر سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ میں ہوا تھا ۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ جامعہ عثمانیہ اپنے ابتدائی اور آزمایشی دور سے گزر رہا تھا اور اوس پر تعلیمی دنیا کی نظریں لگی ہوئی تھیں جامعہ عثمانیہ کا پہلا زینہ دارالترجمہ کا قیام تھا میں جب ملازمت میں منسلک ہوا اس وقت دارالترجمہ کے ناظم مولوی محمد عنایت اللہ مرحوم تھے ۔کوئی چودہ سال مولوی صاحب کی راست ماتحتی کا شرف حاصل رہا ۔ اس طرح مولوی صاحب کی شخصیت کا مجھے قریب سے مطالعہ کرنے کا کچھ موقع ملا ۔

مولوی عنایت اللہ مرحوم سے اکثر و بیشتر طالبعلمانہ سوالات کرکے میں اپنی علمی تشنگی بجھا لیا کرتا تھا ۔ اس ضمن میں مولوی صاحب مرحوم اپنے حالات زندگی بھی بیان کردیا کرتے تھے جو اپنی نوعیت سے اس قابل ہیں کہ بیان کئے جائیں ۔

اس کے علاوہ اواخر اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ع میں مولوی عنایت اللہ مرحوم کےساتھ سرکاری کام کے سلسلے مین دھلی جانا ہوا جھاں مولوی صاحب کے خاندانی مکان واقع کوچہ چلیان میں دو ھفتے قیام کرنے کا موقع ملا ۔ وھاں مولوی صاحب کے چھوٹے بھائی مولوی رضاء اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی جن سے مولوی عنایت اللہ مرحوم کی بعض ایسی خصوصیات بھی معلوم ہوئیں جو اس زمانے میں مشکل سے کسی میں پائی جاتی ہیں ۔

مولوی عنایت اللہ مرحوم کے چند دلچسپ اور موثر سوانح حیات جوکچھ خود ان کی اور کچھ ان کے عزیز و اقارب کی زبانی معلوم ہوئے اور بعض اپنے ذاتی تاثرات بیان کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے ۔

مولوی عنایت اللہ چل بسےاور سب کو اویر سویر چل بسنا ہے۔ مگر آپ کی پاک ستھری اور علمی زندگی دوسروں کے لئے مشعل راہ رہے گی ۔ سچ یہ ہے کہ مولوی عنایت اللہ نے

اپنے قابل فخر اساتذہ کی تعلیم اور صحبت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا تھا جس کی بدولت وہ ہندوستان کے چوٹی کے ادیب بہترین مصنف ۔ فن ترجمہ کے اعلی ماہراور اردو زبان کے سب سے زیادہ کامیاب مترجم مانے جاتے ھیں ۔ مولوی صاحب نے جو بے نظیر اور محققانہ کتابیں ترجمہ و تالیف کیں یہ سب سر سید مرحوم کی تربیت کا اثر اور اپنے فاضل پروفیسروں کی تعلیم کا نتیجہ تھیں ۔ سر سید مرحوم کی دور بین نگا ھیں ان میں جوہر قابل دیکھ رہی تھیں اور وہ ایسے ہی ثابت بھی ہوئے اسی وجہ سے سر سید کو ان سے بے حد تعلق اور لگاؤ تھا ۔ چنانچہ مولوی عنایت اللہ مرحوم کے پاس سر سید مرحوم کا ایک خط دیکھنے میں آیا جس میں سر سید نے تحریر فرمایا تھا کہ

" تمہارے نام کے ساتھ مدرسۃ العلوم کا رہنا بلا شبہ تمہاری خوشی کا باعث ہوگا ۔ لیکن میری سمجھ میں تمہارے نام کے ساتھ کالج کا نام رہنا کالج کی عزت کا باعث ہے ۔ اگر کالج کے بچے ایسے ہوں جیسے تم ہوتو کون شبہ کرسکتا کہ کالج کو اس سے فخر و اعزاز نہ ہوگا "۔

مولوی رضاء اللہ صاحب کا بیان تھا کہ مولوی عنایت اللہ مرحوم بچپن ہی سے سعادتمند نیک طینت ۔ اطاعت شعار ۔ صفائی پسند اور وضعدار تھے ۔ مولوی عنایت اللہ کی والدہ محترمہ کو مولوی صاحب کے والد منشی ذکاء اللہ صاحب ہر ماہ چند اشرفیاں دیا کرتے تھے ۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد مولوی صاحب پابندی کے ساتھ اپنی والدہ کو ان کی زندگی تک اتنی ہی تعداد میں اشرفیاں دیتے رہے تا کہ والدہ کو خرچ کی کوئی تکلیف محسوس نہو۔

مولوی صاحب عمر بھر مجرد رہے۔ اس لئے شفقت پدری کی فطری محبت ان میں نہ ہونی چاہئے تھی ۔ لیکن کیفیت یہ تھی کہ ان کے ایک عزیز دوست مولوی سید حامد علی صاحب کے انتقال کے بعد انکے تمام بچوں کی تعلیم و تربیت کے آپ خود کفیل رہے اور بچوں کے ساتھ ایسا سلوک اور برتاؤ تھا کہ مولوی سید حامد علی صاحب کی اولاد کبھی یہ محسوس نہ کرسکی کہ انکے سر سے انکے والد کا سایہ اٹھ گیا ہے ۔

سن شعور کو پہنچنے کے بعد مولوی صاحب کبھی مسجد یا عیدگاہ تشریف نہیں لے گئے ۔ اس لئے گمان ہوگا کہ وہ لامذہب ہونگے ۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ گھر میں بسا اوقات یہ دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ صبح سویرے اپنا کمرہ بند کئے نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں سجدے کر رہے ہیں ۔

وہ فرقہ وارانہ یا کسی اور قسم کی دل آزارانہ باتوں سے ہمیشہ اجتناب کرتے تھے اور اپنی محفل میں کسی کو اس قسم کی باتیں کرنے کی اجازت بھی نہ دیتے تھے ۔

مولوی عنایت اللہ کو بچپن ہی سے علی گڈھ میں سر سید مرحوم کی صحبت نصیب ہوئی تھی اور سر سید کی طرز معاشرت اور انکے گرد و پیش کی صفائی اور لطافت کا مولوی عنایت اللہ کے

ننھے دل پر اسقدر گہرا اور دیرپا اثر ہوا کہ وہ اسے تمام عمر نہ بھولے اور اسی وقت سے یہ شوق پیدا ہوا کہ انہیں بھی ایسی ھی صفائی کے ساتھ رھنا چاھئے ۔ اور انکے گرد و پیش کی چیزیں بھی اتنی ھی مہذب اور لطیف ھونی چاھئیں جیسی وہ علی گڈھ میں سید صاحب کے ھاں دیکھ چکے تھے ۔ بعد کی زندگی میں انکی یہ خواھش انکی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی ۔ مولوی صاحب اگر چہ سادگی کے ساتھ رھتے تھے ۔ مگر کھانے پینے ۔ پہنے اوڑھنے ۔ لکھنے پڑھنے ۔ غرض ھر چیز میں سلیقہ اور صفائی اور لطافت کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے ۔

صاف سلیس اور نہایت بامحاورہ ترجمہ کرنے کی جیسی حیرت انگیز قابلیت قدرت نے ان کو ودیعت کی تھی اس میں ھندوستان بھر میں ان کا کوئی اور مثل شاید ھی ملے ۔ صفحوں کے صفحے پڑھتے چلے جائیے کہیں کوئی مشکل اور غیر مانوس لفظ نہیں ملیگا اور پھر مشکل سے مشکل اور ادق سے ادق کتابوں کا ترجمہ ایسی روانی کے ساتھ کرتے تھے کہ دیکھکر بے انتہا حیرت ھوتی تھی ایک مرتبہ مولوی صاحب نے فرمایا کہ " انگریزی لٹریچر پڑھنے کا لطف ھی جاتا رھا کیونکہ جب کوئی کتاب ھاتھ میں لیتا ھوں تو بجائے انگریزی الفاظ کے انکا اردو ترجمہ ھی دماغ میں گشت کرنے لگتا ھے " ۔

مولوی صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ ترجمہ کی مشکلات کچھ ایسی ھوا کرتی ھیں کہ کتنی ھی محنت اور دماغ سوزی کی جائے نہ مترجم کو اطمینان ھوتا ھے اور نہ پڑھنے والا خوش ھو کر آسانی سے مطلب سمجھتا چلا جاتا ھے ۔ مگر اس سعی لا حاصل سے بھی کسی طرح چارہ نہیں ۔ دل نہیں مانتا کہ کوئی اچھی کتاب ھو خواہ کسی کی ھو اور وہ اپنی زبان میں نہو ۔

سوال یہ پیدا ھوتا ھے کہ کونسی کتاب اتنی اچھی ھے کہ ترجمہ کے لئے اسے منتخب کیا جائے ۔ اس خصوص میں مولوی صاحب بہت خوش قسمت رھے ۔ سر سید مرحوم ۔ نواب مسعود جنگ مرحوم ۔ نواب سر امین جنگ بہادر ۔ نواب صدر یار جنگ بہادر ۔ سر اکبر حیدری نواب حیدر نواز جنگ مرحوم اور مولوی محمد عبد الرحمن خاں صاحب سابق صدر کلیہ جامعہ عثمانیہ جیسے جوھر شناسان علوم و معارف کی تحریک پر مولوی صاحب نے متعدد کتابیں ترجمہ یا تالیف کیں ۔

مولوی عنایت اللہ کے مشہور تراجم و تالیفات کی فہرست طویل ھے ۔ ترجمہ کے شوق کی ابتداءً ڈاکٹر آرنلڈ کی " پریچنگ آف اسلام " سے ھوئی تھی جسکا ترجمہ سر سید کی فرمائش پر آپ نے " دعوت اسلام " کے نام سے کیا تھا ۔ آپ کا دوسرا شاھکار " اندلس کا تاریخی جغرافیہ " ھے یہ کتاب مولوی صاحب کی ایک عمر کی کاوش کا سرمایہ ھے ۔ اھل علم حضرات کی رائے ھے کہ ایسی بے نظیر اور بلند پایہ کتاب اندلس کے متعلق کسی زبان میں موجود نہیں ھے ۔ اگر مولوی عنایت اللہ اور کچھ بھی نہ لکھتے تو یہ دونوں کتابیں علمی دنیا میں آپ کا نام زندہ رکھنے کے لئے کافی تھیں ۔

اس سلسله میں فن ترجمه سے متعلق کچھ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔

ترجمه میں مشکلات صرف علمی اصطلاحات تک ھی محدود نہیں رھتیں ۔ ایک زبان کا طرز بیان ۔ ادائے مطلب کے اسلوب ۔ محاورات وغیرہ دوسری زبان سے بالکل جدا ہوتے ھیں ۔ جو الفاظ اور جملے اجنبی زبان میں بالکل معمولی اور روز مرہ کے استعمال میں آتے ھیں ان کا ترجمہ جب کوئی دوسری زبان میں کرنے بیٹھے تو سخت دشواری پیش آتی ہے ۔ ان تمام دشواریوں پر غالب آنے کے لئے مترجم کو کیسا کچھ خون جگر پینا نہیں پڑتا ۔ ترجمه کا کام جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کچھ آسان کام نہیں ہے بہت خاک چھاننی پڑتی ہے تب کہیں گوھر مقصود ھاتھ آتا ہے ۔ انگلستان کے ایک بڑے عالم کا قول ہے کہ " اپنا ھی خیال اپنی زبان میں صحیح طور پر خوبی سے بیان کرنا مشکل ھوتا ہے ۔ چه جائے که غیر کا قول غیر زبان میں کہا ھوا اپنی زبان میں ادا کرنا "۔

مولوی عنایت الله مرحوم کی صحبت میں ترجمه کے متعلق اور خصوصیت کے ساتھ انگریزی سے اردو میں ترجمه کرنے کی بابت جن دو چار باتوں سے آگاھی ھوئی انکا ذکر دلچسپی سے خالی نہوگا ۔

مترجم کا فرض ہے کہ اصل مطلب سمجھ کر اپنی زبان میں صفائی اور سلاست سے اسے بیان کرے ۔ جہاں تک ممکن ھو اپنی زبان کی خوبی سے بے پروا نه ھو ۔ اردو نو عمر زبان ہے ۔ اس میں اسم و فعل جسقدر قریب ھوگا اسی قدر زبان فصیح ھوگی ۔ جسقدر ضمیریں کم آئینگی اسقدر مطلب جلد سمجھ میں آئیگا ۔ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھنے میں راہ کھوٹی نه کرنی پڑے گی ۔ پرانے انشاپردازوں کے ھاں فقروں کا طول قیامت خیز ھوتا ہے اور اب بھی اگر ضرورت ھو تو اس سے پرھیز نہیں ۔ ایسی صورتوں میں مترجم کا کام ہے کہ فقرے کو اسکے اجزاء میں تحلیل کر دے ۔

گو مترجم کیسا ھی ماھر فن ھو مگر کسی خاص کتاب کا ترجمه شروع کرنے سے پہلے اس کو چاھئے که وہ اسکے مضمون سے ضرور بخوبی آشنا ھو جائے ۔ اس مضمون پر اور کتابیں کبھی مشکل اور کبھی آسانی سے مل جائینگی ۔ ضرورت اسکی ھوگی که بہت سا وقت انکے مطالعه میں صرف کیا جائے ۔ جب مضمون پر اس کو قدرت ھوگی تو پھر ترجمه کے وقت مصنف کے منه سے بات نکلتے ھی وہ سمجھ جائیگا کہ آگے کیا لکھنا چاھتا ہے اب اس کو ترجمه کرنا آسان ھوجائیگا اور جو کچھ لکھے گا اس میں صحت روانی اور بے تکلفی پیدا ھو جائیگی ۔ کوئی کتاب تاوقتیکه اسکے مضمون سے اور کتابیں پڑھ کر اپنے کو مانوس نه کرلیا جائے ھرگز ترجمه شروع نه کرنا چاھئے ۔ مطالعه اور مطالعه بھی زیادہ ۔ اچھا ترجمه کرنے کے لئے ضروری شرط ہے ۔

ترجمه کرنے کے بعد اسکو پڑھئے ۔ کمرہ بند کرکے زور زور سے پڑھئے پڑھنے میں جہاں زبان رکے سمجھ لیجئے که خامی ہے ۔ اس پھانس کو نکالئے ۔

ترجمہ کو عام طور پر آسان کام سمجھا جاتا ہے ۔ بعض لوگ تو مترجم کی نقل نویس سے زیادہ عزت کرنے کو ایک نا واجبی سی بات سمجھتے ہیں ۔ مگر ترجمہ آسان کام نہیں ۔ خاص کر انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنا اور ایسا ترجمہ کرنا کہ وہ ایک مستقل تصنیف ہو نہایت دشوار ہے ۔ انگریزی اور اردو زبانوں میں کچھ ایسا اختلاف ہے کہ ایسے بیان کرتے بن نہیں پڑتا ۔ واقعہ یہ ہے کہ جہاں ایک قوی زبان سے کسی کمزور یا نو عمر زبان میں خیالات منتقل کرنے کی خدمت کسی کے سپرد ہوتی ہے تو یہ خدمت تصنیف سے بھی زیادہ اکثر مقاموں پر کئی چند دشوار ہوجاتی ہے ۔ وقت اور دماغ مصنف سے بھی زیادہ مترجم کو صرف کرنا پڑتا ہے ۔ اور مترجم کی خدمت ایک علمی خدمت ہوتی ہے ۔ نقل نویسی نہیں رہتی ۔ مترجم کو کم و بیش وہی مدارج طے کرنے پڑتے ہیں جو مصنف کے ہیں ۔ بشرطیکہ وہ اپنے ترجمہ کو اپنی زبان میں وہی عزت بخشنی چاہتا ہو جو انگریزی زبان میں انگریزی کتاب کی ہے ۔ جو لوگ ترجمہ کو آسان سمجھتے ہیں انکو یا تو ترجمہ کا تجربہ نہیں یا علم کی قدر نہیں ۔

مترجم شکریہ کا مستحق نہ ہو ۔ لیکن اگر دنیا میں مترجم نہ ہوتا تو روئے زمین پر علم کی جھیلیں اور دریا تو بہتیرے ہوتے مگر انکو ملا کر علم کا بحر نا پیدا کنار بنانے والا کوئی نہ ہوتا ۔

غزل

(حال ہی میں نشرگاہ حیدر آباد سے حضرت جگر مراد آبادی نے یہ غزل نشر فرمائی)

زندگی ہے مگر پرائی ہے — مرگ غیرت تری دھائی ہے

جب مسرت قریب آئی ہے — غم نے کیا کیا ہنسی آڑائی ہے

حسن نے جب شکست کھائی ہے — عشق کی جان پر بن آئی ہے

ہائے وہ سبزۂ چمن کہ جسے — سائہ گل میں نیند آئی ہے

خاك منزل کو منہ سے ملتا ہوں — یاد گار شکستہ پائی ہے

اوس نے اپنا بنا کے چھوڑدیا — کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے

آس نے اك روح پھونک دی ہے جگر
جب نظر سے نظر ملائی ہے

یکشنبہ یکم امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

یکم جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — **دوسری نشر**

۵ - ۰ مس وِیمل چور گھڑے۔ استادی گانے
۵ - ۱۵ صادق علی اختر۔ عام پسند گانے
۵ - ۳۰ مس وِیمل چور گھڑے۔ استادی گانے
۵ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ ۔ دادرا و غزل
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ وسنت کمار۔ بھاؤگیت ”مذہب اور زندگی“ تقریر آر ۔ ایم ۔ جوشی۔ وسنت کمار بھاؤ گیت ۔
۶ - ۳۰ صادق علی اختر ۔ عام پسندگانے
۶ - ۴۵ مس وِیمل چور گھڑے۔ استادی گانے
۷ - ۰ راجندر راؤ ۔ ہار مونیم سولو
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب
۷ - ۴۵ صادق علی اختر ۔ عام پسندگانے
۸ - ۰ مس وِیمل چور گھڑے۔ بھجن
۸ - ۱۰ ”طباعت اور اشاعت“، تقریر ۔ امجد یوسف زئی
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ مس وِیمل چور گھڑے ۔ استادی اور عام پسند گانے
۹ - ۳۰ صادق علی اختر ۔ دادرا ۔ و غزل
۹ - ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۵۵ صادق علی اختر ۔ ہلکے پھلکے گانے
۱۰ - ۱۵ مس وِیمل چور گھڑے ۔ بھیرویں
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲ ۔ امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۲ ۔ جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — **دوسری نشر**

۵ - ۰ محمد وزیر ۔ عام پسندگانے
۵ - ۱۵ ذاکر علی ۔ غزل اور گیت
۵ - ۳۰ لکشمن راؤ ۔ ٹھمری و غزل
۵ - ۴۵ محمد وزیر ۔ عام پسند گانے
۶ - ۰ فارسی نشریات
ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ جناب امیر علیہ السلام۔نظم ۔ بہادر
۶ - ۳۰ ذاکرعلی ۔ گیت
۶ - ۴۵ لکشمن راؤ۔ عام پسندگانے
۷ - ۰ محمد وزیر۔ ہلکے پھلکے گانے
۷ - ۱۵ ننھوں کے لئے
۷ - ۴۵ محمد وزیر ۔ عام پسند گانے

۸ - ۰ "نظمیں" پریمی

۸ - ۱۰ "میرے پسندیدہ شاعر" تقریر - شاهد صدیقی

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ "پسند اپنی اپنی" (سننے والوں کے پسند کئیے ہوئے ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۳ - امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۳ - جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ - پنڈت رام نواس شرما

۸ - ۴۵ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۰ نعتیہ گانے - ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ قوالی

۵ - ۱۵ روشن آراء بیگم - استادی اور عام پسند گانے

۵ - ۴۵ قوالی

۶ - ۰ تلنگی نشریات

ستار "تکنا اور اسکی شاعری" تقریر

اے سبرامنیا شاستری - فلمی گانے

۶ - ۳۰ روشن آرا بیگم - استادی اور عام پسند گانے

۷ - ۰ قوالی

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

نظمیں اور کہانیاں

۷ - ۴۵ قوالی

۸ - ۰ اسٹوڈیو فنکار - ٹھمری

۸ - ۱۰ "حضرت امیر علیہ السلام" تقریر - مولانا مناظر احسن گیلانی

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ قوالی

"دوررس خاص پروگرام"

۹ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک - پنڈت رام نواس شرما

۹ - ۳۵ شیلا بائی - بھجن

۹ - ۴۵ روشن آراء بیگم - عام پسند گانے

۱۰ - ۵ عبدالقادر اور ساتھی - قصیدہ بردہ شریف

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۴ - امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۴ - جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ محمد وزیر - غزل اور گیت

۵ - ۱۵ کنہیا لعل - غزلیں
۵ - ۳۰ وائلن اور بانسری پر فلمی گیت
۵ - ۴۰ محمد وزیر - عام پسند گانے
۵ - ۵۰ کنہیا لعل - ٹھمری
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ - تبصرہ - نظم خوانی - منتخب ریکارڈ
۶ - ۳۰ فلمی کہانی
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
''جھوٹے پھول،، فیچر - نوشتہ اویس احمد ادیب
۷ - ۴۵ محمد وزیر - عام پسند گانے
۸ - ۰ کنہیا لعل - باغوں میں پڑے جھولے (گیت)
۸ - ۱۰ ''افسانہ،، محبوب حسین جگر
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی
۹ - ۴۵ ''میرا پسندیدہ ادیب،، انگریزی تقریر سعادت علی خاں
۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ - ۵ - امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۵ - جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**
۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**
۵ - ۰ نارائن راؤ سیلوکر - بھجن
۵ - ۱۵ روشن آراء بیگم - استادی اور عام پسند گانے
۵ - ۴۵ زاھد علی - غزلیں
۶ - ۰ کنڑی نشریات
''ہندوستان میں مغربی تعلیم،، تقریر پدمانابھ - ریکارڈ - اخباری تبصرہ
۶ - ۳۰ نارائن راؤ سیلوکر - استادی گانے
۶ - ۴۵ محمد عبدالغنی - عام پسند گانے
۷ - ۰ زاھد علی - غزلیں
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
دیوانی ھانڈی
۷ - ۴۵ محمد عبدالغنی - عام پسند گانے
۸ - ۰ زاھد علی - گیت
۸ - ۱۰ ''معاشی مسائل،، تقریر امتیاز حسین خاں
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ نارائن راؤ سیلوکر - استادی گانے
۹ - ۲۵ روشن آراء بیگم - استادی اور عام پسند گانے
۹ - ۵۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا پر فلمی طرزیں
۱۰ - ۵ غنائی خاکہ
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۶ - امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۶ - جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ ''تلاوت کلام پاک مع تفسیر،، قاری محمد عبدالباری
۸-۴۵ نعت
۸-۵۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ بنگاری بائی - عام پسند گانے
۹-۳۰ کنھیالعل - غزلیں
۹-۴۵ قوالی کے ریکارڈ

ساعت خواتین

۱۰-۰ ''پستیوں سے بلندیوں کی طرف،، تقریر - سیدہ مہر
۱۰-۱۰ نجمی بھیا - افسانہ - محمودہ یاسمین
۱۰-۲۰ بنگاری بائی عام پسند گانے
۱۰-۳۰ ''ہمارے سماجی مسائل،، تقریر سکینہ بیگم
۱۰-۴۰ '' اپنی باتیں ،،
۱۰-۴۵ ''بزینس،، فیچر - جسے مشتاق جلیلی نے لکھا
۱۱-۱۵ ریکارڈ سنئیے
۱۲-۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ بنگاری بائی - بھیم پلاس
۵-۱۵ معین قریشی - غزلیں
۵-۳۰ روشن علی - ٹھمری
۵-۴۵ بنگاری بائی - عام پسندگانے
۶-۰ عربی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - تقریر - ریکارڈ
۶-۳۰ قوالی کے ریکارڈ
۶-۴۵ بنگاری بائی - عام پسندگانے
۷-۰ معین قریشی - دادرا و غزل
۷-۱۵ **بچوں کے لئے**
ریکارڈ سنو
۷-۴۵ وائلن
۷-۵۰ ''جھلکیاں،،
۸-۰ غوث الدین - رات کا ایک اچوب راگ
۸-۱۰ مشاہیر سے ملاقات (ڈاکٹر ٹیگور آنجہانی) تقریر - ڈاکٹر ہاشم امیر علی خان
۸-۲۵ ریکارڈ
۸-۳۰ اردو میں خبریں
۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
۹-۰ تلنگی میں خبریں
۹-۱۰ روشن علی استادی گانے
۹-۳۰ بنگاری بائی - عام پسند گانے
۹-۴۵ معین قریشی - عام پسندگانے
۱۰-۰ محمد غوث الدین - ہارمونیم سولو
۱۰-۱۵ بنگاری بائی - عام پسندگانے
۱۰-۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۷ - امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۷ - جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۸-۵۵ شمس الدین اور ساتھی - قوالی
۹-۱۵ خبریں
۹-۲۰ ریکارڈ
۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

وقت	پروگرام
۵ - ۰	شمس الدین اور ساتھی - قوالی
۵ - ۱۵	ابراہیم خاں - نعتیہ گانے
۵ - ۳۰	قوالی (ریکارڈ)
۵ - ۴۵	احمد محی الدین روف - نعتیہ غزلیں
۶ - ۰	تلنگی نشریات
	آرکسٹرا - منتخب کلام - بعد میں اعلان کیا جائے گا - دوگانے
۶ - ۳۰	احمد محی الدین روف - نعتیہ غزلیں
۶ - ۴۰	شمس الدین اور ساتھی - قوالی
۶ - ۵۵	نعتیہ گانے (ریکارڈ)
	اختری فیض آبادی - ملکہ پکھراج - جوتیکا رائے -
۷ - ۱۵	بچوں کے لئے
	ریڈیو کلب کی خبریں - ''حضرت علی'' نظم - امیر احمد خسرو - ''حضرت علی رض''- تقریر - قاری محمد عبدالباری - نعتیہ گانوں کے ریکارڈ - معمہ
۷ - ۴۵	شمس الدین اور ساتھی - قوالی
۸ - ۰	احمد محی الدین روف - نعتیہ غزل
۸ - ۱۰	''عرس کوہ شریف'' تقریر - حسام الدین غوری
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	شمس الدین اور ساتھی - قوالی
۹ - ۲۵	حضرت علی رض - نظم - قدسی
۹ - ۳۰	شمس الدین اور ساتھی - قوالی
۹ - ۴۵	ابراہیم خاں - نعتیہ گانے
۱۰ - ۰	شمس الدین اور ساتھی قوالی
۱۰ - ۱۵	ابراہیم خاں - نعتیہ گانے
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

یکشنبہ ۸ - امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۸ - جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

وقت	پروگرام
۸ - ۳۰	ریکارڈ
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	ریکارڈ
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

وقت	پروگرام
۵ - ۰	شاملا دیوی - خیال
۵ - ۱۵	احمد زماں خاں - غزلیں
۵ - ۳۰	محسن خاں - گیت
۵ - ۴۵	شاملا دیوی - ٹھمری وغزل
۶ - ۰	مرہٹی نشریات
	اخباری تبصرہ - بھاؤ گیت - دیسپانڈے تقریر منوہر راؤ - بھاؤ گیت - دیسپانڈے -
۶ - ۳۰	شاملا دیوی - دادرا و غزل
۶ - ۴۵	امبا پرشاد - ہارمونیم سولو
۷ - ۰	محسن علی خاں - گیت
۷ - ۱۵	بچوں کے لئے
	خطوں کے جواب
۷ - ۴۵	فرحت جہاں بیو (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۸ - ۰	احمد زماں خاں - غزل
۸ - ۱۰	''مچھلیوں کی پرورش'' تقریر امیر الدین حسین

۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۰	شاملا دیوی ـ عام پسند گانے
۹ - ۳۵	خواجہ محمود بیگ ـ دادرا و غزل
۹ - ۵۰	امبا پرشاد ہارمونیم ـ سولو
۱۰ - ۵	خواجہ محمود بیگ ـ ٹھمری
۱۰ - ۱۵	شاملا دیوی ـ عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

دوشنبہ ۹ ـ امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۹ ـ جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح	پہلی نشر
۸ - ۳۰	ریکارڈ
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	ریکارڈ
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام	دوسری نشر
۵ - ۰	مسز ہارڈیکر ـ بھجن اور گیت
۵ - ۱۰	عبد الوہاب ـ غزلیں
۵ - ۲۰	لکشمن راؤ ـ غزل
۵ - ۳۵	کنہیا لعل ـ دادرا
۵ - ۴۵	مسز ہارڈیکر ـ گیت
۶ - ۰	فارسی نشریات
	ریکارڈ ـ اخباری تبصرہ ـ ریکارڈ
	”فارسی ادب اور حیدرآباد“ تقریر ـ
	آقا محمد علی
۶ - ۳۰	اسٹوڈیو آرکسٹرا ـ پر دو طرزیں
۶ - ۴۵	اسد علی خاں (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۷ - ۰	چھوٹے خاں ـ طبلہ سولو
۷ - ۱۰	**نہوں کا پروگرام**
۷ - ۴۵	غلام علی خاں (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۸ - ۰	امیر بخش ـ سارنگی
۸ - ۱۰	”تعمیر کاری کے نفسیاتی پہلو“ تقریر ـ میر اکبر علی خاں
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	”پسند اپنی اپنی“ سننے والونکے پسند کئے ہوئے ریکارڈ
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

سہ شنبہ ۱۰ ـ امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۰ ـ جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح	پہلی نشر
۸ - ۳۰	شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک مع ترجمہ ـ پنڈت رام نواس شرما
۸ - ۴۵	بھجن (ریکارڈ)
۹ - ۰	گیت (ریکارڈ)
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	ریکارڈ
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام	دوسری نشر
۵ - ۰	زہرہ بائی دہلی والی ـ عام پسند گانے
۵ - ۱۵	حبیب الدین ـ غزلیں
۵ - ۳۰	زہرہ بائی ـ دادرا اور غزل
۵ - ۴۵	اسٹوڈیو فنکار ـ گیت
۶ - ۰	تلنگی نشریات

بانسری" سائنس کی دنیا " (سلسلہ)
تقریر - آر - ست نارائن - کورس کے ریکارڈ
۶ - ۳۰ روشن آرا بیگم (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۷ - ۰ حبیب الدین - غزلیں
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
نظمیں - کہانیاں - لطیفے
۷ - ۴۵ ست نارائن - بھجن
۸ - ۰ سری نواس نائیڈو - ہارمونیم
۸ - ۱۰ "شہر شہری اور بلدیہ" تقریر
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ حبیب الدین - عام پسند گانے
۹ - ۲۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۰ ست نارائن - عام پسند گانے
۹ - ۴۵ حبیب الدین - غزلیں
۹ - ۵۵ زہرہ بائی دہلی والی - عام پسند گانے
۱۰ - ۱۰ سری نواس نائیڈو - ہارمونیم
۱۰ - ۲۰ زہرہ بائی دہلی والی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ ۱۱ - امر داد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۱ - جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح　　پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام　　دوسری نشر

۵ - ۰ راجمنی - گیت
۵ - ۱۰ نظام الدین - غزلیں
۵ - ۲۵ راجمنی - گیت
۵ - ۴۰ ملہار راؤ - عام پسند گانے
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ "حیدرآباد کے معاشی مسائل"
اخباری تبصرہ - تقریر - داتر -
فلمی ریکارڈ
۶ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۶ - ۴۵ پریمی - نظمیں
۷ - ۰ ملہار راؤ - عام پسند گانے
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
" البم " فیچر - جسے طاہر عبدالباسط
نے لکھا ہے -
۷ - ۴۵ قاسم حسین خاں - سارنگی
۸ - ۰ ملہار راؤ - عام پسند گانے
۸ - ۱۰ "طباعت اور اشاعت" تقریر -
حبیب اللہ اوج
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی
۹ - ۴۵ "جدید فن تعمیر کاری" انگریزی تقریر -
فیاض الدین
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۲ - امر داد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۲ - جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح　　پہلی نشر

۸ - ۳۰ " صبح کے راگ " (ریکارڈ)

۸ - ۰۰ "غزلیں"(ریکارڈ)
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ شیلا بائی ۔ خیال
۵ - ۱۵ عبد العزیز ۔ غزلیں
۵ - ۳۰ شیلا بائی ۔ عام پسند گانے
۵ - ۴۵ جاوید لطیفی ۔ ستار
۶ - ۰ کنڑی نشریات
اخباری تبصرہ ۔ افسانہ۔ ھنمنت راؤ
۶ - ۳۰ شیلا بائی ۔ خیال
۶ - ۴۵ محمد یعقوب ۔ دادرا و غزل
۷ - ۰ عبد العزیز ۔ غزلیں
۷ - ۱۵ بچیوں کے لئے
دیوانی ہانڈی
۷ - ۴۵ محمد یعقوب ۔ عام پسند گانے
۸ - ۰ جاوید لطیفی ۔ ستار
۸ - ۱۰ "غالب کا طرز ادا" تقریر ۔
ڈاکٹر یوسف حسین خاں
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ عبد العزیز ۔ غزلیں
۹ - ۲۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۵ محمد یعقوب ۔ عام پسند گانے
۹ - ۵۰ شیلا بائی ۔ خیال
۱۰ - ۵ محمد یعقوب ۔ عام پسند گانے
۱۰ - ۱۶ شیلا بائی ۔ عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۱۳ ۔ امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۳ ۔ جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ "تلاوت کلام پاک مع تفسیر ۔
قاری محمد عبد الباری
۸ - ۴۵ نعت ۔
۸ - ۵۵ سردار خاں اور ساتھی ۔ قوالی
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ شکنتلا بائی ۔ استادی اور عام پسند گانے
۹ - ۴۰ سردار خاں اور ساتھی ۔ قوالی
۹ - ۵۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

ساعت خواتین

۱۰ - ۰ " ارادے "، بات چیت ۔نورجہاں ، بلقیس جہاں
۱۰ - ۱۰ نظم خوانی ۔ مسز سردارعلی
۱۰ - ۲۰ شکنتلا بائی ۔ غزلیں
۱۰ - ۳۰ "میرا بچپن "، تقریر۔مس عذرا سیف الدین
۱۰ - ۴۰ " اپنی باتیں "
۱۰ - ۴۵ "پاگل"، فیچر ۔ جسے زینب برہان نے لکھا ہے۔
۱۱ - ۱۵ ریکارڈ سنئے
۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ باپو راؤچھترپتی ۔ استادی گانے
۵ - ۱۵ شکنتلا بائی ۔ عام پسند گانے
۵ - ۳۰ سردار خاں اور ساتھی ۔ قوالی
۵ - ۴۵ شکنتلا بائی ۔ عام پسند گانے

۶ - ۰ عربی نشریات
"النهضة العربیه فی الهند"، تقریر۔ ڈاکٹر عبدالحق۔ موسیقی۔
مسرور بن مبروک
اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ
۶ - ۳۰ علی محمد حسین نعتیہ گانے
۶ - ۴۵ سردار خان اور ساتھی۔ قوالی
۷ - ۰ شکنتلا بائی۔ ٹھمری و غزل
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
ریکارڈ سنو
۷ - ۴۵ او ہو
۷ - ۵۰ "جھلکیاں"
۸ - ۰ علی محمد حسین۔ غزل
(والا شان حضرت شجیع)
۸ - ۱۰ "مشاہیر سے ملاقات (اصغر گونڈوی مرحوم) تقریر۔ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں
۹ - ۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰ باپوراؤ چھترپتی۔ استادی گانے
۹ - ۲۰ علی محمد حسین۔ غزلیں
"دور رس"، (خاص پروگرام)
۹ - ۳۰ تلاوت کلام پاک۔
قاری محمد عبد الباری
۹ - ۴۰ نعتیہ نظم۔ امیر احمد خسرو
۹ - ۴۵ شکنتلا بائی۔۔ عام پسند گانے
۱۰ - ۰ باپوراؤچھترپتی۔ استادی گانے
۱۰ - ۱۵ سردار خان اور ساتھی۔ قوالی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۴ ۔ امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۴ ۔ جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — **دوسری نشر**

۵ - ۰ لہانو باپو راؤ۔ استادی گانے
۵ - ۱۵ رام لکشمی بائی۔ عام پسند گانے
۵ - ۳۰ لہانو باپو راؤ۔ خیال اوربھجن
۵ - ۵۰ رام لکشمی بائی۔ ٹھمری
۶ - ۰ تلنگی نشریات
محفل ساز (وائلن۔ گٹار۔ گمبوز)
"حیدرآباد میں شیشہ کی صنعت"،
تقریر۔ ین۔ رام چندر راؤ
۶ - ۳۰ رام لکشمی بائی۔ عام پسند گانے
۶ - ۴۵ پریمی۔ نظمیں
۷ - ۰ فیاض خان۔ سارنگی۔
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
ریڈیو کلب کی خبریں۔ کہانی۔ گانا
کہانی۔ تقریر۔ ریکارڈ۔ معمہ
۷ - ۴۵ سریدھر سنگھ۔ ٹھمری
۸ - ۰ پیانو۔ وائلن۔
۸ - ۱۰ "ماحول اورحسن کار"، تقریر۔
اکبر وفا قانی
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	سرید هرسنگھ - بھجن اور پد
۹ - ۲۵	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۴۰	رام لکشمی بائی - عام پسند گانے
۹ - ۵۵	لہانوباپوراؤ - استادی گانے
۱۰ - ۱۵	رام لکشمی بائی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

یکشنبہ ۱۵ - امرداد سنہ ۱۳۵۶ ف م

۱۵ - جون سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۸ - ۳۰	ریکارڈ
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	ریکارڈ
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام — **دوسری نشر**

۵ - ۰	باپوراؤچھترپتی - استادی گانے
۵ - ۱۵	شنکرا بائی - عام پسند گانے
۵ - ۳۰	کنہیالعل - بھجن اورگیت
۵ - ۴۵	شنکرا بائی - خیال
۶ - ۰	مرھٹی نشریات
	مرھٹی پد - موسیقی - امباداس راؤ
	اخباری تبصرہ - ”فن خطابت“
	تقریر - بی - بی اکول کر - موسیقی امباداس راؤ
۶ - ۳۰	” پریم کہانی “
	(ریکارڈوں سے ترتیب دیا ھوا خاص پروگرام)
۷ - ۱۵	**بچوں کے لئے**
	خطوں کے جواب
۷ - ۴۵	شنکرا بائی - ٹھمری وغزل
۸ - ۰	شنکر راؤ - ستار
۸ - ۱۰	ریڈیو کی ڈاک - ندیم
۸ - ۲۵	ریکارڈ
۸ - ۳۰	اردو میں خبریں
۸ - ۴۵	انگریزی میں خبریں
۹ - ۰	تلنگی میں خبریں
۹ - ۱۰	شنکر راؤ - ستار
۹ - ۲۵	باپو راؤ چھترپتی - خیال
۹ - ۳۵	اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۴۵	شنکرا بائی - عام پسند گانے
۱۰ - ۰	غنائی خاکہ
۱۰ - ۳۰	ترانہ دکن

ضروری اطلاع

(۱) خریدار صاحبان مراسلت کے وقت اپنا خریداری نمبر درج فرمائیں جو لیبل پر نام سے پہلے درج رہتا ھے -

(۲) چندہ بہ شکل نقد رقم یا منی آرڈر کے ذریعہ روانہ فرمایا جائے - چندے کی ادائی میں ٹکٹ ٹپہ یا پوسٹل آرڈر قبول نہیں کئے جائیں گے -

ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE.

To the Editor,
Jamea,
Maqtaba Jamea,
Delhi.

FROM OFFICE OF THE STATION DIRECTOR,
BROADCASTING STATION, HYDERABAD (Dn.) از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد دکن

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد

رجسٹری شدہ بہ سرکار عالی نشان (۱۷۲)

پندرہ روزہ رسالہ

نشر گاہ حیدرآباد

ڈاکٹر وجیہہ اللہ صاحب علوی
جو "ہمدردی اطفال" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائے ہیں

ماسٹر اونکار
۲ - شہریور کو استادی گانے سنائیں گے -

دکن ریڈیو

۴۱۱ میٹر

۷۳۰ کیلوسائیکل

نشان ٹپہ سرکارعالی ۱۷۲

ٹیلیفون نمبر (۲۰۰۸)

تار کا پتہ "Lasilki"
"لاسلکی"

چندہ سالانہ

ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ عثمانیہ

بیرون ریاست

ایک روپیہ آٹھ آنہ سکہ کلدار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

چھ پائی
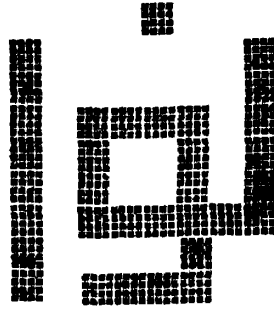
جلد (۹) | ۱۶ تا ۳۱ شہریور سنہ ۱۳۵۶ف مطابق ۱۶ تا ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۷ع | شمارہ (۲۰)

فہرس

نوائیہ

زیر نظر نیم ماھی میں ھمارے پروگرام کے قابل ذکر اجزاء یہ ھیں

تقاریر

ابتدائی لازمی تعلیم | اگر ھم ھندوستان کی ذھنی پستی کا تجزیہ کریں تو پتہ چلے گا کہ اس کا واحد سبب جہالت ھے ۔ برا ھو اس جہالت کا کہ جس نے غریب انسانوں کا جنازہ نکالا ھے ۔ کتنے ھیں جو غربت کی وجہ دنیا میں پنپ نہ سکے ۔ اگر ان کے پاس علم کی دولت ھوتی تو کیا معلوم کہ وہ اورنگ و تاج کے مالک ھوتے یا علم و ادب کے شہر یار ۔ اگر ھم ملک کے سرمایہ میں اضافہ کرنا چاھتے ھیں تو ھمارا پہلا فرض یہ ھونا چاھئے کہ ھم گڈری کے لعلوں کو منظر عام پر لائیں ۔ اس سے بڑھ کر ملک کی اور کیا خدمت ھوسکتی ھے کہ علم جیسی غریب دولت کو غریبوں میں عام کیا جائے ۔ چنانچہ حکومت حیدرآباد بھی اسی جذبہ کے تحت ابتدائی لازمی تعلیم کی مہم شروع کر رھی ھے - ۱۶ - شہریور کو رات کے ۸ - ۱۰ بجے " ابتدائی لازمی تعلیم " سے متعلق ساجد علی صاحب کی تقریر ھوگی ۔

ھجو نگاری | ھجو نگاری ایک فن ھے اور وہ بھی مشکل فن ۔ ھجو نگار سماج کے ھرفرد کی پگڑی اچھا لتا ھے ۔ وہ اپنی کمند انسان و شیطان سبھی پر پھینکتا ھے ۔ اس کی نظر سے نہ تو امیر بچ سکتا ھے اور نہ غریب ، عالم بچ سکتا ھے اور نہ عامی ۔ فرزانہ بچ سکتا ھے اور نہ دیوانہ زاھد بچ سکتا ھے اور نہ رند ۔ بے گناہ بچ سکتا ھے اور نہ گناھگار ۔ وہ ھر شخص پر وار کرتا ھے ۔ اسے کسی کی اچھائیوں سے بحث نہیں ھوتی ۔ وہ ھر شخص کی برائیوں پر نظر رکھتا ھے ۔ ۱۷۔ شہریور کو رات کے ۸ - ۱۰ بجے محمد بن عمر صاحب " ھجو نگاری " پر تقریر نشر فرمائیں گے ۔

رمضان المبارک | رمضان المبارک سخت کوشیوں کا مہینہ ھے جو انسانیت کو نفس کشی کی تعلیم دیتا ھے اور نفس کشی جہاد اکبر ھے ۔ ان ھی دنوں امیروں کو غریبوں کی سطح پر آکر سوچنے کا موقعہ ملتا ھے کہ بھوک کس کو کہتے ھیں ۔ کتنا بڑا ایثار ھے یہ کہ انسان کے سامنے انواع و اقسام کی نعمتیں ھوں اور وہ ان کا مزہ نہ چکھ سکتا ھو ۔ روزہ فاقہ نہیں ھوتا ۔ وہ تو مکمنے روحانی اور جسمانی احتساب ھوتا ھے ۔ رمضان ضبط نفس اور سختیوں کا مہینہ ھونے کے باوجود انسانپل

کے لئے مسرت کا یہ پیام لاتا ہے کہ انسانیت کا مقدس ترین نصب العین انسانیت ہے ۔ ۲۰ ۔ شہریور کو سید محمد صدیق صاحب محمودی رات کے ۹ ۔ ۳۰ بجے رمضان المبارک کی برکتیں بیان کریں گے ۔

حضرت فاطمۃ الزھرا رضہ | حضرت بی بی فاطمہ کی عظمت اس لئے نہیں ہے کہ وہ رسول صلعم کی بیٹی تھیں بلکہ اس لئے ہے کہ وہ ایک مثالی بیٹی ۔ ایک مثالی بیوی اور ایک مثالی ماں تھیں ۔ پھر آپ اس مثالی باپ کی نظروں کا اجالا تھیں جس نے اپنی چہیتی بیٹی سے کہا تھا " بیٹی اگر تم سے بھی کوئی گناہ سرزد ہو تو تمھیں اس لئے معاف نہیں کیا جائے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو " ۔ جب باپ کی ایسی تعلیم و تربیت ہو تو پھر اسکی بیٹی کیوں نہ مثالی ہوگی ۔ جب ہی تو بی بی فاطمہ کے بطن سے حسن رضہ اور حسین رضہ پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام کے نام کو اونچا کرنے کے لئے اپنی جانوں کی بازی لگادی ۔ آج بھی زمانے کو فاطمہ رضہ جیسی پاک بیبیوں اور حسن رضہ اور حسین رضہ جیسے ایثار پیشہ بیٹوں کی ضرورت ہے ۔ آئیے ۲۲ ۔ شہریور کو رات کے ساڑھے نو بجے " حضرت فاطمۃ الزھرا رضہ " سے متعلق تقریر سنیں ۔

حیدرآباد کا دورجدید | حیدرآباد کا دور جدید شاندار مستقبل کا پتہ دے رہا ہے ۔ اس کا یہ مبارک دور تاریخ دکن میں یادگار رہے گا کیونکہ اب اس کا کاروان ، آزادی کی منزل کی طرف تیزی سے گامزن ہے ۔ آزادی کے اس لشکر میں ھندو مسلمان سکھ پارسی اور عیسائی کندھے سے کندھا ملائے قدم جمائے آگے بڑھ رہے ھیں اور میر کارواں کا فرمان آزادی کاروان میں نئی روح پھونک رہا ھے ۔ آج حیدرآباد کے دن پھر گئے ھیں کیونکہ ھندو مسلمان عظمت و رفعت کی منزل کو پہنچ رہے ھیں ۔ اب کام کا وقت ھے ۔ آئیے ھم سب مل کر حیدرآباد کی تاریخ بنائیں ۲۳ ۔ شہریور کو رات کے ساڑھے نو بجے ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب حیدرآباد کے دور جدید کو پیش کریں گے ۔

سلسلے کی تقریریں | زیر تبصرہ نیم ماھی میں حسب ذیل سلسلے کی تقریریں شریک ھیں

۱۸ ۔ شہریور ۹ ۔ ۳۰ ساعت شب "مشاھیر سے ملاقات (لیڈی ھار ینگم پروفیسرصاواسور سر آر ۔ ایل ۔ اسٹائن ڈاکٹر فوشے) تقریر ۔ خان بہادر سید احمد صاحب

۲۱ ۔ شہریور ۹ ۔ ۳۰ ساعت شب "جبلت اورعادت " تقریرڈاکٹرخلیفہ عبدالحکیم صاحب ۔

۲۸ ۔ شہریور ۹ ۔ ۳۰ ساعت شب " نئی کتابیں " ڈاکٹرسید محی الدین قادری صاحب زور ۔

ساعت خواتین | ۱۸ ۔ شہریور ۱۰ ساعت صبح " میری پسند کے کام " ۔

کام جب پسند کے مطابق ھوتا ھے تو تھکن کا احساس ایک سرور انگیز کیفیت میں بدل جاتا ھے کاموں کے سلسلہ میں اپنی پسند کا اظہار اگر چہ شخصی رجحانات پر مبنی ھوتا ھے تا ھم اس طور پر ایک ایسی دلچسپی کو بیدار کیاجاسکتا ھے جو اچھے مشغلوں کے انتخاب میں ممدو معاون ثابت ھوسکتی ھے ۔ مس سروری امیر احمد سے سنئے انہیں کون سے کام پسند ھیں ۔

۱۸ - شہریور ۱۰ - ۱۰ ساعت صبح '' میرے خواب ،،

زندگی کچھ خواب ہے۔ کچھ اصل ہے کچھ طرز ادا ہے۔ کبھی یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوتے ۔ کبھی حالات کو اپنا رخ بدلنا پڑتا ہے اور آفتاب کے تیز اجالوں میں بھی یہ سپنے بھری نیندیں ، نہیں ٹوٹتیں ۔ یہ سپنے نہ ہوں تو جینا اجیرن ہو جائے ۔ ذکیہ دستگیر قریشی سے سنئے ــــ انکے کتنے خواب جاگنے میں بھی نظر آئے اور کتنے اندھیرے میں گم ہو گئے !

۱۸ - شہریور ۱۰ - ۳۰ ساعت صبح - '' میری شاعری ،،

شاعر کی کہانی خود اسکی زبانی سنئے۔ دھڑکنوں کو سننے والے اس دل کو بھی دیکھیں جو ساری نازک خیالیوں اور جملہ وار داتوں کا سر چشمہ ہے بشیر النساء بیگم صاحبہ بشیر اپنی شاعری پر تقریر نشر کریں گی۔

۲۵ - شہریور '' رمضان المبارک ،،

صبح کے دس بجے مسز ثناء اللہ سے پہلی سحری کی روداد سنئے ۔ اور دس بج کر دس منٹ پر صغرا بیگم امیر علی خان پہلے روزہ کی تفصیلات سنائیں گی ۔ روزہ ایک خصوصی ماحول اور ایک نفسیاتی تبدیلی کا حامل ہوتا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں مصروفیتوں اور دلچسپیوں کا جو خوشگوار تغیر شامل زندگی ہوجاتا ہے اس کا تذکرہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔

۲۵ - شہریور ۱۰ - ۳۰ ساعت صبح '' بچوں کی تربیت ،،

ماؤں اور حکومت کی ایک ایسی ذمہ داری ہے جس سے کماحقہ عہدہ برآ ہونا قوم کی تعمیر و ترقی کی ضمانت ہے ۔ بچہ قوم کی امانت ہے اوراس امانت کو تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنا ہی قوم کی سب سے بڑی ضرورت ہے - مسز صوفی اپنے دیرینہ تعلیمی تجربہ کی روشنی میں اس موضوع پر قابل توجہ امور کا اظہار فرمائینگی ۔

ہرجمعہ کو ۱۰ - ۴۰ ساعت صبح '' اپنی باتیں ،، نشر ہونگی ۔ اور پندرہ روز میں ایک مرتبہ ۱۱ بجکر ۲۰ منٹ پر '' بہنوں کے خطوط ،، سنائے جائیں گے ۔

موسیقی

اس نیم ماہی کے موسیقی کے پروگرام میں ناگپوروالی تارابائی حصہ لے رہی ہیں -۱۸ - شہریور کو آپ ان سے ٹھمری غزل ۔ اور دادرے سنیں گے ۔ اس تاریخ کے مقامی فن کاروں میں مادھو راؤ اور کنہیا لال قابل ذکر ہیں ۔

۱۷ - شہریور کو مقامی خاتون فن کار بنگاری بائی آپ کو استادی اور عام پسند گانے سنائیں گی۔

۱۹ - سے ۳۱ - شہریور تک بوجہ ماہ صیام موسیقی کے پروگرام میں صرف مقامی مرد فن کار حصہ لیں گے جن میں ہمارے اسٹوڈیو فن کار بھی شامل ہیں ۔

۱۸ - اور ۲۵ - شہریور کو آپ علی الترتیب محمد یسین اور ساتھی اور صوفی علی بخش اور ساتھی سے قوالی سنیں گے -

۲۲ - شہریور کو رات کے ۱۱ سے ۱۱ - ۳۰ بجے تک فخرالدین اور ساتھی قصیدہ بردہ شریف نشر کریں گے - ۱۶ - کو ۹ - ۱۰ سے ۱۰ - ۳۰ تک اور ۲۳ اور ۳۰ - شہریور کو ۱۰ - ۳۰ سے ۱۱ - ۳۰ تک آپکی خدمت میں یورپی موسیقی کا پروگرام پیش کیا جائے گا -

۲۵ - اور ۲۹ - شہریور کو ۱۰ - ۳۰ سے ۱۱ - ۳۰ بجے شب تک هم اپنے دور کے سننے والوں کے لئے " دور رس " کے عنوان سے پروگرام پیش کر رهے هیں -

۲۵ - کا پروگرام تلاوت کلام پاک اور ۲۹ - کا شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک سے شروع هوگا -

فیچر اور ڈرامے

۱۶ - شہریور کو ۶ بجکر ۳۰ منٹ پر فلمی کہانی کے بجائے ایک گیتوں بھری کہانی نشر کی جا ئیگی جسے نجمہ صاحبہ نے ریڈیو کے لئے مرتب کیا ھے -

۱۸ - شہریور - بھارت چند صاحب ظرافت نگار اور صاحب مذاق ادیب هیں - اگر آپ کو اپنی معاشرت کی دلفریب تصویر دیکھنا هو تو بھارت چند صاحب کھنہ کا لکھا هوا فیچر "ٹیلیفون" سنئے جو ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر صبح میں نشر هوگا -

۳۰ - شہریور کو بچوں کے لئے جناب آغا بابر صاحب نے ایک فیچر لکھا ھے - "کھانے کے کمرہ میں" گھریلو زندگی کی دلفریب جھلک - خوش باش افراد خاندان کی نوک جھونک - مشرق گھر کی خوش وقتیاں قابل رشک هیں - یہ فیچر شام کے ساڑھے چھ بجے نشر هوگا -

جلسہ تخت نشینی مبارك کی راست نشر

۷ - رمضان المبارك مطابق ۲۶ شہریور کو صبح کے ساڑھے نو بجے سے پویلین نمائش گاہ سے جلسہ تخت نشینی مبارك کی راست نشر هو گی -

" رمضان المبارک اور همارے نشری اوقات "

۱۹ - شہریور سے همارے نشری اوقات حسب ذیل هوں گے -

پہلی نشر ۸ - ۳۰ - تا ۹ - ۳۰ ساعت صبح -

دوسری نشر ۵ تا ۷ ساعت شام (۱۹ - شہریور کو دوسری نشر رویت هلال کے لئے ۵ سے ۷ - ۳۰ ساعت شام تک جاری رهیگی)

وقفہ ۷ تا ۹ - ۳۰ ساعت شب -

تیسری نشر ۹ - ۳۰ تا ۱۱ - ۳۰ ساعت شب -

بچوں کا پروگرام ۷ - ۱۵ کی بجائے ۶ - ۳۰ بجے شام سے شروع ہوگا۔

۹ - ۳۰ بجے شب اردو میں تقریر نشر ہوگی - اور چہارشنبہ کو رات کے ۱۰-۴۵ بجے انگریزی میں تقریر نشر ہوگی -

خبروں کے اوقات حسب ذیل ہوں گے -

۹ - ۰۰ ساعت شب انگریزی میں خبریں -

۱۰ - ۵ ساعت شب تلنگی میں خبریں -

۱۰ - ۱۵ ساعت شب اردو میں خبریں -

نشریات کے دوران میں ماہ صیام کے ختم تک شام کے ۵ اور ۷ بجے گجر بجایا جائے گا جھنکارے کے بعد جب پہلا گھنٹہ بجے تو وہی صحیح وقت متصور ہوگا۔

"مشاہیر سے ملاقات"

(مولوی عظمت اللہ خان صاحب مرحوم)

مرزا عصمت اللہ بیگ صاحب

یدرآباد کی نشرگاہ سے مشاہیر کی ملاقات کے عنوان سے کئی ملاقاتیں نشر ہوچکی ہیں۔ س بار مجھ سے فرمائش کی گئی ہے کہ مولوی عظمت اللہ خاں صاحب مرحوم سے میں اپنی ملاقات نشر کروں۔ گر میں اس پکر میں ہوں کہ مین اپنی کون سی ملاقات بیان کروں اور کن کن باتوں کا ذکر کروں۔ ن کی شاعری کے متعلق کہوں یا نثر نگاری کا ذکر کروں۔ ان کی ظرافت کا ال لکھوں یا ان ، مزا یہ نگاری کی کیفیت ظاہر کروں ان کے ملنے جلنے کے طریقوں کو بتاؤں یا ان کے سر یلے بولوں کا ذکر کروں۔ وہ تو ایک آبشار کی طرح تھے جو خود بھی اپنی رو میں بہے چلے جاتے تھے۔ احلوں کو بھی سیراب کرتے تھے اور گرد کے رقبوں کو بھی شاداب کرتے تھے اور جو ان کی رو یں آجاتا تھا اس کو بھی اپنے ساتھ بہائے لئے چلے جاتے تھے۔ بیسیوں ان کی تحصیل سے ترقی پسند اعر بنے۔ بیسیوں انوکھے انوکھے ادیب بنے۔ بیسیوں نے ان کے دم سے اپنے اپنے فن میں نام یدا کیا اور بیسیوں ان کے مشوروں سے آدمی بنے اور کام سے لگ گئے۔ کئی رسالے ان کے دم سے شائع وتے تھے اور کئی اخبار ان کے دم سے چلتے تھے۔

ان سے میری پہلی ملاقات کس طرح ہوئی وہ بھی سن لیجئے۔ بہت عرصے کی بات ہے کہ یک صاحب عظمت اللہ خاں نامی ہندوستان کے ایک مشہور و معروف سینڈو حیدرآباد آئے تھے و نواب اکبر یار جنگ بہادر کے ہاں آکر ٹھیرے تھے۔ وہ ایک انقلابی پہلوان تھے اور جدید سم کی سائنٹفک ورزشیں کرتے تھے۔ چنانچہ ویٹ لفٹنگ یعنی وزن اٹھانے میں تو انہیں کمال حاصل ھا۔ بلا مبالغہ بغیر کسی دقت کے وہ دس دس اور بارہ بارہ من وزن اٹھا لیتے تھے۔ مین ان کا شاگرد و گیا اور ہندوستانی پرانی ورزشوں کو چھوڑ چھاڑ ویٹ لفٹنگ کی مشق کرنے لگا۔

ہمارے ملاقاتی یعنی عظمت اللہ خاں مرحوم بھی ورزش کے شوقین تھے۔ بھائی فخر الدین رحوم مجھے پکڑ کر ان کے پاس لئے گئے۔ بہت ممکن ہے کہ خاں صاحب نے بلا یا ہو یا خود یہ بردستی ہمارے استاد کے واقعات سنانے کے لئے لے گئے ہوں۔ بہر حال میں وہاں پہنچا۔ بھائی

خرالدین نے مجھے ان سے ملایا۔ ان کے ڈنڈ بلے اور بنا ہوا جسم دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ یہ بھی کوئی
ہلوان ہیں ۔ وہ بڑے تپاک سے ملے ۔ دیر تک عظمت اللہ خاں سینڈو کے حالات پوچھتے رہے ۔
ھر خود بھی دلی کے دو چار پہلوانوں کے واقعات بیان کئے ۔ کچھ یورپ کے پہلوانوں کے قصے سنائے۔
سکے بعد کچھ داؤں پیچوں کا ذکر چھڑ گیا تو انہوں نے اپنی مہر بانی سے مجھے ایک ججٹ سو
(Jugetsu) کی کتاب عنایت فرمائی جس میں جاپانی داؤں پیچ کے طریقے بتائے گئے تھے ۔

اب سنئے ۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے ہندوستانی ورزش میں کیا برائی
یکھی جو اسے چھوڑ کر ویٹ لفٹنگ میں پڑ گئے ۔ میں نے کہا کہ صاحب پہلے تو اس میں وقت
ت صرف ہوتا ہے ۔ دوسرے کلائیاں اور پنڈلیاں پتلی اور گردن موٹی ہو جاتی ہے ۔ تیسرے آخر
یں توندنکل آتی ہے اور چوتھے جتنا کس ویٹ لفٹنگ سے پیدا ہوتا ہے وہ ڈنڈ اور بیٹھک وغیرہ
ے پیدا نہیں ہوتا ۔ یہ نہایت سیدھی سادھی اور صاف ستھری ورزش ہے ۔ محنت کم اور نفع زیادہ
وچھا کہ وہ کیسے تو میں نے استاد داراب کا ورزشی پہاڑا سنایا ۔ وہ آپ بھی سن لیجئے ۔

سو مکدر کا ایک ڈنڈ ۔ یعنی سوبار مکدر پھراؤ تو اس میں ایک ڈنڈ کی طاقت آتی ہے ۔
پھر سنئے ۔

سو مکدر کا ایک ڈنڈ ۔

سو ڈنڈ کی ایک ترن ۔

سو ترن کی ایک لڑنتھ ۔

سو لڑنتھ کی ایک گدن یعنی اکھاڑا گودنا ۔

سو گدن کی ایک اٹھان ۔ یعنی ویٹ لفٹنگ ۔

اور سو اٹھان کی ایک مرن ۔

اس پہاڑے کو سن کروہ بہت ہنسے مگر اتنی بات ضرور ہوئی کہ اس روز سے انہوں نے بھی
یٹ لفٹنگ شروع کردی ۔ اور چندھی روز کے بعد وہ اتنا وزن اٹھانے لگے کہ میں بھی ان سے ہار
ان گیا اور ان سے مقابلہ کرنے میں بغلیں جھانکنے لگا ۔

یہ تو آپ نے ان کی جسمانی ورزش اور پہلوانی کا ذکر سنا اب آپ ان کی دماغی ورزش او
ھنی داؤں پیچ کا حال بھی سن لیجئے ۔ سچ پوچھئیے تو ان کا دماغ ان کے جسم سے بہت زیادہ
اقت ورتھا ۔ اس میدان میں ان کی چلت پھرت اور داؤں پیچ اتنے صاف اور منجھے ہوئے تھے کہ ان
کے دماغ نے ان کے جسم کو پچھاڑ دیا تھا ۔ ان کا دماغ کیا تھا ایک نمائش گاہ تھی جس میں
ر چیز قرینے سے رکھی ہوئی موجود تھی ۔ جس کو جس چیز کی ضرورت ہوتی وہ اسے فوراً وہاں مل جاتی

تھی ۔ کتابوں کے تو وہ کیڑے تھے ۔ چنانچہ ہر وقت وہ مطالعہ میں غرق رہتے تھے ۔ پھر لطف یہ ہے کہ صبح سے لے کر شام تک لوگ انہیں گھیرے رہتے تھے ۔ بعض بعض تو رات کو بھی ان کا پنڈ نہیں چھوڑتے تھے ۔ خدا معلوم شعر لکھواتے تھے یا ان کی اصلاح کراتے تھے ۔ یا اخباروں اور رسالوں کے لئے ایڈیٹوریل تیار کراتے تھے ۔ بہر حال رات کے گیارہ بارہ بجے تک وہ برابر مصروف رہتے تھے ۔ پھر کمال یہ تھا کہ کوئی تازہ اخبار یا میگزین شائع ہوتا تو اس میں ان کا کوئی نہ کوئی مضمون یا نظم ضرور ہوتی تھی ۔

حیدرآباد میں تو شاید ہی کوئی شاعر یا انشا پرداز ایسا ہوگا جو کچھ لکھے اور انہیں آکر نہ سنائے ۔ بیسیوں ان کے شاگرد تھے ۔ بیسیوں دوست تھے ۔ بیسیوں گرویدہ تھے اور بیسیوں عاشق نا دیدہ تھے ۔ اب بھی کئی لوگ ان کا کلام گنگناتے رہتے ہیں اور کئی صرف ان کے نام ہی سے واقف ہیں اور آگے کچھ بھی نہیں جانتے ۔ شاید اس قسم کے لوگوں کو ان کے رنگ و روپ حرکات و سکنات ۔ نشست و برخاست ۔ رنگ ڈھنگ ۔ طرز تکلم اور ان کے ڈیل ڈول کا اندازہ نہیں ہوگا ۔ اس لئے میں پہلے الفاظ کے ذریعے ان کا نقشہ کھینچ دیتا ہوں تا کہ ان کی شکل و صورت کا اندازہ آپ کو بھی اچھی طرح سے ہوجائے اوران کا ناک نقشہ آپ کی آنکھوں کے سامنے پھرجائے ۔

خان صاحب اچھے پورے اور اونچے ڈیل ڈول کے آدمی تھے ۔ قد کوئی چھ فٹ کے قریب تھا کثرت کے شوقین تھے اس لئے جسم بنا ہوا اور سڈول تھا۔ بھویں کشادہ تھیں ۔غلافی آنکھیں۔ ستوان ناک ۔ دھانہ چوڑا سر پر ہلکے بال تھے۔ موچھیں چھوٹی چھوٹی۔ ڈاڑھی صفاچٹ۔ رنگ انار کے دانے کی طرح سرخ و سفید تھا اور چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا رہتا تھا ۔ عام طور پر تنگ مہری کا پاجامہ اور ململ کا سفید کرتا پہنتے تھے بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چنبیلی کا ڈھیر پڑا ہوا مسکرا رہا ہے۔ ادھر ادھر کتابوں کا انبار رہتا تھا ۔ ان میں ہرطرح کی کتابیں تھیں۔ تاریخ ۔ معاشیات عمرانیات ۔ ارضیات ۔ طبیعات ۔ حیاتیات غرض کہ ہر فن کی کتاب موجود تھی ۔ جب کسی مسئلے پر بحث کرتے تو باتیں کرتے کرتے جس کتاب کو چاہتے آنکھیں بند کرکے نکال لیتے تھے اورجو بات زیر بحث ہوتی وہ صفحہ الٹ کر پڑھنا شروع کر دیتے تھے ۔

اکثر صبح کے وقت میں جاتا تھا تو انہیں کچھ نہ کچھ پڑھتے ہوئے پاتا تھا ۔ دیکھتے ہی مسکراتے اورکتاب الٹ کر میز پر دھر دیتے تھے ۔ خدا معلوم یہ کیا بات تھی ۔ یار لوگ تاک لگائے کھڑے رہتے تھے یا پہلے سے کوئی پروگرام بنالیتے تھے ۔ جہاں ایک آدمی کرسی پر آکرٹکا اور پھر بھیڑ یا چال شروع ہوگئی۔ لوگ ایک کے بعد ایک ٹپکنے شروع ہو جاتے ۔کسی کے ہاتھ میں کتابیں رہتیں تو کسی کے بغل میں بستہ ۔کسی کے پاس اخبار کا فائل ہوتا تو کسی کے ہاتھ میں سادے کاغذ ۔ دیکھتے ہی دیکھتے پوری کرسیاں بھر جاتیں ۔ خاں صاحب کے بازو میں ایک چھوٹی سی میز پڑی رہتی تھی ۔ اس پر ورجینیا تمباکو کا ڈبا ۔ سگریٹ بنانے کا کاغذ اوردیاسلائی کی ڈبیا رکھی رہتی تھی ۔ باتیں کرتے جاتے اور ہاتھ سے سگریٹ بنا بنا کر خود بھی پیتے اوردوسروں

کو بھی بہلاتے ۔ انہیں خوب معلوم تھا کہ آنے والوں میں کون کتنے پانی میں ہے اور کون صاحب کس کام کے لئے تشریف لائے ہیں ۔ چنانچہ ہر ایک سے نہایت خلق و مروت سے پیش آتے اور ہر ایک کے مرتبے اور حیثیت کے مطا بق برتاؤ کرتے تھے ۔ بس یہ سمجھلیجئے کہ ایک ادبی محفل تھی جو صبح سے لے کر شام تک جمی رہتی تھی ۔ ان میں سے بعض لوگ تو پڑھنے آتے تھے ۔ بعض صلاح ومشورے لینے آتے تھے اوربعض کچھ لکھنے لکھانے اور سننے سنانے کے لئے آتے تھے۔ خاں صاحب شیکسپیر کے توعاشق تھے ۔ اس کے ڈراموں کو وہ لہک لہک کر پڑھتے تھے کہ بس مزہ آجاتا تھا۔ پڑھاتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ایک دریا بہہ رہا ہے ۔ مشکل سے مشکل مقامات کو اس خوبی سے سمجھاتے تھے کہ گویا شربت کے گھونٹ ہیں جو حلق سے اترے چلے جاتے تھے ۔ کہتے تھے کہ شیکسپیر ایک غیر فانی شاعر ہے ۔ اس نے اپنے ڈراموں میں ایسے ایسے تخیلی پیکر پیدا کئے ہیں جن سے انسان کی چلتی پھرتی تصویریں ہماری نظروں میں پھرنے لگتی ہیں ۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتے تھے کہ اس نے کوئی طبع زاد خیال پیش نہیں کئے ہیں بلکہ تاریخ اور ناولوں سے چند جوشیلے اورپھڑکتے ہوئے قصے چن لئے ہیں اور ان میں نئے کردار داخل کر کے ان کو اصل سے بہتر بنادیا ہے ۔ کہا کرتے تھے کہ اس کے ڈراموں میں ایک کمال یہ ہے کہ اگر چہ اس نے اپنے زمانے کے لوگوں کی زندگی اور خیالات ظاہر کئے ہیں مگر وہ آج سے ۳۰۰ سال گزر جانے پر بھی تمام دنیا کی دلچسپی کا موجب بنے ہوئے ہیں ۔ یہ کیا بات ہے ۔ بات یہ ہے کہ شیکسپیر نے اپنے ڈراموں میں صرف دلچسپ قصے ۔ اچھی اچھی تقریریں ۔ اور مضحکہ خیز لطیفے ہی نہیں لکھے ہیں بلکہ اس نے وہ ذہنی کشمکش بھی ظاہر کی ہے جو دنیا کے ہر حصے اور ہر زمانے کی عورتوں اور مردوں میں پائی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے ڈراموں میں نظم کے ایسے ایسے بیش بہا جواہرریزے رکھ دئے ہیں کہ کسی طرح دماغ سے محو نہیں کئے جاسکتے ۔ چنانچہ اس زمانے سے اب تک مہذب ملکوں کے لوگ انہیں یاد کرتے ہیں اور موقع موقع سے دوہراتے رہتے ہیں ۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگ مرچنٹ آف وینس اسٹیج کر رہے تھے ۔ ہمارے ڈرامیٹک کلب کے ممبروں نے کہا کہ مولوی عظمت اللہ خاں کو بھی اگر ریہرسل میں بلالیں تو اچھا ہوگا ۔ مگر انہیں یہاں لائیں کیسے ۔ مین نے کہا کہ مینٰ ابھی جاتا ہوں اور انہیں لانے کی کوشش کرتا ہوں ۔ آپ یقین مانئے کہ دو پہر کا وقت تھا ۔ ایک ہاتھ میں کتاب تھی ۔ دوسرے ہاتھ میں حقے کا پیچوان ۔ مزے لے لے کر کتاب پڑھ رہے تھے ۔ اورگڑ گڑ گڑ گڑ کرکے شانتی کے دم بھر رہے تھے ۔ مجھے دیکھتے ہی کتاب الٹ کر میز پر دھر دی اور کہنے لگے۔ کہو ! ۔ خیریت تو ہے مین نے تمام واقعات دوہرائے ۔ کہنے لگے ضرور ضرور ۔ مین تمہارا ریہرسل ضرور دیکھوں گا ۔ بس یہ کہہ کر اٹھے ۔ فوراً کالے بالوں والی ٹوپی سر پر اوڑھ ۔ شیروانی پہن اور اپنی لکڑی ہاتھ میں لے کر میرے ساتھ ہولئے ۔ موقع پر پہنچے اور شروع سے آخر تک ریہرسل دیکھا ۔ پھر وہاں پتا چلا کہ ان کو شیکسپیر کے ڈراموں پر کس قدر عبور حاصل تھا۔ یعنی الف سے لے کر ے تک پور

ڈراما ان کی زبان پر تھا - کوئی اداکار اٹکتا تو وہ مقام ھی ڈھونڈھتا رھتا اور یہ لقمہ بھی دے دیتے - اس کے علاوہ انہوں نے ھر ایک کو اسٹیج پر داخل ہونے کا طریقہ ایک دوسرے سے بات چیت - خود کلامی اور کانا پھوسی کرنے کا سلیقہ - آنکھوں اور چہرے سے جذبات کے اظہار کرنے کے ڈھنگ اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے مختلف رنگ بتائے اور وہ وہ ھدایتیں دیں کہ ڈرامیٹک کلب کے پرانے اداکار جو ھمچو من دیگرے نیست کے پھنکارے مارا کرتے تھے وہ بھی لوھا مان گئے - اور اس دن سے خان صاحب کا دم بھرنے لگے - ریہرسل ختم ھونے کے بعد چلتے وقت ھمارے اسٹیج ڈائرکٹر نے انہیں اپنی وہ تقریر سنائی جو ڈرامے کے ختم ھونے کے بعد پڑھنے کے لئے لکھی گئی تھی- خان صاحب نے فرمایا کہ بھئی- اپنی تقریر کا رنگ بھی کچھ اسی زمانے کے رنگ سے ملتا جلتا رکھو انہوں نے کہا کہ وہ تو بہت ٹیڑھی کھیر ھے - خان صاحب نے کہا کہ کوئی بات نہیں - آپ لکھئیے اور وھیں کھڑے کھڑے دو تین صفحے کی تقریر بھی لکھوا دی - وہ تقریر اتنی دلچسپ پرمعنی اور ڈرامائی رنگ میں ڈوبی ھوئی تھی کہ دنوں تک اس کے چرچے رھے - مقرر صاحب کی ھر جگہ تعریفیں ھوتی رھیں اور کسی نے خان صاحب کا نام تک نہیں لیا - بلکہ خود خان صاحب کے آگے لوگ اس ڈرامے اور اس تقریر کی تعریفیں کرتے تھے اور وہ بھی ان کی ھاں میں ھاں ملاتے تھے مگر خدا کے بندے نے کبھی یہ زبان سے بھی نہیں نکالا کہ یہ سب کچھ میرا ھی کیا کرایا تھا -

اس قسم کے آپ کو بیسیوں قصے - مضمون اور تقریریں ملیں گی جنھیں شروع سے آخر تک خان صاحب نے لکھے تھے مگر اب وہ مال یار دوستوں کا ھوگیا - وہ تو خدا بخشے بھائی فرحت نے بھانڈا پھوڑ دیا اور پھر لوگوں کو پتا چلا کہ فلاں مضمون خان صاحب کا لکھا ھوا ھے اور فلاں ایڈیٹوریل نوٹ میرے سامنے خان صاحب نے اپنی قلم سے لکھا تھا -

شعر و شاعری کے معاملے میں خان صاحب سب سے جدا تھے - وہ ایک انقلابی شاعر تھے- نیچرل شاعری اور نظم مسلسل پر جان دیتے تھے - غزل گوئی کے بالکل قائل نہیں تھے - کہتے تھے کہ غزل کا میدان نہایت تنگ ھے - ایک طرف تو اس میں ردیف کا دم چھلا لگا رھتا ھے اور دوسری طرف خیالات کے گلے میں قافیے کا پھندا پڑا رھتا ھے - شروع سے آخر تک پوری غزل دیکھ ڈالو بس بے ربطی کا مجموعہ اور منتشر الخیالی کا مرقع ھوتی ھے - ایک شعر میں جدائی کا رونا ھے-دوسرے میں وصل کی خوشی ھے - تیسرے میں شراب ناب کے مزے ھیں - چوتھے میں شیخ جی پر پھبتیاں ھیں پانچویں میں درد کا رونا ھے چھٹے میں قسمت کا گلہ ھے - ساتویں میں فلک کج رفتار کا شکوہ ھے - نہ تو اس میں صداقت کی جھلک ھوتی ھے نہ واقعات کا سلسلہ قایم رھتا ھے نہ اس میں تخیلی پیکر پیدا کئے جاسکتے ھیں نہ اس میں مصورانہ شان دکھائی جاسکتی ھے جو کہ شاعری کی جان ھے -

وہ ھمیشہ جدید طرز کی مسلسل نظمیں لکھتے تھے اور اپنے دوستوں کو مزے لے لے کر سناتے تھے جن کے میٹھے اور سریلے بول ، ھندی بحروں میں ڈوبے ھوئے حیات انسانی کی لہریں

پیش کرتے تھے ۔ اور سننے والے کی زبان سے بے ساختہ آہ یا واہ نکل جاتی تھی ۔ بطور نمونہ ایک دو بند آپ بھی ملاحظہ فرمائیے ۔

نہ بھلے کی تھی نہ برے کی تھی ، مجھے کچھ جہاں کی خبر نہ تھی
تمہیں عیش کا ھی جو دھیان تھا ، تمہیں میری چاہ اگر نہ تھی
مرے حسن کے لئے کیوں مزے ، نہیں لینے تھے تمہیں یوں مزے

بہت اپنی چاہ جتا جتا ، مرے دل کو موہ کے لے لیا
مرے واسطے یہ بہشت تھی ، تمہیں دلگی تھی یہ کھیل تھا
مرے حسن کے لئے کیوں مزے ، نہیں لینے تھے تمہیں یوں مزے

مرے دل سے ہوگا یہ کب بھلا ، تمہیں دے سکوں کوئی بد دعا
وہ ہوا جو ماتھے پہ تھا لکھا ، مرے دل سے آئے گی یہ صدا
مرے حسن کے لئے کیوں مزے ، نہیں لینے تھے تمہیں یوں مزے

خان صاحب میں ہمدردی ۔ محبت اور خلوص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا ۔ پھر ان میں ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ جس میں جو صلاحیت دیکھتے تھے تو اسے اس طرح اچھالتے تھے جس سے اس کہ بھی فائدہ ہو ۔ لوگوں کو بھی فائدہ پھنچے اور علم و عمل کی دنیا میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو جائے ۔ چنانچہ ایک صاحب کو لغت اور اصطلاحات ترتیب دینے پر لگایا ۔ دوسرے صاحب کو نستعلیق ٹائپ میں پھنسایا ۔ تیسرے صاحب کو مزاحیہ نگاری پر آمادہ کیا اور جس حدتک ان لوگوں نے کامیابی حاصل کی وہ ان کی کوششوں سے ظاھر ھے ۔

اب میری سنئے ! ۔ مجھے مصوری سے کچھ لگاؤ تھا ۔ ایک مرتبہ میں غالب کی تصویر بنا کر خان صاحب کے پاس لے گیا ۔ کہنے لگے ۔ ارے میاں ۔ مہینے بھر سے تم غالب کی تصویر بنا رھے ھو ۔ آج خدا خدا کرکے وہ ختم ہوئی ۔ اب اسے میں دیکھونگا تم دیکھوگے اور تمہارے دوچار احباب دیکھ لیں گے ۔ اس کے بعد یہ کسی ڈرائنگ روم کی زینت بن کر رہ جائے گی ۔ میں نے کہا کہ اس سے زیادہ آپ اور کیا چاہتے ھیں ۔ کہنے لگے کہ میں یہ چاھتا ھوں کہ اسے حیدرآباد ھی نہیں ھندوستان بلکہ تمام دنیا دیکھے ۔ میں نے کہا کہ وہ کس طرح تو کہنے لگے ۔ وہ اس طرح کہ تم اس تصویر کا ھافٹون یا رنگین بلاک بناؤ ۔ پھر اس سے تم غالب کی ھزاروں تصویریں چھاپ سکتے ھو ۔ اس سے تمہیں فائدہ بھی ھوگا ۔ لوگوں کو بھی فائدہ ھوگا اور غالب کی تصویر گھر گھر پہنچ جائے گی ۔ میں نے کہا خان صاحب ! ۔ میں ھافٹون بلاک بنانا نہیں جانتا ۔ کہنے لگے ارے میاں ! وہ تو نہایت آسان چیز ھے ۔ یہ کہہ کر وہ اٹھے اور الماری میں سے ایک کتاب نکال لائے ۔ اس پر لکھا تھا '' ھافٹون بلاکس ،، خان صاحب اس کتاب کے ورق الٹ الٹ کر تصویریں اور بلاک

بنانے کی ترکیبیں بتاتے رہے اور آخر میں وہ کتاب مجھے دے کر کہنے لگے اسے تم لے لو اور ذرا کوشش کرکے ایک بلاک تو بنا ڈالو - وہ کتاب اب تک میرے پاس ہے - میں نے ان کی ہدایتوں کے مطابق تصویر بنائی - اس کے بعد مجھے اس فن سے اتنی دلچسپی ہو گئی کہ بعد میں میں نے کوشش کرکے بلاک سازی کی تعلیم پائی اور اس کے بعد سے اب تک میں اسی پھیر میں پڑا ہوا ہوں -

مختصر یہ ہے کہ عظمت اللہ خان مرحوم ایسی خوبیوں کے آدمی تھے اور ان کی دلچسپیاں اتنی وسیع تھیں اور انکے معلومات ایسے ہمہ گیر تھے کہ جو ان سے ملتا تھا اس کے رجحانات — صلاحیت اور قابلیت کے لحاظ سے اسے ایسے رستے پر لگا دیتے تھے کہ وہ اپنی زندگی میں کامیابی کے رستے پر چل نکلتا تھا -

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

چہارشنبہ ۱۶۔ شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۱۶۔ جولائی سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

- ۳۰ ریکارڈ
- ۱۵ خبریں
- ۲۰ ریکارڈ
- ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

- ۔ مادھو راؤ۔ ملتانی کا خیال۔ اب تو بڑی بیر (بلمپت) گورے مکھہ سو مورے من بھاوے (درت)
- ۱۵ یوسف شریف۔ گیت۔ آسماں کے تارے گیت۔ پریم کسی کو راس نہ آیا
- ۳۰ مادھو راؤ۔ ٹھمری۔ اب کے ساون گھر آجا
- ۴۰ کنہیا لعل۔ غزل۔ نظر سے حسن دو عالم گرادیا تونے (فانی) بھجن۔ تمرو ہے دربار نرنجن
- ۔ مرہٹی نشریات وٹھل راؤ۔ موسیقی۔ اخباری تبصرہ۔ نظم خوانی۔ مسز پربھونے۔ وٹھل راؤ موسیقی
- ۳۰ گیتوں بھری کہانی۔ مرتبہ نجمہ
- ۱۵ بچوں کے لئے ''کیا تم جانتے ہو'' (خاص پروگرام)
- ۴۵ یوسف شریف گیت۔ آئی ہے کیسی بہار چمن میں
- ۷-۵۵ کنہیا لعل۔ غزل۔ آلام روزگار کو آسان بنادیا (اصغر گونڈوی) بھجن۔ مورے نین میں رام رس چھائے رہے رے
- ۸-۱۰ '' ابتدائی لازمی تعلیم''، تقریر ساجدعلی
- ۸-۲۵ ریکارڈ
- ۸-۳۰ اردو میں خبریں
- ۸-۴۵ انگریزی میں خبریں
- ۹-۰ تلنگی میں خبریں
- ۹-۱۰ یوروپی موسیقی (ریکارڈ)
- ۹-۴۵ ''کتابی تبصرہ''، انگریزی تقریر۔ سعادت علی خاں
- ۱۰-۰ یوروپی موسیقی (ریکارڈ)
- ۱۰-۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۷۔ شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۱۷۔ جولائی سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

- ۸-۳۰ بنگاری بائی۔ خیال توڑی۔ اب مورے رام غزل۔ کسی نے پھر نہ سنا درد کے فسانہ کو(جگر مراد آبادی)
- ۸-۵۵ کشن لعل۔ دادرا۔ سیاں کو دیکھے بہت دن بیتے غزل۔ اے تقاضائے خرد مجھ پہ یہ بیداد نہ کر
- ۹-۱۵ خبریں
- ۹-۲۰ ریکارڈ
- ۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

- ۵-۰ بنگاری بائی۔خیال دیس۔ندیا گھری بھری

۵ - ۱۵ سید ذاکر علی - غزل - غم دل جو ان کو سنائیں تو کیا ہو
(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)
غزل - تڑپ کر دل انہیں تڑپا رہا ہے
(جگر مراد آبادی)

۵ - ۳۰ کشن لعل - دادرا - پیا نہیں آئے موہے برھا ستائے
غزل - گلہ اب کیا کروں جور و جفا کا

۵ - ۵۰ پریمی - نظم خوانی

۶ - ۰ کنڑی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ''سیتا جی'' تقریر مس سیتا اندرا - ریکارڈ

۶ - ۳۰ بنگاری بائی - ٹھمری - شام گھونگھٹ پٹ کھول
غزل - تسکیں کو ہم نہ روئیں جو ذوق نظر ملے

۶ - ۵۵ سید ذاکر علی - دو گیت
(۱) سجن پردیسی
(۲) کس طرح بھولے گا دل

۷ - ۱۵ **لڑکیوں کے لئے**
''دیوانی هانڈی'' جسے افسر غنی پیش کریں گی -

۷ - ۴۵ کشن لعل - ٹھمری - کیسی بجائی تونے بنسری
غزل - بن گیا سرمایہ رشک غیر کی تقدیر کا

۸ - ۱۰ ''ہجو نگاری'' تقریر محمد بن عمر

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۴۵ انگریزی میں خبریں

۹ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۱۰ سید ذاکر علی - گیت - نیناں بھر آئے نیر

۹ - ۲۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا - ایک خاص گت

۹ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۴۰ کشن لعل - دادرا - میں جان گئی بالم
غزل - حسینوں کی وفا کیسی جفا کیا

۹ - ۵۵ راگی - نظم - آرکسٹرا کی سنگت میں

۱۰ - ۵ بنگاری بائی - خیال - باگیسری - موہے منائے -
غزل - جفا کی ان بتوں نے یا وفا کی

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۱۸ - شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۱۸ جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — **پہلی نشر**

۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک مع تفسیر - قاری محمد عبدالباری

۸ - ۴۵ نعت

۸ - ۵۵ محمد یسین اور ساتھی - نعتیہ غزل - سب سے بڑھکر ہے یہ ارماں مرے ارمانوں میں
نعتیہ غزل - جب جب محمد نے رحمت کی بنا ڈالی (برنی)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ حبیب خاں - خیال للت

۹ - ۳۵ محمد یسین اور ساتھی قوالی

ساعت خواتین

۱۰ - ۰ ''میری پسند کے کام'' تقریر مس سروری امیر احمد

۱۰ - ۱۰ ''میرے خواب'' ذکیہ دستگر قریشی

۱۰ - ۲۰ سعیدہ مظہر - نظم
۱۰ - ۳۰ '' میری شاعری،، تقریر بشیرالنساء بیگم بشیر
۱۰ - ۴۰ '' اپنی باتیں ،،
۱۰ - ۴۵ ''ٹیلیفون،، فیچرنوشتہ بھارت‌چند کھنہ
۱۱ - ۱۵ ریکارڈ سنئیے
۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ محمد یسین اورساتھی - خمسہ - محمد حبیب خدا بن کے آئے
نعتیہ غزل - کہنے کو تو دنیامیں وہ اب آئے ہوئے ہیں (برنی)
۵ - ۲۵ حبیب خاں - خیال بوریا دھناسری
۵ - ۴۰ تارابائی ناگپور والی - دادرا اور غزل
۶ - ۰ عربی نشریات
'' اللغۃ و اعجازالقران ،،
تقریر - محمد الہامون -
موسیقی - احمد بن سیف
اخباری تبصرہ - ریکارڈ
۶ - ۳۰ حبیب خاں - ٹھمری
۶ - ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا - بھوپالی
۶ - ۵۵ تارا بائی‌ناگپور والی - عام پسند گانے
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
ریکارڈ سنو
۷ - ۴۵ ستار - جاشوا
۷ - ۵۰ ''جھلکیاں ،،
۸ - ۰ محمد یسین اورساتھی - قوالی
۸ - ۱۰ ''مشاہیر سےملاقات ،، (لیڈی ھیرنگم پروفیسر‌سارا سور - سرآز - ایل - اسٹائن - ڈاکٹر فوشے)
تقریر - خان بہادرسیداحمد

۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۴۵ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۰ محمد یسین اور ساتھی - قوالی
۹ - ۳۰ حبیب خاں - خیال کاسود
۹ - ۵۰ ریکارڈ
۱۰ - ۱۰ تارا بائی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۹ - شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۱۹ - جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ غلام صدیق خاں - خیال بھیم پلاس
۵ - ۱۵ حبیب الدینؔ - غزل - نہیں کہ‌مجھکو قیامت کا اعتقاد نہیں(غالب)
غزل - مر کرترےخیال کو ٹالے ہوئے تو ہیں(فانی)
۵ - ۳۵ سید حسین علی - غزل - ظاھر کی آنکھ سے نہ تماشہ کرے کوئی (اقبال)
غزل - حیرت سے تک رھا ہے جہان مجھے (ساغر)
گیت - آمل بیٹھیں ذرا
۶ - ۰ تلنگی نشریات
محفل‌ساز - ''حیدرآباد کے تلنگی ادیب
تقریر ڈی - رامنجا راؤ - ریکارڈ

۰ - ۳۰	**بچوں کے لئے** ریڈیو کلب کی خبریں "رمضان شریف"، تقریر قاری محمد عبدالباری - "ہماری پڑھائی"، کہانی - مقبول احمد سیوہاروی "پنی سلین"، تقریر میر مصطفی علی اکبر "ہمت کا پھل"، کہانی - اشرف محبوب الرحمن - قوالی
۷ - ۰	غلام صدیق خاں - خیال باگیسری
۷ - ۱۵	حبیب الدین - غزل - عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا (غالب) غزل - مثال پر تومئے طوف جام کرتے ہیں (اقبال)
۷ - ۳۰	ریکارڈ (اس دوران میں رویت ہلال کا اعلان سنئے)
۸ - ۰	وقفہ

شب	**تیسری نشر**
۹ - ۳۰	اعلان بعد میں کیا جائیگا
۹ - ۴۵	سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰	انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵	تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵	اردو میں خبریں
۱۰ - ۱۰	سید حسین علی - غزل - حسرتوں کو مری پامال کیا کرتے ہیں گیت - دھیرے گاڑی ہانک رے
۱۰ - ۵۰	غلام صدیق خاں - خیال مالکونس
۱۱ - ۵	اسٹوڈیو آرکسٹرا - ریوا
۱۱ - ۱۵	حبیب الدین - غزل - تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو (غالب) غزل - داغ جنوں کو دیدۂ بینا کرے کوئی (توفیق)
۱۱ - ۳۰	ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۰ - شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۰ - جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح	**پہلی نشر**
۸ - ۳۰	ریکارڈ
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	ریکارڈ
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام	**دوسری نشر**
۵ - ۰	لکشمن راؤ - بھجن - کیسے گرو کے میں گن گاؤں غزل - جب تک نظر کے سامنے وہ رشک حور تھا (معین)
۵ - ۱۵	روح اللہ حسینی - دو نعتیہ گیت - (۱) اے چاند مدینے کے دکھا اپنی نگریا (۲) تمری دیکھن کو میں ترست ہوں
۵ - ۳۵	محمد یعقوب - نعتیہ گانے
۶ - ۰	مرہٹی نشریات موسیقی - اندومتی - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - تقریر -
۶ - ۳۰	**بچوں کے لئے** خطوں کے جواب
۷ - ۰	وقفہ

شب	**تیسری نشر**
۹ - ۳۰	"رمضان المبارک"، تقریر - سید محمد صدیق محمودی
۹ - ۴۵	سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰	انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵	تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵	اردو میں خبریں

۱۰ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا - خاص گت
۱۰ - ۴۰ محمد یعقوب۔ دادرا - سیاں جالا ہو بدیسوا
غزل۔ نظر ملاکے وہ ان کا حجاب کیا کہنا (شہزادہ والا شان حضرت شجیع)
۱۱ - ۰ لکشمن راؤ - بھجن -
گرو داتا دیا کی نظر رہے
۱۱ - ۱۰ محمد یعقوب گیت - آنسو بھربھر آئے
غزل۔ کیا چھپاتے کسی سے حال اپنا (فانی)
۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۱ - شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۱ - جولائی سنہ ۱۹۴۷ع

صبح **پہلی نشر**
۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**
۵ - ۰ رگھوبیر سنگھ - خیال اور بھجن
۵ - ۲۰ عبد الغنی - دو گیت
(۱) تم نہیں آتے تو نہیں آؤ
(۲) تم نے آگ لگادی من میں
۵ - ۳۵ سید ذاکر علی - غزل۔ عرش سے ہو کے جو مایوس دعائیں آئیں (جگر)
غزل۔ شوق سے ناکامی کی بدولت کوچہ دل ہی چھوٹ گیا (فانی)
گیت - یاد آتی ہے تری آنسو بہالیتے ہیں
۶ - ۰ فارسی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ -
" علامہ جمال الدین افغانی "
تقریر حسن علی خاں

۶ - ۳۰ ننھوں کا پروگرام
۷ - ۰ وقفہ

شب **تیسری نشر**
۹ - ۳۰ "جبلت اور عادت"، تقریر - ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم
۹ - ۴۵ سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں
۱۰ - ۳۰ رگھوبیر سنگھ - ٹھمری اور بھجن
۱۰ - ۵۰ ریکارڈ
۱۱ - ۲۰ سید ذاکر علی - غزل۔ ظالم کے اعتبار میں لذت ہے کیا کروں
(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)
غزل۔ اس عشق کے ہاتھوں سے ہرگز نہ مفر دیکھا (جگر)
۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۲ - شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۲ - جولائی سنہ ۱۹۴۷ع

صبح **پہلی نشر**
۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ - پنڈت رام نواس شرما
۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)
۹ - ۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ قوالی (ریکارڈ)
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**
۵ - ۰ محمد غوث اور ساتھی - نعتیہ غزلیں

(۱) اپنا چہرہ دکھادیا تونے (حسرت)
(۲) اب تومیری بگڑی بھی سرکار بنا دیجئے (ظفر)

۵ - ۲۰ زاھد علی - نعتیہ غزلیں
(۱) نوراحمد سے روشن ھے سینہ مرا
(۲) ساقی کوثر کا پایا جو کوئی میخانہ تھا (برنی)

۵ - ۴۰ معین قریشی - غزلیں
(۱) پھراس انداز سے بہار آئی (غالب)
(۲) برتراز اندیشہ سود و زیاں ھے زندگی (اقبال)

۶ - ۰۰ تلنگی نشریات
آرکسٹرا ''ادب اور زندگی،، تقریر - بی - ایس - ستی - فلمی گانے

۶ - ۳۰ **بچوں کے لئے**
'' بات چیت ،، سید غفار احمد
'' خاتون جنت ،،
تقریر محمد عزیز الرحمن
نعتیہ نظمیں۔ ''میرا پہلا روزہ ،، تقریر - سرزا موئدالدین بیگ - قوالی

۷ - ۰۰ وقفہ

شب **تیسری نشر**

۹ - ۳۰ ''حضرت فاطمۃ الزھرا رض ،، تقریر -
۹ - ۴۵ سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں
۱۰ - ۳۰ محمد غوث او ساتھی - نعتیہ غزل - جوفہم سے بالا ھو سمجھانے کو کیا کہئے (برنی)

۱۰ - ۴۰ معین قریشی - غزل۔
دل برد از من دیروز شامے (جگر)
۱۰ - ۵۰ زاھدعلی - نعتیہ غزل -
زباں پر محمد کا جب نام آیا
۱۱ - ۰ قصیدہ بردہ شریف - فخرالدین اورساتھی
۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۲۳ - شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۳ - جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح **پہلی نشر**

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام **دوسری نشر**

۵ - ۰۰ محمدعلی - نعتیہ گانے -
(۱) عدم سے لائی ھے ھستی میں آرزوئے رسول (بیدم)
(۲) تواپنے وھم ھستی سے نکل ھستی اسی کی ھے (غوثی)

۵ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا۔
نبی اپنے در پہ بلایو کہ ناھیں
غزل۔ اس ادا سے وہ جفا کرتے ھیں (داغ)
غزل۔ تجھے یاد کیا نہیں ھے مرے دل کا وہ زمانہ (اقبال)

۵ - ۳۰ محمد علی - نعتیہ گانے -
(۱) حضور کی جونظر ایک بار ھوجائے (غوثی)
(۲) اترآئیں نگاھیں جو بڑھیں سوئے محمد (رضوان)

۶ - ۰ مرھٹی نشریات
موسیقی۔ انباداس راؤ۔ اخباری تبصرہ
''مضمون نگاری ،، تقریر۔ بھگونت راؤ
۶ - ۳۰ بچوں کے لئے
''کیا تم جانتے ہوئے،، خاص پروگرام
۷ - ۰ وقفہ

شب تیسری نشر
۹ - ۳۰ ''حیدرآباد کا دورجدید،، تقریر ڈاکٹر یوسف حسین خاں
۹ - ۴۵ سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں
۱۰ - ۳۰ یورپی موسیقی (ریکارڈ)
۱۰ - ۴۵ ''حیدرآباد اور لازمی تعلیم،، انگریزی تقریر۔ ڈاکٹر شنڈارکر
۱۱ - ۰ یورپی موسیقی (ریکارڈ)
۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشبہ۔ ۲۴۔ شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۴۔ جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر
۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر
۵ - ۰ علی محمد حسین۔ ٹھمری۔کاہے کو راڑھ مچائی ھٹو چھیڑو نہ کنھائی
غزل۔ محبت میں جدھر دیکھو حیات جاودانی ھے (جگر)
۵ - ۲۰ کنھیا لال۔ ٹھمری۔ نہیں آئے گھر گھنشام
۵ - ۳۰ حیدرعلی۔ گیت۔ من مندر میں آؤ شیام
گیت۔ راہ کٹھن ھے غفلت کیسی
۵ - ۵۰ علی محمد حسین۔ غزل۔ دل میں اک دردسا اٹھتا ھے ترے نام کے ساتھ
شہزادی والا شان حضرت شجیع)
۶ - ۰ کنڑی نشریات
'' خواتین اور غذا کی قلت ،، تقریر
مس اندرا دیوی۔اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ
۶ - ۳۰ لڑکیوں کے لئے
''دیوانی ھانڈی ،، (جسے عالیہ احمد حسین خاں پیش کریں گی) ۔
۷ - ۰ وقفہ

شب تیسری نشر
۹ - ۳۰ ''صنعتی تحفظ،، تقریر عنایت حسین
۹ - ۴۵ سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں
۱۰ - ۳۰ کنھیا لال۔ ٹھمری۔ کیسی یہ دھوم مچائی
غزل۔ کبھی اے حقیقت منتظر نظر آلباس مجاز میں (اقبال)
۱۰ - ۵۰ علی محمد حسین۔ غزل۔ عشق نے توڑی سرپہ قیامت زورقیامت کیا کہئے (جگر)
۱۱ - ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا۔ جیت
۱۱ - ۱۰ کنھیا لال۔ بھجن تمرو ھے دربا رنرنجن
گیت۔ پریتم بن جگ اندھیارا سارا
۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۲۵ - شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۵ - جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

- ۳۰ تلاوت کلام پاک مع تفسیر قاری محمد عبد الباری
- ۴۵ نعت - غلام محمد
- ۵۰ علی بخش اور ساتھی - قوالی - غزل نہ میں حوروں پہ مائل ہوں نہ میں طالب ہوں جنت کا
غزل فارسی - ہرچند تو شاہ و ما گدائیم (جامی)
- ۱۵ خبریں
- ۲۰ وٹھل راؤ - خیال دید - خیال جونپوری مرہٹی پد
- ۴۰ ریکارڈ

ساعت خواتین

۱۰ - ۰۰ "پہلی سحری"، تقریر مسز ثناء اللہ
۱۰ - ۱۰ "پہلا روزہ"، تقریر صغرا بیگم امیر علیخاں
۱۰ - ۲۰ اختری فیض آبادی - نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۱۰ - ۳۰ "بچوں کی تربیت"، تقریر مسز صوفی
۱۰ - ۴۰ " اپنی باتیں "
۱۰ - ۴۵ ریکارڈ
۱۱ - ۱۵ وٹھل راؤ - مرہٹی پد
۱۱ - ۲۰ بہنوں کے خطوط
۱۱ - ۳۰ علی بخش اور ساتھی - کلام شاہانہ - اس طرف بھی ہو نگہ لطف رسول عربی
خمسہ - فوق السماء پہ آپ ہیں تحت السری میں آپ
۱۲ - ۰۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ علی بخش اور ساتھی - قوالی
۵ - ۲۰ وٹھل راؤ - خیال بھیم پلاس
بھجن - تم بن ہمری کون کھبر لے گوور دھن گردھاری
۵ - ۴۰ عبد الکریم - غزل - کوئی امید بر نہیں آتی (غالب)
غزل - ہرشئے مسافر ہر چیز راہی (اقبال)
۶ - ۰۰ عربی نشریات
"الغزل العربیہ"، تقریر - اخلاق احمد - موسیقی صالح بن ناصر - اخباری تبصرہ - ریکارڈ
۶ - ۳۰ **بچوں کے لئے**
ریکارڈ سنو
۷ - ۰۰ وقفہ

شام — دوسری نشر

۹ - ۳۰ "گھر"، تقریر مرغوب الدین
۹ - ۴۵ سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں
"دور رس"، خاص پروگرام
۱۰ - ۳۰ تلاوت کلام پاک - قاری محمد عبد الباری
۱۰ - ۴۰ عبد الکریم - نعتیہ کلام
(۱) مرے دل میں تمنائے محمد (واصفی)
(۲) پردہ چہرے سے اٹھا انجمن آرائی کر (اقبال)
۱۰ - ۵۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا - بہار
۱۱ - ۵ علی بخش اور ساتھی - خمسہ - نثار عارض گلرنگ تو ہزار آنند

۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۲۶ ۔ شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۶ ۔ جولائی سنہ ۱۹۴۷ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ راست نشر
''جلسہ تخت نشینی مبارک''

شام دوسری نشر

۵ - ۰۰ ماسٹر اونکار ۔ خیال شدہ کلیان
۵ - ۲۰ شیخ احمد ۔ غزل ۔ نئے انداز ہیں صیاد تیرے دل جلانے کے (عظیم)
غزل ۔ توبہ نہ کرو ستم سے پہلے (فانی)
۵ - ۳۵ سید ذاکر علی ۔ گیت ۔ دیکھے مجھے وہ درد جگر
گیت ۔ دکھیا جیارا روتے نیناں
غزل ۔ پیامی کامیاب آئے نہ آئے (داغ)
۶ - ۰۰ تلنگی نشریات
گلاس ترنگ ۔ ''تخت نشینی مبارک''
تقریر ۔ دوگانے
۶ - ۳۰ بچوں کے لئے
''تخت نشینی مبارک'' (خاص پروگرام)
۷ - ۰۰ وقفہ

شام دوسری نشر

۹ - ۳۰ ''دورہمایونی کا ایک درخشاں کارنامہ''
تقریر ۔ مہندر راج سکسینہ
۹ - ۴۵ سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۵ اردو میں خبریں
۱۰ - ۳۰ ماسٹر اونکار ۔ خیال چھایا نٹ
۱۰ - ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا ۔ من رنجنی
۱۰ - ۵۵ منتخب ریکارڈ
۱۱ - ۱۰ سید ذاکر علی ۔
گیت ۔ ان کا اشارہ چاند سے پیارا
غزل ۔ عرض نیاز غم کو لب آشنا نہ کرنا (جگر)
۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۷ ۔ شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۷ ۔ جولائی سنہ ۱۹۴۷ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰۰ نرہرراؤ ۔ خیال بھیم پلاس
بھجن ۔ کھیلن لاگے شام سندر
۵ - ۲۰ عبد العزیز ۔ غزل ۔ خدا اثر سے بچائے اس آستانے کو (فانی)
غزل ۔ تری الفت نصیب دشمناں معلوم ہوتی ہے (حفیظ جالندھری)
۵ - ۴۵ محسن خاں ۔ بھجن
نین ہیں کو راہ دکھا پربھو
گیت ۔ ٹوٹ گئے سب سپنے
۶ - ۰۰ مرہٹی نشریات
موسیقی ۔ مس ویمل چودھری ۔ اخباری

تبصرہ ''حیدرآباد کے بعض اہم واقعات،،
تقریر پھاٹک۔ مس ویمل چودھری۔
موسیقی

۶ - ۳۰ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب
۷ - ۰ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ ''روزہ کے فضائل،، تقریر حسام الدین غوری
۹ - ۴۵ سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں
۱۰ - ۳۰ نرھر راؤ۔ بھجن۔ چلو راد ھے تو ھے
شام بلاوے
بنسی کا بجانا چھوڑ دے
۱۰ - ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا۔ باگیسری
۱۰ - ۵۵ عبد العزیز۔ غزل۔ یہی ھے زندگی
اپنی یہی ھے بندگی اپنی (ماھر)
غزل۔ دھر میں نقش وفا وجہ تسلی
نہ ھوا (غالب)
۱۱ - ۱۵ محسن خاں۔ گیت۔ پریم کا ھے اس جگ
میں پنتھ نرالا
غزل۔ اپنی ھستی کا اگر حسن نمایاں
ھوجائے (بیدم)
۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۸۔ شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۸۔ جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ بالکشن راؤ۔ خیال اور بھجن
۵ - ۲۰ حبیب الدین احمد۔ غزل۔ بتاؤ کیا
ھے اگر مستقل عذاب نہیں
غزل۔ کچھ تجھکو خبر ھے ھم کیا کیا
اے گردش دوراں بھول گئے (مجاز)
۵ - ۳۵ سید حسین علی۔ غزل۔ اور دو گیت
(۱) اڑ جا پی کے دیس
(۲) من موھن میں جیا لگا ھے
غزل۔ نظر آج ان سے رہ گئی مل کے (فانی)
۶ - ۰ فارسی نشریات
ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔
''تخت نشینی مبارک،، تقریر
بہادر علی بہادر۔ (ریکارڈ)
۶ - ۳۰ ننھوں کا پروگرام
۷ - ۰ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ ''نئی کتابیں،، تقریر ڈاکٹر
سید محی الدین قادری زور
۹ - ۴۵ سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں
۱۰ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا۔ '' نغمہ باغ و بہار،،
۱۰ - ۴۰ بالکشن راؤ۔ بھجن
۱۰ - ۵۵ منتخب ریکارڈ

۱۱ - ۱۰ سید حسین علی - غزل - ز انےمیں
ہرشئے نے دی یہ گواہی
گیت - بیڑا کون لگائے پار

۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۹ شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۲۹ جولائی سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
پنڈت رام نواس شرما

۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ غلام صدیق خاں - ٹھمری -
ناھیں پڑت میکا چین

۵ - ۱۵ احمد محی الدین رؤف - غزل -
شمع کا جلنا ہے یا سوزش پروانہ ہے (حسرت)
گیت - راتیں نہ رہیں وہ نہ رہے دن
وہ ہمارے

۵ - ۳۰ کنھیا لال - بھجن - پربھوجی تم
راکھو لاج ہماری
گیت - پریم سندیس سنائے بھنورا

۵ - ۵۰ احمد محی الدین رؤف - غزل - بہاروں
کے صدقے میں اے نوجوانی (نظامی)
غزل - کسی پہلو مجھے آرام نہیں ہے
اے دوست (نازش)

۶ - ۰ تلنگی نشریات
کلاریونٹ ''سر ناتھ اور اسکی شاعری''
تقریر - کے - نرسھوان شاستری - س
کے ریکارڈ

۶ - ۳۰ **بچوں کے لئے**
نظمیں - اور کہانیاں

۷ - ۰ وقفہ

شب — تیسری نشر

۹ - ۳۰ ''سائنس اور حضرت انسان''، تقریر -
غفار احمد

۹ - ۴۵ سازی ریکارڈ

۹ - ۵۰ انگریزی مین خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں
'' دور رس '' (خاص پروگرام)

---

۱۰ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک -
پنڈت رام نواس شرما

۱۰ - ۳۵ کنھیالال - بھجن -
نارائن جن کے ہردے میں

۱۰ - ۴۵ غلام صدیق خاں - ٹھمری -
کنکر مار جگا گئی وری گوری

۱۰ - ۵۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا - چندر کونس

۱۱ - ۵ منتخب ریکارڈ

۱۱ - ۱۵ کنھیا لال - ٹھمری -
سجن تم کاہے کونیہاں لگائے
غزل - آلام روزگار کو آسان بنادیا
(اصغر گونڈوی)

۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ ۳۰ - شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۳۰ - جولائی سنہ ۱۹۴۷ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	ریکارڈ
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰	وسنت راؤ کھیڑکر۔ خیال پٹ دیپ اور پد
۵ - ۲۰	لکشمن راؤ - بھجن - گروسمرت داتا تارینگے غزل ۔ نالہ دلگیر سے یا آہ پرتاثیر سے
۵ - ۳۵	وسنت راؤ کھیڑکر - بھاؤ گیت
۵ - ۴۵	لکشمن راؤ۔ غزل - اس ادا سے وہ فتنہ گر نکلا (جلیل) گیت - پریتم آؤ
۶ - ۰	مرہٹی نشریات ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - افسانہ - منڈے - ریکارڈ
۶ - ۳۰	**بچوں کے لئے** ''کھانے کے کمرے میں'' فیچر نوشتہ آغا بابر
۷ - ۰	وقفہ

شب — تیسری نشر

۹ - ۳۰	''منتخب کلام'' علی اختر
۹ - ۴۵	سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰	انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵	تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵	اردو میں خبریں
۱۰ - ۳۰	یورپی موسیقی (ریکارڈ)
۱۰ - ۴۵	''مزدوروں کی بین قومی تنظیم'' انگریزی تقریر مشتاق احمد خان
۱۱ - ۰	یورپی موسیقی (ریکارڈ)
۱۱ - ۳۰	ترانہ دکن

پنجشنبہ ۳۱ - شہریور سنہ ۱۳۵۶ ف

۳۱ - جولائی سنہ ۱۹۴۷ ع

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰	ریکارڈ
۹ - ۱۵	خبریں
۹ - ۲۰	ریکارڈ
۹ - ۳۰	ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰	بنواری لال - بھجن
۵ - ۱۵	خواجہ محمود بیگ - دادرا - بیدردا نے ہائے رام بڑا دکھ دینو غزل - دل سب سے بے نیاز ہے اب کیا کریں گے ہم (شہزادہ والا شان حضرت شجیع)
۵ - ۳۵	بنواری لال - بھجن
۵ - ۵۰	خواجہ محمود بیگ - غزل۔ وہ سن رہے ھیں قصہ دل بے دلی کے ساتھ (ماھر)
۶ - ۰	کنڑی نشریات ''روسیوں کی روزمرہ زندگی'' تقریر - ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ
۶ - ۳۰	**لڑکیوں کے لئے** ''دیوانی ہانڈی'' (جیسے زہرہ سلطانہ پیش کرینگی -)
۷ - ۰	وقفہ

شب — تیسری نشر

۹ - ۳۰	'' ریڈیو کی ڈاک '' ندیم
۹ - ۴۵	سازی ریکارڈ
۹ - ۵۰	انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵	تلنگی میں خبریں

۱۰-۱۵ اردو میں خبریں

۱۰-۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا - عربی نغمہ

۱۰-۴۰ خواجہ محمود بیگ - غزل - اے چاند مدینے کے دکھا اپنی نگریا امید لگی ہے
غزل - تو ہی بھروسہ تو ہی سہارا

۱۱-۰ بھجن اور نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۱۱-۱۰ خواجہ محمود بیگ - غزل - سرکار محبت میں یا رب انصاف یہ کیسا ہوتا ہے (حسرت)
ٹھمری - چھوڑ گئے منجدھار

۱۱-۳۰ ترانہ دکن

ضروری اطلاع

(۱) خریدار صاحبان مراسلت کے وقت اپنا خریداری نمبر درج فرمائیں جو لیبل پر نام سے پہلے درج رہتا ہے ۔

(۲) چندہ بہ شکل نقد رقم یا منی آرڈر کے ذریعہ روانہ فرمایا جائے ۔ چندے کی ادائی میں ٹکٹ ٹپہ یا پوسٹل آرڈر قبول نہیں کئے جائیں گے ۔